4

اسلامی مہینوں کی مناسبت سے خطبات

خطباتِ حاصلپوری

www.KitaboSunnat.com

تالیف الشیخ محمد عظیم حاصلپوری

مکتبہ اسلامیہ
MAKTABA ISLAMIA

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

انگریزی مہینوں کی مناسبت سے خطبات

خطباء اور واعظین کے لیے نادر تحفہ

خطبات حاصل پوری

تالیف

محمد عظیم حاصل پوری

مجیب الرحمن سیاف

اسلامک بک کمپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انگریزی مہینوں کی مناسبت سے خطبات

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	ماہ	نمبر شمار
	اخیر جنوری یا آغاز فروری بسنت میلہ جنوری ۶۶۱ء شہادت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ	**جنوری**	1
	۱۴ فروری ویلنٹائن ڈے	**فروری**	2
	۸ مارچ خواتین کا عالمی دن ۲۰ مارچ چڑیوں کا عالمی دن ۲۳ مارچ دو قومی نظریہ	**مارچ**	3
	یکم اپریل' اپریل فول ۱۱ اپریل، شہیدانِ ناموسِ رسالت کے نام ۲۳ اپریل' کتابوں کا عالمی دن	**اپریل**	4
	یکم مئی مزدوروں کا عالمی دن ۱۴ مئی ماؤں کا عالمی دن ۲۸ مئی یوم تکبیر پاکستان کا ایٹمی تجربہ ۴ مئی شہادت ٹیپو سلطان	**مئی**	5
	۲۰ جون فادرز ڈے ۲۶ جون عالمی یوم انسداد منشیات	**جون**	6
	جولائی ۸۱۰ء ولادتِ امام بخاری رحمہ اللہ الباری	**جولائی**	7

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

8	**اگست**	اگست رحلت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ۱۴ اگست یوم آزادی پاکستان	
9	**ستمبر**	۴ ستمبر عالمی یوم حجاب ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء عقیدہ ختم نبوت کی پاسداری	
10	**اکتوبر**	11 اکتوبر بیٹیوں کا عالمی دن اکتوبر ۶۶۵ء رحلت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا	
11	**نومبر**	نومبر رحلت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا	
12	**دسمبر**	۲۵ دسمبر ۳۳۰ء کرسمس ڈے	

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پتنگ بازی (بسنت)

(Basant)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَ لَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى وَ لَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِيْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ لَا مَالَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا نَصِيْرٍ﴾. (البقرة: ١٢٠)

''اور تم سے نہ تو یہودی کبھی خوش ہوں گے اور نہ عیسائی یہاں تک کہ اُن کے مذہب کی پیروی اختیار کرلو (ان سے) کہہ دو کہ اللہ کی ہدایت (یعنی دین اسلام) ہی ہدایت ہے اور (اے پیغمبر) اگر تم اپنے پاس علم (یعنی وحی الٰہی) کے آجانے پر بھی ان کی خواہشوں پر چلو گے تو تمہیں (عذابِ) الٰہی سے (بچانے والا) نہ کوئی دوست ہوگا نہ کوئی مددگار۔''

تمہیدی کلمات:

بسنت کا سنسکرت میں لفظی مطلب بہار کا ہے' اسے بسنت پنچمی اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ ماگھ کی پانچ تاریخ کو منایا جاتا ہے جو جنوری کے اخیر یا آغاز فروری کے مہینے میں آتا ہے' بسنت ہندوؤں اور سکھوں کا مشترکہ تہوار ہے' ایک ہندو مؤرخ بی ایس نجار نے اپنی کتاب "Punjab under the later Mughals" میں لکھا ہے کہ:

''حقیقت رائے باگھ مل پوری سیالکوٹ کے ایک ہندو کھتری کا اکلوتا لڑکا تھا، حقیقت

www.KitaboSunnat.com

رائے نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شان میں انتہائی گستاخانہ اور نازیبا الفاظ استعمال کئے' اس جرم پر حقیقت رائے کو گرفتار کر کے عدالتی کارروائی کے لئے لاہور بھیجا گیا جہاں اسے سزائے موت کا حکم سنادیا گیا' اس واقعے سے پنجاب کے ہندوؤں کو شدید دھچکا لگا اور کچھ ہندو افسر سفارش کے لئے اُس وقت کے پنجاب کے گورنر ذکریا خان (1707ء تا 1759ء) کے پاس گئے کہ حقیقت رائے کو معاف کر دیا جائے لیکن زکریا خان نے کوئی سفارش نہ سنی اور سزائے موت کے حکم پر نظر ثانی کرنے سے انکار کر دیا۔ اس گستاخ رسول کی گردن اڑا دی گئی' اس پر ہندوؤں میں صف ماتم بچھ گئی' ہندوؤں نے حقیقت رائے کی ایک مڑہی (یادگار) قائم کی جو کوٹ خواجہ سعید (کھوجے شاہی) لاہور میں واقع ہے اور اب یہ جگہ "باوے دی مڑہی" کے نام سے مشہور ہے' اسی جگہ سے ایک ہندو رئیس کالورام نے گستاخ رسول ﷺ حقیقت رائے کی یاد میں نسبت میلے کا آغاز کیا راجہ رنجیت سنگھ کے بعد انگریز حکومت ۱۸۸۰ء میں حقیقت رائے کی سمادھی کو باغبانپورہ بھوغی والی میں زمین خرید کر مندر بنا دیا گیا ہندو سکھ بسنتی کپڑے (زرد رنگ کے) پہن کر یہ میلہ مناتے ہیں اور اسلام کو بدنام کرتے ہیں۔''

بسنت اسلامی ثقافت اور پاکستان (ص ۲۷، ۲۹)

بسنت کے بارے میں مختلف نقطہ نظر

۱...... بسنت کو ہندوستان کے بعض علاقوں میں دیگر مذاہب کے افراد بھی مناتے ہیں اور اس کی تاویل یہ دیتے ہیں کہ سردیوں کا موسم ختم ہو رہا ہوتا ہے لوگ جو موسم کی شدت کی وجہ سے گھروں میں بند تھے۔ درجہ حرارت مناسب ہونے پر گھروں سے باہر آتے ہیں اور خزاں اور سرما کی بے رنگی اور بدمزگی جو انکے مزاج اور آنکھوں پر چھائی ہوئی ہے اسے باہر آ کر تیز رنگوں والے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کپڑے پہن کر باہر گھوم پھر کر یا پتنگ بازی کر کے طبیعت کے اس زنگ کو اتارنے کی کوشش کرتے ہیں۔شوق کا زیادہ اظہار پتنگ بازی کی شکل میں نکلتا ہے۔سپاٹ آسمان اچانک رنگوں سے سج جاتا ہے۔فطرت انگڑائیاں لیتی ہے اور ایک نئی زندگی کا آغاز ہوتا ہے' خاکی رنگ کی زمین سرسوں کے پیلے اور ہرے رنگ کی وجہ سے رنگین ہو جاتی ہے۔بہار کے دوسرے پھول اور پرندوں کی چہچہاہٹ خوشیوں کے پیغام لاتی ہیں کہ یہ بسنت ہے یہ جشن بہاراں ہے فطرت کے اس رنگوں بھرے اور خوشیوں بھرے جشن میں انسان بھی شریک ہو جاتے ہیں' یہ لوگ وہ تمام کام کرتے ہیں جو اہل ہنود کرتے ہیں سوائے سرسوتی دیوی کی پوجا کے۔

۲......بعض کا کہنا ہے کہ بسنت ایک موسمی نہیں بلکہ مذہبی تہوار ہے چونکہ اس کا ذکر پرانی ہندو مذہبی کتب میں آتا ہے۔ رانی کتابوں کے مطابق پتنگ پر دو آنکھیں یا دوسرے شکلیں بنا کر آسمان سے نازل ہونے والی بلائیں دور کی جاتی ھیں یہ خیالات جنوب مشرقی ایشیاء کے کچھ مما لک میں بھی پائے جاتے ھیں جیسے سنگاپور،تھائی لینڈ وغیرہ

بسنتی رنگ کیا اسلامی رنگ ہے؟

بسنت کے موقع پر مرد وعورتیں زرد رنگ کا لباس پہنتے ہیں جبکہ یہ رنگ عیسائیوں کا رنگ ہے جسے اسلام نے منع کیا ہے آپ ﷺ نے اسے کفار کا رنگ کہا ہے۔

صحيح مسلم: ١٦٤٧۔

عیسائیوں کے ہاں بچہ کی پیدائش کے بعد اس کے اوپر زرد رنگ کا پانی ڈالا جاتا ہے اور وہ اس رسم کو''ہمودیہ'' کہتے ہیں نیز ہندو خوشی مناتے ہوئے بھی اس رنگ کا استعمال کثیر تعداد میں کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے الگ سے ایک فطرتی رنگ رکھا ہے جو سب سے اچھا ہے عیسائیوں کے ہمودیہ رسم کی روک تھام کے لیے ہی اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ کا نزول فرمایا تھا ارشاد ہوتا ہے:

﴿صِبْغَةَ اللّٰهِ وَ مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ز وَّ نَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ﴾ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”(کہہ دو کہ ہم نے) اللہ کا رنگ (اختیار کر لیا ہے) اور اللہ سے بہتر رنگ کس کا ہوسکتا ہے؟ اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔“

(البقرۃ: ۱۳۸)

بسنت کی شرعی حیثیت

فروری کے ابتدائی ایام میں زور شور سے منایا جانے والا یہ دن منانا حرام اور ناجائز ہے۔ کیونکہ اس کے حرام ہونے کی کئی ایک وجوہ میں سے ایک اس کا ہندوانہ تہوار ہونا بھی ہے۔

۱...... ہندوانہ تہوار

بسنت خالصا ہندورانہ رسم ہے اور انکی خوشی کا ایک تہوار ہے جو انہوں نے حقیقت رائے کی یاد میں شروع کیا تھا۔ اور آج تک متعصب ہندوا سے زور وشور سے منا رہے ہیں۔

ابن حنیف ایک مستند مؤرخ ہیں ان کا تعلق ملتان سے ہے انھوں نے اپنی کتاب تاریخ سند میں لکھا ہے:

’ہندوؤں اور ہندو صنمیات میں دیوی دیوتاؤں کی تعداد کروڑ ہے دراصل زندگی کے ہر پہلو اور زندگی کے متعلق ہر چیز کو ہندوؤں کے ہاں تقدیس کا درجہ دے کر دیوی دیوتا بنا دیا ہے۔“

(بسنت اسلامی ثقافت اور پاکستان ص ۴۶)

ہندو کیا ہیں؟ کروڑوں خداؤں کا پجاری جو اللہ کو وشنو کہتا ہے اور وشنو کے مختلف اوتار مانتا ہے اور اصل خدا (وشنو) کو کبھی مٹی کے نرسنگھ میں کبھی رام چندر جی میں اور کبھی کرشن جی میں مہاراج میں خدا کا روپ سمجھتا ہے۔

بھارت کی انتہا پسند ہندو تنظیم شیوسینا کے سربراہ لاہور میں بسنت تہوار منانے پر ہر سال خوشی کا اظہار کرتے رہتے ہیں بسنت ۲۰۰۲ء کے موقع پر انھوں نے بیان دیا:

”لاہور میں بسنت ہندو مذہب کی عظیم کامیابی ہے مسلمان تقسیم ہند سے پہلے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بھارتی ثقافت اپنا لیتے تو لاکھوں افراد کی جان بچائی جاسکتی تھی۔انھوں نے چھتوں سے گر کر ہلاک ہونے والے نوجوانوں کو اپنا شہید کہا۔''

(روزنامہ جنگ ۲۰ فروری ۲۰۰۲ء)

وجے کمار:

وجے کمار بمبئی کا ایک ہندو نوجوان ہے جو ۲۰۰۰ء میں بسنت کے موقع پر لاہور آیا تھا بعد میں اس نے ایک مضمون میں اپنے تاثرات بھی بیان کیے تھے اس نے کہا:

''زندہ دلان لاہور بسنت منانے انداز کو دیکھ کر لگتا ہے کہ یہ ہمارا نہیں بلکہ تمھارا مذہبی تہوار ہے۔''

(بسنت اسلامی ثقافت اور پاکستان ص ۷۹)

اندر جیت سنگھ:

یہ بھی ایک ہندوستانی نوجوان تھا جو ۲۰۰۱ء میں بسنت کے موقع پر لاہور آیا تھا اس نے بیان دیا:

''جس قدر لاہور میں بسنت کی دھوم دھام دیکھنے میں آئی ہے اس سے تو یوں لگتا ہے کہ لاہور ہندوستان کا ہی حصہ ہے ہمیں تو یہاں بسنت منا کر محسوس ہی نہیں ہوا کہ ہم ہندوستان میں ہیں یا پاکستان میں۔''

(روزنامہ جنگ ۲۱ فروری ۲۰۰۱ء)

سونیا گاندھی:

کانگریسی لیڈر سونیا گاندھی جو پاکستان کو ثقافتی طور پر فتح کرنے کا اظہار کرتی رہتی ہے ۱۹۹۸ء میں بسنت کے موقع پر ان کا بیان شائع ہوا:

''ہم سیاسی طور پر نفرت کی بنیادیں ہلانے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور یہی ہمارا سب سے بڑا مقصد تھا۔''

(روزنامہ جنگ ۲۲ فروری ۱۹۹۸ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشبیہ کفار:

بسنت کے ناجائز ہونے کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ اس تہوار کو منانے سے غیر مسلم قوموں کی تشبیہ ہوتی ہے جس سے اسلام نے سختی سے منع کیا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَقَدْ آتَيْنَا بَنِىْ اِسْرَآئِيلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنَاهُمْ مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ، وَآتَيْنَاهُمْ بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَمَا اخْتَلَفُوْا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآئَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِى بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ، ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ .

”اور ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب (ہدایت) اور حکومت اور نبوت بخشی اور پاکیزہ چیزیں عطا فرمائیں اور اہلِ عالم پر فضیلت دی۔ اور ان کو دین کے بارے میں دلیلیں عطا کیں تو انہوں نے جو اختلاف کیا تو علم آ چکنے کے بعد آپس کی ضد سے کیا بیشک تمہارا پروردگار قیامت کے دن ان میں ان باتوں کا جن میں وہ اختلاف کرتے تھے فیصلہ کرے گا۔ پھر ہم نے تم کو دین کے کھلے رستے پر (قائم) کر دیا تو اسی (رستے) پر چلو اور نادانوں کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلنا۔“

﴿وَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ قُلْ اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَ لَآ اُشْرِكَ بِهٖ اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَ اِلَيْهِ مَاٰبِ ، وَ كَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا وَ لَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ لَا مَالَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا وَاقٍ﴾ . (الرعد:٣٦-٣٧)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس (کتاب) سے جو تم پر نازل ہوئی ہے خوش ہوتے ہیں۔ اور بعض فرقے اس کی بعض باتیں نہیں بھی مانتے۔ کہہ دو کہ مجھے یہی حکم ہوا ہے کہ اللہ ہی کی عبادت کروں اور اُس کیساتھ (کسی کو) شریک نہ بناؤں میں اُسی کی طرف بلاتا ہوں اور اُسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے۔ اور اسی طرح ہم نے اس قرآن کو عربی زبان کا فرمان نازل کیا ہے اور اگر تم علم (ودانش) آنے کے بعد ان لوگوں کی خواہشات کے پیچھے چلو گے تو اللہ کے سامنے کوئی نہ تمہارا مددگار ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا۔''

﴿وَ لَنْ تَرْضٰی عَنْكَ الْیَهُوْدُ وَ لَا النَّصٰرٰی حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ قُلْ اِنَّ هُدَی اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰی وَ لَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ لَا مَالَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیْرٍ﴾. (البقرۃ: ۱۲۰)

''اور تم سے نہ تو یہودی کبھی خوش ہوں گے اور نہ عیسائی یہاں تک کہ اُن کے مذہب کی پیروی اختیار کرلو (ان سے) کہہ دو کہ اللہ کی ہدایت (یعنی دین اسلام) ہی ہدایت ہے اور (اے پیغمبر) اگر تم اپنے پاس علم (یعنی وحی الٰہی) کے آجانے پر بھی ان کی خواہشوں پر چلو گے تو تمہیں (عذابِ) الٰہی سے (بچانے والا) نہ کوئی دوست ہوگا نہ کوئی مددگار۔''

﴿اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا یَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَیْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَكَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ﴾. (الحدید: ۱۶)

''کیا ابھی تک مومنوں کے لئے اس کا وقت نہیں آیا کہ اللہ کی یاد کرنے کے وقت اور (قرآن) جو (اللہ) برحق (کی طرف) سے نازل ہوا ہے اس کے سننے کے وقت ان کے دل نرم ہو جائیں اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو (ان

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سے) پہلے کتابیں دی گئی تھیں پر ان پر زمانہ طویل گزر گیا تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر نافرمان ہیں۔''

احادیث مبارکہ میں بھی رسول اللہ ﷺ نے غیر مسلم قوموں کی مشابہت سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِيَّاكُمْ وَلُبُوسَ الرُّهْبَانِ فإنَّهُ مَنْ تَزَيَّا بِهِمْ أَوْ تَشَبَّهَ فَلَيْسَ مِنِّى»

''تم راہبوں کے لباس سے بچو یقیناً جو شخص ان جیسا لباس پہنتا ہے یا ان سے مشابہت اختیار کرتا ہے اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔''

فتح الباری (۱۰/ ۲۷۲)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر زرد رنگ کے رنگ ہوئے دو کپڑے دیکھے تو فرمایا:

«إِنَّ هَذِهِ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا».

''اس طرح کے کپڑے کافروں کے ہیں انھیں نہ پہنا کرو۔''

صحیح مسلم، اللباس والزینة، باب النهی عن لبس الرجل الثوب المعصفر: ٥٤٣٤

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ».

''بے شک یہود ونصاری اپنے بالوں کو نہیں رنگتے تو ان کی مخالفت کیا کرو۔''

صحيح البخاری، اللباس، باب الخضاب: ٥٨٩٩۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«بُعِثْتُ بَيْنَ يَدَىِ السَّاعَةِ بِالسَّيْفِ حَتَّى يُعْبَدَ اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَجُعِلَ رِزْقِى تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِى وَجُعِلَ الذِّلَّةُ وَالصَّغَارُ عَلَى مَنْ خَالَفَ أَمْرِى وَمَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ»

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”مجھے قیامت سے قبل تلوار دے کر بھیجا گیا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کی جائے اور میرے رزق میرے نیزے کی انی میں ہے جو لوگ میرے احکام کی مخالفت کریں گے ذلت ورسوائی ان کا مقدر ہوگی اور جو شخص کسی قسم کی مشابہت کرے گا وہ انہیں سے ہوگا۔“

مسند أحمد: ٢/ ٥٠۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ وَوَفِّرُوا اللِّحى وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ .

”مشرکین کی مخالفت کرتے ہوئے داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں کٹواؤ۔“

صحيح البخاری، اللباس، باب تقليم الأظافر: ٥٨٩٢۔

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا تُسَلِّمُوا تَسْلِيمَ الْيَهُودِ فَإِنَّ تَسْلِيمَهُمْ بِالرُّؤُوسِ وَالْأَكُفِّ وَالْإِشَارَةِ» .

”یہود کی طرح سلام نہ کیا کرو وہ سر، ہاتھ اور اشارے سے سلام کرتے ہیں۔“

مجمع الزوائد: ٨/ ٣٨، فتح الباری: ١١/ ١٤۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا يَزَالُ الدِّينُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِأَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى يُؤَخِّرُونَ» .

”جب تک لوگ روزہ جلدی افطار کرتے رہیں گے دین غالب رہے گا کیونکہ یہودی اور عیسائی روزہ تاخیر سے افطار کرتے ہیں۔“

مسند أحمد: ٢/ ٤٥٠۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کا قریب تھا اور آپ اپنے چہرے پر اپنی چادر کا پلو کر لیتے جب تکلیف سے کچھ افاقہ ہوتا تو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

چادر کو چہرے سے ہٹاتے اور فرماتے:

«لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ» .

''اللہ تعالیٰ یہود ونصاریٰ پر لعنت فرمائے انھوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

((يُحَذِّرُ مِثْلَ الَّذِى صَنَعُوا))

''یہ فرما کر اپنی امت کو ان جیسا کام کرنے سے ڈرا رہے تھے۔''

صحيح البخاری، المغازی، باب مرض النبی ﷺ ووفاته: ٤٤٤١۔

سیدنا عمر بن خطاب سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا آپ فرما رہے تھے:

«لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ، فَقُولُوا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ» .

''تم مجھے عیسائیوں کی طرح حد سے نہ بڑھاؤ انھوں نے عیسیٰ کے بارے میں از حد غلو کیا تھا میں تو اللہ کا بندہ ہوں اور تم مجھے اللہ کا بندہ اور رسول کہا کرو۔''

صحيح البخاری، أحاديث الأنبياء، باب قوله تعالى ﴿يا أهل الكتاب لا تغلوا......: (٣٤٤٥)

جانی مالی نقصان:

بسنت کے ناجائز کی ہونے کی وجوہات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس سے بہت سا جانی اور مالی نقصان ملک وقوم کو اٹھانا پڑتا ہے کتنے پتنگ کی ڈور سے جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ماہ فروری کی اخبارات اس کی واضح خبر دیتے ہیں۔

ایک اندازے کے مطابق ۲۰۰۰ء میں صرف بسنت کے دن اور رات میں ۱۰۰ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زائدافراد چھتوں سے گر کر یا گاڑیوں سے ٹکرا کر زخمی ہوئے اور ہسپتالوں میں پہنچ گئے اور کتنے ہی داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔

جولائی ۲۰۰۳ء کے صرف ایک ہفتے میں تین افراد ڈور کی وجہ سے گلے کٹوا بیٹھے۔

روزنامہ مقابلہ کی ہی ایک خبر کے مطابق بروز اتوار ۲۳ فروری ۲۰۰۵ء لاہور میں منی بسنت منائی گئی۔ مانجھا لگی ڈور، دھاتی تار اور تندی کا آزادانہ استعمال کیا گیا جس کی وجہ سے شہر کے مختلف گرڈ اسٹیشنوں کے ۵۰ فیڈر بند ہو گئے اور ۱۰۰۰ مرتبہ ٹرپنگ ہوئی مختلف گھروں میں بجلی کی بار بار بندش سے ہزاروں الیکٹرونکس آلات جل گئے۔

روزنامہ مقابلہ ۲۸ فروری ۲۰۰۵ ۔

فضول خرچی:

بسنت کے ناجائز ہونے کا سبب ایک فضول خرچی بھی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ﴾ .

’’کھاؤ، پیو اور اسراف نہ کرو کیونکہ وہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔‘‘

(اعراف: ۳۱)

مزید فرمایا:

﴿وَ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ، اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ﴾ .

’’اور فضول خرچی سے مال نہ اڑاؤ کہ فضول خرچی کرنے والے تو شیطان کے بھائی ہیں۔‘‘ (الاسراء:۲۶۔۲۷)

خلاصہ کلام:

بسنت منانے سے ہندوؤں سے محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ وہ ہندو جنھوں نے اس رسم کو محمد ﷺ کی گستاخی کرکے شروع کیا تھا۔ اے مسلمان! سوچ تیرا تعلق کس سے ہے؟ گاؤ ماتا کا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پیشاب پینے والوں سے یا محمد کریم ﷺ سے؟ اگر تیرا تعلق محمد ﷺ اور آپ کے اہل بیت سے ہے تو چھوڑ ان سب ہندوانہ رسوم کو اور محبت رسول کے تقاضے پورے کر آپ ﷺ کی سچی محبت اور تابعداری اختیار کر ان شاء اللہ دنیا اور آخرت کی کامیابیاں تیرا مقدر بنیں گئیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنوری 661ء

شہادت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَ الَّذِينَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا﴾

''محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اور وہ لوگ جو ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں باہم رحم دل ہیں تم ان کو دیکھتے ہو کہ بہت رکوع اور بہت سجدہ کرکے خدا کا فضل اور اس کی رضا مندی کی جستجو کرتے ہیں'' [الفتح:۲۹]

تمہیدی کلمات:

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شہادت جنوری ۶۶۱ء بمطابق ۲۰ رمضان ۴۰ھ کو ہوئی اسی مناسبت سے جنوری کے مہینے میں ان کی زندگی کے چیدہ چیدہ پہلوؤں پر ہم آج بات کریں گے' کیونکہ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی وہ پاک باز ہستیاں ہیں کہ جن سے اللہ راضی ہو چکا ہے اور ان کے لیے دنیا ہی میں جنتی ہونے کا اعلان کر دیا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن دس صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے بار بار جنت کی بشارت سنائی ان میں ہمارے ممدوح جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا چوتھا نمبر ہے۔

آپ کا مختصر تعارف

آپ رضی اللہ عنہ کا نام علی بن ابی طالب بن عبد المطلب ہے' آپ کی کنیت ابوالحسن اور ابوتراب تھی، لقب حیدر (شیر) نیز سیدنا علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچا زاد بھائی اور داماد ہیں' بچوں میں اسلام قبول کرنے میں انہیں اوّلیت حاصل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے والد ابو طالب

آپ صلی اللہ علیہ وسلم چھ سال تک والدہ کی آغوش میں رہے والدہ کے انتقال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب نے اپنے ذمہ لے لی' آپ کی عمر ابھی ۸ سال دو مہینے دس دن ہوئی تھی کہ دادا کا سایہ بھی سر سے اٹھ گیا تو اس وقت عبد المطلب نے پرورش کی ذمہ داری کی وصیت ابو طالب کو کر دی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سگے چچا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے والد تھے' چچا نے آپ سے بڑی محبت کی اور آخری دم تک آپ کا احترام کرتے رہے، مختلف اسفار میں بھی ساتھ لے کر گئے۔ جیسا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر بارہ برس دو مہینے دس دن کی ہوئی تو ابو طالب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لے کر تجارت کے لیے ملک شام کے سفر پر نکلے اور بصریٰ پہنچے۔ بصریٰ شام کا ایک مقام اور حوران کا مرکزی شہر ہے اس وقت یہ جزیرۃ العرب کے رومی مقبوضات کا دارالحکومت تھا۔ اس شہر میں جرجیس نامی ایک راہب رہتا تھا، جو بُحیرا کے لقب سے معروف تھا ۔ جب قافلے نے وہاں پڑاؤ ڈالا تو یہ راہب اپنے گرجا سے نکل کر قافلے کی طرف آیا اور اس کی میزبانی کی حالانکہ اس سے پہلے وہ کبھی نہیں نکلتا تھا۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے اوصاف سے پہچان لیا تھا اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر کہا، یہ سید العالمین ہیں، اللہ انہیں رحمۃ العالمین بنا کر بھیجے گا' ابو طالب نے کہا، تجھ کو یہ کیسے معلوم ہوا..؟ اس نے کہا:

> ''تم لوگ جب گھاٹی کے اس جانب نمودار ہوئے تو کوئی بھی درخت یا پتھر ایسا نہیں تھا جو سجدہ کے لیے جھک نہ گیا ہو اور یہ چیزیں نبی کے علاوہ کسی اور انسان کو سجدہ نہیں کرتیں ، پھر میں انہیں مہر نبوت سے پہچانتا ہوں جو کندھے کے نیچے کری (نرم ہڈی) کے پاس سیب کی طرح ہے اور ہم انہیں اپنی کتابوں میں بھی پاتے ہیں''

اس کے بعد بُحیرا راہب نے ابو طالب سے کہا کہ انہیں واپس کر دو ملک شام نہ لے جاؤ ، کیونکہ یہود سے خطرہ ہے اس پر ابو طالب نے بعض غلاموں کی معیت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واپس بھیج دیا۔

مختصرۃ السیرۃ از شیخ عبد اللہ (ص/ ١٦)وابن ھشام(١/ ١٨٠ تا١٨٣)وزاد المعاد (١/ ١٧) صحیح سنن الترمذی(٣/ ١٩١)

نبوت کے بعد مشرکین مکہ جب نجاشی کے پاس سے ناکام ہونے کے بعد قریش ایک بار پھر ابو طالب کے سامنے دھمکی کی صورت میں ایک تجویز لے کر آئے۔ایک قریشی نوجوان ہم سے لے لو اور محمد ﷺ ہمارے حوالے کردو۔سردار ابو طالب صاحب نے جواب دیا خدا کی قسم یہ کتنا برا سودا ہے یہ کسی صورت قبول نہیں کیا جاسکتا۔

السیر والمغازی لابن اسحاق(ص/ ١٥٥)

جناب ابو طالب ۸۰سال کی عمر میں تھے کہ مشرکین کا ایک وفد پھر آپ کے پاس آیا جن کی تعداد تقریباً پچیس تھی اور وہ اشراف قریش تھے۔ چنانچہ نبی علیہ السلام کو بھی ابوطالب کے پاس بلالیا گیا ابوطالب نے کہا کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ ان کے معبودوں کو برا کہتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا میں تو صرف یہ کہتا ہوں کہ تم لوگ لا الہ الا اللہ پڑھ لو عرب وعجم کے مالک بن جاؤ گےجب یہ لوگ پریشان و مایوس ہوکر چلے گئے تو ان کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ ص کی ابتدائی ۷ آیات نازل فرمائیں۔ سیرت ابن ھشام(١/ ٣٢٨)

شعب ابی طالب کی محصوری کے خاتمے کے چھ ماہ بعد ۱۰ نبوی میں جناب (ابو طالب کا بھی انتقال ہوگیا۔ جناب ابو طالب کی وفات کے دو ماہ بعد یا صرف تین دن بعد حضرت ام المؤمنین خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا بھی رحلت فرماگئیں۔تو آپ ﷺ نے اس سال کا نام عام الحزن (غم کا سال) رکھا۔

والدہ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد نے بھی حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے اس یتیم معصوم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی، ماں کی طرح شفقت ومحبت سے پرورش کی، مستند روایات کے مطابق وہ مسلمان ہوئیں اور ہجرت کر کے مدینہ گئیں، ان کا انتقال ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے کفن میں اپنی قمیص مبارک پہنائی اور قبر میں لیٹ کر اس کو چیک کیا۔ لوگوں نے اس عنایت کی وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ ابوطالب کے بعد سب سے زیادہ اسی نیک سیرت خاتون کا ممنونِ احسان ہوں۔

اسد الغابہ (٥/ ٥١٧)

ازواج واولاد:

سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کے بعد جناب مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مختلف اوقات میں متعدد شادیاں کیں اور ان سے نہایت کثرت کے ساتھ اولادیں ہوئیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا: رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی تھیں۔ ان سے ذکور میں حسن رضی اللہ عنہ، حسین رضی اللہ عنہ، محسن رضی اللہ عنہ اور لڑکیوں میں زینب کبریٰ اور ام کلثوم کبریٰ اور رقیہ پیدا ہوئیں۔ محسن رضی اللہ عنہ نے بچپن ہی میں وفات پائی۔

ام البنین بنت حزام رضی اللہ عنہا: ان سے عباس رضی اللہ عنہ، جعفر، عبداللہ اور عثمان پیدا ہوئے۔ ان میں سے عباس کے علاوہ سب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ کربلا میں شہید ہوئے۔

لیلیٰ بنت مسعود رضی اللہ عنہا: انہوں نے عبیداللہ اور ابوبکر کو یادگار چھوڑا۔ لیکن ایک روایت کے مطابق یہ دونوں بھی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوئے۔

اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا: ان سے یحییٰ اور محمد اصغر پیدا ہوئے۔

صہبا یا ام حبیب بنت ربیعہ رضی اللہ عنہا: یہ ام ولد تھیں، ان سے عمر اور رقیہ پیدا ہوئیں۔ عمر نے نہایت طویل عمر پائی اور تقریباً پچاس برس کے سن میں ینبوع میں وفات پائی۔

امامہ بنت ابی العاص رضی اللہ عنہا: یہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی اور آپ ﷺ کی نواسی تھیں، ان سے محمد اوسط تولد ہوئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خولہ بنت جعفر: محمد بن علی جو محمد بن حنفیہ کے نام سے مشہور ہیں ان ہی کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔

ام سعید بنت عروہ: ان سے ام الحسن اور رملہ کبریٰ پیدا ہوئیں۔

محیاۃ بنت امرء القیس: ان سے ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی۔ مگر بچپن ہی میں فوت ہوگئی متذکرہ بالا بیویوں کے علاوہ متعدد لونڈیاں بھی تھیں اور ان سے حسب ذیل لڑکیاں تولد ہوئیں۔

ام ہانی، میمونہ، زینب صغریٰ، رملہ صغریٰ، ام کلثوم صغریٰ، فاطمہ، امامہ، خدیجہ ام الکرام، ام سلمہ، ام جعفر، جمانہ، نفیسہ۔

غرض حضرت علیؓ کے سترہ لڑکیاں اور چودہ لڑکے تھے، ان میں سے چار سے سلسلہ نسل جاری رہا۔ ان کے نام یہ ہیں:

حضرت حسن، حضرت حسین، محمد بن حنفیہ، اور عمر رضی اللہ عنہم

سیر الصحابة (١/ ٣٢٧)

فضائل ومناقب

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

((خَلَّفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي))

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک میں پیچھے رہنے کا حکم دیا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ پیچھے چھوڑ دیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو اس بات سے راضی نہیں ہے کہ تو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میرے نزدیک ایسے ہے جیسے موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک ہارون کا مقام تھا؟ لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے" صحیح بخاری، المغازی (٤٤١٦)

جناب علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی عبادت

حضرت علی رضی اللہ عنہ اللہ کے نہایت عبادت گذار بندے تھے' عبادات ان کا مشغلہ حیات تھا جس کا شاہد خود قرآن ہے۔ کلام پاک کی اس آیت:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا﴾

"محمد رسول اللہ اور وہ لوگ جو ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں باہم رحم دل ہیں تم ان کو دیکھتے ہو کہ بہت رکوع اور بہت سجدہ کر کے خدا کا فضل اور اس کی رضا مندی کی جستجو کرتے ہیں"۔

کی تفسیر میں مفسرین نے نکتہ لکھا ہے کہ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ صدیق اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ سے عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ سے عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان' رُكَّعًا سُجَّدًا سے حضرت علی رضی اللہ عنہ ابن ابی طالب اور يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا سے بقیہ صحابہ رضی اللہ عنہم مراد ہیں۔ تفسیر فتح البیان ج ٩ تحت الآیة۔

قرآن مجید کے اس اشارہ کے علاوہ خود صحابہ رضی اللہ عنہم کی زبان سے ان کے اس امتیازی وصف کی شہادت مذکور ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا))

"جہاں تک مجھے معلوم ہے وہ بڑے روزہ دار اور عبادت گذار تھے"۔

ترمذی، المناقب، باب فضل فاطمة رضی اللہ عنہا

زبیر بن سعید قریشی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((لَمْ اَرَهَا شَمِيًّاقَطُّ كَانَ اَعْبُدَ اللّٰهِ مِنْهُ))

”میں نے کسی ہاشمی کو نہیں دیکھا جوان سے زیادہ خدا کا عبادت گذار ہو“۔

مستدرك حاكم (٣ / ١٠٨)

آپ رضی اللہ عنہ کو تو جنت چاہتی ہے

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ الْجَنَّةَ لَتَشْتَاقُ اِلَى ثَلٰثَةٍ عَلِيٌّ وَعَمَّارٌ وَسَلْمَانُ وَنَعْمَ الْجَزَاءُ))

”جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے علی، عمار اور سلمان رضی اللہ عنہم اور یہ بہترین بدلہ ہے۔“

صحيح الجامع للالبانی (١٥٩٨) وأصحاب الرسول، لابی عمار محمود المصری (١/ ٢٢٨، ٢٣٠)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا دوست

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ))

”جس کا میں مولیٰ ہوں تو علی اس کے مولیٰ ہیں۔“

جامع ترمذی (٣٧١٣) سنده صحيح

نوٹ: لغت میں مخلص دوست کو بھی مولیٰ کہتے ہیں۔ دیکھئے القاموس الوحيد (١٩٠٠)

نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

((أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا))

”تو ہمارا بھائی اور ہمارا مولیٰ ہے۔“

صحیح بخاری، المناقب (٢٦٩٩)

اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مسکرا دیئے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے ایک دفعہ سواری کیلئے جانور لایا گیا۔ جب انہوں نے رکاب پر قدم رکھا تو ''بسم اللہ'' کہا۔ جب اسکی پشت پر براجمان ہوئے تو ''الحمد للہ'' کہا پھر فرمایا:

((سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ))

''پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے تابع کر دیا جبکہ ہم اسکی قدرت نہیں رکھتے تھے اور بیشک ہم اپنے رب کیطرف پلٹ کر جانے والے ہیں''

پھر انہوں نے تین مرتبہ ''الحمد للہ'' تین مرتبہ ''اللہ اکبر'' کہا۔ پھر کہا پاک ہے تو میں نے ہی اپنی جان پر ظلم کیا پس مجھے بخش دے۔ کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا ''ثم ضحک'' پھر مسکرائے۔ ان سے پوچھا گیا امیر المومنین آپ رضی اللہ عنہ کس چیز پر مسکرائے؟ انہوں نے فرمایا:

((رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ))

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسطرح کرتے ہوئے دیکھا جس طرح میں نے کیا، پھر آپ مسکرائے''

میں نے عرض کیا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز سے مسکرائے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرِيْ))

''تیرا رب اپنے بندے سے بہت خوش ہوتا ہے جب وہ کہتا ہے میرے گناہ معاف کردے، رب تعالیٰ فرماتا ہے وہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی اور گناہ معاف نہیں کرتا''

ترمذی، الدعوات، باب ما یقول اذا رکب الناقة (٣٤٤٦) وابوداؤد (٢٦٠٢)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

دعائے رسول پانے والے

ایک دفعہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کیلئے دعا فرمائی:

((اللّٰهُمَّ عَافِهِ أَوِ اشْفِهِ))

''اے اللہ اسے عافیت یا شفا عطا فرمایا۔''

جامع ترمذی (٣٥٦٤) سنده حسن

اللہ اور اس کے رسول کا محبوب بندہ

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا:

میں کل کو یہ پرچم ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت رکھتے ہیں سہیل کہتے ہیں کہ لوگوں نے وہ رات بڑی بے چینی سے گزاری کہ دیکھئے کل کسے پرچم عطا ہوتا ہے جب صبح ہوئی تو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گئے اور ہر ایک اس پرچم کے ملنے کا خواہش مند تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی آنکھیں دکھتی ہیں آپ نے فرمایا ان کے پاس آدمی بھیج کر انہیں بلاؤ چنانچہ انہیں بلایا گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں میں لگا کر ان کے لئے دعا کی تو وہ ایسے تندرست ہو گئے گویا انہیں کوئی تکلیف ہی نہ تھی تو آپ نے انہیں پرچم دے دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں ان سے اس وقت تک جہاد کرتا رہوں جب تک وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہو جائیں آپ نے فرمایا تم سیدھے جا کر ان کے میدان میں اتر پڑو۔

((ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ فَوَاللهِ لَأَنْ (لِأَنْ) يُهْدَى بِكَ رَجُلٌ وَاحِدٌ خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ))

''پھر انہیں اسلام کی دعوت دو اور اسلام میں اللہ کے جو حقوق ان پر واجب ہوں گے وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بتاؤ قسم خدا کی! تمہارے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا کسی کو (اسلام کی طرف) ہدایت فرما دینا تمہارے لئے سرخ (عمدہ) اونٹوں سے بہتر ہے۔

صحیح بخاری، الجهاد والسیر، باب دعاء النبی الناس الی الاسلام (۲۹۴۲) وابو داؤد (۳٦٦۱)

پیغمبر کی بیٹی سے شادی ہو جاتی ہے

حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے رشتہ کی بات کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّھَا صَغِیْرَۃٌ))

''فاطمہ ابھی چھوٹی ہیں۔''

اور جب حضرت علی رحمۃ اللہ علیہ نے رشتہ طلب کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمایا۔

السنن الکبریٰ للنسائی، الخصائص، باب ذکر ما خص...... الخ:۵/ ۱۴۳، (ح:۸۵۰۸)۔ ابن حبان (٦٩٤٨) صحیح

آپ صلی اللہ علیہ وسلم داماد کو منانے چل پڑے

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو گھر میں نہ پایا تو آپ نے فرمایا تمہارے چچا کے بیٹے کہاں ہیں۔ وہ بولیں کہ میرے اور انکے درمیان کچھ تنازعہ ہو گیا ہے تو وہ مجھ پر ناراض ہو کر چلے گئے اور میرے ہاں نہیں سوئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کہا کہ دیکھو کہ وہ (علی رضی اللہ عنہ) کہاں ہیں۔ وہ دیکھ کر آیا اور اس نے کہا وہ مسجد میں سو رہے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے۔ اور وہ لیٹے ہوئے تھے۔ انکی چادر انے پہلو سے ہٹی ہوئی تھی جس کی وجہ سے ان کے جسم پر مٹی لگ چکی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے جسم سے مٹی جھاڑتے جا رہے تھے۔ اور یہ فرماتے جا رہے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((قُمْ يَا اَبَا تُرَاب))

''اے ابوتراب اٹھو..!''

بخاری ، الصلاۃ، باب نوم الرجل فی المسجد (٤٤١) (٦٢٠٤)

داماد سے ناراضگی کا انداز

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تم تہجد کیوں نہیں پڑھتے۔ حضرت علی رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی: یارسول اللہ ہماری جانیں تو اللہ کے اختیار میں ہیں۔ جب وہ ہمیں اٹھانا چاہے گا، ہمیں اٹھادے گا۔ جب انہوں نے یہ کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کچھ ناراض سے) واپس چلے گئے اور کوئی جواب نہیں دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جاتے ہوئے اپنی ران پر ہاتھ مارتے جارہے تھے اور یہ فرماتے جاتے تھے:

﴿وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾

''انسان ہر چیز سے زیادہ جھگڑالو ہے۔''

بخاری، التہجد، باب تحریض النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی قیام اللیل...... (١١٢٧)

لوگ غلط سمجھتے ہیں

حضرت ابوالطفیل فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ ہمیں ایسی بات بتائیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصاً آپ کے ساتھ کی ہو تو فرمانے لگے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ کوئی ایسی خاص بات نہیں کی جو لوگوں سے چھپائی ہو لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوٰى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ الْمَنَارَ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو غیر اللہ کے لیے ذبح کرے، اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو کسی بدعتی کو پناہ دے، اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو اپنے والدین پر لعنت کرے اور اس شخص پر اللہ کی لعنت ہو جو زمین کے نشانات کو مٹائے''۔

مسلم، الاضاحی، باب تحریم الذبح لغیر اللہ تعالی ونسائی، الضحایا، باب من ذبح لغیر اللہ

رحلت کا وقت آن پہنچا

تفصیل یہ ہے کہ واقعہ نہروان کے بعد چند خارجیوں نے حج کے موقع پر مجتمع ہو کر مسائل حاضرہ پر گفتگو شروع کی اور بحث ومباحثہ کے بعد بالاتفاق یہ رائے قرار پائی کہ جب تک تین آدمی علی، معاویہ اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم صفحہ ہستی پر موجود ہیں دنیائے اسلام کو خانہ جنگیوں سے نجات نصیب نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ تین آدمی ان تینوں کے قتل کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔ عبدالرحمٰن بن ملجم نے کہا کہ میں علی رضی اللہ عنہ کے قتل کا ذمہ لیتا ہوں' اسی طرح نزال نے معاویہؓ اور عبداللہ نے عمروؓ بن العاص کے قتل کا بیڑہ اٹھایا اور تینوں اپنی اپنی مہم پر روانہ ہو گئے۔ کوفہ پہنچ کر ابن ملجم کے ارادہ کو قطام نامی ایک خوب صورت خارجی عورت نے اور زیادہ مستحکم کر دیا اس مہم میں کامیاب ہونے کے بعد اس سے شادی کا وعدہ کیا اور جناب مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے خون کا مہر قرار دیا۔

غرض رمضان ۴۰ھ میں تینوں نے ایک ہی روز صبح کے وقت تینوں بزرگوں پر حملہ کیا۔ امیر معاویہؓ اور عمروؓ بن العاص اتفاقی طور پر بچ گئے۔ امیر معاویہؓ پر وار اوچھا پڑا۔ عمروؓ بن العاص اس دن امامت کے لیے نہیں آئے تھے ایک اور شخص ان کا قائم مقام ہوا تھا وہ عمروؓ بن العاص کے دھوکہ میں مارا گیا۔ جناب مرتضیٰؓ کا پیمانہ حیات لبریز ہو چکا تھا آپ مسجد میں تشریف لائے اور ابن ملجم کو جو مسجد میں آ کر سو رہا تھا' جگایا' جب آپ نے نماز شروع کی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سر سجدہ میں اور دل راز و نیاز الٰہی میں مصروف تھا کہ اسی حالت میں شقی ابن ملجم نے تلوار کا نہایت کاری وار کیا' سر پر زخم آیا اور ابن ملجم کو لوگوں نے گرفتار کر لیا' حضرت علیؓ اتنے سخت زخمی ہوئے تھے کہ زندگی کی کوئی امید نہ تھی اس لیے حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کو بلا کر نہایت مفید نصائح کیے اور محمد بن حنفیہ کے ساتھ لطف و مدارت کی تائید کی- جندب بن عبداللہ نے عرض کی امیر المؤمنین! آپ کے بعد ہم لوگ امام حسن کے ہاتھ پر بیعت کریں' فرمایا اس کے متعلق میں کچھ نہیں کہنا چاہتا تم لوگ خود اس کو طے کرو- اس کے بعد مختلف وصیتیں کیں- قاتل کے متعلق فرمایا کہ معمولی طور پر قصاص لینا-

تلوار زہر میں بجھی ہوئی تھی اس لیے نہایت تیزی کے ساتھ اس کا اثر تمام جسم میں سرایت کر گیا اور اسی روز یعنی ۲۰ رمضان ۴۰ھ جمعہ کی رات کو یہ فضل و کمال اور رشد و ہدایت کا آفتاب ہمیشہ کے لیے غروب ہو گیا- حضرت امام حسنؓ نے خود اپنے ہاتھ سے تجہیز و تکفین کی' نماز جنازہ میں چار تکبیروں کی بجائے پانچ تکبیریں کہیں اور عزی' نام کوفہ کے ایک قبرستان میں سپرد خاک کیا- آپ کی مدتِ خلافت: ۴ سال ۹ مہینے-

تاریخ طبری (۱/ ۲٤٥٧ ، ۲٤٥٨ ، ۲٤٦۱) و البداية (۳/۳۳) وابن سعد (۳/٤۲) واخبار الطّوال (ص ۱٥٤)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۴ فروری ۲۷۰ء

ویلنٹائن ڈے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾

''بے شک جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ ان لوگوں میں بے حیائی پھیلے جو ایمان لائے ہیں ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔''(النور: ۱۹)

تمہیدی کلمات

آج پاکستان اور دوسرے اسلامی ممالک میں بھی مغرب کی اندھی تقلید رواج پا رہی ہے ہر وہ کام جسے اہل مغرب اپنے مذہبی تہوار، موسمی تہوار یا کسی اور تہوار کے نام سے مناتے ہیں سادہ لوح مسلمان ان کی دیکھا دیکھی لاشعوری طور پر اسے پسند کرنا اور اسے منانا شروع کر دیتے ہیں حالانکہ اگر یہود اور نصاری کی تاریخ دیکھی جائے تو یہود اللہ کے غضب اور غصے کے مستحق بنے اور نصاری گمراہ قرار پائے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں فرما دیا ہے۔

یہ دونوں گروہ کسی بھی صورت میں مسلمانوں سے راضی نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ مسلمان اپنا دین حق چھوڑ کر ان کے دین باطل کو قبول کر لیں۔ ان کی اس انتہا پسندی اور اسلام دشمنی کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اس انداز میں فرمایا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى﴾ . (البقرة: ١٢٠)

''اور تجھ سے یہود اور نصاریٰ ہرگز راضی نہیں ہوں گے یہاں تک کہ تو ان کی ملت کی پیروی کرے، کہہ دیجیے اللہ کی ہدایت ہی اصل ہدایت ہے۔''

ویلنٹائن ڈے اور اس کی حقیقت

۱۴ فروری کو منایا جانے والے ویلنٹائن ڈے کو محبوبوں کا خاص دن یا اسے عاشقوں کا تہوار کہا جاتا ہے۔

اس کا تاریخی پس منظر کچھ یوں بیان کیا جاتا ہے۔ پادری ویلنٹائن تیسری صدی کے اواخر میں روحانی بادشاہ کلاڈیس ثانی کے زیر حکومت رہتا تھا کسی نافرمانی کی بدولت بادشاہ نے پادری کو جیل بھیج دیا۔ جیلر کی لڑکی سے اس کی شناسائی ہوگئی اور وہ اس کا عاشق ہوگیا۔ وہ لڑکی ایک سرخ گلاب کا پھول لے کر اس کی زیارت کے لیے آتی تھی جب بادشاہ نے یہ معاملہ دیکھا تو اسے پھانسی دینے کا حکم صادر کیا۔ پادری نے آخری لمحات میں بھی اپنی محبت کا اظہار اس انداز سے کیا کہ اپنی معشوقہ کے نام ایک کارڈ ارسال کیا جس پر یہ عبارت تحریر کی:

''مخلص ویلنٹائن کی طرف سے''

پھر اس کو ۱۴ فروری ۲۷۰ء کو پھانسی دے دی گئی۔ اس کے بعد یورپ کی بہت سی بستیوں میں ہر سال اس دن لڑکوں کی طرف سے لڑکیوں کو کارڈ بھیجنے کا رواج چل پڑا۔

(ویلنٹائن ڈے حقیقت اور اس کا شرعی حکم ص ۲ از عطاء الرحمن ضیاء اللہ)

اس طرح کی کئی داستانیں مختلف انداز میں بیان کی جاتی ہیں تقریباً سب میں مرکزی کردار ویلنٹائن ہی ہے۔ جسے شہید محبت کہا جاتا تھا۔

ویلنٹائن ڈے پاکستان میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاکستان میں ویلنٹائن ڈے کا تصور نوے کی دہائی کے آخر میں ریڈیو اور ٹی وی کی خصوصی نشریات کی وجہ سے مقبول ہوا۔شہروں میں بلکہ اب قصبوں تک میں بھی بڑے جوش وخروش سے منایا جاتا ہے پھولوں کی فروخت میں اور قیمت میں کئی سو گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔ ویلنٹائن ڈے کے موقع پر ایک طوفان بدتمیزی بپا ہوتا ہے۔شریف الطبع افراد کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔سرعام چوررستوں پر اوباش نوجوان اپنی محبت کا اظہار (بلکہ اگر اسے بے حیائی کہا جائے تو زیادہ قرین قیاس ہے) نوجوان لڑکیوں کو پھول پیش کر کے کرتے ہیں یا پھر سرخ رنگ غبارے پیش کیے جاتے ہیں۔

یہ بات تو تاریخی حوالے سے ثابت شدہ ہے کہ یہ عید محبت عیسائیوں کی طرف سے ہمارے اندر آئی ہے جو اسے ایک شہید محبت کے تہوار کے نام سے مناتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی پیشن گوئی اور ویلنٹائن ڈے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ ، حَتَّى لَوْ سَلَكُوا جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَكْتُمُوهُ » .

’’تم ضرور اپنے سے پہلوں کے طریقے پر بالشت با بالشت اور ہاتھ با ہاتھ چلو گے حتی کہ اگر وہ کسی سانڈے کی بل میں داخل ہوئے تو تم بھی داخل ہو گے۔‘‘

ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا یہود و نصاری (کے نقش قدم پر) آپ نے فرمایا: پھر اور کون ہے۔‘‘

بخاری ، أحاديث الأنبياء ، باب ما ذكر عن بني اسرائيل : ٣٤٥٦۔

ایسے لوگ جو اسلامی تعلیمات واقدار چھوڑ کر مغربی تہذیب کو اپناتے ہیں ان کے متعلق رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

«مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ»

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے۔''

أبوداود، اللباس، باب فی لبس الشهرة: ٤٠٣١، حسن صحیح

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

''یہ حدیث کفار کے اقوال وافعال، لباس، تہوار، عبادات اور ان کے علاوہ دیگر امور میں مشابہت اختیار کرنے پر وعید اور سخت ممانعت پر دلالت کرتی ہے جو شریعت نے ہمارے لیے مشروع و جائز قرار نہیں دیے ہیں۔''

ویلنٹائن ڈے اور شریعت اسلامیہ کی خلاف ورزی

ا۔ نظر بازی

اللہ تعالیٰ نے نظر بازی جو کہ زنا کی راہ ہموار کرتی ہے اس سے باز رہنے کا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس سے منع فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مقدس میں فرماتے ہیں:

﴿قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ، وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ﴾.

''آپ مومن مردوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے۔ بے شک اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے جو وہ کرتے ہیں اور مومنہ عورتوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنی نگاہوں کو جھکا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں۔''

یوم محبت کے موقع نظر بازی بھی ہوتی ہے اور زینت کا اظہار بھی بلکہ یہ روشن خیالی بے حیائی کی آخری حدود کو بھی چھوتی جا رہی ہے کہ اس موقع پر زنا جیسے گھناؤنے فعل کا ارتکاب بھی ہونے لگا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی اس انداز میں تربیت

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

فرمائی۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

«عَلِیُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الآخِرَةُ»

''نظر کے پیچھے نظر نہ لگاؤ (یعنی دوبارہ نہ دیکھ) تیرے لیے پہلی (معاف) ہے دوسری نہیں۔''

أبو داود، النكاح، باب ما يؤمر به من غض البصر:٢١٤٩، حسن

حج کے موقع پر حضرت فضل رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر سوار تھے خثعم قبیلے کی ایک عورت آئی تو فضل رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف دیکھنا شروع کر دیا اور وہ انھیں دیکھنے لگ گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل کے چہرے کو دوسری طرف پھیر دیا۔

بخاري: ١٨٥٥، مسلم: ١٣٣٤

۲۔غیر محرم کے ساتھ خلوت

یوم محبت یا عید محبت کے موقع پر لڑکے اور لڑکیاں خلوت اختیار کرتے ہیں ریسٹورنٹ وغیرہ کے کمروں کی ایڈوانس بکنگ کرتے ہیں تاکہ اپنی محبت کا اظہار کر سکیں۔ان کے خفیہ مناظر کو کیمرے کی آنکھ محفوظ کر لیتی ہے جو ان کے لیے ذلت ورسوائی کا سبب بن جاتے ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا تھا:

«لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ»

''کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہیں کرتا مگر ان دونوں کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔''

الترمذي، الرضاع، باب ما جاء في كراهية الدخول على المغيبات: ١١٧١، صحيح

اگر حج جیسا پاکیزہ سفر بھی ہو تو تب بھی کسی غیر محرم کے ساتھ خلوت اور سفر جائز نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ خلوت اختیار نہ کرے اور نہ کوئی عورت سفر کرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگر اس کے ساتھ اس کا محرم موجود ہو۔ ایک شخص کھڑا ہوا اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں فلاں فلاں غزوہ میں حاضر تھا اور میری بیوی حج کے لیے چلی گئی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«اذْهَبْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ» .

”جا اپنی بیوی کے ساتھ مل کر حج کر۔“

بخاري: ٣٠٠٦، مسلم: ١٣٤١

۳۔ محبت کی شادی

کچھ لوگ اپنی محبت کی تکمیل گھر سے بھاگ کر کورٹ میرج سے کرتے ہیں جو کہ دونوں خاندانوں کے لیے ذلت ورسوائی اور پریشانیوں کا سبب بنتی ہے۔ والدین کے سر شرم سے جھک جاتے ہیں یہ سب مغربی تہذیب کی اندھی تقلید اور سیکولر ازسوچ کا نتیجہ ہے جبکہ اسلام ہمیشہ سے والدین اور خاندان کے احترام واکرام کا درس دیتا ہے۔ اس فعل مکروہ کے مرتکب افراد کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ» .

”جو عورت اپنی ولیوں کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو اس کا نکاح باطل ہے تین بار فرمایا۔“

أبوداود، النكاح، باب في الولي: ٢٠٨٣، صحيح، الترمذي: ١١٠٢

۴۔ بے حیائی اور فحاشی کا فروغ

یوم محبت اسلامی اقدار کی دھجیاں اڑانے کا دن ہوتا ہے جس میں ہر وقت اسلامی تعلیمات کا مذاق اڑایا جاتا ہے اور اسے قدیم کہہ کر نظر انداز کر دیا جاتا ہے جبکہ اسلام اور اسلامی تعلیمات ہی بے حیائی وفحاشی کے سامنے بند کا کام کرتی ہیں ایسے لوگ جو فحاشی وعریانی کو فروغ دینا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں بڑے واضح الفاظ میں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾.

”بے شک جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ ان لوگوں میں بے حیائی پھیلے جو ایمان لائے ہیں ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔“ (النور:١٩)

اسلامی تہوار

روشن خیالی سے متاثر بعض لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ تفریح ہونی چاہیے اور جذبات کی قدر ہونی چاہیے۔ اسلام نہ تفریح سے منع کرتا ہے اور نہ ہی جذبات کو کچلنے کا حکم دیتا ہے بلکہ اس کے لیے اسلام خود مواقع فراہم کرتا ہے جہاں تک جذبات کی بات ہے تو ان کی تسکین کے لیے نکاح کے جائز طریقے کو اپنانے پر زور دیتا ہے۔ رہی بات تفریح کی ایسی تفریح جو ذکر اللہ سے غافل کر دے اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں زمانہ جاہلیت میں مدینہ میں لوگ دو تہوار منایا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا:

«وَقَدْ أَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الأَضْحٰى».

”اللہ تعالیٰ نے ان دونوں دنوں کے بدلے تمھیں بہتر دن دیے ہیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔“

النسائی، صلاة العیدین: ١٥٥٦، صحیح

زمانہ جاہلیت میں عربوں میں جو تہوار ہوتے تھے ان میں خود شرکت کی اور نہ ہی اپنے متبعین کو ان میں جانے اور منانے کی اجازت مرحمت فرمائی بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم و اذن سے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الگ سے دو دن مسلمانوں کی تفریح کے لیے مقرر فرما دیے۔ اسلام خود ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو کسی دوسرے مذہب اور دین کی تقلید کی اجازت نہیں دیتا۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ جو تحفظ امن اور عزت واحترام اسلام اپنے ماننے والوں کو دیتا ہے کوئی اور مذہب نہیں دیتا۔ اسلام ہی ہے جو انسانی تکریم کا حق ادا کرتا ہے اسی لیے ہر وہ عمل باطل ٹھہرتا ہے جو اسلام کے اصولوں کے منافی ہو چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مقدس میں فرماتے ہیں:

﴿اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ﴾ . (آل عمران: ۸۳)

”تو کیا وہ اللہ کے دین کے علاوہ کچھ اور تلاش کرتے ہیں حالانکہ آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہے خوشی اور ناخوشی سے اسی کا فرماں بردار ہے اور وہ اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔“

اس سے آگے اللہ تعالیٰ نے مزید یہ بات ارشاد فرمائی:

﴿وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَ هُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ . (آل عمران: ۸۵)

”اور جو اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۸ مارچ
خواتین کا عالمی دن

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ . (البقرۃ:۲۲۸)

''ان عورتوں کو بھی ایسے ہی حقوق ہیں جیسے کہ ان پر مردوں کے حقوق ہیں۔''

تمہیدی کلمات:

۸ مارچ کو خصوصاً اور وقتاً فوقتاً عموماً عورتوں کے حقوق کا نعرہ بلند کیا جاتا ہے۔ اگرچہ نام تو ''عورتوں کے حقوق'' کا ہی لیا جاتا ہے مگر اس کے پس پردہ وہ خطرناک عزائم ہیں جنھیں یورپ مشرقی دنیا میں خاص طور پر اسلامی مملکت میں پروان چڑھانا چاہتا ہے اگر ہم اس دن کے مطالبات، طریقہ کار، جلسے، جلوسوں اور مختلف پروگراموں کا بغور جائزہ لیں تو یہ حقیقت آشکارہوتی ہے کہ ہماری عورتوں کو بہت بڑا دھوکہ دینے کی کوشش کی جارہی ہے اور انھیں غلاظت کے اس گڑھے میں اتارنے کی سعی کی جارہی ہے جہاں سے مغربی عورت کا نکلنا محال ہو چکا ہے۔

پاکستان میں حقوق نسواں کی علمبردار تنظیمیں عورتوں کے حقیقی مسائل سے قطع نظر مغرب کی نقالی کی کوشش کررہی ہیں وہ پاکستان عورتوں کو اس بربادی میں اتارنا چاہتی ہیں جس میں یورپ سرتا پاؤں دھنس چکا ہے۔ یورپی معاشرہ کو اس تحریک نے کوئی فائدہ تو نہیں پہنچایا البتہ وہاں کے خاندانی نظام کو تباہی و بربادی کے کنارے لا کھڑا کیا ہے۔ اس لیے تو ۱۹۷۳ء میں امریکہ میں ہی اس تحریک کی زبردست مخالفت شروع ہوگئی تھی۔ اہل مغرب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے جب ایسے معاشرہ میں ناجائز بچوں کا سیلاب اُمڈتے اور گھروں کا سکون برباد ہوتے دیکھا تو خود ہی مزاحمت کرنے لگے۔ مگر افسوس کہ آج ہماری بعض نام نہاد ترقی یافتہ بیگمات پاکستانی ماؤں، بہنوکو وہ میٹھا زہر دینے کی کوشش کررہی ہیں جوان کے لیے جان لیوا ثابت ہوگا۔

عورتوں کے حقوق کا مغربی نعرہ، حقیقت کیا ہے؟

خاندان نظام کی تباہی اور شادی کی ضرورت کا خاتمہ، تحریک نسواں کے بنیادی اہداف میں شامل رہا ہے۔ میری وولسٹن کرافٹ سے لے کر آج تک اس تحریک کی علمبردار تمام عورتوں نے خاندان کو اپنی جاحانہ تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ چونکہ خاندان بطور ادارے کے مردوزن کے آزادانہ اختلاط اور جنسی بے راہ روی کے راستے میں ایک اہم رکاوٹ ہے۔اسی لیے خاندانی ادارے کو اس تحریک کے علمبردار راستے کا پتھر سمجھتے ہیں۔ درج ذیل سطور میں پیش کردہ تحریک نسواں کی پرجوش مبلغات کے خیالات ملاحظہ فرمائیے:

۱۔ میری وولسٹن کرافٹ کے بعد جس خاتون نے شادی کے ادارے پر حملہ کیا وہ جارج سینڈ (۱۸۷۶ء۔۱۹۰۴ء) تھی۔ یہ خاتون انتہائی درجہ میں اعصابی اختلاج کا شکار تھی۔ اس کی زندگی کا اسٹائل مردوں سے مشابہت رکھتا تھا۔شادی کے ادارے کے متعلق اس کا کہنا ہے:''میرے اس یقین میں کبھی کمی نہیں آئے گی کہ شادی کا دارہ سب سے زیادہ قابل نفرت ادارہ ہے، مجھے ذرہ برابر شک نہیں ہے کہ جب نوع انسانی عقل کی طرف سفر کرے گی تو شادی کا سلسلہ ختم ہو جائے گا۔''

۲۔ انیسویں صدی کے وسط میں مسز ایبی۔ ایچ پرائس کا اس تحریک کے حوالے سے خاصا چرچا رہا۔ یہی موصوفہ تھی جو ۱۸۴۸ء کے عورتوں کے کنونشن کی روح رواں تھی۔ اس نے مذکورہ کنونشن میں مطالبہ کیا کہ''عورتوں کو ملازمتیں دی جائیں تاکہ وہ شادی کی جھنجھٹ اور معاشی انحصار سے اپنے آپ کو آزاد کرسکیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ ۱۸۹۳ء میں الیزا برٹ گیمبل نے ''عورت کا ارتقاء'' کے عنوان سے کتاب تحریر کی۔ موصوفہ نے اپنی تخلیق کا نچوڑ بیان کیا کہ ''شادی نے عورت کو جنسی غلام بنا دیا ہے۔''

۴۔ جان اسٹورٹ مل نے ''عورتوں کی محکومیت'' کے نام سے کتاب لکھی۔ وہ حقوق نسواں کا جذباتی پرچارک تھا۔ اس کا یہ قول زبان زدعام رہا: ''شادی غلام کی واحد صورت ہے جو اب تک ہمارے قانون کے تحت جائز ہے، نکاح کا بندھن قانونی فحاشی کے مترادف ہے۔

۵۔ چارلٹ میگمن کا قول ہے: ''عورت اور مرد کے درمیان شادی کے بغیر جنسی تعلقات کو ہم بدکرداری نہیں سمجھتے۔''

۶۔ ڈبلیو آئی جارج نے ۱۹۱۳ء میں ایک مضمون میں اعلان کیا: تحریک نسواں ک اصل مقصد شادی کو ختم کرنا اور آزاد جنسی تعلقات کا قیام ہے۔

۷۔ میں غیر شادی شدہ اکیلی عورت کو قابل عزت سمجھتی ہوں۔ میری یہ پیش گوئی ہے کہ وہ وقت دور نہیں جب شادی کے بغیر زندگی گزارنے والی اکیلی عورت شادی شدہ خواتین سے زیادہ قابل عزت سمجھی جائے گی۔ (مسز سلیسا برلے)

تحریک نسواں کی فکری دیگ کے تو یہ محض چند چاول ہیں مگر ان سے یہ نتیجہ اخذ کرنا مشکل نہیں ہے کہ یہ تحریک بنیادی طور پر جنسی آوارگی اور شادی کے نتیجہ میں وجود میں آنے والے خاندانی نظام کو تباہی پر مبنی ہے۔

اہم مطالبات

۱۔ عورتوں کو ہر لحاظ سے مردوں کے مساوی حقوق دیے جائیں۔

۲۔ عورتوں کو گھروں میں قید کر کے نہ رکھا جائے۔

۳۔ اسلامی ممالک میں عورت کو پردے کی بے جا پابندی سے آزاد کیا جائے۔

۴۔ عورتوں اور مردوں کے لیے یکساں اخلاقی ضابطے مقرر کیے جائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۔ عورت کو گھر میں خاوند کی خدمت اور بچوں کی دیکھ بھال سے آزاد کر دیا جائے یا پھر اس کو اس کا معاوضہ دیا جائے۔

۶۔ شادی نے عورت کو جنسی غلام بنا دیا ہے لہٰذا عورت پر اس کی پابندی نہیں ہونی چاہیے۔

۷۔ عورت کو طلاق کا حق تفویض کیا جائے۔

۸۔ اگر شوہر بیوی سے حقوق زوجین پورا کرنے کے لیے اصرار کرے تو اس پر زنا بالجبر کا مقدمہ درج کیا جس کی کم سے کم سزا عمر قید ہو۔

۹۔ خاندان کے موجودہ ڈھانچے کو تبدیل کیا جائے کیونکہ یہ عورتوں کے استحصال کا ذریعہ ہے۔

۱۰۔ شادی کا خاتمہ اور آزاد جنسی تعلقات کا فروغ

۱۱۔ پاکستان سے حدود آرڈیننس کا خاتمہ

اہم مقاصد

خواتین کے عالمی دن کو جس انداز سے منایا جاتا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس تحریک سے مندرجہ ذیل مقاصد حاصل کرنے کی مذموم کوشش کی جا رہی ہے۔

۱۔ اسلامی اقدار کی پامالی

۲۔ نکاح کی حوصلہ شکنی اور جنسی آزادی کا فروغ

۳۔ خاندانی نظام کی تباہی

۴۔ پردہ کا خاتمہ

۵۔ عورتوں کی بے راہ روی

یہ ہے ۸ مارچ خواتین کا عالمی دن

کیا اسلام نے عورتوں کے حقوق کا تحفظ نہیں کیا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام آفاقی دین اور فطرت کے عین مطابق آسمانی شریعت ہے۔ جس میں کسی قسم کی خامی کا تصور بھی نہیں ہے اس کے قوانین پروردگار عالم کی طرف سے نازل کردہ ہیں جو ہر لحاظ سے مرد اور عورت کے لیے یکساں مفید اور ان کی فلاح و بہبود کے لیے یکساں فائدہ مند ہیں اور ان میں ترمیم کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اسلام نے جہاں مردوں کو کچھ حقوق ادا کیے ہیں وہاں عورتوں کو بھی بے مثال اور قابل رشک حقوق سے نوازا ہے ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

۱۔ وہ حقوق جو مرد اور عورت کے لیے مساوی ہیں۔

۲۔ وہ حقوق جن میں عورت کو مرد پر برتری حاصل ہے۔

۳۔ وہ حقوق جن میں مرد کو عورت پر برتری حاصل ہے۔

مردوزن کے مساوی حقوق

اسلام نے مرد اور عورت کے لیے جن حقوق میں مساوات کا اعلان کیا ان کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

۱۔ نیک اعمال اور ان کے اجروثواب کا حق:

اللہ تعالیٰ نے بلا تخصیص ہر مرد و عورت کو یہ خوشخبری سنائی کہ جو نیک اعمال کا اہتمام کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا وارث ٹھہرے گا۔ فرمایا:

﴿ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾.

(النحل:۹۷)

”جس نے کوئی نیک عمل کیا (وہ) مرد ہو یا عورت جبکہ وہ مومن ہو تو ہم اسے ضرور پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور جو اعمال وہ کرتے تھے ان کا اجر اس سے بہتر بہتر دیں گے۔“

۲۔ خانگی زندگی کے حقوق:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس بات کا اعلان فرمایا کہ خانگی زندگی میں عورتوں کو بھی ایسے ہی حقوق حاصل ہیں جیسا کہ مرد کو ہیں ارشاد ہے:

﴿وَ لَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ . (البقرة:٢٢٨)

''ان عورتوں کو بھی ایسے ہی حقوق ہیں جیسے کہ ان پر مردوں کے حقوق ہیں۔''

۳۔ملکیت اور میراث کا حق:

یہودی مذہب عورت وارث نہیں بن سکتی چاہے وہ میت کی ماں، بیٹی، بہن یا بیوی ہی کیوں نہ ہو۔ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

☆ اگر باپ فوت ہو جائے تو اس کے وارث صرف بیٹے ہی ہوں گے۔(الاحکام الشریعہ۲/ ۱۸۷)

☆ اگر بیٹی شرعی وارثوں میں موجود ہوتو وہ صرف نان ونفقہ کی مستحق ہوگی وہ بھی بلوغت تک اور شادی کرنے کی صورت میں وہ باپ کی جائیداد میں سے شادی کے اخراجات کی ہی مستحق ہوگی۔(الاحکام الترغیب۳/ ۱۴۵)

☆ اگر کسی عورت کا بیٹا یا بیٹی فوت ہو جائے تو ان کی ماں اپنی اولاد کی جائیداد کی وارث نہیں ہوگی۔(المقارنات المقابلات:۲۳۶)

☆ اگر خاوند پہلے فوت ہو جائے تو بیوی اپنے متوفی خاوند کی جائیداد میں وارث نہیں بن سکتی۔

مشرکین عرب کا دستور تھا کہ جب ان میں کوئی فوت ہوتا تو چھوٹی اولاد اور عورتوں کو وراثت سے محروم کر دیتے تھے صرف اس لیے کہ وہ جنگ میں حصہ نہیں لیتے تھے ان کا معروف قول یہ تھا:

لا یرث إلا من قاتل علی ظهور الخیل ۔

''کوئی بھی ورثہ حاصل نہیں کرسکتا مگر وہ جو گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھ کر جنگ لڑتا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح ہندوؤں کی مقدس کتابوں میں یہ اعلان واضح طور پر لکھا گیا تھا: ''لڑکی باپ کی جائیداد کی وارث نہیں'' (کتاب منو: ۱/ ۱۹۹)

جبکہ اسلام نے عورتوں کو ملکیت اور وراثت کا حق عطا کیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ ص وَ لِلنِّسَآءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْكَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوْضًا﴾. (النساء:۷)

''جو مال ماں باپ اور رشتہ دار چھوڑ کر مریں، تھوڑا ہو یا بہت، اس میں مردوں کا بھی حصہ ہے اور عورتوں کا بھی''

۴۔ سماجی حقوق:

اسلام نے عورتوں کو مردوں کی طرح معاشرہ کا باعزت اور قابل احترام شہری قرار دیا۔

اسلام نے قبل عورتوں کے ساتھ ناروا سلوک برتا جاتا تھا انھیں تیسرے درجے کی مخلوق سمجھا جاتا تھا۔ یہودیت، عیسائیت، ہندومت اور دیگر مذاہب میں عورت کو انسان نہیں سمجھا جاتا تھا۔

یہودیوں کے ہاں یہ نظریہ تھا:

''حوا نے آدم کو اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی پر اکسایا لٰہذا وہ مکار بدنیت اور نسل انسانی کی دشمن ہے۔'' (پیدائش)

عیسائیوں کے ہاں عورت کا معاشرتی مقام یہ تھا کہ 'عورت شیطان کے آنے کا راستہ ہے...... وہ آدم کو شجرہ ممنوعہ کی طرف لے جانے والی، اللہ کا قانون توڑنے والی اور مرد کی غارت گری کرنے والی ہے حالانکہ مرد اللہ کی تصویر تھا۔

(Terlulionشارح انجیل)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہندوؤں کا معروف عقیدہ ہے کہ عورت کی کوئی جداگانہ حیثیت نہیں وہ صرف پاؤں کی جوتی ہے جب تک گھس گھس کر ختم نہ ہو جائے اسے پاؤں میں ہی رکھو۔ خاوند مر جائے تو اسے بھی ساتھ ہی جلا ڈالو، اس کی اخروی نجات کا دارومدار صرف اور صرف خاوند ہے۔

کیا عورت بھول چکی ہے کہ امریکہ میں عورت کو ذبح کیا جاتا تھا اور اس کے سینہ کو کاٹ پھینکا جاتا تھا۔ ازبک باشندے ہر سال ایک خاص موسم میں نوجوان لڑکی کا سر کاٹا کرتے تھے تاکہ فصل اچھی ہو اور دوسرے موسم میں بڑھا کو قربان کیا جاتا تھا تاکہ اس کی چمڑی سے قبیلہ کا کاہن اپنے جادو کی تکمیل کر سکے۔ یونانی کہا کرتے تھے عورت کے خوبصورت چہرے کے پیچھے نحوست چھپی ہے اور اس کی جبلت ہی برائی پر ہوتی ہے۔ ہالینڈ میں یہ قانون معروف تھا کہ شوہر بیوی کو جس طرح چاہے مار پیٹ سکتا ہے اور وہ اسے مار مار کر اسے کے قدم خون سے بھر دے تو بھی کوئی جرم والی بات نہیں۔

ان کے برعکس اسلام نے عورت کو معاشرے کا معزز ترین فرد قرار دیا ہے بلکہ اس کو دنیا میں مرد کے لیے بہترین ساتھی زندگی کی پہلی عمدہ شے اور مرد پر اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت قرار دیا ہے۔

فرمایا: ''دنیا سامان زینت ہے اور اس کا بہترین سامان صالح عورت ہے۔''
(مسلم: ١٤٦٩)

اور سماجی حقوق دیتے ہوئے فرمایا: ''لوگوں سنو! عورتوں کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش آؤ...... تمھیں ان کے ساتھ سختی کا برتاؤ کرنے کا حق نہیں سوائے اس صورت کے جب ان کی طرف سے کوئی کھلی ہوئی نافرمانی سامنے آئے۔'' (ترمذی: ١١٦٣)

رسول اللہ ﷺ نے عورت کے بارے میں بہت سی ہدایت دی ہیں جن میں ایک یہ ہے:

''کامل مومن وہ ہے جو اپنے اخلاق میں سب سے اچھے ہوں اور تم میں سب سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اچھے وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کے حق میں سب سے اچھے ہوں۔"

(ترمذی:۱۱۶۲)

۵۔حصول انصاف کا حق:

اسلام نے مردوں کی طرح عورتوں کو بھی یہ حق دیا ہے کہ وہ ناانصافی، ظلم اور عدم تحفظ کی صورت میں حصول انصاف کے لیے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائیں اور یہ کہ اسلامی عدالت پر لازمی ہے کہ وہ مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کو بھی تحفظ فراہم کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يَـأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَ لَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَ الْاَقْرَبِيْنَ ج اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا﴾ (النساء: ١٣٥)

"اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہنے والے، اللہ کے لیے گواہی دینے والے ہو جاؤ، اگرچہ خود تمھارے خلاف یا ماں باپ، قرابت داروں کے خلاف ہو، چاہے کوئی مالدار ہو یا فقیر (بہرحال) اللہ تعالیٰ دونوں کا خیر خواہ ہے۔"

۶۔حصول تعلیم کا حق:

دین اسلام نے مرد اور عورت دونوں کو یکساں حق دیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کریں بشرطیکہ وہ تعلیم وتربیت عورتوں کی اخلاقی تعمیر میں معاون ہو اور دینی رجحان کو پختہ کرنے اور مثبت وتعمیری فکر اجاگر کرنے میں مددگار ہو۔

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: "انصار کی عورتیں بہت اچھی ہیں کہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنے سے ان کو حیا منع نہیں کرتی۔" (بخاری، کتاب العلم تعلیقاً)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے عورت کو تعلیم حاصل کرنے کا حق دیا ہے مگر سوچنے کی بات یہ ہے کہ کس تعلیم کا؟ علامہ اقبال نے اسی حقیقت کو ان الفاظ میں ذکر کیا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس علم کی تاثیر سے زن ہوتی ہے نازن
کہتے ہیں اس علم کو ارباب نظر موت
بیگانہ رہے اس سے اگر مدرسہ زن
ہے عشق و محبت کے لیے علم و ہنر موت

۷۔یکساں توجہ کا حق:

اولاد مذکر ہو یا مؤنث ان کے ساتھ ایک جیسا ہی سلوک کریں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''وہ شخص جس نے اپنی بیٹی کو نہ تو زندہ درگور کیا اور نہ اس کو حقیر جانا اور نہ ہی بیٹے کو بیٹی پر ترجیح دی اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔''

(ابوداود:۵۱۴۶سندہ صحیح)

ایک اور روایت میں فرمایا:

«اتقوا الله واعدلوا فی أولادکم» (بخاری:۲۵۸۷)

''اللہ سے ڈرو اور اپنے بچوں میں عدل ومساوات کا معاملہ کرو۔''

وہ حقوق جن میں عورتوں کو مرد پر برتری حاصل ہے:

شاید اس بات سے بعض لوگ متفق نہ ہوں مگر حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کو بعض ایسے حقوق عطا فرمائے ہیں جن میں اسے مرد پر برتری حاصل ہے۔جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔قدموں تلے جنت کا حق:

پروردگار عالم نے سرور کونین ﷺ کی زبان اطہر سے یہ مہکتا ہوا اعلان جاری کروایا کہ «. . . فإن الجنة تحت رجلیها»

''جنت اس (ماں) کے قدموں تلے ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترمذی، (۲۷۸۱) وابن ماجہ (۲۷۸۱)

میرے خالق نے ماں کو ایسا مقام دیا
جنت کو ماں کے قدموں میں رکھ دیا

۲۔ماں اور حق خدمت

حق خدمت کے سلسلہ میں ماں کو باپ پر برتری عطا کی؟ صحابی رسول معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَبَرُّ؟

اللہ کے رسول! نیکی کا زیادہ حقدار کون ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: أُمُّكَ ''تمھاری ماں''

صحابی نے پھر عرض کیا:

ثُمَّ مَنْ؟ ''پھر کون''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا:

أُمُّكَ ''تمھاری ماں''

صحابی نے پھر عرض کیا:

ثُمَّ مَنْ؟ ''پھر کون''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: أُمُّكَ ''تمھاری والدہ محترمہ''

صحابی رسول نے پھر ہمت کر کے پوچھ لیا اس کے بعد تو آپ نے فرمایا:

تمھارا باپ۔

الترمذی، البر والصلۃ: ۱۸۹۷ و أبوداود: ۵۱۳۹

۳۔خالہ بمنزلہ ماں سمجھنے کا حق:

اگر کوئی انسان والدہ کی نعمت سے محروم ہو جائے اور ماں کی پر بہار عاطفت کا سایہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے سر سے ہمیشہ کے لیے اٹھ جائے تو نبی کریم ﷺ نے خالہ کے ساتھ حسن سلوک اوراس کی خدمت کا حکم دیا ہے کیونکہ وہ ماں کے قائم مقام ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! بلاشبہ میں ایک بہت بڑا گناہ کر بیٹھا ہوں تو کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

«هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ» .

''کیا تیری ماں زندہ ہے؟ (ایک روایت میں والدین کا ذکر ہے)

اس نے عرض کیا نہیں، آپ ﷺ نے دریافت کیا:

«هَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ؟»

''کیا تیری خالہ زندہ ہے اس نے کہا ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا:

«فَبِرَّهَا»

''تو پھر اس کے ساتھ نیکی کر (تیرہ گناہ معاف ہوجائے گا)۔''

الترمذی، الصلة، باب ماجاء فی برالخالة (۱۹۰۴) صحیح ابن حبان (۴۳۶)

۴۔ بیٹیوں اور بہنوں کی بہترین پرورش اور اسلامی تربیت

اسلام نے والدین اور بھائیوں کو اولاد اور بہنوں کی پرورش، تعلیم وتربیت اور ان کو دینی رجحانات کا حامل بنانے کا حکم دیا ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوِ ابْنَتَانِ أَوْ أُخْتَانِ فَأَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللّٰهَ فِيهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ» .

''جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں اور وہ انکے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ اچھا سلوک کرے اور ان کے حقوق ادا کرنے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اس کے لیے جنت ہے۔

الترمذی، البر والصلة، باب ما جاء فی النفقة علی البنات والأخوات (١٩١٦) وصحیح الترغیب (١٩٧٣)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۰ مارچ
چڑیوں کا عالمی دن

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾[الانبیاء:۱۰۷]

''اور ہم نے آپ (ﷺ) کو تمام جہان والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا''

تمہیدی کلمات

۲۰ مارچ چڑیوں کے عالمی دن کے طور پر منایا جاتا ہے پاکستان اور دنیا بھر میں بہت سے پرندوں کی نسل کے ختم ہونے کے خدشات کے پیش نظر اسلام میں ان کی بقا کے لیے شعور کو اجاگر کرنا، اس دن کو منانے کا ایک بڑا مقصد ہے۔ پاکستان میں ۷۸۶ سے زائد پرندوں کی نسلیں پائی جاتی ہیں ان میں سے ۳۷ سے زائد نسلوں کو خاتمے کا ڈر ہے۔ اس کا بڑا سبب بڑھتی ہوئی آلودگی، درختوں کی کمی موبائل فونز کے ٹاورز سے نکلتی زہریلی لہریں، کچے گھروں کی بجائے پکے گھروں کی کثرت اور فصلوں پر چھڑکی جانے والی زہریلی ادویات ہیں۔

پرندے کائنات کا حسن ہیں خصوصا چڑیا ایسا پرندہ ہے جس کی چہکار ماحول میں ایک خوبصورت سماں باندھ دیتی ہے۔ فجر کے بعد اپنے گھونسلوں سے نکل کر جب غولوں کی شکل میں چہچہاتی ہوئی آبادیوں میں داخل ہوتی ہیں تو ان کے نغمے اور تسبیحات ماحول کو خوشنما بنا دیتی ہیں۔ پاکستان میں ان کی نسلوں کے تحفظ کے لیے قوانین بنائے جا رہے ہیں اور ان کے شکار پر پابندی بھی عائد کی جا رہی ہے تا کہ ان کی نسلیں ختم نہ ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام کی تعلیمات

اسلام میں پرندوں اور دوسرے جانوروں کے حقوق ہیں۔اگر ان کا خیال رکھا جائے تو یقیناً بہت سی ختم ہونے والی نسلیں محفوظ رہ سکتی ہیں۔ رحمت جہاناں محمد رسول اللہ ﷺ ان کی بقا کے لیے کیا درس ارشاد فرماتے ہیں۔غور فرمایئے! حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔آپ قضائے حاجت کے لیے ایک طرف گئے ہم نے ایک چڑیا دیکھی اس کے ساتھ دو بچے بھی تھے۔ہم نے اس کے بچے اٹھا لیے وہ چڑیا اپنے بچوں کے قریب ہو کر پھڑ پھڑانے لگی نبی رحمت تشریف لائے تو فرمایا:

مَنْ فَجَعَ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا .

”کس نے اس کے بچے اٹھا کر اس کو مضطرب کیا ہے اس کے بچے اس کے پاس واپس رکھ آؤ۔“

پھر آپ نے چیونٹیوں کا ایک بل دیکھا جسے ہم نے آگ لگا دی تھی آپ نے فرمایا: اسے کس نے آگ لگائی ہے؟ ہم نے کہا: ہم نے، تو آپ نے فرمایا:

إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذِّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ .

”یہ درست نہیں ہے کہ آگ کے ذریعے آگ کے رب کے سوا کوئی اور عذاب دے۔“

أبو داود، الأدب، باب في قتل الذر: ٥٢٨٦، صحيح

مسند احمد میں انڈوں کا ذکر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے سوال کیا کہ اسے کس نے تکلیف پہنچائی ہے تو ایک شخص نے کہا:

أَنَا أَصَبْتُ لَهَا بَيْضًا .

”میں نے اس کے انڈے اٹھائے ہیں۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: واپس رکھ دے۔

مسنداحمد: ۳۸۳۵، الأدب المفرد: ۳۸۲، صحیح

جانوروں اور پرندوں پر رحم

صرف انسانوں ہی پر نہیں بلکہ اللہ کی دیگر مخلوقات، جیسے جانوروں اور پرندوں پر بھی رحم کرنے کی احادیث میں تاکید کی گئی ہے۔

قرہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ سے عرض کرنے لگا کہ میں بکری ذبح کروں گا اور (ذبح کرتے وقت) میں اس پر رحم کروں گا۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَالشَّاةَ اِنْ رَحِمْتَهَا رَحِمَكَ اللّٰهُ))

”اگر تو بکری پر رحم کرے گا تو اللہ تجھ پر رحم کرے گا۔“

[مسند احمد: ۳٤/۵]

پرندوں پر شفقت

اسی طرح ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ رَحِمَ وَلَوْ ذَبِيحَةَ عُصْفُوْرٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

”جو رحم کرتا ہے اگرچہ پرندے کے ذبیحے پر ہی کرے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر رحم فرمائیں گے۔“

[سلسلة احاديث الصحيحة(۲۷)]

بغیر ضرورت چڑیا کو قتل نہ کیا جائے

بعض لوگ زہریلی ادویات کے ذریعے ان کو مارنے کی کوشش کرتے ہیں اور کچھ شکار کے لیے ایسے طریقے اختیار کرتے ہیں کہ جن سے بہت سے پرندے مارتے تو جاتے ہیں لیکن وہ کسی کام نہیں آ سکتے۔ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مَا مِنْ إِنْسَانٍ قَتَلَ عُصْفُورًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا إِلَّا سَأَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهَا .

''جو شخص چڑیا یا اس سے چھوٹے جانور کو ناحق قتل کرے تو اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس سے اس کے بارے میں پوچھے گا۔''

پوچھا گیا اس کا حق کیا ہے؟ فرمایا: اسے ذبح کر کے کھائے اس کا سر کاٹ کر نہ پھینک دے۔

النسائی، الصید والذبائح، باب إباحة أكل العصافير: ٤٣٥٤، حسن عند زبیر علی زئی رحمه الله.

ذبح کرتے وقت چھری تیز کر لینا

ذبح کرتے وقت کوئی تیز دھار آلہ استعمال کیا جائے تاکہ مذبوح کو تکلیف کم ہو

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

میں نے دو چیزیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حفظ کی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ فَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ .

''اللہ نے ہر چیز پر احسان کرنے کا حکم دیا ہے لہٰذا جب تم کسی کو قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو (یعنی فوراً قتل کر دو تڑپاؤ نہیں) اور جب کسی جانور کو ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو، اس کے لیے اپنی چھری تیز کر لو اور ذبح ہونے والے جانور کو آرام پہنچاؤ۔''

مسلم، الصيد والذبائح وما يؤكل من الحيوان، باب الأمر بإحسان الذبح والقتل: ١٩٥٥، والنسائی: ٤٤١١

باندھ کر نشانہ بازی نہ کی جائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام نے جانوروں کے حقوق رکھے ہیں ان کو حق آزادی دیا ہے اگر کسی کو نشانہ لگانا ہے آزاد کو لگاؤ تا کہ اسے جان بچانے کا موقع میسر ہو اس کے لیے ممکن ہو تو اڑ جائے یا بھاگ جائے۔

حضرت ہشام بن زید کہتے ہیں میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ حکم بن ایوب کے پاس آیا، دیکھا کہ کچھ لڑکے مرغی باندھ کر تیر مار رہے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ فرمانے لگے:

نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ .

''نبی ﷺ نے جانوروں کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔''

البخاری، الذبائح والصید، باب ما یکره من المثلة والمصبورة والمجثمة: ٥٥١٣

جانور کا مثلہ نہ کیا جائے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ .

''اللہ تعالیٰ اس پر لعنت فرمائے جس نے جانور کا مثلہ کیا۔''

نسائی ، الضحایا، باب النهی عن المثلة: ٤٤٤٢

جانوروں کے چہرے کو نہ داغا جائے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک گدھے کے پاس سے گزرے جس کے چہرے پر داغ لگایا گیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِي وَسَمَهُ .

''اللہ اس پر لعنت فرمائے جس نے اس کو داغا ہے۔''

مسلم، اللباس والزینة، باب النهی عن ضرب الحیوان فی وجهه ووسمه فیه: ٢١١٧

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوداود میں چہرے پر مارنے کی ممانعت بھی موجود ہے۔آپ ﷺ فرماتے ہیں:

أَمَا بَلَغَكُمْ أَنِّى قَدْ لَعَنْتُ مَنْ وَسَمَ الْبَهِيمَةَ فِي وَجْهِهَا أَوْ ضَرَبَهَا فِي وَجْهِهَا.

"تمھیں معلوم نہیں کہ میں اس شخص پر لعنت کی ہے جو جانور کے چہرے کو داغے یا اس کے چہرے پر مارے۔"

أبوداود، الجهاد، باب النهى عن الو سم فى الوجه والضرب فى الوجه: ٢٥٦٤، صحيح

دوران سفر جانور کے کھانے پینے کا خیال رکھا جائے

دوران سفر جانور کی ضروریات کا اور اس کی تھکاوٹ کا بھی احساس کرنا چاہیے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الإِبِلَ حَقَّهَا وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْجَدْبِ فَأَسْرِعُوا السَّيْرَ فَإِذَا أَرَدْتُمُ التَّعْرِيسَ فَتَنَكَّبُوا عَنِ الطَّرِيقِ.

"جب تم ہریالی میں سفر کرو تو اونٹ کو اس کا حق دو (یعنی اسے اچھا چارہ دو) اور جب تم قحط سالی میں سفر کرو تو جلدی جلدی سفر طے کرلو (تاکہ بھوک سے لاغر نہ ہو جائے)۔"

أبوداود، الجهاد، باب فى سرعة السير والنهى عن التعريس فى الطريق: ٢٥٦٩، صحيح

جانوروں سے حسن سلوک پر اجر

کچھ جانور پالتو ہوتے ہیں ان کا خیال تو انسان رکھتا ہے اور اگر غیر پالتو جانوروں سے شفقت کی جائے تو اللہ تعالیٰ بندے کے عمل ضائع نہیں کرتے ہیں۔اگر جانور موذی ہیں تو ان کو مار ڈالنے کا حکم ہے اس لیے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے جہاں نقصان کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اندیشہ نہیں وہاں جانوروں سے اچھا سلوک کیا جائے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس پر اجر وثواب عطا فرمائیں گے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی کو دوران سفر بہت پیاس لگی اسے ایک کنواں نظر آیا وہ اس میں اترا پانی پیا اور پھر باہر نکل آیا۔ باہر دیکھا کہ ایک کتا پیاس کی وجہ سے ہانپ رہا ہے اور گیلی مٹی چاٹ رہا ہے اس نے سوچا کہ پیاس کی شدت سے اس کا بھی وہی حال ہے جو میرا تھا وہ کنویں میں اترا اپنے موزے میں لیا منہ سے پکڑا اور باہر آ کر کتے کو پانی پلایا۔

فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ .

”اللہ تعالیٰ نے اس کی قدر کی اور اسے معاف کر دیا۔“

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سوال کیا کیا جانوروں سے حسن سلوک میں بھی ہمیں اجر ملے گا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ .

”ہر زندہ چیز میں (حسن سلوک کی وجہ سے) اجر ہے۔“

مسلم، الآداب، باب فضل ساقی البهائم المحترمة......: (٢٢٤٤)

روتے اونٹ کے آنسو تھم گئے

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا ایک انصاری کے باغ میں گئے۔ ایک اونٹ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو رونے لگ گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا وہ خاموش ہو گیا۔ آپ نے پوچھا اس کا مالک کون ہے؟ ایک انصاری جوان حاضر ہوا اور عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ اونٹ میرا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَفَلا تَتَّقِي اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهِيمَةِ الَّتِي مَلَّكَكَ اللَّهُ إِيَّاهَا فَإِنَّهُ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

شَكَى إِلَيَّ أَنَّكَ تُجِيعُهُ وَتُدْئِبُهُ .

''اس جانور کے معاملے میں تو اللہ سے ڈرتا نہیں کہ اللہ نے تجھے اس کا مالک بنایا ہے اس اونٹ نے تیری مجھے شکایت کی ہے کہ تو اسے بھوکا رکھتا ہے اور کام زیادہ لیتا ہے۔''

أبوداود، الجهاد، باب ما يؤمر به من القيام على الدواب والبهائم: ٢٥٤٩، صحيح

کرو مہربانی تم اہل زمین پر
خدا مہربان ہو گا عرش بریں پر

جانوروں کے حقوق ادا کرو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے قبیلہ بنو عامر کا ایک شخص گزرا۔ لوگوں نے کہا کہ حضرت یہ اپنے قبیلہ میں سب سے بڑا مال دار ہے۔ آپ نے اسے بلوایا اور فرمایا' کیا واقعی تم سب سے زیادہ مال دار ہو؟ اس نے کہا' ہاں میرے پاس رنگ برنگ کے سینکڑوں اونٹ' قسم قسم کے غلام' اعلیٰ اعلیٰ درجے کے گھوڑے وغیرہ ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا' دیکھو خبردار ایسا نہ ہو کہ یہ جانور اپنے پاؤں سے تمہیں روندیں اور اپنے سینگوں سے تمہیں ماریں' بار بار یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ عامری کے چہرے کا رنگ اڑ گیا اور اس نے کہا حضرت یہ کیوں؟ آپ نے فرمایا سنو! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو اپنے اونٹوں کا حق ادا نہ کرے گا ان کی سختی میں اور ان کی آسانی میں تو اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک چٹیل لمبے چوڑے صاف میدان میں چت لٹائے گا اور ان تمام جانوروں کو موٹا تازہ کر کے حکم دے گا کہ اسے روندتے ہوئے چلو۔ چنانچہ ایک ایک کر کے اسے کچلتے ہوئے گزریں گے جب آخر والا گزر جائے گا تو اوّل والا لوٹ کر آ جائے گا۔ یہی عذاب اسے ہوتا رہے گا۔ اس دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہے یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے۔ پھر وہ اپنا راستہ دیکھ لے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح گائے، گھوڑے، بکری وغیرہ بھی سینگدار جانور اپنے سینگوں سے بھی اسے مارتے جائیں گے، کوئی ان میں بے سینگ کا یا ٹوٹے ہوئے سینگ والا نہ ہوگا۔ عامری نے پوچھا اے ابوہریرہ! فرمائیے، اونٹوں میں اللہ تعالیٰ کا حق کیا ہے؟ فرمایا مسکینوں کو سواری کے لئے تحفۃً دینا، غربا کے ساتھ سلوک کرنا، دودھ پینے کے لئے جانور دینا، ان کے نروں کی ضرورت جنہیں مادہ کے لئے ہوا نہیں مانگا ہوا بے قیمت دینا۔"

احمد، ۲/ ٤٨٩؛ ابوداود، الزكاة، باب في حقوق المال، ١٦٦٠ وسنده حسن؛ نسائی، ٢٤٤٤۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۳ مارچ

دو قومی نظریہ

﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ، لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ، وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ ، وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ، وَلَآ اَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ ، لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ﴾ (الکافرون: ۱۔۶)

''(اے پیغمبر! منکرانِ اسلام سے) کہہ دو کہ اے کافرو! جن (بتوں) کو تم پوجتے ہو ان کو میں نہیں پوجتا۔ اور جس (اللہ) کی میں عبادت کرتا ہوں اس کی تم عبادت نہیں کرتے۔ اور (میں پھر کہتا ہوں کہ) جن کی تم پرستش کرتے ہو ان کی میں پرستش کرنے والا نہیں ہوں۔ اور نہ تم اس کی بندگی کرنے والے (معلوم ہوتے) ہو جس کی میں بندگی کرتا ہوں۔ تم اپنے دین پر میں اپنے دین پر۔''

تمہیدی کلمات:

دو قومی نظریہ آفاقی نظریہ ہے جہاں بھی ایک خدا کی پرستش کرنے والے اور معبودان باطلہ کو پوجنے والے موجود ہیں وہاں دو قومی نظریہ موجود ہے ایک طرف اولیاء الرحمٰن ہیں تو دوسری طرف اولیاء الشیطان۔ ایک طرف رب السموات والارضین کی وحدانیت پر یقین رکھنے والے اور دوسری طرف منکر۔

دو قومی نظریے کی بنیاد مذہب ہے۔ بقول اقبال

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

قوم مذہب سے ہے مذہب جو نہیں تم بھی نہیں
جذب باہم جو نہیں محفل انجم بھی نہیں

یہ دوقومی نظریہ ہی تھا جس کی وجہ سے انبیاء ورسل اور اولیاء وصلحاء کو ظلم وتشدد کا سامنا کرنا پڑا اور پابند سلاسل ہونا پڑا۔ اگر سب ایک ہی ہیں تو پھر ظلم کیوں؟ داستان ظلم اس بات کی دلیل ہے کہ سب ایک نہیں بلکہ نظریہ ان میں تفریق کرتا ہے۔ جب سے کائنات میں وجود انسانیت ہے تب سے دوقومی نظریہ موجود ہے۔ نبی معظم رسول محتشم، خاتم الانبیاء والامم محمد رسول اللہ ﷺ نے جب کوہ صفا پر چڑھ کر ایک الہ کی پرستش کی دعوت دی تھی۔ یہی دوقومی نظریہ تھا اگر دوقومی نظریہ نہ ہوتا تو ابولہب گستاخی پر نہ اترتا۔ اپنی زبان سے نازیبا کلمات استعمال نہ کرتا اور خود تباہی و بربادی کا حق دار نہ ٹھہرتا۔

دوقومی نظریہ اور قریش مکہ کی تجویز:

دوقومی نظریہ کی ترجمانی اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مقدس میں اس طرح فرمائی جب اکابر قریش مکہ یہ تجویز لے کر آئے تھے اے محمد آؤ جسے آپ پوجتے ہیں اسے ہم بھی پوجیں اور جسے ہم پوجتے ہیں آپ بھی اس کی پوجا کریں اس طرح ہم اور آپ اس کام میں مشترک ہو جائیں گے اگر تمھارا معبود ہمارے معبود سے بہتر ہے تو ہم اس کی نوازشات کے حق دار ٹھہریں گے اور اگر ہمارا معبود تمھارے معبود سے بہتر نکلا تو آپ اس کی نوازشات کے حق دار ٹھہریں گے۔

اس وقت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں اپنے رب کی طرف سے صحیح راہنمائی کا منتظر ہوں۔''

اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمادی:

﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ، لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ، وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴾ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ، وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ، لَكُمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دِیۡنُکُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ ﴾ (الکافرون: ١۔٦)

''(اے پیغمبر! منکرانِ اسلام سے) کہہ دو کہ اے کافرو! جن (بتوں) کو تم پوجتے ہو ان کو میں نہیں پوجتا۔ اور جس (اللہ) کی میں عبادت کرتا ہوں اس کی تم عبادت نہیں کرتے۔ اور (میں پھر کہتا ہوں کہ) جن کی تم پرستش کرتے ہو ان کی میں پرستش کرنے والا نہیں ہوں۔ اور نہ تم اس کی بندگی کرنے والے (معلوم ہوتے) ہو جس کی میں بندگی کرتا ہوں۔ تم اپنے دین پر میں اپنے دین پر۔''

فتح الباری: ٨/ ٩٣٧، السیرة لابن ھشام ١/ ٣٦٢

اور اس انداز میں بھی اللہ تعالیٰ نے دوقومی نظریے کی ترجمانی کی:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّمَا الۡمُشۡرِکُوۡنَ نَجَسٌ فَلَا یَقۡرَبُوا الۡمَسۡجِدَ الۡحَرَامَ بَعۡدَ عَامِهِمۡ هٰذَا ﴾ . (التوبة: ٢٨)

''اے ایمان والو! مشرک پلید ہیں تو یہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب نہ آئیں۔''

دوقومی نظریہ اور مشرکین طرزِ عمل:

جو سینکڑوں اور لاکھوں معبودوں کی محبت اپنے دلوں میں رکھتے ہیں ان کے لیے خدائے واحد کی پرستش اور اس کی یکتائی کا اعلان گراں گزرتا ہے اللہ تعالیٰ قرآن مقدس میں فرماتے ہیں:

﴿وَاِذَا ذُکِرَ اللّٰهُ وَحۡدَهُ اشۡمَاَزَّتۡ قُلُوۡبُ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَةِ وَاِذَا ذُکِرَ الَّذِیۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اِذَا هُمۡ یَسۡتَبۡشِرُوۡنَ﴾ . (الزمر:٤٥)

''اور جب اس اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان لوگوں کے دل تنگ پڑ جاتے ہیں جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے اور جب ان کا ذکر ہوتا ہے جو اس کے سوا ہیں تو اچانک وہ بہت خوش ہو جاتے ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کا سفر طائف اور دو قومی نظریہ:

رسول اللہ ﷺ جب طائف کے لوگوں کے پاس دعوت توحید لے کر گئے تو ان لوگوں نے حبیب خدا کے ساتھ جو ناروا سلوک کیا وہ آج بھی تاریخ نے محفوظ رکھا ہے ۔ طائف والا دن رسول کریم ﷺ کے لیے انتہائی تکلیف دہ اور مشکل دن تھا۔ جب آپ لہولہان ہوکر پریشانی اور غم میں ڈوبے واپس پلٹ رہے تھے تو آپ فرماتے ہیں:

''میں نے اپنا سر اٹھایا تو ایک بادل مجھ پر سایہ فگن تھا جس میں جبرائیل علیہ السلام تھے انھوں نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اللہ عزوجل نے آپ کی قوم کا جواب سن لیا ہے اور آپ کی طرف پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہے آپ فرماتے ہیں مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے بلایا اور سلام کہا اور کہا اے محمد اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کی بات جو انھوں نے آپ سے کہی سن لی ہے اور مجھے آپ کی طرف اللہ نے بھیجا ہے آپ کا جو حکم ہو اگر آپ چاہیں تو میں دونوں پہاڑوں کو ملا دوں تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا:

«بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا» .

''بلکہ میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ ان کی پشتوں سے ایسے لوگ کو نکالے گا جو اکیلے اللہ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں بنائیں گے۔''

بخاری، بدء الخلق، باب إذا قال أحدكم آمين والملائكة في السماء……:۳۲۳۱

آپ کا زخمی ہونا، غم زدہ ہوکر لوٹنا اور فرشتے کا آکر یہ کہنا کہ میں ان کو دو پہاڑوں میں رکھ کر پیس دو اس بات کی دلیل ہے کہ یہ دو قومی نظریہ تھا۔

دو قومی نظریہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی برصغیر میں آمد:

نبی ﷺ نے جو دعا کی تھی کہ اللہ ان کی پشتوں سے ایسے لوگ نکالے گا جو صرف اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی عبادت کریں گے تو آپ دعا اس انداز میں پوری ہوئی کہ یہاں کے قبائل میں بنوثقیف نے اسلام قبول کیا اور برصغیر میں سب سے پہلے آنے والے اور دوقومی نظریہ کی ترویج واشاعت کرنے والے اسی قبیلہ کے اور ایک ہی باپ کے تین بیٹے تھے حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی، حضرت حکم بن ابی العاص ثقفی اور حضرت مغیرہ بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہم۔

مختلف ادوار میں برصغیر میں آنے والے پچیس صحابہ کا ذکر ملتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں بارہ صحابہ آئے جن میں تین کا اوپر ذکر ہو چکا ہے اور باقی ربیع بن زیاد حارثی، حکم بن عمر ثعلبی غفاری، عبداللہ بن عبداللہ انصاری، سہل بن عدی انصاری، شہاب بن مخارق تمیمی، صحار بن عباس عبدی، عاصم بن عمرو تمیمی، عبداللہ بن عمیر اشجعی اور نسیر بن دیسم عجلی رضی اللہ عنہم۔

پانچ صحابہ حضرت عثمان کے دور میں برصغیر تشریف لائے جن کے نام یہ ہیں: حکیم بن جبلہ عبدی، عبیداللہ بن معمر تمیمی، عمیر بن عثمان بن سعد، مجاشع بن مسعود سلمی، عبدالرحمٰن بن سمرہ قرشی رضی اللہ عنہم۔

تین صحابہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور میں آئے۔ خریت بن راشد سامی، عبداللہ بن سوید تمیمی، کلیب ابو وائل رضی اللہ عنہم۔

چار صحابہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں تشریف لائے۔ مہلب بن ابوصفرہ ازدی، عبداللہ بن سوار عبدی، یاسر بن سوار عبدی، سنان بن سلمہ ہذلی رضی اللہ عنہم۔

اور ایک صحابی یزید کے دور میں آئے جن کا نام منذر بن جارود عبدی رضی اللہ عنہ تھا۔

صحابہ کی یہ تعداد مختلف کٹھن مراحل طے کرنے کے بعد ہندوستان میں پہنچی۔ سبب کیا تھا؟ دوقومی نظریہ۔ اللہ کی زمین پر اللہ کی عبادت ہو اور اسی کا قانون ہو۔

محمد بن قاسم کی سندھ آمد:

ان کا تعلق طائف کے قبیلہ بنوثقیف سے تھا۔ یہ بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا ثمرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ بنوثقیف کے یہ سپوت سترہ سال کی عمر میں فارس کی مہم پر گئے پھر اس کے تقریباً دس سال بعد ستائیس سال کی عمر میں حجاج بن یوسف نے آپ کو ۹۳ ہجری میں سندھ کی طرف روانہ کیا۔ اسلامی لشکر کی کمان کرتے ہوئے دیبل یعنی کراچی تک آئے پھر یہاں سے کفر کے ستونوں کو گراتے ہوئے دین حق کو بلند کرتے ہوئے ملتان کی سرزمین تک پہنچے۔

یہ محض اسفار نہیں تھے بلکہ دو تہذیبوں کی جنگ تھی دو قومی نظریہ تھا۔ اسی لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین عظام رحمۃ اللہ علیہم اپنے گھروں سے نکلے بہت کم ایسے تھے جو اپنے وطن واپس جا سکے ان کے پیش نظر ایک ہی چیز تھی:

رب کی دھرتی رب کا نظام

اور وہ اس مشن پر تھے:

ہر	ملک	ملک	ما	است
کہ	ملک	خدائے	ما	است

اسلام اور ہندوازم:

اسلام اور ہندوازم دو الگ الگ نظریے ہیں ان کے ماننے والے ایک سرزمین میں رہنے کے باوجود دلی طور پر ایک دوسرے کے قریب نہیں ہو سکتے۔ اس لیے کہ مسلمانوں کا معبود ایک معبود ہے اور ہندو ہر اس چیز کو معبود مانتے ہیں جو ان کے لیے نفع ونقصان کا سبب بنتی ہے۔ اسلام مساوات اور برابری کا درس دیتا ہے اور ہندوازم ذات پات کا۔ یہی وجہ ہے کہ صدیوں اکٹھے رہنے کے باوجود ایک نہیں ہو سکتے۔ عادات وخصائل، رسوم ورواج تو ایک ممکنہ حد تک ایک دوسرے کے قبول کر سکتے ہیں لیکن نظریات نہیں۔ دو قومی نظریہ ہی ہے کہ مسلمان گائے کو ذبح کر کے اس کا گوشت کھاتے ہیں اور ہندو اس کو اپنی ماں اور مقدس جانور مانتے ہیں اور اس کی پرستش اور پوجا کرتے ہیں۔

پاکستان کا وجود بھی دو قومی نظریہ کی وجہ سے قائم ہوا۔ البیرونی نے اپنی مشہور کتاب،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''کتاب الہند'' میں کہا تھا:

''ہندوستان میں ہندو اور مسلمان صدیوں تک ساتھ رہنے کے باوجود دو الگ الگ دھاروں کی طرح اپنی اپنی راہ پر چل رہے ہیں جو کبھی کبھی ایک دوسرے چھو لیتے ہیں لیکن مدغم نہیں ہوتے۔''

دوقومی نظریہ اور ہجرت:

۱۴/اگست ۱۹۴۷ء کو ہونے والی دنیا کی ایک بہت بڑی ہجرت جس کا سبب بھی دو قومی نظریہ تھا۔ جسے ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو برصغیر پاک و ہند میں پیش کیا گیا تھا وگرنہ ہستے بستے گھر، اپنی املاک، جائیدادیں، کھیت اور کھلیان لوگ نہ چھوڑتے۔ کتنے تھے جو خاندان قافلوں کی صورت چلے تو ان کا کوئی فرد اس ارض پاک پر قدم نہ رکھ سکا۔ کتنے قافلے لٹے، عصمتیں لٹیں، ماؤں سے ان کے جگر گوشے چھینے گئے اور نیزوں میں پرو دیے گئے۔ آخر اتنی بڑی قربانی اور ہجرت کے پیچھے کون سے قوت اور طاقت کارفرما تھی۔؟

دوقومی نظریہ اور احسان فراموش لوگ:

آج جب ہم بڑی آزادی کے ساتھ اپنی عبادات اور معاملات کو جاری رکھے ہوئے ہیں تو یہ صرف اس وجہ سے ہے کہ ہم جس سرزمین پر رہ رہے ہیں وہ صرف رب کے نام پر کلمہ کے نام پر حاصل کی گئی ہے کچھ احسان فراموش لوگ آج دوقومی نظریہ پر تنقید کرتے سنائی دیتے ہیں اور اسے ماضی کا ایک قصہ گردانتے ہیں اور شاید یہی وجہ ہے کہ سکولوں، کالجوں میں موجودہ نصاب میں اس قدر تبدیلی کر دی گئی کہ نسل دوقومی نظریے سے شناسائی حاصل نہ کر سکے۔ انھیں کیا خبر کہ ایک مسلمان کا وجود خود دوقومی نظریہ کی دلیل ہے۔ جو لوگ قوم اور مذہب دونوں کو ایک دوسرے سے الگ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں انھیں یہ بھی معلوم نہیں کہ قوم بنتی ہی مذہب سے ہے کسی قوم کا وجود مذہب کی بنیاد پر ہی ہوتا ہے۔ مذہب جو نہیں تو قوم بھی نہیں۔ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں قوم ایک وطن اور ملک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں رہنے والے افراد سے وجود پاتی ہے ان کا نظریہ اور سوچ بالکل فرسودہ ہے۔ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا مقصد:

رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا مقصد بھی یہی تھا کہ اللہ کی زمین پر اللہ کا کلمہ بلند ہو کسی اور کے لیے بلندی اور حکمرانی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں:

﴿هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ (الصف:۹)

”وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا تاکہ اسے اور سب دینوں پر غالب کرے خواہ مشرکوں کو برا ہی لگے۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ وَيُقِيمُوا الصَّلاةَ ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الإِسْلاَمِ ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ»

”مجھے لوگوں سے لڑنے کا حکم ملا ہے یہاں تک کہ اس بات کی گواہی دے دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کریں، زکوۃ دیں، جب یہ ایسا کرلیں تو انھوں نے مجھ سے اپنے خون اور مال بچا لیے مگر اسلام کا حق (باقی رہے گا) اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔“

بخاری (۲۵) و مسلم (۲۰)

مساجد اور عبادت گاہوں کا قیام:

مساجد اور عبادت گاہوں کا قیام اور ان کا مسمار کیا جانا دو قومی نظریے کی واضح دلیل

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں:

﴿ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ وَ لَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَ بِيَعٌ وَّ صَلَوٰتٌ وَّ مَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا وَ لَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴾ . (الحج:٤٠)

''یہ وہ لوگ ہیں کہ اپنے گھروں سے ناحق نکال دیئے گئے (انہوں نے کچھ قصور نہیں کیا) ہاں یہ کہتے ہیں کہ ہمارا رب، اللہ ہے اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا رہتا تو (راہبوں کے) خلوت خانے اور (عیسائیوں کے) گرجے اور (یہودیوں کے) عبادت خانے اور (مسلمانوں کی) مسجدیں جن میں اللہ کا بہت سا ذکر کیا جاتا ہے ویران ہو چکی ہوتیں اور جو شخص اللہ کی مدد کرتا ہے اللہ اُس کی ضرور مدد کرتا ہے بیشک اللہ قوت والا اور سب پر غالب ہے۔''

الغرض جہاں بھی مسلمان رہتے ہیں وہ ایک قوم کی حیثیت سے رہتے ہیں ان کا الگ قومی تشخص ہے جو کسی دوسرے کے ساتھ نہیں مل سکتا، ان کی حکومت وہاں وہاں تک ہے جہاں جہاں تک اللہ کی زمین ہے۔

چین و عرب ہمارا ہندوستان ہمارا
مسلم ہیں ہم وطن ہے سارا جہاں ہمارا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یکم اپریل

اپریل فول

(April Fools' Day)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔''

(التوبۃ:١١٩)

تمہیدی کلمات

مسلم معاشرے میں چند ایسے تہوار فروغ پا چکے ہیں جو غیر اسلامی ہونے کے ساتھ ساتھ سچائی کے منافی بھی ہیں، اپریل فول (April Fools' Day) بھی انہیں میں سے ایک ہے۔ اس تہوار کی شرعی حیثیت بیان کرنے سے قبل اس کا معنی بیان کرنا اور تاریخی جائزہ لینا مناسب حال ہے۔اپریل انگریزی سال کا چوتھا مہینہ ہے، رومن میں اس ماہ کو اپریلس (APRILIS) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ لفظ 'APERIRE' سے ماخوذ ہے جس کا معنی " کھلنا" ہے۔ اس ماہ کی اپنے نام سے مناسبت یہ ہے کہ اس ماہ میں پھول اور کلیاں کھلنا شروع ہو جاتے ہیں۔

(CHAMBERS'S ENCYCLOPAEDIA, Vol:1, P:353)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فول نادان، سادہ لوح اور بیوقوف جیسے معانی میں مستعمل ہے۔

(CONCISE OXFORD DICTIONARY, P:318)

بطور تہوار اپریل فول سے مراد جھوٹ بول کر ایک دوسرے سے مذاق کرنا اور بیوقوف بنانا ہے۔

(فیروز اللغات اردو جامع)

تاریخی پس منظر

اپریل فول کی مستند تاریخی حقیقت کسی کتاب میں مذکور نہیں ، البتہ چند وجوہات یا واقعات زبان زد عام ہیں اور ان میں بھی مؤرخین کا خاصا اختلاف ہے، جن میں سے صرف دو کا ذکر بالاختصار کیا جا رہا ہے:

(۱)......۱۵۶۴ء تک نئے سال کا آغاز مارچ کے آخر میں ہوتا تھا اور سال کا افتتاحی جشن ۲۱ یا ۲۵ مارچ سے یکم اپریل تک منایا جاتا تھا۔ پوپ گریگوری ۸ (Pope Gregory XIII) نے ایک نیا کیلنڈر متعارف کروایا جس میں سال کا آغاز جنوری سے ہوتا تھا، چنانچہ چارلس ۹ (Charles IX) نے اس کیلنڈر کو رائج کر دیا۔ غیر ترقی یافتہ ذرائع ابلاغ کے باعث بہت سے لوگ اتنی بڑی تبدیلی سے لاعلم رہے اور بدستور نئے سال کی تقاریب پہلے کی طرح ہی مناتے رہے۔ جن لوگوں کو اس تبدیلی کا علم ہو چکا تھا انہوں نے اس تبدیلی سے ناواقف لوگوں کو مذاق کا نشانہ بنایا اور ان کو اپریل فول کے طنزیہ نام سے پکارنے لگے۔ پھر آہستہ آہستہ یہ لوگوں میں عام ہوتا گیا حتی کہ اسے باقاعدگی سے منایا جانے لگا۔

(۲)......اندلس پر تقریباً آٹھ سو (۸۰۰) سال مسلمانوں کی حکومت رہی ہے۔ مسلم حکومت پر جب وقت زوال آیا تو عیسائی دوبارہ ان علاقوں میں قابض ہو گئے حتی کہ سپین (اندلس کا علاقہ) پر بھی قبضہ کر لیا اور مسلمانوں کا قتل عام کرتے ہوئے خون کی ندیاں بہا دیں۔ ان حالات کو دیکھ کر بعض مسلمانوں نے اپنا روپ عیسائیوں جیسا بنا لیا۔ عیسائیوں نے جاسوس چھوڑے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تا کہ بچے ہوئے مسلمانوں کی نشاندہی کر کے انہیں قتل کیا جائے ،لیکن کامیاب نہ ہو سکے ۔چنانچہ عیسائی بادشاہ فرڈینڈ ۲ (Ferdinand II) نے ایک منصوبہ تشکیل دیا اور اس منصوبے کے تحت ملک بھر میں ایک مہینہ اعلان عام کروایا کہ تمام مسلمان غرناطہ میں جمع ہو جائیں تا کہ انہیں بحری جہاز کے ذریعے دوسرے علاقے میں لے جا کر مسلمانوں کا الگ ملک آباد کیا جائے ،اعلان میں اس بات کی یقین دہانی بھی کروائی گئی کہ انہیں امن وامان سے لے جایا جائے گا اور دھوکہ دہی نہیں کی جائے گی ۔اعلان سن کر تمام مسلمان غرناطہ میں الحمرا کے نزدیک بڑے بڑے میدانوں میں جمع ہو گئے جہاں ان کے لیے خیمے لگائے گئے تھے۔مسلمانوں کو بحری جہاز پر سوار کیا گیا جس میں بچے ،بوڑھے ،مرد وخواتین سب موجود تھے اور جہاز وہاں سے روانہ ہوا۔ جب گہرا سمندر آیا تو ان بد بخت عیسائیوں نے اپنے منصوبے کے تحت اس جہاز کو غرق کر دیا اور تمام مسلمانوں کو ابدی نیند سولا دیا۔ یہ سانحہ قریبا پانچ سو (۵۰۰) سال قبل یکم اپریل کو وقوع پذیر ہوا۔

اس واقعہ کے بعد سپین میں خوب جشن منایا گیا کہ دیکھو ہم نے مسلمانوں کو کیسے بیوقوف بنایا......؟ پھر یہ سانحہ یا جشن سپین سے تجاوز کرتا ہوا پورے یورپ میں فتح عظیم کی شکل اختیار کر گیا جسے اپریل کے بےوقوف (First april fool) کا نام دیا گیا۔

[Calender of state papers Spain by G.A.Bergenroth,Vol 1 p 40.43]

۳......برِصغیر میں اپریل فول: کہا جاتا ہے کہ برصغیر میں پہلی بار اپریل فول انگریزوں نے بہادر شاہ ظفر سے منایا جب وہ رنگون جیل میں تھے۔انگریزوں نے صبح کے وقت بہادر شاہ ظفر سے کہا کہ یہ لو تمہارا ناشتہ آ گیا ہے۔جب بہادر شاہ نے پلیٹ پر سے کپڑا اٹھایا تو پلیٹ میں اس کے بیٹے کا کٹا ہوا سر تھا۔جس سے بہادر شاہ ظفر کو صدمہ پہنچا جس پر انگریزوں نے ان کا خوب مذاق اڑایا۔ بحوالہ اپریل فول از عبدالوارث ساجد (ص ۳۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں میں اپریل فول

یہ تہوار صرف غیر مسلموں میں ہی معروف تھا، کچھ عرصہ قبل اس تہوار کو مسلمانوں میں عام کرنے کے لیے اس کی حقیقت کو پس پردہ رکھتے ہوئے مسلمانوں میں متعارف کروایا گیا جس میں مغربی معاشرے سے متاثر لوگوں نے شمولیت اختیار کر کے انگریزوں کی اتباع کی حتی کہ دور حاضر میں ہر مسلم اس تہوار کو منانے میں مشغول نظر آتا ہے حالانکہ صادق ومصدوق ''محمد رسول اللہ ﷺ'' نے بطور تنبیہ مسلمانوں کو خبردار کر دیا تھا کہ ایک وقت تم پر ایسا آئے گا کہ تم یہود ونصاری کی اتباع اس طرح کرو گے جیسے بالشت برابر بالشت اور بازو برابر بازو ہے، حتی کہ اگر کوئی یہودی کسی گوہ (ایک جنگلی جانور جو زمین میں بل بنا کر رہتا ہے) کے سوراخ میں گھسا ہوگا تو تم بھی ویسا ہی کرو گے۔ (بخاري:٣٤٥٦)

اپریل فول پر ابھارنے والے امور

ہر انسان کی کمزوری ہے کہ وہ دوسروں پر اپنی بالا دستی ثابت کرنا چاہتا ہے اور اس کا آسان طریقہ یہ نکالا گیا کہ لوگوں کو بیوقوف بنایا جائے۔ خواہ جھوٹ بول کر ہی بنایا جائے۔ اپنی بالا دستی ثابت کرنے کا لازمی مطلب اپنے مدِ مقابل کو حقیر جاننا ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان: تکبر یہ ہے کہ حق بات کو جھٹلانا اور لوگوں کو حقیر جاننا۔ (المسلم: 131) چونکہ ہماری نئی نسل مغربی طرز معاشرتی کو زیادہ دل دادہ ہے۔ اور اسے مغربی معاشرہ کے رسم ورواج ہی ترقی کے روشن مینار نظر آتے ہیں خاص طور پر نوجوان طبقہ خوش طبعی کو زیادہ پسند کرتا ہے۔ اس کیلئے کوئی بھی موقع اپنے ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ خواہ اس میں اپنا یا دوسروں کا کتنا بھی نقصان کیوں نہ ہو۔ اسلام میں خوش طبعی ممنوع نہیں ہے۔ بلکہ آپ ﷺ نے کئی مواقع پر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے خوش طبعی کی مگر تفریح میں حدود اللہ سے تجاوز کرنے کی اجازت ہرگز نہیں دی۔

اپریل فول کے نقصانات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپریل فول کے متعلق جتنے بھی تاریخی شواہد ہیں ان تمام شواہد کو اکٹھا کرنے کے بعد یہی نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ اپریل فول منانا مسلمان کے لیے دنیا وآخرت کے خسارے کے علاوہ کچھ بھی نہیں، جس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

(۱)......جھوٹ

جھوٹ سے مراد ہر وہ خبر جو حقیقت حال کے برعکس ہو شرع میں جھوٹ ہی شمار ہوتی ہے خواہ اس خبر کا تعلق قول، فعل، اشارہ یا سکوت سے ہی کیوں نہ ہو۔ جھوٹ انسان کے لیے سراسر ہلاکت کا سامان ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِیْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ﴾

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کو (سیدھی) راہ نہیں دکھاتا جو جھوٹا ہے''۔

الزمر (۳۹/ ۳)

اسلام سے قبل بھی جھوٹ کی مذمت کی گئی ہے، شاہ روم ''ہرقل'' نے جب نبی علی ﷺ کے متعلق سوالات کیے تو ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے کہا تھا:

((فَوَاللّٰهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ مِنْ أَنْ يَّأْثِرُوْا عَلَيَّ كَذِبًا لَكَذَبْتُهُ عَنْهُ)) اللہ کی قسم! اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہو کہ میری طرف جھوٹ کی نسبت کی جائے گی تو میں ضرور (آپ ﷺ کے متعلق) جھوٹ بولتا۔'' (بخاري:۷)

اسلام میں بھی جھوٹ سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

((وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ إِلٰى الْفُجُوْرِ وَإِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ إِلٰى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَاللّٰهِ کَذَّابًا))

”جھوٹ سے بچو اس لیے کہ جھوٹ برائیوں کی طرف لے جاتا ہے اور برائیاں انسان کو جہنم تک لے جاتی ہیں اور انسان جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ تلاش کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ کے ہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے“۔

مسلم، البر والصلة، باب قبح الکذب وحسن الصدق وفضله (٢٦٠٧)(٦٦٣٧) بخاری(٦٠٩٤)

((آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ...... إلخ))

”منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے......“

یعنی جھوٹ منافقین کی خصلت ہے جسے اختیار کرنا کسی مسلمان کے شایان شان نہیں۔

حتی کہ اسلام نے بطور مذاق بھی جھوٹ بولنے کی مذمت کی ہے اور اس کو مسلمان کی ہلاکت کہا ہے:

((وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ))

سنن ابی داؤد، الادب، باب التشدید فی الکذب(٤٩٩٠)، ترمذی (٢٣١٥)واحمد(٥/ ٢)وحسنه الألباني)

”بربادی ہے اس شخص کے لیے جو جھوٹی بات اس لیے کرتا ہے کہ لوگوں کو ہنسائے ،اس کے لیے بربادی ہے،اس کے لیے بربادی ہے۔“

اور جو مذاق میں بھی جھوٹ چھوڑ دیتا ہے اسے جنت کی گارنٹی دی ہے:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَنَازَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا))

”میں ضمانت دیتا ہوں جو شخص حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے اسے جنت کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

گردونواح میں گھر ملے گا''۔

((وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا))

''اور میں (ضمانت دیتا ہوں) جو مذاق کرتے وقت بھی جھوٹ کو چھوڑ دے اس کو جنت کے وسط میں گھر ملے گا''۔

((وَبِبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ))

''اور (میں ضمانت دیتا ہوں) جس شخص کا اخلاق اچھا ہوا سے جنت کے اوپر والے حصے میں گھر ملے گا''۔

ابوداؤد، الادب، باب فی حسن الخلق (٤٨٠٠)، صحیح الترغیب والترهیب (١٣٩)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا

يَا لِسَانُ قُلْ خَيْرًا تَغْنَمْ

وَاسْكُتْ عَنْ شَرٍّ تَسْلَمْ

مِنْ قَبْلِ أَنْ تَنْدَمَ

''اے زبان! اچھی بات کرنا تمہارے لیے غنیمت ہے، اور ندامت اٹھانے سے قبل بری بات سے خاموش رہنا باعث سلامتی ہے۔''

جھوٹ کی جائز صورت، سیدہ ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا:

((لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُولُ خَيْرًا وَيَنْمِي خَيْرًا))

''وہ شخص جھوٹا نہیں جو لوگوں کے درمیان صلح کروائے اور اچھی بات کہے اور اچھی بات پہنچائے''۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلم ، البر والصلة ، باب تحریم الکذب وبیان مایباح منه (٦٦٣٣)

یعنی لوگوں کے درمیان صلح اور امن وامان قائم رکھنے کے لیے جھوٹ کا سہارا لیا جا سکتا ہے۔

جھوٹ کی بدترین قسم، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ))

”جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنا لے“۔

بخاری ، العلم ، باب اثم من کذب علیٰ النبی ﷺ (١٠٧) ، احمد (٨٧٨٤)

(۲)......اللہ کے دشمنوں کی خوشی میں شرکت:

غیر مسلموں کے تہوار میں شرکت سے اسلام نے سرزنش کی ہے، حتی کہ ان کی کسی بھی خاص عادت یا مذہبی شعار کو اپنانے سے بھی شرع نے منع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ﴾

امام مجاھد، طاؤس، أبو العالیۃ، ابن سیرین، ضحاک، ربیع بن انس رحمھم اللہ اور دیگر مفسرین اس آیت کے متعلق فرماتے ہیں کہ الزور سے مراد مشرکین کے تہوار (أعیاد المشرکین) ہیں۔

نبی ﷺ کا فرمان:

((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ)) (مسند احمد:٥١١٥)

”جو کسی قوم کی مشابہت اختیار کرتا ہے وہ انہیں میں سے ہے“۔

اور نبی ﷺ کا فرمان:

((خَالِفُوا الْمُشْرِكِينَ))

”مشرکین کی مخالفت کرو“۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

«(اِجْتَنِبُوا أَعْدَاءَ اللهِ فِي أَعْيَادِهِمْ)» .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(البيهقي في شعب الايمان (٨٩٤٠) بسند صحيح)

”اللہ کے دشمنوں کی عیدوں میں (ان کی موافقت سے) بچو۔“

(۳)......اللہ کی ناراضی

اللہ کی ناراضی صرف فعلا ہی نہیں ہوتی بلکہ اکثر انسان اپنے قول کے باعث اللہ کی ناراضی کا مستحق بن جاتا ہے، نبی اکرم ﷺ کی حدیث ہے:

((وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ)) (صحيح بخاري:٦٤٧٨)

”انسان لاپرواہی برتتے ہوئے اللہ کی ناراضی والا کلمہ کہہ دیتا ہے جس کے سبب وہ جھنم میں جا گرتا ہے۔“

(۴)......مسلمان بھائی سے دھوکا دہی کا ارتکاب

دھوکے باز جس طرح معاشرہ میں اپنا اخلاق کھو بیٹھتا ہے اسی طرح روز قیامت بھی ذلت ورسوائی اس کا مقدر ٹھہرے گی، نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ)) وفی روایة ((لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ إِسْتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لَهُ بِقَدْرِ غَدْرِهِ))

(صحيح بخاري:٦١٧٧ وصحيح مسلم:١٧٣٨)

”روز قیامت بطور علامت ہر دھوکے باز پشت پر ایک جھنڈا گاڑ دیا جائے گا جو اس کے دھوکے کی علامت ہوگا اور اسکے دھوکے کی نوعیت کے مطابق اونچا کر دیا جائے گا۔“

اپریل فول کی حقیقت، اس کا پس منظر اور اس کے نقصانات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بات کہنا برحق ہے کہ غیر مسلموں کے تمام تہوار کا شمار اخلاق رذیلہ میں ہی ہوتا ہے حالانکہ دین حنیف

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہمیں اخلاق حسنہ اپنانے کی تلقین کرتا ہے کیونکہ اخلاق حسنہ ہی مافی الضمیر کے تزکیہ کی بنیاد ہے جو مسلمان کی زینت، سلف صالحین کا زیور اور زندگی کا بہترین ساتھی بھی ہے۔ اخلاق حسنہ کا ایک کامل جزء 'سچائی' ہے جس سے متصف ہونے کا حکم اللہ جل شانہ اور اس کے محبوب محمد رسول اللہ ﷺ نے دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔''

(التوبة:١١٩)

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

((عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيقًا))

''سچ کو لازم پکڑو کیونکہ سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی ہمیشہ سچ کہتا رہتا ہے اور سچ کہنے کی پوری کوشش کرتا ہے یہاں تک اسے اللہ کے ہاں سچا لکھ دیا جاتا ہے''۔

صحيح مسلم، البر والصلة، باب قبح الكذب وحسن الصدق وفضله (٢٦٠٧)، بخاري (٦٠٩٤)

اپریل فول نے گھر تباہ کئے

سرگودھا کے علاقے کلیار ٹاؤن کا رہائشی محمد خان گزشتہ بارہ سال سے کویت میں مقیم تھا۔ اس کی بیٹی شازیہ نے اپنی سہیلی کے ذریعے اپنے گھر ماں کو فون کروایا، سہیلی نے فون کیا، بیٹی ساتھ کھڑی تھی۔ اس نے پہلے پوچھا ''فاطمہ بی بی! آپ ہی کا نام ہے۔'' جواب ہاں میں ملا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۔اس نے کہا کہ آپ کے لیے ایک بُری خبر ہے کہ ''آپ کے شوہر کویت میں ایک میزائل حملے میں فوت ہو گئے ہیں۔'' بیوی نے خبر سنی تو وہیں غش کھا کر فرش پر گر پڑی اور موقع پر ہی جان دے دی۔ (روزنامہ خبریں لاہور، ۱۲ اپریل ۲۰۰۷ء)

بوڑھا نواب دین صدمے سے چل بسا

سال ۲۰۰۸ء کے یکم اپریل کو پاکستان میں کئی انسان ''اپریل فول'' کے ہاتھوں جان سے گئے اور ان کے سینکڑوں رشتہ دار غم و دکھ کا شکار بنے رہے۔ اوکاڑہ کے علاقے رینالہ خورد میں ستر سالہ بوڑھے نواب دین کو کسی منچلے نے یہ خبر دی کہ اس کے بھائی انور کا اوکاڑہ میں ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے اور وہ ہسپتال میں دم توڑ گیا ہے۔ بوڑھا نواب دین اسی لمحے اوکاڑہ ہسپتال چل دیا پریشانی کے عالم میں راستے میں اسے دل کا دورہ پڑا اور وہی تڑپ کر اس نے جان دے دی ۔بعد از پتہ چلا کہ انور تو صحیح سلامت ہے اور نواب دین سے کسی نے مذاق کیا ہے اور اسے ''اپریل فول'' بنایا ہے۔

بیٹے کی جھوٹی خبر، باپ چل بسا

یزمان کے نواحی علاقے چک نمبر ۱۹ کے اللہ بچایا کا بیٹا لقمان کراچی کی پیپر ملز میں عرصہ دو سال سے ملازمت کر رہا تھا جو گھر کا واحد کفیل ہے۔ کسی نامعلوم شخص نے اپریل فول مناتے ہوئے اللہ بچایا کو فون کیا کہ اس کا بیٹا کراچی میں حادثہ کا شکار ہو کر جان سے ہاتھ دھو بیٹھا ہے۔ باپ نے بیٹے کی موت کی خبر سنی تو اسے سکتہ ہو گیا جو ایک گھنٹہ بعد ہی جہان فانی سے کوچ کر گیا۔ اس دوران لوگ اس کے بیٹے سے رابطہ کرتے رہے جس میں تاخیر ہو گئی جونہی لقمان سے رابطہ ہوا تو اس نے اپنی زندگی کی تصدیق کر دی مگر اس سے قبل اس کا باپ وفات پا چکا تھا۔ (روزنامہ نوائے وقت، لاہور۔ ۱۲ اپریل ۲۰۰۸)

آخری بات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

افسوس صد افسوس: آج ہم کہاں کھڑے ہیں آج ہم نے تھوڑی سی لذتِ نفس کی خاطر کیا کچھ جائز قرار دے دیا ہے۔ جھوٹ جو فقط جہنم کا راستہ ہے اس کو جائز سمجھ رکھا ہے اگر چہ زبان حال سے اس کا کوئی بھی اقرار نہیں کرتا کہ یہ سب جائز ہے مگر یکم اپریل کو ہمارا طرز عمل اس بات کی مکمل گواہی دیتا ہے کہ یم ان تمام امور کو چند لمحات کی ہنسی مذاق کو جھوٹ جیسے فریب میں رنگ کر جائز قرار دے چکے ہیں۔ اسلام ایسے تہواروں، رسم ورواجوں کی حوصلہ شکنی کرتا ہے اور آج کا مسلمان بھی ایسے تہواروں کی حوصلہ افزائی کرتا دکھائی دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بدعات، خرافات، رسم ورواج اور ایسے تہواروں سے محفوظ فرمائے جو اسلام کے خلاف ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۱اپریل ۱۹۲۹ء

شہیدانِ ناموسِ رسالت کے نام

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَآدُّونَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَآءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَٰئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾.

’’اللہ کا حکم ناطق ہے کہ میں اور میرے پیغمبر ضرور غالب رہیں گے بیشک اللہ زور آور (اور) زبردست ہے۔ جو لوگ اللہ پر اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے خواہ وہ ان کے باپ بیٹے یا بھائی یا خاندان کی ہی لوگ ہوں یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان (پتھر پر لکیر کی طرح) تحریر کردیا ہے اور فیض غیبی سے ان کی مدد کی ہے اور وہ ان کو بہشتوں میں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا ہمیشہ ان میں رہیں گے اللہ ان سے خوش اور وہ اللہ سے خوش یہی گروہ اللہ کا لشکر ہے (اور) سن رکھو کہ اللہ ہی کا لشکر مراد حاصل کرنے والا ہے۔‘‘

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(المجادلة: ٢٢)

تمہیدی کلمات

١١ اپریل ١٩٢٩ء غازی علم دین شہید رحمہ اللہ کی شہادت کا دن ہے، اسی مناسبت سے آج اپریل کے مہینہ میں ہم ناموس رسالت کے چند شہداء کا تذکرہ کرکے ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کریں گے اور ان کی خدمات جلیلہ کی قبولیت کی دعا کریں گے۔

پیغمبر کا اللہ محافظ

آغاز اسلام میں جب محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت کیا اور آپ کے جانثار زیادہ نہ تھے اور جو تھے کمزور و ناتواں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی عزت و ناموس کا خود ذمہ اٹھا لیا۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَ اللّٰهُ يَعۡصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ . (المائدة: ٦٧)

''اللہ آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا۔''

آپ اندازہ لگائیں، کوہ صفا پر ابولہب نے بدتمیزی کی تو اللہ نے خود جواب دے دیا:

﴿تَبَّتۡ يَدَاۤ اَبِىۡ لَهَبٍ وَّتَبَّ ❁ مَاۤ اَغۡنٰى عَنۡهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ❁ سَيَصۡلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ﴾ . (اللهب: ١-٣)

''ابولہب کے ہاتھ ٹوٹیں اور وہ ہلاک ہو۔ نہ تو اس کا مال ہی اس کے کچھ کام آیا اور نہ وہ جو اس نے کمایا۔ وہ جلد بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا۔''

اور اس ابولہب کو ذلیل و رسوا کر کے موت دی اور قیامت تک کے لیے عبرت کا نشان بنا دیا۔

اسی طرح ابولہب کی بیوی ام جمیلہ (اروی) آپ کو عجیب و غریب طعنے دیتی اور کہتی کہ نعوذ باللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے شوہر کو برا بھلا کہہ آئے میں بھی اسے اچھا نہیں جانتی۔ سیدنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اور محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے قریب کھڑے تھے۔ یہ ام جمیل ادھر آ گئی اور طرح طرح کی باتیں کرنے لگیں اس کے ہاتھ میں پتھر تھے کہنے لگی کہاں ہیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہاں ہیں تیرے دوست؟ اگر مجھے مل گئے تو میں اس کے منہ پر پتھر ماروں گی اور پھر آپ کا نام بگاڑنے لگی:

مُذَمَّمًا عَصَيْنَا وَأَمْرَهُ أَبَيْنَا وَدِيْنَهُ قَلَيْنَا

''ہم نے مذمم کی نافرمانی کی، اس کے امر کو تسلیم نہیں کیا اور اس کے دن کو نفرت سے چھوڑ دیا۔''

پھر وہ واپس چلی گئی، ابوبکر فرمانے لگے اللہ کے رسول! یہ کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے میری حفاظت فرمائی ہے (واللہ یعصمك من الناس) اللہ نے اسکی نظر کو پکڑ لیا تھا۔

سیرت ابن ہشام ۱/ ۳۳۵۔۳۳۶

اسی طرح جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے صاحبزادے عبداللہ کا انتقال ہوا تو ابولہب خوش ہو کر لوگوں کو کہنے لگا نعوذ باللہ محمد تو ابتر ہے۔ اس کی نسل باقی نہیں رہے گی یہ جائے گا تو سب ختم، آپ پریشان ہو گئے اللہ نے دلاسہ دیا اور قرآن نازل کر دیا: فرمایا:

﴿إِنَّآ أَعْطَيْنَٰكَ ٱلْكَوْثَرَ ۞ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَٱنْحَرْ ۞ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ ٱلْأَبْتَرُ﴾ . (الکوثر: ۱۔۳)

''(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم!) ہم نے تم کو کوثر عطا فرمائی ہے۔ آپ اپنے پروردگار کے لئے نماز پڑھا کرو اور قربانی کیا کرو۔ کچھ شک نہیں کہ تمہارا دشمن ہی بے اولاد رہے گا۔''

امیہ بن خلف کا وطیرہ بن گیا آپ کو طعن کرنا۔ اللہ نے قرآن نازل کر دیا:

﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ﴾ . (الھمزۃ:۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ہر طعن آمیز اشارتیں کرنے والے چغل خور کی خرابی ہے۔''

سیرت ابن هشام ١/ ٣٥٦

ابوجہل نے نبی کریم ﷺ کو مقام ابراہیم کے قریب نماز پڑھتے دیکھا تو کہنے لگا اے محمد! میں نے تجھے منع کیا تھا نماز نہ پڑھا کر اور دھمکیاں دینے لگا۔ آپ ﷺ نے بھی سختی سے ڈانٹ دیا پھر کہنے لگا میرا بڑا اس شہر میں نہیں اور ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگا اللہ نے چیلنج کر دیا۔

﴿كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ۞ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۞ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۞ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۞ كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ﴾.

''دیکھو اگر وہ باز نہ آئے گا تو ہم (اس کی) پیشانی کے بال پکڑ کر گھسیٹیں گے۔ یعنی اس جھوٹے خطا کار کی پیشانی کے بال۔ تو وہ اپنے یاروں کی مجلس کو بُلا لے۔ ہم بھی اپنے مؤکلانِ دوزخ کو بلائیں گے۔ دیکھو اس کا کہنا نہ ماننا اور قربِ (الٰہی) حاصل کرتے رہنا۔'' (العلق: ۱۵۔۱۹)

لوگوں نے آپ کا مذاق اڑایا تو اللہ تعالیٰ نے اعلان فرما دیا:

﴿اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ﴾. (الحجر: ٩٥)

''ہم تمہیں ان لوگوں (کے شر) سے بچانے کے لئے جو تم سے استہزاء کرتے ہیں کافی ہیں۔''

نبی ﷺ کے جانثار محافظ

جب اسلام کو وسعت ملی آپ ﷺ کے جانثار اور حواری کھڑے ہو گئے کمزوری طاقت میں بدل گئی تو اللہ نے آپ کی عزت وعصمت اور ناموس کی حفاظت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کروائی۔

میدان میں آپ کا دفاع کرنے والے ابوطلحہ کا حال دیکھو جس کا ہاتھ پیغمبر کا دفاع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے شل ہوگیا تیر آپ کی طرف آیا آگے ہاتھ کر کے روک لیا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جنگ احد کے روز جب مسلمان اِدھراُدھر بھاگ گئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدان کی ایک طرف تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ انصاری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے، ان میں طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ مشرکوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلحہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر فرمایا:

((مَنْ لِلْقَوْمِ؟))

''کون ہے جوان سے مقابلہ کرے گا؟''

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

''میں اے اللہ کے رسول!''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم اپنی جگہ رہو۔''

انصار میں سے ایک شخص نے عرض کی:

''میں اے اللہ کے رسول!''

آپ نے فرمایا: ''تم (ٹھیک ہے، تم مشرکوں کا مقابلہ کرو)۔''

اس نے مشرکوں سے لڑائی کی یہاں تک کہ شہید ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ مشرک اس جگہ ڈٹے ہوئے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قوم کا مقابلہ کون کرے گا؟''

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

''میں۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنی جگہ رہو۔''

ایک انصاری صحابی نے عرض کی: ''میں اے اللہ کے رسول!''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ نے فرمایا: ''ہاں ٹھیک ہے (تم مشرکوں کا مقابلہ کرو)۔''

وہ شخص مشرکوں سے لڑتا ہوا شہید ہو گیا اور آپ ﷺ اسی طرح فرماتے رہے اور ہر مرتبہ ایک ایک انصاری سامنے آتا رہا اور اپنے پیش رو کی طرح مشرکوں سے لڑتے ہوئے شہید ہوتا رہا، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ باقی رہ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا:

''مشرکوں کی قوم کا مقابلہ کون کرے گا؟''

تو حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: ''میں۔''

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے گیارہ انصاریوں کے بقدر لڑائی کی، دوران لڑائی ان کے ہاتھ پر وار ہوا اور ان کی انگلیاں کٹ گئیں، انھوں نے ''حس'' کہا (یعنی سی) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ قُلْتَ بِسْمِ اللّٰهِ لَرَفَعَتْكَ الْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ ثُمَّ رَدَّ اللّٰهُ الْمُشْرِكِيْنَ))

''اگر تو ''بسم اللہ'' کہتا تو فرشتے سب لوگوں کے سامنے تجھے اٹھا لیتے۔'' اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مشرکین کو واپس لوٹا دیا (یعنی ان کا زور ٹوٹ گیا)۔''

سنن نسائی، الجهاد، باب مايقول من يطعنه العدو (۳۱۵۱) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ ہاتھ کتنا خوش نصیب ہاتھ تھا، جو امام الانبیاء کی حفاظت کرتے ہوئے شل ہوا۔ حضرت قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ دیکھا، جو نبی کریم ﷺ کا دفاع کرتے ہوئے زخمی ہوا۔'' صحيح بخاری، المغازی، باب غزوة احد (٤٠٦٣)

ابوجہل کا عبرتناک قتل

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ غزوۂ بدر کے موقعہ پر میں صف میں کھڑا تھا۔ میں نے دائیں بائیں نظر ڈالی تو میرے دونوں اطراف میں دونوجوان انصاری لڑکے کھڑے تھے۔ مجھے خیال آیا کاش کہ میرے قریب کوئی طاقت ور بہادر آدمی ہوتے۔ اتنے میں ان میں سے ایک میرے پہلو پر ہاتھ لگا کر پوچھا چچا جان! کیا آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا: ہاں، برادرزادے! تمہیں اس سے کیا غرض ہے؟ وہ بولا مجھے پتہ چلا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے۔ اللہ کی قسم! میں نے اسے دیکھ لیا تو یا وہ نہیں ہوگا یا میں نہیں ہوں گا۔ مجھے اس کے جذبات سن کر بہت تعجب ہوا۔ اتنے میں دوسرے نے مجھے اپنی طرف متوجہ کر کے یہی بات کہی اتنے میں میری نظر ابوجہل پر پڑی۔ وہ کافروں کی صفوں میں گھوم رہا تھا۔ میں نے ان سے کہا وہ آدمی ابوجہل ہے۔ جس کے متعلق تم دریافت کر رہے ہو۔ میری بات سنتے ہی وہ برق رفتاری سے دوڑے اور جا کر تلوار سے حملے کر کے اسے قتل کر کے خود صحیح سالم واپس آ گئے۔

صحیح مسلم، ، باب استحقاق القاتل سلب القتیل

اکثر سیرت نگاروں کے قول کے مطابق ان میں سے ایک نام معوذ رضی اللہ عنہ اور دوسرے کا نام معاذ رضی اللہ عنہ مذکور ہے۔ جب کہ صحیح بخاری(٣١٤١) کی روایت میں دونوں کا نام معاذ مذکور ہے۔ ایک معاذ بن عمرو بن الجموح رضی اللہ عنہ اور اور دوسرا معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ۔

جناب عبد الرحمٰن بن عوف اک صف شکن غازی
کہ تھے اس عرصۂ پیکار میں مصروفِ جاں بازی
وہ فرماتے ہیں جس دم بڑھ گئی شدت لڑائی کی
عیاں تھیں ہر طرف سرگرمیاں تیغ آزمائی کی
اچانک اپنے دائیں بائیں میں نے اک نظر ڈالی
کہ تائید دو بازو سے فزوں ہو ہمت عالی
ابھی میں اپنی حالت پر نہ تھا کچھ سوچنے پایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ اک جانب سے لڑکا دوڑ کر میری طرف آیا
نہایت رازداری سے نشاں بوجہل کا پوچھا
شباہت اور حلیہ اور موجودہ پتا پوچھا
یہ استفسار سن کر میں نے پوچھا فرطِ حیرت سے
بھتیجو کام کیا ہے تم اس کو بدخواہ ملت سے
یہ سن کر بول اٹھے دونوں لڑکے بے قراری سے
بتا دیں اب ہمیں کیا کام ہے اس بے دین ناری سے
قسم کھائی ہے ہم دونوں نے اس کو قتل کرنے کی
کہ اس سے بڑھ کے ہوسکتی نہیں اب عمر بھرنے کی
قسم کھائی ہے مر جائیں گے یا ماریں گے ناری کو
سنا ہے گالیاں دیتا ہے وہ محبوب باری کو

عصماء بنت مروان کا قتل

عصماء بنت مروان جو بنو امیہ بن زید کے خاندان سے تھی اور یزید بن حصن خطمی کی بیوی تھی۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی توہین کرتی اور آپ ﷺ کو ایذاء دیا کرتی تھی۔ دین اسلام پر عیب لگاتی اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف لوگوں کو اکسایا کرتی تھی۔ عمیر بن عدی خطمی رضی اللہ عنہ جو جب اس کی ان حرکات شنیعہ اور اشتعال بازیوں کا علم ہوا تو انہوں نے دعا کی: یا اللہ میں تیرے حضور منت مانتا ہوں کہ اگر تو نے رسول اللہ ﷺ کو بعافیت مدینہ منورہ پہنچا دیا تو میں اس عورت کو قتل کر ڈالوں گا۔ اس رسول اللہ ﷺ بدر کے مقام پر تھے۔ آپ ﷺ اللہ کے فضل سے وہاں سے بخیریت مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو عمیر بن عدی خطمی رضی اللہ عنہ رات کے وقت اس کے گھر میں جا داخل ہوئے۔ اس کے بچے اس کے پاس سوئے ہوئے تھے۔ اور اس کا ایک بیٹا اس کے سینے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر لیٹا دودھ پی رہا تھا۔عمیر بن عدی خطمی رضی اللہ عنہ نے بچے کو اس سے الگ کر کے تلوار اس کے سینے پر رکھ کر پشت سے پار کر دی۔اور نماز فجر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا کر شریک ہوئے۔نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: عمیر! تم نے بنت مرواز کو قتل کر دیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں یہ کام کر آیا ہوں۔انہوں نے سمجھا کہ شائد مجھ سے یہ کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے خلاف سرزد ہو گیا ہے۔

اس لیے دریافت کیا: اللہ کے رسول! کیا اس کے نتیجے میں مجھ پر کوئی کفارہ واجب ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔تمہارے اعمال میں سے کسی کو انکار نہیں۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو کوئی کسی ایسے آدمی کو دیکھنا چاہے جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی غیبی مدد کی ہے تو وہ عمیر کو دیکھ لے۔عمیر بن عدی خطمی رضی اللہ عنہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں سے واپس آ رہے تھے تو دیکھا کہ لوگ اس عورت کو دفن کر رہے تھے۔

انہوں نے پوچھا: عمیر! اسے تم نے قتل کر دیا؟ وہ بولے ہاں۔اسے میں نے ہی قتل کیا ہے۔تم نے جو کرنا ہے کر لو۔اور مجھے رعایت نہ دو۔اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر تم سب لوگ ایسی حرکت کرو جیسی یہ کرتی تھی تو میں تم پر بھی اپنی تلوار چلا دوں گا۔یہاں تک کہ یا تم سب کو مار ڈالوں گا یا میں مارا جاؤں گا۔اس کے بعد اس قبیلے میں اسلام پھیلتا چلا گیا۔ الصارم المسلول (ص/ ٩٤)و مجمع الزوائد(ج٦/ ص ٢٦٠)

محمد بن مسلمہ، کعب بن اشرف اس لیے قتل کر دیا کہ وہ پیغمبر کا گستاخ تھا۔

نابینے صحابی نے اپنی لونڈی بیوی کو اس لیے قتل کر دیا وہ نبی کی گستاخی کرتی تھی۔

عبداللہ بن عتیق نے ابو رافع یہودی کا سر اس لیے قلم کر دیا تھا کہ وہ نبی کو اذیت پہنچاتا تھا۔

ابن خطل کو کعبہ کے غلاف سے کھینچ کر اس لیے ابو برزہ اسلمی نے قتل کر دیا کہ وہ گانے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والیاں لاکر مکہ اور مدینے کے گردونواح میں نبی کی توہین آمیز گیت لوگوں کو سنایا کرتا تھا۔

ناموس رسالت کے شہید

آج کی اس محفل میں ہم جن شہداء کا مختصر تذکرہ کرنے لگے ہیں پس وہ ہیں جنھوں نے دنیا کے جن کونوں میں پیغمبر کی توہین کرتے ہوئے کسی کو دیکھا تو وہاں وہاں اپنی ایمانی غیرت کا ثبوت دیتے ہوئے ان کے سر قلم کر کے شہید ناموس رسالت میں اپنا نام لکھوالیا۔

غازی علم دین شہید

مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کو غیر مسلموں کے مذہبی اعتراضات کا دندان شکن جواب دینے میں خاص ملکہ حاصل تھا، آریہ سماج نے جب رسول اللہ ﷺ کی توہین کرتے ہوئے ''رنگیلا رسول'' (نعوذ باللہ من ذلک) شائع کی تو مولانا نے گندگی کا جواب پاکیزگی سے، اندھیرے کا جواب اجالے سے اور بدتمیزی کا جواب سنجیدگی سے دیا۔ ان کا جواب ''مقدس رسول ﷺ'' کے نام سے شائع ہوا۔ جو﴿ جادلھم بالتی ھی أحسن ﴾کا شاہکار تھا۔ اس وقت کے علاء اور تمام مسلم اخبارات نے مولانا کی اس کوشش کو سراہا۔ جس کی تفصیل موصوف کی کتاب کے آغاز میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ آمین

مولانا ''مقدس رسول ﷺ'' کے دیباچہ میں رقم طراز ہیں:

''گاندھی جی نے غضب یہ غضب کیا کہ یہ بھی لکھ دیا ''اسلام جھوٹا نہیں'' اور ہندوؤں کو بھگتی کے ساتھ اس کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ پھر وہ اس کے ساتھ محبت کریں گے جس طرح میں کرتا ہوں۔ (ترجمہ ینگ انڈیا اور پرتاب ۴ جون ۱۹۲۴ء) بس پھر کیا تھا: آریوں نے گاندھی جی سے فرصت پا کر اسلام اور پیغمبر اسلام پر حملے شروع کر دیے۔ ان حملوں میں سے حملہ اس کتاب کی صورت میں ہے۔ جس کا نام ''رنگیلا رسول'' ہے۔ اس کتاب میں محمد رسول اللہ ﷺ کے خانگی حالات ایسے برے لہجے اور دل آزار انداز سے لکھے گئے کہ ملک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں کہرام مچ گیا۔ یہاں تک کہ مہاتما گاندھی نے بھی اس پر اظہار نفرت کیا۔ گورنمنٹ نے اس کتاب کو قابل اعتراض جانا مگر چونکہ بزدل مصنف نے اپنا نام درج نہیں کیا تھا، اس لیے گورنمنٹ ن اس کتاب کو شائع کرنے والے پر مقدمہ چلایا۔

(دیباچہ مقدس رسول e از مولانا ثناء اللہ رحمہ اللہ)

محترم قارئین! اس پمفلٹ کے شائع ہونے کے بعد مسلمانوں کا مشتعل ہوجانا فطری اور لازمی امر تھا۔ مسلمانوں نے سخت احتجاج کیا۔ چنانچہ ۲۴ مئی ۱۹۲۴ء کو زیر دفعہ ۱۵۳ا،اے تعزیرات ہند مقدمہ درج کرلیا گیا۔ جس کے نتیجہ میں ماتحت عدالت نے ۱۸ جنوری ۱۹۲۷ء کو ڈیڑھ سال قید بامشقت اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا سنائی۔ راجپال نے سیشن کورٹ میں اپیل دائر کی جس کی سماعت کرنل ایف سی کلولس نے کی اور ۸ فروری ۱۹۲۷ء کو ماتحت عدالت کے فیصلے میں تخفیف کرتے ہوئے صرف چھ ماہ کی سزائے قید سنائی۔ راجپال نے اس قید کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل دائر کردی۔ جس کی سماعت کرنل دلیپ سنگھ کی عدالت میں ہوئی۔ ہائی کورٹ پنجاب کے چیف جسٹس شادی لال کی ذاتی سفارش پر راجپال کو ۴ مئی ۱۹۲۷ء کو باعزت بری کردیا گیا۔ ہائی کورٹ کے اس فیصلے پر مسلمانوں میں شدید غم وغصے کی لہر دوڑ گئی اور اشتعال پھیل گیا۔

یہ تو انگریز حکومت اور اس کی ماتحت عدالتوں کا کام اور کردار تھا۔ مگر مولانا ثناء اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ’’حکومت کا جو فرض تھا اس نے ادا کردیا۔ اصل مضمون کا جواب دینا گورنمنٹ کا کام نہیں، ہم مسلمانوں کا کام ہے۔ ہم اپنا مذہبی فرض ادا کرتے ہیں اور جواب دیتے ہیں تاکہ مسلمانوں کے زخمی دلوں پر مرہم لگے اور تسکین ہو۔‘‘

قارئین! آپ نے پڑھا کہ بزدل مصنف نے کتاب پر اپنا نام نہیں لکھا مگر مشہور مؤرخ مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب اپنی کتاب ’’بزم ارجمنداں‘‘ کے صفحہ ۱۵۲ پر مولانا ثناء اللہ رحمہ اللہ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ’’مولانا کی تصنیفات میں سے ایک ’’مقدس

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رسول ﷺ'' ہے جو انھوں نے ''رنگیلا رسول'' کے جواب میں لکھی۔ یہ کتاب جیسا کہ نام سے ظاہر ہے انتہائی دل آزار تھی۔ اس کتاب کی تصنیف کے سلسلے میں کئی باتیں بیان کی جاتی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ یہ کتاب دراصل آریہ سماجی رائیٹر پنڈت چموپتی ایم اے (پروفیسر ڈی اے وی کالج، موجودہ اسلامیہ کالج سول لائن) کی تصنیف تھی جسے لاہور کے مہاشہ راجپال نے اپنی تصنیف ظاہر کر کے شائع کی'' اس شرانگیز کتاب کی اشاعت کے بعد مسلمانوں میں جلسے جلوس اور احتجاج کا سلسلہ شروع ہو گیا تو حکومت نے دفعہ ۱۴۴ انافذ کر دی۔ اسی دوران ۴ جولائی ۱۹۲۷ء کو دہلی دروازہ لاہور کے سامنے ہزاروں مسلمان جمع ہوئے اور وہاں ایک جلسہ عام ہوا اس اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا:

''آج کوئی روحانیت کی آنکھ سے دیکھنے والا ہو تو دیکھ سکتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ اور ازواج مطہرات، ہم مسلمانوں کی مائیں لاہور کے مسلمانوں سے فریاد کر رہی ہیں کہ تمھارے شہر میں ہماری بے حرمتی کی جا رہی ہے، ہمیں کھلے بندوں گالیاں دی جا رہی ہیں۔ اگر کچھ پاس رسالت ہے تو ناموس رسالت کی حفاظت کرو۔ اس موقع پر شاہ جی نے مزید فرمایا:

''آج گورنمنٹ نے ہمارا جلسہ روکنے کے لیے زمین پر قبضہ تو کر لیا لیکن وہ دلیپ سنگھ کے قلم پر قابض نہ ہو سکی۔ ''ملاپ'' اور ''پرتاب'' کے ایڈیٹروں کو بس میں نہ کر سکی۔ ہم نے تین سال تک صبر کیا لیکن ہندو اسے نہ سمجھ سکے۔ وہ یاد رکھیں جب تک ایک مسلمان بھی زندہ ہے ناموس رسالت پر حملہ کرنے والے چین سے نہیں رہ سکتے۔'' مزید فرمایا:

''اب وقت آ گیا ہے کہ دفعہ ۱۴۴ کے پرخچے یہیں سے اڑا دیے جائیں بیس بیس مسلمانوں کے دستے ممنوعہ جلسہ گاہ میں جائیں اور رسول اکرم ﷺ کے نام پر جو بھی مصیبت آئے خوشی سے برداشت کریں اور اپنی زندگیاں حرمت رسول ﷺ پر قربان کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیں۔‘‘(روزنامہ ’’انقلاب‘‘ جولائی ۱۹۲۷ء)

شاہ جی کی اس تقریر نے اسلامیان برصغیر کے دلوں کو لرزا دیا۔ غازی علم الدین شہید رحمہ اللہ نے یہ تقریر سنی، ان کے دل و دماغ پر جادو کا سا اثر ہو گیا۔ انھوں نے اپنے بڑے بھائی سے پوچھا: ’’اگر کوئی راجپال کو قتل کر دے تو اس کا کیا ہوگا؟‘‘ بھائی نے جواب دیا: ’’اسے پھانسی ہو جائے گی۔‘‘ یہ سن کر غازی علم دین خاموش ہو گئے۔ پھر ۱۱ اپریل ۱۹۲۹ء کو غازی نے فجر کی نماز ادا کی پھر صبح سیر کر کے گھر واپس آئے، ناشتے میں چاول کھانے کی فرمائش کی، ان میں دیسی گھی ڈلوایا، پھر گھر سے کچھ خرچہ لیا اور باہر نکل گئے۔ ایک چھری ساڑھے تیرہ انچ لمبی ایک روپے میں خریدی اور ٹھیک ۲ بجے دوپہر ملعون راجپال کی دکان پر گئے۔ راجپال گدے پر لیٹا سو رہا تھا۔ ایک ملازم دکان میں کتابیں ٹھیک کر رہا تھا۔ غازی نے راجپال کو گریبان سے پکڑ کر اٹھایا اور پوچھا ’’کیا تمھارا نام راجپال ہے۔‘‘ اس نے کہا: ہاں، پھر غازی نے کہا تیری یہ مجال کہ تو حضور پاک ﷺ کی شان میں گستاخی کرے اور بھرپور وار سے اس کا کام تمام کر دیا اور سکون سے وہاں سے نکل کر قریب ہی لکڑیوں کے ٹال کے پاس ایک نلکے پر اپنے کپڑوں سے ناپاک خون کے دھبے دھونے لگے۔

ہندوؤں کے ایک ہجوم نے آپ کو پکڑ لیا اور پوچھنے لگے: ’’تم نے راجپال کو قتل کیا ہے؟ کہا: ’’میں نے اپنے رسول پاک ﷺ کا بدلہ لیا ہے۔‘‘ وہ غازی کو پکڑ کر موقعہ واردات پر لے گئے۔ ہندوؤں کا بہت بڑا ہجوم تھا غازی نے ہجوم کو مخاطب کر کے کہا: لوگو سن لو! میں نے آج اپنے رسول پاک ﷺ کا بدلہ لے لیا ہے۔‘‘

اسی دوران راجپال کی بیوی روتی پیٹتی آئی اور کہنے لگی: آپ نے میرے خاوند کو کیوں قتل کیا ہے؟ آپ کی میرے خاوند سے کیا دشمنی تھی؟ غازی نے جواب دیا: میری اس ملعون سے کوئی دشمنی نہیں تھی، میں نے اپنے رسول پاک ﷺ کا بدلہ لیا ہے۔‘‘ اس وقت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہندوؤں کی بہت بڑی تعداد وہاں پر موجود تھی۔ پولیس آئی اور غازی کو ہتھکڑی پہنا دی گئی۔ غازی نے شیر کی طرح گرج کر کہا ''میرا نام علم الدین ہے میں نے اکیلے ہی بدلہ لیا ہے۔ میرے ساتھ کوئی دوسرا آدمی نہیں۔'' اور دونوں ہاتھ بلند کر کے کہا: یہ جو ہتھکڑی ہے یہ تو میرا زیور ہے اور میں نے اپنا مقصد حاصل کر لیا ہے۔''

قارئین کرام! آیئے اس واقعہ کے حوالے سے آپ کو ایک اور تاریخی دستاویز سے آگاہ کریں۔ یہ تاریخ کی آواز ہے۔ کیا تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے؟ آغا شورش کاشمیری اپنی کتاب'' بوئے گل، نالۂ دل، دود چراغ محفل'' کے صفحہ ۲۲ پر لکھتے ہیں: ''راجپال (شاتم رسول) میرے سامنے قتل ہوا، اس کی دکان سے علم دین کو خنجر گھونپ کر نکلتے دیکھا۔ کچھ آگے لکڑیوں کا ایک ٹال تھا، علم دین اس میں گھس گیا۔ ٹال کا مالک ہندو تھا، اس نے گھیر ڈالا، اتنے میں پولیس آگئی علم دین کو گرفتار کیا اور لے گئی اور کئی دنوں تک مقدمہ چلتا رہا، سیشن کورٹ نے موت کی سزا دی، جو ہائی کورٹ میں بحال رہی۔ آخر ایک دن علم دین میانوالی جیل میں پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ حکومت نے اعلان کیا کہ ان کی نعش اسلامی رسومات کے مطابق میانوالی ہی میں دفن کر دی گئی ہے۔

کسی نے جا کر علم الدین سے پوچھا
تو حکم قتل سن کر بھی ہے ہشاش
مقام ایسے پر اب تیرا گزر ہے
جہاں ہوتا ہے شیروں کا جگر پاش
تجھے مرنے کا اپنے کیا نہیں غم
کہ آتا ہے نظر ہشاش بشاش
کہا اے مرد غازی نے یہ سن کر
سنو کرتا ہوں میں راز دلی فاش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجھے ہے شوق دیدار محمد ﷺ
ہو دل کو خوف سے مرنے کے کیوں جاش

روزنامہ سیاست لاہور ۱۵ نومبر ۱۹۲۹ء

مسلمان لاہور بھڑک اٹھے، حکومت نے ہنگامہ و ہیجان سے خوفزدہ ہو کر نعش حوالے کر دی۔ لاہور میں نعش کا جتنا بڑا جلوس نکلا، اتنا بڑا جلوس شاید ہی کبھی نکلا ہو، میت کو کندھا دینے کے لیے بڑے بڑے بانس لگائے گئے۔ بیک وقت ہزار ڈیڑھ ہزار آدمی کندھا دے رہے تھے۔ ہر خیال کے مسلمان رہنما جنازے میں شریک تھے۔ سر محمد شفیع بھی تھے اور مولانا ظفر لی خان بھی۔ ایک چھوٹی سے بات مجھے اب تک یاد ہے کہ مولانا ظفر علی خان نے قبر پر لیٹ کر اس کی وسعت کا جائزہ لیا تھا۔''

بُرے ہوں لاکھ یہ مسلم مگر نام محمد ﷺ پر
وہ ہیں ہر حال میں تیار اپنا سر کٹانے کو

فقیر سید وحید الدین، روز گار فقیر، (ج ۲ / ص ۳۹.۳۰)

غازی عبدالقیوم کوچوان رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۳۳ء کے اوائل میں آریہ سماج حیدر آباد سندھ کے سیکرٹری نتھو رام نے ہسٹری آف اسلام نام کا ایک کتابچہ لکھا۔ اس میں اس نے ناموس رسالت پر رکیک حملے کیے۔ مسلمان مشتعل ہو کر میدانِ احتجاج میں اتر آئے۔ ضلع ہزارہ کے دور افتادہ گاؤں ''غازی'' کا ایک مکیں ''عبدالقیوم'' جو کہ ایک سادہ اور انتہائی غریب آدمی تھا۔ اور تانگہ چلاتا تھا۔ اس نے بھری عدالت میں نتھو رام کے پیٹ میں خنجر گھونپ کر اسے بھی کیفر کردار تک پہنچایا اور اپنی عاقبت سنواری۔ حب رسول سے سرشار عبدالقیوم سے جب پوچھا گیا کہ تم نے یہ کیا کیا؟ تو جوش نے کہا: اس خنزیر کے بچے نے میں میرے نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کی تھی۔ اس کی یہی سزا تھی۔

ایسے ہی جاں نثاروں اور سرفروشوں کی بابت علامہ محمد اقبال رحمہ اللہ نے کہا وہ ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نظر اللہ پر رکھتا ہے مسلمان غیور
موت کیا شے ہے فقط عالم معنی کا سفر
ان شہیدوں کی دیت اہل کلیسا سے نہ مانگ
قدر وقیمت میں ہے خون جن کا حرم سے بڑھ کر
آہ ! اے مرد مسلمان تجھے کیا یاد نہیں
حرف لا تدع اللہ الٰہا آخر

غازی میاں محمد شہید رحمہ اللہ

غازی میاں محمد ۱۹۱۵ء کوتلہ گنگ ضلع چکوال میں پیدا ہوئے۔ اعوان برادری سے تعلق تھا۔ ۱۹۳۵ء میں انڈین آرمی بلوچ رجمنٹ میں بطور سپاہی بھرتی ہوئے۔ ۱۶ مئی ۱۹۳۷ء کی شب مدراس چھاؤنی میں ڈیوٹی سے فارغ چند مسلمان حضور اقدس کی شان میں نعت گوئی کر رہے تھے وہاں پر موجود ایک ہندو ڈوگر حیرن درس نے آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کی۔ اسے سمجھایا گیا، معافی کا مطالبہ کیا گیا مگر کسی نے کان نہ دھرا۔ میاں محمد نے اپنی ڈیوٹی والی رائفل اٹھائی اور گولی اس کے سینے کے آر پار کر دی اسی علاقہ کے ایک مسلمان جمعدار عباس خاں کو ان کی گرفتاری کے لیے بھیجا گیا۔

اگلے روز ۱۷ مئی ۱۹۳۷ء کو غازی میاں محمد کو تفتیش کے لیے پولیس کے حوالہ کر دیا گیا ۔ وکلاء نے جان بچانے کی کئی راہیں دکھائی مگر انھوں نے سچ کا دامن نہ چھوڑا اور کہا کہ جان میں اپنے نبی جناب محمد ﷺ کے نام کر چکا ہوں۔

میرے ہزار دل ہوں تصدق حضور پر
مری ہزار ہو قربان مصطفیٰ ﷺ پر

۲۳ ستمبر ۱۹۳۷ء کو غازی میاں محمد کو سزائے موت کی سزا دی گئی میاں محمد نے آخری ملاقات لواحقین سے ہوئی اور اپنی والدہ کی تسلی دی اور کہا میں شہید ہوں جس نے ناموس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسالت کے لیے جان دی ہے۔

محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

غازی مرید حسین رحمہ اللہ

موضع بھلہ کریا کہ ضلع چکوال کے رہنے والے غازی مرید حسین کو خبر ملی کہ ہندوستان کے ایک قصبہ پلول ضلع گوڑگانواں کے ایک ہندو رام گوپال ڈاکٹر نے اپنے کتے کا نام نعوذ باللہ محسن انسانیت کے نام پر اس کا نام رکھا ہے۔

غازی مرید حسین ۱۶ اگست ۱۹۳۶ء کو گستاخ رسول کے ہاں جا پہنچے۔ رام گوپال اپنے گھر میں بیوی بچوں کے ساتھ سویا ہوا تھا غازی مرید حسین نے جا کر خنجر اس کے پیٹ میں گھسا کر اسے واصل جہنم کر دیا۔ غازی کو پکڑنے پولیس آ گئی غازی نے اپنے آپ کو پولیس کے حوالے کر دیا۔ سزائے موت سنائی گئی آخرت ملاقات ماں کرنے آئی اور کہنے لگی: بیٹا تو ناموس رسالت کا شہید ہے گھبرانا نہ اور پھانسی کا پھندا خود گلے میں ڈالنا۔ آخر کار ناموس رسالت ﷺ پر جان دینے والا غازی ۲۴ ستمبر ۱۹۳۷ء جمعۃ المبارک کی صبح تختہ دار پر چڑھ گیا۔ اور پھر اسے غازی محل بھلا شریف کے نزدیکی قبرستان میں دفن کر دیا گیا۔

شہیدان ناموس رسالت مرتبہ محمد متین خالد۔ پس دیوار زنداں ص ۱۴۷

اہانت رسول ﷺ کی نقد سزا

پروفیسر محمد یعقوب شعبہ اردو نیشنل کالج گوجرانوالہ راوی ہیں:

۶۶/ ۱۹۶۷ء کی بات ہے میں لاہور کے سنٹرل ٹریننگ کالج میں B.Ed کا طالب علم تھا۔ ہمارے ایک بزرگ پروفیسر تھے چوہدری فضل حسین، انھوں نے یہ واقعہ کلاس روم میں سنایا۔ میں بیروت کی یونیورسٹی میں زیر تعلیم تھا۔ وہاں ہندوستان (تقسیم سے قبل) کے بہت سے طلبہ و طالبات زیر تعلیم تھے۔ ان میں سے ایک لڑکی بہت شوخ شنگ اور الٹرا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماڈرن قسم کی تھی۔ اس کا تعلق ہندوستان کے کسی مسلمان نواب گھرانے سے تھا وہ خود شاید فیشن کے طور پر کمیونزم کی پرچار تھی۔

گستاخ رسول پر برص کا حملہ

ایک دن ٹک شاپ پر اسلام اور کمیونزم کی بحث چل رہی تھی کہ اس ناہنجار لڑکی نے حضور ﷺ کی شان میں ایک آدھ نازیبا لفظ کہہ دیا۔ میں نے اسے بے نقط سنائیں۔ بہت برا بھلا کہا اور ہمیشہ کے لیے اس سے قطع کلامی کر لی۔ پھر یوں ہوا کہ مجھے اور اس نابکار لڑکی کو جو اپنی امارت اور حسن پر بہت نازاں تھی، دوران تعلیم ہی میں برص کا حملہ ہوا۔ اس نے اپنے حسن کو بچانے کے لیے اس وقت کے اعلیٰ ترین ڈاکٹروں اور ہسپتالوں سے رجوع کیا لیکن برص پھیلتا چلا گیا اور خود بھی پھیلتی چلی گئی۔ یعنی بے اندازہ موٹی ہوگئی۔ ہندوستان واپسی پر اس کا کہیں رشتہ نہ ہوسکا اور اپنی اس بری شکل کی وجہ سے اس نے گھر سے نکلنا بھی چھوڑ دیا اور وہ کبھی جان محفل ہوا کرتی تھی سوسائٹی میں نسیاً منسیاً ہوگئی۔

میں نے اسے قتل کیوں نہ کردیا

ادھر واپسی کے بعد میں نے جہلم کے ایک معمولی سے ڈاکٹر سے رجوع کروایا اور اللہ کے فضل سے (چہرہ پر ایک آدھ کے سوا) شفا ہوگئی۔ ساری کلاس نے سوال کیا جناب! اسے تو حضور اکرم ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کے سبب یہ سزا ملی۔ آپ پر برص کیوں حملہ ہوا؟ بوڑھے پروفیسر کے جواب نے نہ صرف پوری کلاس ورطہ حیرت میں ڈال دیا، بلکہ سب کو آنسوؤں سے رلا دیا۔ فرمایا مجھے اس وجہ سے برص ہوا کہ میں نے گالیوں پر اکتفا کیوں کی اور اسے اسی دم قتل کیوں نہ کردیا۔

بے تاب ہو رہا ہوں فراق رسول میں
اک دم کی زندگی بھی محبت میں ہے حرام

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ جون ۱۹۹۹ء کا واقعہ ہے۔ برطانیہ کے شہر مانچسٹر میں واقع لڑکیوں کے ایک اسکول کے ہال میں تقریری مقابلہ ہو رہا تھا۔ موضوع تھا (مشہور مذہبی شخصیت) اس موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے ایک بچی نے حضور اکرم ﷺ کی شخصیت کو اپنی تقریر کا موضوع بنایا۔ اپنی تقریر کے دوران یہ بچی جب بھی لفظ ''محمد'' ادا کرتی تو غیر ارادی طور پر ﷺ نہ کہتی۔ کلاس میں بیٹھی ایک بچی کو یہ حرکت انتہائی ناگوار گزری۔ اس غیر ارادی لغزش کو ایک دو دفعہ براشت کرنے کے بعد اس بچی سے نہ رہا گیا وہ اچانک اپنی نشست سے اٹھی اور زوردار آواز میں بے اختیار پکار اٹھی: ''صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' ہال میں سناٹا چھا گیا۔ سکول کی تاریخ میں پہلی بار کسی نے نظم وضبط کی خلاف ورزی کی تھی۔

بچی کو فوری طور پر ہال سے باہر نکال دیا گیا۔ یہودی وعیسائی اساتذہ اور ماہرین نفسیات پر مشتمل بورڈ نے بچی سے متعدد سوالات کیے اور اس سے بے ساختہ حرکت کے بارے میں پوچھا: بچی نے ہچکیوں اور سسکیوں میں ایمان افروز جواب دیا کہ جب کوئی شخص ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کا اسم گرامی استعمال کرتا ہے تو اس پر فرض ہے کہ وہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ادا کرے۔ میں اس پر کوئی کمپرومائز نہیں کر سکتی۔ حضور نبی اکرم ﷺ کا اسم گرامی سن کر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ کہنا میرا ایمانی ودینی استحقاق اور فریضہ ہے۔ اس فریضہ اور استحقاق کی ادائیگی سے مجھ ڈسپلن کے نام پر نہیں روکا جا سکتا۔

شہیدان ناموس رسالت ص ۹

بے وضو نام محمد زبان پر نہیں لا سکتا

ناصر الدین محمود بادشاہ تھا پیشہ کے لحاظ سے کاتب تھا مگر سینہ اس کا عشق رسول ﷺ سے معمور تھا۔ تاریخ فرشتہ میں لکھا ہے کہ وہ اپنے دل میں جذبہ واحترام رسول ﷺ کے پیش نظر بغیر وضو کے حضور اقدس ﷺ کا نام زبان پر نہیں لاتا تھا۔ اس کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ایک خادم کا نام محمد تھا۔ضرورت پڑی تو ایک روز اس کو تاج الدین کہہ کر پکارا۔سلطان کے اس انداز سے مصاحب کو خیال پیدا ہوا کہ شاید کسی وجہ سے سلطان اس پر ناراض ہے۔اس لیے اس کو اپنے اصل نام (محمد) سے نہیں پکارا۔افسوس اور رنج کی وجہ سے وہ مصاحب تین روز تک دربار سے غیر حاضر رہا۔سلطان نے ایک روز اس کو گھر سے بلا کر غیر حاضر رہنے کی وجہ دریافت کی تو مصاحب نے عرض کیا:

بادشاہ سلامت! آپ مجھے محمد کے سوا کبھی کسی دوسرے نام سے نہیں پکارتے تھے۔ اس روز خلاف عادت تاج الدین کہہ کر مخاطب فرمایا۔ میں نے اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ مزاج سلطانی میں خاکسار کی طرف کوئی تبدیلی پیدا ہوگئی ہے۔سلطان نے اس پر اصل حقیقت واضح کی اور قسم کھا کر یقین دلایا کہ اس وقت میں بے وضو تھا لہٰذا......شرم آمد کہ بے وضو نام محمد بزبان بر آنم ...... مجھے شرم آئی کہ بغیر وضو کے نام محمد زبان پر لاتا۔

قدم بوسی کی دولت مل گئی تھی چند ذروں کو
ابھی تک وہ چمکتے ہیں ستاروں کی جبین ہو کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

23اپریل
کتابوں کا عالمی دن

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً یَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ﴾(فاطر: ۲۹)

''جو اللہ تعالی کی کتاب پڑھتے اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت (کے فائدے) کے امیدوار ہیں جو کبھی ختم وتباہ نہیں ہوگی''

تمہیدی کلمات:

پاکستان میں آج ۲۳ اپریل کو کتابوں کا عالمی دن منایا جارہا ہے' دنیا کے اکثر ممالک میں بھی کتابوں کا عالمی دن ۲۳ اپریل کو ہی منایا جاتا ہے لیکن برطانیہ اور امریکہ میں کتابوں کا عالمی دن ۴ مارچ کو منایا جاتا ہے، تاریخی لحاظ سے اس دن کی شروعات کچھ اس طرح ہوئیں۔ ۱۶۱۶ میں سپین کے شمال مشرق میں واقع علاقہ کیٹولینیا میں ہر سال ۲۳ اپریل کو جہاں کے مرد اپنی خواتین اورلڑکیوں کو گلاب کے پھول پیش کرتے ہیں اور اس روایت میں دنیا بھر سے خاص طور پر یورپ سے لاکھوں کی تعداد میں مرد وزن اور لڑکے لڑکیاں کیٹولینیا جاتے ہیں یہ سلسلہ دو دن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاری رہتا ہے ۔اس دوران جگہ جگہ مشہور ناول دان کیہوٹی کے حصے شیکسپئر کے ڈرامے اور دوسرے مصنفوں کی کتابوں کے حصے پڑھے جاتے ہیں۔پھر یہ رسم سپین کے دوسرے علاقوں میں بھی پھیلتی گئی،اور آہستہ آہستہ یہ روایت ورلڈ بک ڈے کی شکل اختیار کرگئی۔

اب کیٹولینیا میں ہر سال صرف گلابوں کی ہی نہیں بلکہ کتابوں کی بھی ریکارڈ فروخت ہوتی ہے اور اسکے بعد ۱۹۹۵ میں اقوام متحدہ کے ادارے یولیسکونی جنرل کونسل کا فرانس میں اجلاس ہوا تو اس نے ۲۳ اپریل کو ورلڈ بک اینڈ کاپی رائٹس ڈے قرار دے دیا۔اوراب یہ دن کتابوں اور جملہ حقوق کی حفاظت کے عالمی دن کے طور پر دنیا کے ایک سوملکوں میں منایا جانے لگا۔اس میں ایک اور اضافہ یہ کیا گیا ہے۔کہ رواں صدی کے آغاز سے کسی ایک شہر کو کتابوں کا عالمی دار الحکومت بھی قرار دیا جاتا ہے ۔اس سال کا دارالحکومت بیروت ہے ۔دو ہزار ایک کا میڈرڈ تھا۔پھر بالترتیب سکندریہ،نئی دہلی ،اینٹ روپ،مونٹریال،ٹورِن ،بگوٹہ،ایمسٹرڈم اور بیروت دارالحکومت قرار دیے گئے ۔برطانیہ نے اس دن کے لیے مارچ کی پہلی جمعرات کا انتخاب کیا اور اسے سکولوں کے بچوں میں کتابیں خریدنے کی عادت کوفروغ دینے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

کتاب کا تعارف

اردو زبان کر لفظ کتاب عربی سے ماخوذ ہے،عربی کتاب مختلف چیزوں کے مجموعے کو کہتے ہیں ۔کتاب کو انگریزی میں Book کہتے ہیں ۔جو قدیم انگریزی کے لفظ Boc (بوک) سے لیے گیا ہے اور خود Boc بھی جرمنی زبان کا لفظ Bok سے ماخوذ ہے ۔جس کے معنی زان درخت جیسا کے ہیں زان کے درخت کے پتے بڑے ہوتے تھے جو لکھنے کا کام آتے تھے۔چنانچہ ’’بوک‘‘ میں تبدیلی ہوتے ہوتے یہ لفظ Book بن گیا۔

کتاب کس پر لکھی جاتی ہے؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پہلے پہل تو کتاب چند اوراق پر ہی مشتمل ہوتی تھی اور وہ مٹی کی سِلیں ،لکڑی کی تختیاں وغیرہ پر لکھی جاتی تھی ،جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں موسیٰ علیہ السلام کی تختیاں کا تذکرہ کیا ہے۔

﴿وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ﴾

''اور ہم نے تختیوں میں موسیٰ کے لیے ہر چیز لکھ دی''(الاعراف :۷/۱٤٥)

پھر کچھ ترقی ہوئی تو کتاب جانوروں کی کھال یا کھال کے اندر موجود جلی ،پتھر کی باریک سِلوں ،کھجور کے پتوں اور ہڈی وغیرہ پر لکھی جانے لگی جیسا کہ عہد نبوت اور عہد صدیقی وعثمانی میں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے جمع قرآن کے وقت انہی اشیاء کو لے کر جمع کیا تھا۔

(صحیح بخاری :٤٩٨٦_٤٦٧٩)

پھر مصریوں نے نیل کے ساحل پر اگنے والے پاپائرس پودے کے تنے گودے سے کاغذ کی طرح کے چوڑے چوڑے اوراق بنا کر لکھنا شروع کیا اور سب سے پہلے مصریوں نے پانچویں بادشاہ نیضر عیسی کا کائی نے اس پر لکھ کر ملفوف کتاب تیار کی۔

کتاب کی پرنٹنگ کیسے ہوتی ہے؟

دورِ حاضر میں کتاب کی پرنٹنگ بہایت ہی آسان ہے مگر پہلے پہل تو لکڑی کے بلاک پر لفظ کھدائی ہوتے پھر اس کی ایک کاپی تیار ہوتی اور پھر اس کی نقول تیار کی جاتیں لیکن پھر پرنٹنگ میں جدت آ گئی اور کتابوں کی چھپائی آسان سے آسان تر بن گئی سب سے پہلی کتاب تیرھویں صدی عیسوی میں مئی ۸۶۸ء میں چین نے پرنٹ کی جسکا نام Diamond Sutra تھا۔

۱۴۵۰ء میں یورپ کے باشندے یوہانس گوٹن برگ نے جدید پرنٹنگ پریس متعارف کروایا۔ پھر ۱۴۷۴ء میں ولیم کیکسٹن نامی انگریز نے ایک چھاپہ خانہ بنایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انسان کو تسخیر عالم کے کئی گُر سکھائے اور اس نے اس کام کو مزید سہل کر دیا۔ پہلے تو کتاب کی پرنٹنگ کے لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کئی سال یا ماہ کی ضرورت ہوتی تھی۔اب تو مسودہ کمپوزنگ، ڈیزائننگ کے بعد ٹریسنگ یا پازیٹو سے گزر کر پیپرز کی کاپی پیسٹنگ ہو جاتی ہے اور ۸۔ ۱۶ یا ۳۲ صفحات پر اس طرح جوڑے جاتے ہیں کہ ان کو فولڈ کیا جائے تو صفحات کی ترتیب بالکل درست ہو جاتی ہے۔پھر کاپیوں کو خاص روشنی کی مدد سے جست کی بنی پلیٹ پر منتقل کیا جاتا ہے۔اور کاپی پر جو کچھ ہوتا ہے وہ سب کا سب اس پلیٹ پر آ جاتا ہے۔ پریس مشین ایک طرف سے پیپر اٹھاتی ہے اور پلیٹ پر موجود سارا مواد اس کاغذ پر منتقل کر دیتی ہے اسطرح کاغذ کی دوسری جانب دوسرا فرما چھپ جاتا ہے پھر کتاب کی ترتیب ہاتھوں یا مشین کے ذریعے فولڈ کی جاتی ہے۔اور کتاب کا سارا مواد چھپ کر فولڈ ہو جاتا ہے اور اس کی ایک ڈمی بن جاتی ہے اور دوسری طرف ٹائٹل ڈیمانڈ کے مطابق چھپ کر اس کے ساتھ لگا دیا جاتا ہے۔ پن، سلائی یا گم کے ساتھ۔اس طرح کتاب چھپ کر پبلشر یا ڈسٹری بیوٹرز یا ناشر کے پاس آ جاتی ہے اور پھر آپ کے ہاتھوں پہنچ جاتی ہے۔آپ اسے پڑھتے ہیں کتاب آپ کو ہنساتی ہے کبھی رلاتی ہے۔کبھی آنسو صفحات پر گرتے ہیں کبھی جذبات ابھرتے ہیں۔کبھی خواہشات جھلکتی ہیں اور خیال بڑھتے ہیں۔کبھی دل مچلتے ہیں کبھی کپکپی طاری ہوتی ہے کبھی پڑھتے پڑھتے نیند آ جاتی ہے۔اس طرح کتاب اپنے دوست کی تنہائی مٹاتی ہے۔

کتاب کے مطالعہ کے شوقین

بعض لوگوں کو پڑھنے کا شوق ہوتا ہے مگر ان کے پاس ان کو خریدنے کی ہمت نہیں ہوتی جس کی وجہ سے وہ اپنے شوق کو پورا کرنے کے لیے کبھی کسی لائبریری اور بک کارنر سے کھڑے کھڑے کچھ پڑھ کر استفادہ کرتے ہیں اور کبھی عاریتاً یعنی ادھار لے کر اپنا شوق پورا کرتے ہیں۔ایک عربی شاعر ادھار کتابیں لے کر پڑھنے والے کو خوب نصیحت کی ہے۔

اَلَا یَا مُسْتَعِیرُ الْکُتُبِ مِنِّی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَاِ نَّ اِمَا رَتِی لَلْکُتُبِ عَارُ
مَحْبُوبِی مِنَ الدُّنْیَا کَتَابُ
فَھَلْ أَبْصَرْتُ مَحْبُوبًا یُّعَارُ

”مجھ سے کتابیں ادھار لینے والو! کتابیں ادھار دینا تو میرے لیے بہت عار ہے کیونکہ دنیا میں میری محبوب چیز کتاب ہے، آپ کا کیا خیال ہے محبوب بھی کبھی کسی کو ادھار دیا جاتا ہے۔“

کتاب دوست لوگ

علامہ مسعودی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ”اے میری کتابو! تم میری جلیس وانیس ہو، تمہارے ظریفانہ کلام سے نشاط اور تمہاری ناصحانہ باتوں سے تفکر پیدا ہوتا ہے۔ تم پچھلوں اور پہلوں کو ایک عالم میں جمع کر دیتی ہو۔ تمہارے منہ میں زبان نہیں، لیکن تم زندوں اور مردوں دونوں کے افسانے سناتی ہو، تم ہمسایہ ہو، لیکن ظلم نہیں کرتیں، عزیز ہو لیکن غیبت نہیں کرتیں، دوست ہو لیکن مصیبت میں ساتھ نہیں چھوڑتیں۔“

جاحظ کہتا ہے: ”کتاب سب سے بہتر خزانہ، بہتر ہم نشین، بہتر شغل، تنہائی کی دوست اور سفر کی رفیق ہے۔“ بعض حکماء کا قول ہے کہ کتابیں علماء کے باغ ہیں۔ متنبّی کہتا ہے: ”انسان کا سب سے بہتر ہم نشین اس کی کتاب ہے۔“ منصور بن مہدی نے مامون سے پوچھا کہ ہم کو علم کب تک حاصل کرنا چاہیے؟ مامون نے جواب دیا کہ جب تک جسم میں جان رہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جن سے بڑھ کر صحابہ میں کوئی متبع سنت نہ تھا، ان کے پوتے عبداللہ بن عبدالعزیز کا یہ حال تھا کہ وہ لوگوں کی صحبت سے بھاگتے تھے، ہمیشہ ہاتھ میں کوئی کتاب لے کر قبرستان میں چلے جاتے تھے اور اس کے مطالعہ میں مصروف رہتے تھے۔ لوگوں نے جب اس کا سبب دریافت کیا تو فرمایا: گورستان سے بڑھ کر کوئی ناصح، کتاب سے بڑھ کر کوئی مونس اور تنہائی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سے بڑھ کر کوئی محافظ ہم کو نظر نہیں آتا۔ (کتاب المحاسن والاضداد ۳/)

تین سوکنوں سے بھاری

امام ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۴ء) بہت بڑے تابعی اور علم حدیث کے امام ہیں۔امام مالک ،سفیان بن عیینہ ،سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ ان کے شاگرد ہیں۔امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کا علم حدیث میں جو مقام ہے،کیا اس میں کوشش اور کثرت مطالعہ کو دخل نہیں؟اس کا جواب ذیل کے واقعہ میں ہے۔امام زہری جب اپنے گھر میں بیٹھتے تھے تو چاروں طرف کتابوں کا انبار رہتا تھا،وہ ان کتابوں کے مطالعہ میں اس قدر مصروف ہو جاتے تھے کہ ان کو کسی چیز کی خبر نہیں رہتی تھی۔ایک دن ان کی بیوی نے تنگ آ کر کہہ دیا: خدا کی قسم یہ کتابیں مجھ پر سوکنوں سے بھی زیادہ بھاری ہیں۔(ابن خلکان :۱/۴۵۱)

سب کچھ بھلا دیا

یاقوت حموی جو مسلمانوں می بہت بڑا جغرافیہ دان گزرا ہے،وہ اپنے وطن اور اہل وعیال کو چھوڑ کر مدتوں مرو میں اس لیے پڑا رہا کہ وہاں کے کتب خانے اس کے لیے زنجیر پا تھے۔وہ خود لکھتا ہے کہ کتب خانے کی دوسو کتابیں میرے گھر میں پڑی رہتی تھیں اور میں ان کی خوشہ چینی میں مصروف رہتا تھا،اس کتب خانے کی محبت نے دل سے ہر شہر کی محبت بھلا دی تھی اور اہل وعیال سے بے خبر کر دیا تھا۔ (مجمع البلدان ، ذکر مرد)

ایک کتاب کا بار بار مطالعہ

آج ہم ایک کتاب کو ایک بار بھی دیکھتے ہیں تو اکتا جاتے ہیں۔علمائے سلف ایک ایک کتاب کو سینکڑوں بار دیکھتے تھے اور پیاس نہیں بجھتی تھی۔ابونصر فارابی نے ارسطو کی کتاب النفس کا سو مرتبہ مطالعہ کیا تھا۔ (ابن خلکان :۲/۲۵۲)

ابن سینا اس درجہ کا شخص ہے کہ اس کے بعد کے تمام حکماء اور فلاسفر اس کی تصنیفات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیے دریوزہ گر ہیں، لیکن وہ اس فضل وکمال کا مالک صرف اس لیے ہوا کہ سلطنت سامانیہ کا وسیع کتب خانہ اس کی آنکھوں کے لیے وقف تھا۔ ایام طالب علمی میں ایک شب بھی کامل اس کی آنکھوں نے خواب کا لطف نہیں اٹھایا اور نہ کسی روز سوا مطالعہ کے کوئی دوسرا شغل رہا، ایک ایک کتاب کو بیسیوں بار پڑھا۔ خود ابن سینا کا بیان ہے کہ میں فارابی کی کتاب طبعیات کا چالیس مرتبہ مطالعہ کیا۔ (کتاب الاطباء: ۷۳/۲)

غیر علمی کاموں کا افسوس

علمائے اسلام میں امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کا جو رتبہ ہے، اس سے کوآشنا نہیں۔ سینکڑوں برس گزرنے پر بھی عربی درس گاہوں کے درو دیوار سے امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کی صدا آرہی ہے۔ دنیاوی مقبولیت کا ثبوت اس سے زیادہ اور کیا ہوگا کہ خوارزم شاہ جو اس وقت بڑے سطوت و جبروت کا بادشاہ تھا وہ خود امام سے ملنے ان کے گھر آتا تھا۔ امام صاحب ہر وقت علمی مشاغل میں مصروف رہتے تھے۔ یہاں تک کہ کھانے میں بھی جو وقت ہوتا تھا۔ امام صاحب کو اس کے بھی ضائع ہونے کا افسوس تھا، امام صاحب کا قول ہے: خدا کی قسم مجھ کو کھانے کے وقت میں علمی مشغولیت کے فوت ہونے کا افسوس ہوتا ہے، کیونکہ زمانہ اور وقت بہت عزیز ہے۔" (عیون الانباء: ۲۳/۲)

کتب بینی سے عشق

صاحب ابن عیاد (المتوفی ۳۸۵ء) تیغ وقلم دونوں کا مالک تھا، سلطنت سامانیہ کا وزیر تھا۔ وہ علم و ادب اور انشاء پردازی کا امام وقت بھی تھا۔ صاحب کو کتب بینی سے عشق تھا۔ سفر ہو یا اقامت وہ مطالعہ سے فارغ نہ بیٹھتا تھا۔ کتب بینی کے ساتھ اس کا عشق اس سے ظاہر ہے کہ خاندان بنو بویہ کے عظیم الشان نوح بن منصور نے سلطنت بویہ کی وزارت کی پیش کش کی اور بخارا بلایا تو صاحب نے سب سے بڑا عذر یہ پیش کیا کہ یہاں سے ہٹنے کے لیے صرف میری کتابوں کی بار برداری کے لیے چار سو اونٹوں کی ضرورت ہوگی۔ صاحب ابن عباد جب عام سفر کے لیے نکلتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا تو تیس اونٹوں پر صرف علم وادب کی کتابیں لدی رہتی تھیں۔

(ابن خلقان: ۱/ ۳۰)

سفر میں بھی ساتھ نہ چھوڑا

فتح بن خاقان، خلیفہ متوکل کا وزیر تھا، ایک وزیر کے لیے علمی شوق قائم رکھنا نہایت مشکل تھا، فتح بن خاقان اپنی عبا کی آستین اور جیب میں ہمیشہ کتاب رکھتا تھا تو فتح خلیفہ کی واپسی تک اپنی کتاب کے مطالعہ میں مشغول رہتا تھا، یا خود فتح جب نماز وضروری حاجت کے لیے اٹھتا تھا تو آمد ورفت کے راستہ میں بھی کتب بینی سے باز نہیں آتا تھا۔

(فوات والفیات ص/ ۲)

علامہ مجدالدین فیروز آبادی جس پایہ کے شخص تھے، وہ ان کی تصنیف قاموس سے ظاہر ہے، جس کی مقبولیت کی انتہاء ہے کہ خود لغت کا نام قاموس قرار پا گیا، لیکن یہ رتبہ کمال علامہ موصوف کا بلا کوشش مطالعہ حاصل ہوا؟ خود ان کا بیان ہے کہ ہر روز جب تک میں دوسطریں حفظ نہ کر لیتا ، رات کو آرام نہ کرتا۔ یہ شوق سفر میں بھی معدوم نہ ہوتا ، جب علامہ موصوف سفر میں چلتے تو سامان سفر میں چند اونٹوں پر صرف ان کے مطالعہ کی کتابیں لدی رہتیں۔

(ابن خلقان: ۱/ ۳۳٤)

مجھے کوئی نئی بات نہیں ملتی

محمد بن جہم علمائے سلف میں بہت بڑا افاضل تھا۔ کثرت معلومات کے سب سے اس کا یہ حال تھا کہ بہت سی ضخیم ومطول اور سینکڑوں مختصر کتابیں وہ دیکھ ڈالتا تھا۔ لیکن کوئی نئی بات اس کو نہیں معلوم ہوتی تھی، لیکن کیا یہ وسعت علم کثرت مطالعہ کے بغیر پیدا ہوگئی تھی۔

(کتاب المحاسن و الاضداد ص/ ۳۰)

تین راتوں کے سوا ہر رات کتاب پڑھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن رشد جو مشرق کا فلسفی اعظم ہے، اس کو کتب بینی کا اس قدر شوق تھا کہ تمام عمر تین راتوں کے سوا اور کبھی اس سے یہ فریضہ قضا نہیں ہوا۔ (الندوہ ، حالات ابن رشد)

پاسبانوں کی قندیل کی روشنی میں مطالعہ کیا

ابو نصر فارابی کو جس چیز نے مشرق کا سب سے نامور حکیم بنا دیا، وہ کتابوں کا مطالعہ ہے، گو فارابی مفلس اتنا تھا کہ گھر میں چراغ تک نہ تھا۔ مگر شوق چین نہ لینے دیتا تھا، رات کو جاگ جاگ کر پاسبانوں کی قندیل کی روشنی میں مطالعہ اور تصنیف کرتا تھا۔

(طبقات الاطباء:۲/۳٤)

مکمل کتب خانے کا مطالعہ کیا

ابو مظفر بن معروف مصری چھٹی صدی کا ایک مشہور فاضل تھا۔ کتب بینی کا اس درجہ کا شائق تھا کہ ایک بہت بڑا عظیم الشان کتب خانہ قائم کیا، جس میں مختلف فن کی ہزاروں کتابیں تھیں اور یہ تمام کتابیں اس کی نظر سے گزر چکی تھیں۔ اور ہر ایک کتاب پر اس کے خود ہاتھ کے حاشیے چڑھے ہوئے تھے۔ ابو المظفر کا زیادہ تر وقت اسی کتب خانہ میں بسر ہوتا تھا۔

(طبقات الاطباء :۲/۱۰۸)

لائبریروں کی کمی

اس وقت ۱۸ کروڑ آبادی کے ملک پاکستان میں صرف ۹۰ بڑی لائبریریاں ہیں اور ان میں سے ۲۰ سے زائد یونیورسٹیوں کی ملکیت ہے۔ جہاں عام آدمی کی رسائی نہیں۔

پاکستان کی سب سے بڑی لائبریری میں صرف ۴ لاکھ کتابیں ہیں۔ جبکہ امریکہ کی صرف ایک لائبریری میں ایک کروڑ دس لاکھ سے زائد کتابیں ہیں۔

دینا کی بہترین کتاب

جسے خالق اور مخلوق میں فرق ہے اسی طرح خالق اور مخلوق کی کتابوں میں بھی فرق ہے۔ دنیا کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب سے بہترین کتابیں خالق کائنات کی آسمانی کتابیں ہیں، جن پر ایمان ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے۔لیکن ان میں سے سب سے بہترین کتاب قرآن مجید کو پڑھنا، سمجھنا، سیکھنا، سکھانا اور اس کی ہر بات پر عمل پیرا ہونا ہر ایک کے لیے ضروری ہے۔عام کتاب کوئی پڑھے تو پڑھا لکھا اور معزز ہے اگر نہ پڑھے تو مجرم اور گنہگار نہیں مگر اللہ کی کتاب سے روگردانی دنیا و آخرت کی ذلت کا سبب ہے۔

اللہ کی کتاب سے ہر طرح کا تعلق اور رشتہ آدمی کو نفع دیتا ہے۔آیئے اپنا رشتہ اللہ کی کتاب سے استوار کریں۔

کتاب اللہ پڑھنے کا اجر

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ الم حَرْفٌ وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ))

”جو شخص قرآن کا ایک حرف پڑھے گا تو اس کے لیے ہر حرف کے عوض ایک نیکی جو دس نیکیوں کے برابر ہے (یعنی قرآن کے ہر حرف کے عوض دس نیکیاں ملتی ہیں) میں یہ نہیں کہتا کہ سارا الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے (یعنی الم کہنے سے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں)۔“

ترمذی، ثواب القرآن، باب ماجاء فیمن قرأ حرفا ....(۲۹۱۰) و الصحیحة (۶۶۰)

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جس نے رات میں سو آیات تلاوت کیں اس کے لیے رات بھر کا قیام لکھ دیا جاتا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے“

مسند احمد (٤/ ١٠٣) والدارمی (٣٤٥) وصحیح الجامع الصغیر (٤٦٦٨) صحیح

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

”بآواز بلند قرآن کریم پڑھنے والا شخص ظاہری صدقہ دینے والے کی طرح ہے اور آہستہ قرآن پڑھنے والا شخص چھپا کر صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔“

ابو داؤد، الصلاة، باب فی رفع الصوت بالقراءة فی صلاة اللیل (١٣٣٣)

کتاب اللہ کی تلاوت کرنے والے مؤمن ہیں

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿الَّذِیْنَ ءَاتَیْنَا هُمُ الْكِتَابَ یَتْلُوْنَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ أُولَئِكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهِ﴾ (البقرہ: ١٢١)

”جن لوگوں کو ہم نے کتاب عنایت کی ہے وہ اسے (ایسے) پڑھتے ہیں جیسے اسے پڑھنے کا حق ہے، یہی لوگ اس پر ایمان رکھنے والے ہیں۔“

کتاب اللہ پڑھنے والے بے ضرر تاجر

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً یَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ﴾ (فاطر: ٢٩)

”جو اللہ تعالی کی کتاب پڑھتے اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت (کے فائدے) کے امیدوار ہیں جو کبھی ختم وتباہ نہیں ہوگی“

کتاب اللہ کی تلاوت کرنے والے ہدایت یافتہ ہیں

﴿ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ﴾ (۳۹/ الزمر ۲۳)

''اللہ تعالی نے نہایت اچھی باتیں نازل فرمائی ہیں (یعنی) کتاب (جس کی آیتیں) باہم ملتی جلتی (ہیں) اور بار بار پڑھی جاتی (ہیں) جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں، پھر ان کے بدن اور دل نرم (ہوکر) اللہ تعالی کے ذکر کی طرف (متوجہ) ہوجاتے ہیں، یہی اللہ تعالی کی ہدایت ہے اس کے ذریعے جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جسے اللہ تعالی گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔''

کتاب اللہ کی تلاوت کرنے والے کی خوشبو

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ))

''اس مومن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے۔ ترنجبین (نارنگی) جیسی ہے کہ اسکی خوشبو بھی اچھی ہے اور اسکا ذائقہ بھی اچھا ہے''

((وَالَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالتَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ))

«(«اس مومن کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا ہے۔ کھجور جیسی ہے اسکی خوشبو نہیں لیکن اسکا ذائقہ میٹھا ہے»)»

((وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«««اس منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے۔خوشبو دار پودے (جیسے گلاب وغیرہ) کیطرح ہے کہ جس کی خوشبو اچھی ہے اور ذائقہ تلخ ہے"

((وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِی لَا یَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَیْسَ لَهَا رِیحٌ وَ طَعْمُهَا مُرٌّ))

«««اس منافق کی مثال جو قرآن نہیں پڑھتا ہے۔اندرائن (تمہ) جیسی ہے جس میں خوشبو نہیں اور اسکا ذائقہ بھی کڑوا ہے»»»

صحیح بخاری، فضائل القرآن، باب فضل القرآن علی سائر الکلام (٥٠٢٠) صحیح ومسلم، صلاۃ المسافرین (٧٩٧)

کتاب اللہ کی تلاوت کرنے والے معزز فرشتوں کے ساتھ

سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ۔وَالَّذِی یَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَیَتَتَعْتَعُ فِیهِ وَهُوَ عَلَیْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ))

"قرآن مجید (کی) تلاوت کا ہر ماہر نیک بزرگ اور کاتب فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآن مجید پڑھتے ہوئے اٹکتا ہے، پڑھتے ہوئے اسے مشکل پیش آتی ہے، اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔"

صحیح بخاری، التفسیر باب سورۃ عبس (٤٩٣٧) وصحیح مسلم (٧٩٨)

اللہ کی کتاب سے عزتیں ملتیں ہیں

جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّ اللَّهَ یَرْفَعُ بِهَذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَیَضَعُ بِهِ آخَرِینَ))

"یہ وہ کتاب ہے جس کی وجہ سے بہت سی قومیں ذلیل، تباہ اور برباد ہوجاتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور بہت سی قوموں کو اللہ عزت وعروج نصیب کر دیتا ہے۔"

صحیح مسلم ، فضائل القرآن (۱۸۹۷) وابن ماجه (۲۰۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرًا لَيْلًا فَأُسْرِجَ لَهُ سِرَاجٌ فَأَخَذَهُ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ))

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر میں (تحقیق کے لیے) رات کے وقت اتری تو آپ کے لیے چراغ سے روشنی کی گئی آپ نے میت کو قبلے کی طرف سے پکڑا"

اور فرمایا کہ:

((رَحِمَكَ اللَّهُ إِنْ كُنْتَ لَأَوَّاهًا تَلَّاءً لِلْقُرْآنِ))

"اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے تم بہت نرم دل اور قرآن کی اکثریت سے تلاوت کرنے والے تھے"

آپ نے اس کے جنازہ پر چار تکبیریں پڑھی۔

جامع ترمذی ، الجنائز ، (۱۰۵۷)

کتاب اللہ پڑھنے والوں پر رحمت کی برسات

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ تَعَالَى يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ))

"جب بھی کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر (یعنی مسجد) میں اکٹھے ہو کر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور اسے ایک دوسرے کو پڑھاتے ہیں، ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور رحمت الٰہی انہیں اپنی آغوش میں لے لیتی ہے اور فرشتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان پر سایہ فگن ہوتے ہیں اور اللہ تعالی ان کا تذکرہ اپنے پاس موجود مخلوق میں کرتا ہے ۔''

صحیح مسلم، الذکر والدعاء باب فضل الجتماععل تلاوۃالقرآن وعلی الذکر (٦٨٥٣)وابوداود (٤٩٤٦)

یکم مئی 1886ء

مزدوراں کا عالمی دن

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَى بِنَا حَاسِبِينَ﴾

''اور قیامت کے دن ہم انصاف کے ترازو قائم کریں گے پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا اور اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی عمل ہوگا تو اسے بھی ہم لے آئیں گے اور ہم ہی حساب لینے کے لئے کافی ہیں۔'' (الانبیاء: ٤٧)

تمہیدی کلمات:

یکم مئی 1886ء کو امریکہ کے شہر شکاگو میں عالمی مزدور تحریک کے کارکنان اپنے مطالبات منوانے کے لیے جمع ہوئے تو سامراجی طاقتوں کے حکم پر وحشی سپاہیوں نے انہیں گولیوں سے بھون ڈالا جو بچے تو زخمی ہو کر اپنے گھروں کو لوٹے۔اس کے تقریبا تین سال بعد 1889ء میں یہ فیصلہ سنایا گیا کہ ہر سال یکم مئی کو اس عظیم سانحے کی یاد میں یوم مئی منایا جائے گا۔جو کہ اب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک تہوار کی شکل اختیار کر چکا ہے جس میں تحفظ حقوق مزدوراں تنظیموں کا مقصد صرف یہ رہ جاتا ہے، نشستن، گفتن و برخاستن۔ چند لوگ اکٹھے ہوئے نعرے لگے، شور وغوغا ہوا اور بس۔

جبکہ مزدور کی حالت یہ ہے کہ وہ مہنگائی کے عفریت کے آہنی پنجوں میں جکڑا یاس وناامیدی سے اپنی سانسیں پوری کررہا ہوتا ہے۔ اس لیے کہ ہیں تلخ بہت بندہ مزدور کے اوقات۔ یکم مئی آتا ہے مزدور اپنے بچوں کے پیٹ بھرنے کے لیے فکر معاش میں اس دن سے بے خبر ہو کر نکل کھڑا ہوتا ہے اس لیے کہ وہ جانتا ہے یہ دن منانے سے بچوں کی بھوک نہیں مٹ سکتی۔ کچھ بطور احتجاج اور صاحب منصب لوگوں سے نالاں ہو کر خودکشی کا ارتکاب کر لیتے ہیں۔ شاعر اپنے انداز میں کچھ یوں ترجمانی کرتا ہے:

یہاں مزدوروں کو مرنے کی جلدی کچھ یوں بھی ہے محسن
کہیں جیون کی کشمکش میں کفن مہنگا نہ ہو جائے

مزدور جن کے آرام وسکون اور ترقی وخوشحالی کے لیے اپنی جان مارتا ہے وہ اسے صلہ کیا دیتے ہیں، سولہ سولہ گھنٹے یا اس سے کم وبیش کام اور اجرت اتنی کہ اچھا لباس، بیماری کی صورت میں کسی اچھے ڈاکٹر سے علاج تو کجا اپنا کچن نارمل چلانا بھی مزدور کے لیے مشکل ہو جاتا ہے۔ اگر صاحب ثروت لوگ کبھی یہ سوچ لیں کہ ہم جو کچھ اپنے ماتحت افراد سے سلوک روا رکھتے ہیں اگر ہم ان کی جگہ ہوں تو کیا بآسانی اتنی اجرت میں اپنی ضروریات پوری کر سکیں گے۔ ایسی فکر کچھ تبدیلی کے امکانات روشن کر سکتی ہے اور بندہ مزدور کی تلخی میں کچھ کمی واقع ہو سکتی ہیں۔ لیکن بدقسمتی ایسی سوچ ناپید ہو چکی ہے جو دوسروں کے لیے ہمدردی کا جذبہ پیدا کرے۔ یہاں تو حالات ہی کچھ اور ہیں بندہ جوتا بنانے کی فیکٹری میں ملازم ہے لیکن اچھا جوتا پہننا نصیب نہیں، بھٹے پر مزدور ہے لیکن اپنا مکان نہیں، سونے کی کان میں ملازم ہے لیکن اپنی بیٹی کے کانوں میں پیتل کی بالیاں ڈال کر بیاہ دیتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شاید مزدور کے لیے ہمدردی کا جذبہ اس لیے نہیں رہا کہ سونے کے چمچ لیے پیدا ہونے والوں نے جب آنکھیں کھولیں تو انہوں نے دولت کی ریل پیل دیکھی انہیں کیا خبر ایک مزدور کے مسائل کیا ہیں۔؟ اس کے تلخ اوقات کا ادراک وہی کر سکتا ہے جو خود ان حالات سے گزرا ہو۔

مزدور اور اسلامی تعلیمات

صرف اسلام کی ہی تعلیمات ہیں جو ایک مزدور کے لیے ہمدردی کا جذبہ پیدا کرتی ہیں جو ظلم اس نچلے طبقہ کے افراد پر ڈھایا جاتا ہے اسلام اس کی یکسر مذمت کرتا ہے اور ان کے حقوق کی ادائیگی پر زور دیتا ہے۔ اسلام میں مزدور طبقہ کا مقام اور جو ان کے حقوق بیان ہوئے ہیں ان کا ذکر کیا جاتا ہے۔

مزدور کا مقام مرتبہ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دیکھا کہ ایک ہٹا کٹا نوجوان تیزی کے ساتھ آلات کسب لے کر سامنے سے گزر گیا، کسی نے کہا کاش یہ جوان اللہ کے راستے میں بھی اسی طرح کی تیز رفتاری کا مظاہرہ کرتا، یہ سن کر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((إِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعَى عَلَى وَلَدِهِ صِغَارًا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَإِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعَى عَلَى أَبَوَيْنِ شَيْخَيْنِ كَبِيرَيْنِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَإِنْ كَانَ يَسْعَى عَلَى نَفْسِهِ يُعِفُّهَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ ، وَإِنْ كَانَ خَرَجَ رِيَاءً وَمُفَاخَرَةً فَهُوَ فِي سَبِيلِ الشَّيْطَانِ))

''ایسا مت کہو، یہ شخص اگر اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کی پرورش کے لیے جدوجہد کر رہا ہے تو یہ بھی اللہ کے راستے میں (جہاد کرنے والوں کی طرح) ہے، اگر اپنے ضعیف اور بوڑھے والدین کے لیے جا رہا ہے تب بھی اللہ کے راستے میں ہے اور اگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ حرام رزق سے بچنے کی خاطر اپنی ذات کے لیے سعی کر رہا ہے تب بھی اللہ کے راستے میں ہے، ہاں اگر ریا کاری اور جوانی کے زعم میں اس کے یہ قدم اٹھ رہے ہیں تب یہ شخص شیطان کے راستے میں ہے۔''

المعجم الکبیر للطبرانی (۲۸۲) وصحیح الترغیب والترھیب (۱۹۵۹)

کھانا کھلانا، لباس پہنانا اور طاقت سے بڑھ کر کام نہ لینا

معرور کہتے ہیں کہ میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے (مقام) ربذہ میں ملاقات کی اور ان کے جسم پر جس قسم کا تہبند اور چادر تھا اسی قسم کی چادر اور تہبند ان کے غلام کے جسم پر تھا، میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے اس کا سبب پوچھا تو وہ کہنے لگے کہ میں نے ایک شخص کو (جو میرا غلام تھا) گالی دی یعنی اس کو ماں سے غیرت دلائی تھی، یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کو پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم) نے (مجھ سے) فرمایا کہ اے ابوذر!

((أَعَيَّرْتَهُ بِأُمِّهِ؟ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ، إِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ، جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ، فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلاَ تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ))

''کیا تم نے اسے اس کی ماں کی غیرت دلائی ہے، تم ایسے آدمی ہو کہ (ابھی) تم میں جاہلیت (کا اثر باقی) ہے تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں، ان کو اللہ نے تمہارے قبضہ میں دیا ہے، جس شخص کا بھائی اس کے قبضہ میں ہو اسے چاہئے کہ جو خود کھائے اس کو بھی کھلائے اور جو خود پہنے وہی اس کو پہنائے اور (دیکھو) اپنے غلاموں سے اس کام کا نہ کہو جو ان پر شاق ہو اور اگر ایسے کام کی ان کو تکلیف دو تو خود بھی ان کی مدد کرو۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بخاری ، الإيمان ، المعاصی من أمر الجاهلية ، ولا يكفر صاحبها بارتكابها إلا بالشرك (٣٠) ومسلم:(١٦٦١)

ساتھ بٹھا کر کھانا کھلانا

ہمارے معاشرے میں مزدور طبقہ کے ساتھ مل کر کھانا عیب سمجھا جاتا ہے اور ان کو اپنی تقریبات میں بلانا اپنی شان کے منافی سمجھا جاتا ہے ۔لیکن اسلام آجر واجیر کے درمیان بعد کو ختم کرنے کی تلقین کرتا ہے۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا صَنَعَ لِأَحَدِكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ ، ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ ، وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ ، فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ ، فَلْيَأْكُلْ ، فَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوهًا قَلِيلًا ، فَلْيَضَعْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ))

”جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے لیے اس کا کھانا تیار کرے پھر اسے لے کر حاضر ہو اس حال میں کہ اس نے اس گرمی اور دھوئیں کو برداشت کیا ہو تو آقا کو چاہیے کہ وہ اسے اپنے ساتھ بٹھا کر کھلائے پس اگر کھانا بہت ہی کم ہو تو کھانے میں اسے ایک یا دو لقمے اس کے ہاتھ پر رکھ دے۔“

[مسلم ،الأيمان، باب إطعام المملوك مما يأكل، وإلباسه مما يلبس، ولا يكلفه ما يغلبه(١٦٦٣)وابوداود(٣٨٤٦)]

بد دعا نہ کرنا

عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ صاحب اقتدار یا مال دار لوگ اپنے ماتحت افراد کو گالی گلوچ کرتے ہیں ان کے لیے نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہیں جنہیں ایک شریف آدمی سن بھی نہیں سکتا اور بعض اوقات ان کے لیے تباہی و بربادی کی بد دعا کرنا شروع کر دیتے ہیں اسلام سلامتی دیتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ ، وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ ، وَلَا تَدْعُوا عَلَى خَدَمِكُمْ ، وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ ، لَا تُوَافِقُوا مِنَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَاعَةَ نَيْلٍ فِيهَا عَطَاءٌ ، فَيَسْتَجِيبَ لَكُمْ))

''بددعا نہ کرو اپنے اوپر، نہ اپنی اولاد پر، نہ اپنے خادموں پر، اور نہ اپنے مالوں پر کیونکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ گھڑی ایسی ہو جس میں دعا قبول ہوتی ہے۔ ''

ابوداود، باب النهى عن أن يدعو الإنسان على أهله وماله(١٥٣٢)

ملازم کو سزا دینے سے پرہیز کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے:

((مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَادِمًا قَطُّ ، وَلَا امْرَأَةً)) مسنداحمد(٢٥٧١٥)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی خادم اور کسی عورت کو کبھی نہیں مارا۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھا اور عرض کیا کہ میرے غلام ،نوکر مجھ سے جھوٹ بولتے خیانت کرتے اور میری نافرمانی کرتے ہیں۔ لہذا میں انہیں گالیاں دیتا اور مارتا ہوں، مجھے بتائیے کہ میرا اور ان کا کیا حال ہوگا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ان کی خیانت نافرمانی اور جھوٹ بولنے کا تمہاری سزا سے تقابل کیا جائے گا۔ اگر سزا ان کے جرموں کے مطابق ہوئی تو تم اور وہ برابر ہو گئے نہ ان کا تم پر حق رہا اور نہ تمہارا ان پر اگر تمہاری سزا کم ہوئی تو یہ تمہاری فضیلت کا باعث ہوگا اور اگر تمہاری سزا ان کے جرموں سے بڑھ گئی تو تم سے بدلہ لیا جائے گا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر وہ شخص روتا چلاتا ہوا وہاں سے چلا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم نے قرآن کریم نہیں پڑھا۔؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئاً وَإِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَى بِنَا حَاسِبِينَ﴾

''اور قیامت کے دن ہم انصاف کے ترازو قائم کریں گے پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا اور اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی عمل ہوگا تو اسے بھی ہم لے آئیں گے اور ہم ہی حساب لینے کے لئے کافی ہیں۔'' (الانبیاء: ٤٧)

اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں ان کے اور اپنے لئے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں دیکھتا کہ انہیں آزاد کروں میں آپ کو گواہ بنا کر آزاد کرتا ہوں۔

صحیح ترمذی، تفسیر القرآن، باب سورة الأنبیاء(٣١٦٥)وأحمد(٦/ ٢٨٠)

معاف کرنے کا حکم

انسان ہونے کے ناطے ملازم طبقہ سے غلطیاں ہو جاتی ہیں اس سے انسان کو آگ بگولہ نہیں ہو جانا چاہیے بلکہ اپنے اندر برداشت پیدا کرنی چاہیے اور صبر کا دامن تھامنا چاہیے جس قدر ممکن ہو ان سے درگزر ہی کی جائے یہی نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے رسول ﷺ!

((كَمْ نَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ؟ فَصَمَتَ، ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ الْكَلَامَ، فَصَمَتَ، فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ، قَالَ :اعْفُوا عَنْهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ہم خادم کا کس حد تک جرم معاف کریں؟ آپ ﷺ خاموش رہے اس نے پھر وہی بات کہی آپ ﷺ پھر خاموش رہے جب تیسری مرتبہ اس نے یہ بات کہی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ۔ ہر روز ستر مرتبہ اپنے غلام کو معاف کرو۔''

ابو داود، الأدب، باب فی حق المملوك (٥١٦٤) وترمذی (١٩٤٩)

اجرت نہ دینا

ایسا ظالم طبقہ بھی موجود ہے جو کام پورا لیتا ہے اور اجرت کم دیتا ہے یا پھر بالکل ہی نہیں دیتا بلکہ کچھ تو مطالبے کہ صورت میں حد ظلم پھیلا نگتے ہوئے جان سے مار دینے کی دھمکیاں دیتے ہیں ایسے بدنصیب لوگ اللہ تعالیٰ کو دشمنی کی دعوت دیتے ہیں۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ القِيَامَةِ :رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِ أَجْرَهُ))

''میں قیامت کے دن تین آدمیوں کا حریف اور مدمقابل ہوں گا ایک وہ جو میرا نام لے کر عہد کرے پھر توڑ دے، دوسرا وہ شخص جس نے کسی آزاد کو بیچ دیا اور اس کی قیمت کھائی، تیسرا وہ شخص جس نے کسی مزدور کو کام پر لگایا کام پورا لیا لیکن اس کی مزدوری نہ دی۔''

بخاری، البیوع ،باب إثم من باع حرا (٢٢٢٧) وابن ماجه (٢٤٤٢)

اجرت دینے میں جلدی کرنا

کچھ لوگ مزدوری کی ادائیگی میں سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور کچھ جان بوجھ کر تاخیر کرتے ہیں اسلام ان کو اچھا نہیں کہتا بلکہ حتی الوسع جلد از جلد ادائیگی کر دی جائے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَعْطُوا الْأَجِيرَ أَجْرَهُ، قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ))

''مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے قبل ادا کردو۔''

ابن ماجه ،الرهونه ،باب أجر الأجراء (٢٤٤٣) شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے

مزدوروں کی مزدوری دینے سے مشکلیں آسان

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تم سے پہلے لوگوں میں سے تین آدمی (ایک ساتھ کام کے لیے) چلے حتی کہ وہ رات کے وقت ایک غار کے پاس پہنچے اور وہ تینوں اس میں داخل ہوگئے۔ (اتفاقاً) ایک پتھر پہاڑ سے لڑھکا اور اس نے غار کا منہ بند کردیا۔ تو انہوں نے کہا کہ اس پتھر سے ہمیں کوئی چیز نجات نہیں دے سکتی نجات کی صرف یہ ایک صورت ہے کہ تم اپنے نیک اعمال کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ چنانچہ ان میں سے ایک شخص کہنے لگا کہ اے اللہ! میرے ماں باپ بوڑھے تھے اور میں ان سے پہلے نہ تو اپنے بچوں کو دودھ پلاتا تھا اور نہ لونڈی غلاموں کو۔ ایک دن اتفاق سے کسی کام میں مجھ کو دیر ہوگئی حتی کہ جب میں ان کے پاس آیا تو وہ سو چکے تھے لہٰذا میں نے ان کے لیے شام کا دودھ دوہا اور برتن ہاتھ میں اٹھا کر ان کے پاس آیا تو مین نے ان کو سوتا ہوا پایا تو مجھے یہ بات گوارا نہ ہوئی کہ میں ان سے پہلے اپنے گھر والوں کو اور لونڈی غلاموں کو دودھ پلاؤں۔ اس لیے میں ٹھہر گیا اور (دودھ کا بھرا ہوا) پیالہ میرے ہاتھ میں تھا اور میں ان کے بیدار ہونے کا انتظار کرنے لگا۔ حتی کہ صبح ہوگئی تب وہ دونوں بیدار ہوئے اور انہوں نے اپنا شام کا دودھ صبح کے وقت پیا۔

((فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا))

اے اللہ! اگر میں ے یہ کام محض تیری رضامندی حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو اس پتھر کی وجہ سے پریشانی میں ہم ہیں اس سے ہمیں نجات دے۔ چنانچہ وہ پتھر ہٹ گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگر وہ ابھی اس سے نہیں نکل سکتے تھے۔

دوسرے شخص نے کہا اے اللہ! میرے چچا کی ایک بیٹی تھی جو تمام لوگوں سے مجھے زیادہ محبوب تھی، میں نے اس سے برے کام کی خواہش کی مگر وہ نہ مانی حتی کہ اک سال جب قحط پڑا تو اس کو کچھ ضرورت پیش آئی تو وہ میرے پاس آئی اور میں نے اس کو ایک سو بیس اشرفیاں اس شرط پر دیں کہ وہ مجھے اپنی ذات پر برائی کا موقع دے گی۔ اس نے اس (شرط کو مجبوراً مان لیا) حتی کہ جب مجھے اس پر کنٹرول حاصل ہو گیا تو وہ کہنے لگی کہ میں تیرے لیے اس بات کو جائز نہیں سمجھتی کہ تو مہر (پردہ بکارت) کو ناحق توڑے اے اللہ پاک میں نے یہ سن کر اس کے ساتھ ہم بستری کرنے کو گناہ سمجھا اور اس سے علیحدہ ہو گیا حالانکہ وہ تمام لوگوں سے مجھے زیادہ محبوب تھی اور میں نے جس قدر اشرفیاں اس کو دی تھیں وہ بھی واپس نہ لیں۔ حالانکہ میں نے یہ کام محض تیری رضا مندی حاصل کرنے کے لیے کیا ہو تو جس مصیبت میں ہم ہیں اس کو ہم سے دور کر دے۔ وہ پتھر مزید ہٹ گیا۔ مگر اب بھی وہ اس سے نہیں نکل سکتے تھے۔

اب تیسرے شخص نے کہا کہ اے اللہ! میں نے کچھ لوگوں کو مزدوری پر لگایا تھا اور انہیں ان کی مزدوری دے دی تھی۔ سوائے ایک شخص کے کہ اس نے اپنی مزدوری نہ لی اور (ناراض ہو کر) چلا گیا۔ تو میں نے اس کی مزدوری کو کاروبار میں لگا دیا۔ حتی کہ بہت مال اس سے حاصل ہو گیا۔ وہ کافی عرصے کے بعد میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے اللہ کے بندے! مجھے میری مزدوری دے دے۔ میں نے اس سے کہا کہ جس قدر اونٹ اور گائیں، بکریاں اور غلام تو دیکھ رہا ہے یہ سب تیری مزدوری کے ہیں۔ اس نے کہا کہ اے اللہ کے بندے کیا تو میرے ساتھ مذاق کرتا ہے؟ میں نے کہا کہ میں تیرے ساتھ مذاق نہیں کرتا تو اس نے وہ تمام چیزیں لے لیں اور ان کو ہانک کر لے گیا، ایک چیز بھی ان میں سے نہ چھوڑی۔ اے اللہ اگر میں نے یہ کام محض تیری رضا مندی حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو جس مصیبت میں ہم ہیں اس کو ہم سے دور کر دے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ وہ پتھر بالکل ہٹ گیا اور وہ اس طرح غار سے باہر نکل (کر اپنے کام کو چل دیے)۔

بخاری، احادیث الانبیاء، باب حدیث الغار (٣٤٦٥)

مئی ۱۹۱۴ء

مدر ڈے

ماؤں کا عالمی دن

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾. (الأحقاف: ١٥)

"اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا اس کی ماں نے اس کو تکلیف سے پیٹ میں رکھا اور تکلیف ہی سے جنا اور اس کا پیٹ میں رہنا اور دودھ چھڑانا ڈھائی برس میں ہوتا ہے یہاں تک کہ جب خوب جوان ہوتا ہے اور چالیس برس کو پہنچ جاتا ہے تو کہتا ہے کہ اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ تو نے جو احسان مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیے ہیں ان کا شکر گزار رہوں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ کہ نیک عمل کروں جن کو تو پسند کرے اور میرے لئے میری اولاد میں صلاح (و تقویٰ) دے میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں فرمانبردار ہوں۔"

تمہیدی کلمات (غیر اسلامی مذاہب)

جولیا وارڈ نامی خاتون ممتاز شاعرہ عظیم مصور انسانی حقوق کی انتھک کارکن کی والدہ ۱۸۷۰ء میں مئی کے دوسرے اتوار فوت ہوگئی۔ وہ اپنی ماں سے بہت زیادہ محبت کرتی تھی۔ اس نے ہر سال مئی کے دوسرے اتوار کو خاص اپنی امی کے نام موسوم کرلیا۔ اور سارا دن اسی کی یاد میں مناتی اور محبت کا اظہار کرتی اور آہستہ آہستہ یہ دن امریکہ کے علاوہ دوسرے ممالک میں رواج پانے لگا۔ مدرڈے کو امریکہ میں ۱۸۷۷ء میں باقاعدہ منانے کا رواج شروع ہوگیا۔ ۱۹۰۷ء میں انا جاروس خاتون نے جو امریکہ میں تعلیم کے پیشے سے وابستہ تھی مدرڈے کے حوالے سے ایک باقاعدہ تحریک شروع کی۔ اور پھر اس نے اپنے آبائی علاقہ فلاڈیلفیا میں پہلی مرتبہ بڑی شان وشوکت سے مدرڈے منایا جس سے امریکہ کی کئی ریاستوں میں بھی یہ منایا گیا اب اس دن کے پیش نظر امریکہ بھر کے کلیساؤں میں خصوصی دعائیہ تقریبات کا آغاز شروع ہونے لگا اور لوگوں کا مطالبہ بڑھنے لگا کہ امریکی صدر خود مدر ڈے کا اعلان کرے اور اسے سرکاری سطح پر منایا جائے آخر کار امریکی صدر ووڈولسن نے ماؤں کے احترام میں ۱۹۱۴ء میں مئی کے دوسرے اتوار کو قومی دن قرار دے دیا۔

جبکہ اس سے پہلے قدیم یونان میں کئی دیوتاؤں کو جنم دینے والی سائی بیلے کا یادگاری دن بھی منایا جاتا تھا۔ رومن لوگ جونو دیوی کی یاد میں ایک دن مخصوص کر کے اپنی اپنی ماؤں کو خوش کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

ہندوستان میں بھی "ماتا تیرتھا" کا دن ماں کو پوجنے کا دن قرار دیا جا چکا ہے جو آج تک منایا جاتا ہے۔ برطانیہ میں اس دن کو "مدرنگ سنڈے" کا نام دیا گیا ہے۔ اور مدرنگ سنڈے کی روایت ۱۶ویں صدی سے قائم ہے اس موقع پر سب لوگوں کو کام کام چھوڑ کر پورا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دن اپنی ماؤں کے ساتھ گزارنے کی تلقین کی جاتی ہے اور ماؤں کو تحائف پیش کیے جاتے ہیں۔

اسلام اور مائیں

یہ تو مغربی دنیا تھی کہ جس میں بوڑھے والدین سال بھر مدر ڈے اور مدر نگ سنڈے کو انتظار کرتے رہتے ہیں کہ کب وہ دن آئے کہ ہماری اولاد ہمیں اولڈ ہاؤس میں ملنے اور تحائف پیش کرنے آئے مگر اسلام اور اسلامی معاشرے میں ماں سے محبت کے لیے ہر طلوع ہونے والا دن ''مدر ڈے'' ہے۔

آج پاکستان اور دنیا بھر کے مسلم ممالک بھی مدر ڈے مناتے ہیں مگر وہ اس موقع پر یہی پیغام دیتے کہ اسلام نے ہر دن کو مدر ڈے بنایا ہے جس دن کا آغاز ماں کے دیدار اور دعا سے خالی ہو وہ دن خیر و برکت سے خالی ہی رہ جاتا ہے۔

میرے رب نے ماں کو ایسا رتبہ دیا
محبت سے ماں کو دیکھنے کو عبادت بنا دیا

قرآن اور ماں

قرآن مجید میں واضع لفظوں میں پانچ مرتبہ ماں باپ کا ذکر آیا ہے، آیئے اسے پڑھتے ہیں:

پہلا مقام: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ﴾. (الأحقاف: ١٥)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

’’اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا اس کی ماں نے اس کو تکلیف سے پیٹ میں رکھا اور تکلیف ہی سے جنا اور اس کا پیٹ میں رہنا اور دودھ چھڑانا ڈھائی برس میں ہوتا ہے یہاں تک کہ جب خوب جوان ہوتا ہے اور چالیس برس کو پہنچ جاتا ہے تو کہتا ہے کہ اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ تو نے جو احسان مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کئے ہیں ان کا شکر گزار رہوں اور یہ کہ نیک عمل کروں جن کو تو پسند کرے اور میرے لئے میری اولاد میں صلاح (و تقویٰ) دے میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں فرمانبردار ہوں۔‘‘

دوسرا مقام: اللہ تعالیٰ کا ارشاد:

﴿وَ قَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ط اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ٭ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا﴾ . (الاسراء: ۲۳، ۲٤)

’’اور تمہارے رب نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کیساتھ بھلائی کرتے رہو، اگر ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اُن کو اُف تک نہ کہنا اور نہ اُنہیں جھڑکنا، اور ان سے بات ادب سے کرنا۔ اور عجز و نیاز سے اُن کے آگے جھکے رہو اور اُن کے حق میں دعا کرو کہ اے اللہ! جیسا انہوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی اُن (کے حال) پر رحمت فرما۔‘‘

تیسرا مقام: ارشاد باری تعالیٰ:

﴿وَ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِي

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰکِیْنِ وَ الْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ لا وَ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا﴾ . (النساء:٣٦)

''اور اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کیساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ اور قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور رشتہ دار ہمسایوں اور اجنبی ہمسایوں اور رفقائے پہلو (یعنی پاس بیٹھنے والوں) اور مسافروں اور جو لوگ تمہارے قبضے میں ہوں سب کیساتھ احسان کرو کہ اللہ تعالیٰ (احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور) تکبر کرنے والے بڑائی مارنے والے کو دوست نہیں رکھتا۔''

چوتھا مقام: ارشاد باری تعالی:

﴿وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ ط ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْکُمْ وَ اَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ﴾ (البقرۃ: ٨٣)

''اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں کیساتھ بھلائی کرتے رہنا اور لوگوں سے اچھی باتیں کہنا اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہنا تو چند لوگوں کے سوا تم سب (اس عہد سے) منہ پھیر کر پھر بیٹھے۔''

پانچواں مقام: ارشاد باری تعالی:

﴿قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّکُمْ عَلَیْکُمْ اَلَّا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَکُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ط نَحْنُ نَرْزُقُکُمْ وَ اِیَّاھُمْ ج وَ لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَ مَا بَطَنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ج وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ط ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾. (الأنعام: ۱۵۱)

''کہہ دو کہ (لوگو!) آؤ میں تمہیں وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کی ہیں (اُن کی نسبت اُس نے اس طرح ارشاد فرمایا ہے) کہ کسی چیز کو اللہ کا شریک نہ بنانا اور ماں باپ سے (بدسلوکی نہ کرنا بلکہ) سلوک کرتے رہنا اور ناداری (کے اندیشے) سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا کیونکہ تمہیں اور انہیں ہم ہی رزق دیتے ہیں اور بے حیائی کے کام ظاہر ہوں یا پوشیدہ اُن کے پاس نہ جانا اور کسی جان (والے) کو جس کے قتل کو اللہ نے حرام کر دیا ہے قتل نہ کرنا مگر جائز طور پر (یعنی جس کا شریعت حکم دے) ان باتوں کا وہ تمہیں ارشاد فرماتا ہے تا کہ تم سمجھو ۔''

واہ ماں تیری شان..!

میں نے انٹرنیٹ پر ایک جملہ پڑھا دل کو بھا گیا وہ جملہ آپ کو پڑھائے بغیر نہیں رہ سکتا ۔ جملہ یہ تھا:

''ماں سے محبت کرو کیونکہ ماں کی پریشانی دیکھ کر اللہ پاک نے ''صفا ومروہ'' کو حج کا رکن بنا دیا۔''

سبحان اللہ! اللہ رب العزت نے جب اماں ہاجرہ کو اپنے ننھے بچے اسماعیل کی پیاس نہ دیکھی گئی اور پانی کی تلاش میں صفا مروہ کی پہاڑی پر دوڑنے لگی اچانک انھوں نے دیکھا کہ زمزم کے مقام پر ایک فرشتہ کھڑا ہے فرشتے نے ماں کی اس پریشانی کو دیکھا، اپنا پر یا ایڑی زمین پر ماری تو زمزم کا چشمہ جاری ہو گیا آپ خوش ہو گئیں اور اسے حوض کی صورت دینے لگیں اور چلو چلو بھر کر مشکیزے میں ڈالنے لگیں ان کے چلو بھرنے کے بعد پانی پھر نکل آتا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَرْحَمُ اللَّهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ أَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَاءِ لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِينًا ۔ (البخاری: ٣٣٦٤)

''اللہ تعالیٰ سیدنا اسماعیل کی ماں پر رحمت فرمائے اگر وہ زمزم کو بہنے دیتیں تو وہ ایک بہتے ہوئے چشمے کی صورت اختیار کر لیتا۔''

اللہ تعالیٰ نے ماں کی پریشانی دیکھ کر پانی کا چشمہ بھی قیامت تک جاری کر دیا اور ایسا پانی جو پینے سے پہلے جو مانگو اللہ عطا کر دیتا ہے اور پریشانی کے وقت دوڑتے ہوئے جہاں جہاں ماں کے قدم لگے اللہ تعالیٰ نے اسے حج کا رکن بنا دیا کہ حج وعمرہ میں صفا مروہ پر دوڑے کا نہیں اس کا حج ہی قبول نہیں کروں گا۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾. (البقرة: ١٥٨)

''بے شک صفا اور مروہ اللہ کے نشانات میں سے ہیں۔''

انبیاء کا ماؤں سے سلوک

اللہ کے قرآن نے ہمیں یہ خبر بھی سنائی ہے کہ انبیاء جو دنیا کی سب سے عظیم ہستیاں تھیں وہ بھی اپنے والدین ماں باپ سے بہت محبت کیا کرتے تھے۔ کبھی ابراہیم علیہ السلام کی دعا سنائی وہ کہتے ہیں:

﴿رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ * رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ﴾.

''اے اللہ! مجھے (ایسی توفیق عنایت) کر کہ نماز پڑھتا رہوں اور میری اولاد کو بھی (یہ توفیق بخش) اے اللہ! میری دعا قبول فرما۔ اے اللہ! حساب (کتاب) کے دن مجھے اور میرے ماں باپ کو اور مومنوں کی مغفرت فرما۔'' (ابراہیم: ۴۰، ۴۱)

اور نوح علیہ السلام کی دعا:

﴿رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴾. (نوح: ۲۸)

’’اے میرے پروردگار! مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو ایمان لا کر میرے گھر میں آئے اس کو اور تمام ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو معاف فرما اور ظالم لوگوں کے لئے اور زیادہ تباہی بڑھا۔‘‘

اللہ کے پیغمبر سلیمان بھی دعا کرتے تھے اے اللہ جو تو نے مجھ کو اور میرے والدین پر نعمتیں کی ہیں ان کے شکریے کی توفیق نصیب فرما۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ﴾. (النمل: ۱۹)

’’اے الٰہی! مجھے توفیق عطا فرما کہ جو احسان تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کئے ہیں اُن کا شکر کروں اور ایسے نیک کام کروں کہ تو اُن سے خوش جائے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل فرما۔‘‘

سیدنا یوسف علیہ السلام کی بابت بھی اللہ رب العزت بتاتے ہیں کہ وہ اپنے والدین کا کتنا احترام کرتے تھے۔ جب یوسف علیہ السلام کو کچھ اچھا مرتبہ اور حالات نے اجازت دی تو سب سے پہلے والدین کی زیارت کی آرزو کی اور بھائیوں اور والدین کو مصر میں لانے کی گزارش کردی اور جب وہ آئے تو

﴿ وَ رَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَ خَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا﴾.(یوسف: ۱۰۰)

’’اور اپنے والدین کو تخت پر بٹھایا اور سب یوسف کے آگے سجدے میں گر پڑے۔‘‘

اللہ تعالیٰ نے پیغمبر یحییٰ علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَ بَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَ لَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا﴾(مریم: ۱۴)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والے تھے اور سرکش اور نافرمان نہیں تھے۔“

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی باری آئی تو اللہ رب العزت نے فرمایا کہ وہ اپنی ماں مریم علیہا السلام کے بڑے ہی خدمت گزار تھے۔

﴿وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَتِيْ وَ لَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا﴾. (مریم: ۳۲)

”اور (مجھے) اپنی ماں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا (بنایا ہے) اور سرکش وبدبخت نہیں بنایا۔“

ہمارے پیغمبر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس دنیائے فانی میں آنکھ کھولی تو یتیم ہو گئے باپ کا سایہ سر سے اٹھ چکا تھا لیکن والدہ محترمہ موجود تھیں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چھ سال کے تھے تو آپ کی والدہ فوت ہوگئیں ان کا انتقال ”ابواء“ کے مقام پر ہوا۔ یہ جگہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے آپ کی والدہ اپنے بیٹے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو ننھیال سے ملانے کے لیے لائی تھیں۔ ننھیال بنو عدی بن نجار میں سے تھے۔ آپ وہاں سے واپس آرہی تھیں کہ سفر میں وفات پا گئیں۔

سیرت ابن ہشام ۱/ ۱۹۳ حسن

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ سے بہت محبت کرتے تھے ایک دفعہ پیغمبری تاج پہننے کے بعد اللہ تعالیٰ سے اجازت مانگی کہ اے اللہ میں اپنی ماں کی قبر کی زیارت کرنا چاہتا ہوں ......

اگرچہ حقیقی والدہ سے حسن سلوک، ان کی خدمت اور ان کی اطاعت فرمانبرداری کا آپ کو موقعہ نہیں ملا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی ماں حلیمہ سعدیہ کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ احترام کیا کرتے تھے۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے ہوئی تو حلیمہ سعدیہ طویل عرصہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے علاقے میں خشک سالی کی وجہ سے فصلیں تباہ ہو چکی تھیں۔ مویشی مر چکے تھے۔ اس ناگفتہ بہ صورت حال سے سیدہ حلیمہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سعدیہ رضی اللہ عنہا نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ کیا تو آپ نے اپنی بیوی سیدہ خدیجہ سے بات کی، انھوں نے چالیس بکریاں اور سواری کے لیے اونٹ انھیں دیے تو وہ خوش ہو کر اپنے گھر واپس گئیں۔

طبقات ابن سعد ١/ ١١٢-١١٤

اسی طرح روایات میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس رضاعی ماں کا احترام اس قدر فرماتے کہ جب وہ آتیں تو سارے کام چھوڑ دیتے، اپنی کالی کملی کندھوں سے اتار کر زمین پر بچھا دیتے بڑی عزت واحترام سے پیش آتے، لوگ سوال کرتے یہ بوڑھی عورت کون ہے؟ تو بتایا جاتا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی ماں حلیمہ سعدیہ ہے۔

مجمع الزوائد: ١٥٤١٣، فيه ضعف

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ آیا جس نے آپ کو پالا تھا ام ایمن (برکت) آپ اسے بھی ماں کا رتبہ دیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے:

أُمُّ أَيْمَنَ أُمِّي بَعْدَ أُمِّي.

''ام ایمن میری حقیقی ماں کے بعد میری ماں ہے۔''

الاستیعاب: ٣٢٥٢

میں جب بھی اپنے ماں کے قدم چومتا ہوں
مت پوچھو میں کب اور کہاں جھومتا ہوں
میں اپنی ماں کی دعاؤں کے طفیل
جیسے خود جنت میں گھومتا ہوں

(جگہ سردار گڑھی)

جنت ماں کے قدموں میں

کہتے ہیں حکیم لقمان نے اپنے بیٹے کو ایک مرتبہ کہا جنت سے کوئی چیز لاؤ وہ جلدی سے گئے اور مٹھی بھر مٹی لے آیا اور کہنے لگا: ابا جان یہ جنت کی مٹی ہے حضرت لقمان نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پوچھا کہاں سے لائے ہو؟ تو بیٹے نے کہا: یہ میں اپنی ماں کے قدموں سے لایا ہوں سچ ہے اللہ تعالیٰ نے جنت ماں کے قدموں میں رکھی ہے یعنی جسے جنت کی تلاش ہو وہ ماں باپ کی خدمت اور ان سے حسن سلوک کرلیا کرے۔

سیدنا معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«وَيْحَكَ !الْزَمْ رِجْلَهَا فَثَمَّ الْجَنَّةُ» .

''تیرا کچھ نہ رہے (ہائے افسوس) اپنی ماں کے قدموں سے چمٹ جا! جنت وہیں ہے۔''

ترمذی، (۲۷۸۱) وابن ماجہ (۲۷۸۱)

حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حارث عکلی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی والدہ کے جنازہ میں بہت زیادہ روتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان کو کہا حضرت آپ کیوں اتنا رو رہے ہیں؟ تو فرمانے لگے:

«وَلِمَ لَا أَبْكِي وَقَدْ أُغْلِقَ عَنِّي بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ» .

''میں کیوں نہ روؤں جب کہ مجھ پر آج جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ بند کردیا گیا ہے۔''

(ففیهما فجاهد: ص ۹۱)

مجھے ایک دن ہمارے دوست یحییٰ طاہر صاحب نے بتایا کہ میں نے دیکھا کہ ہمارا چھوٹا بیٹا مصعب جو ابھی ۴/ ۵ سال کا ہے ایک دن پانی گلاس میں لیا اور کپڑا بھگو کر اپنی ماں کے قدموں کو صاف کررہا تھا میں نے پوچھا یہ کیا کررہے ہو.؟ تو کہنے لگا ''میں اپنی جنت صاف کررہا ہوں۔''

میرے خالق نے ماں کو ایسا مقام دیا
جنت کو ماں کے قدموں میں رکھ دیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیکی کا سب سے زیادہ حق دار

صحابی رسول معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

یَا رَسُولَ اللّٰہِ مَنْ أَبَرُّ؟

اللہ کے رسول! نیکی کا زیادہ حقدار کون ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: أُمُّكَ ''تمھاری ماں''

صحابی نے پھر عرض کیا:

ثُمَّ مَنْ؟ ''پھر کون''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا:

أُمُّكَ ''تمھاری ماں''

صحابی نے پھر عرض کیا:

ثُمَّ مَنْ؟ ''پھر کون''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: أُمُّكَ ''تمھاری والدہ محترمہ''

صحابی رسول نے پھر ہمت کر کے پوچھ لیا اس کے بعد تو آپ نے فرمایا:

تمھارا باپ۔

الترمذی، البر والصلة: ۱۸۹۷ وأبو داود: ۵۳۳۹

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا

کونسا عمل افضل ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلصَّلَاۃُ عَلٰی وَقْتِھَا))

اول (افضل) وقت پر نماز پڑھنا

قُلْتُ : ثُمَّ اَیٌّ ؟

میں نے کہا پھر کون سا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ:((بِرُّ الْوَالِدَيْنِ))

آپ ﷺ نے فرمایا: والدین کے ساتھ نیکی کرنا

قُلْتُ :ثُمَّ اَیٌّ ؟

میں نے کہا پھر کون سا؟

قَالَ :((الْجِهَادُ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ))

تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد کرنا

صحیح بخاری، مواقیت الصلوۃ لوقتها، باب فضل الصدقة لوقتها(٥٢٧ ، ٥٩٧٠)وصحیح مسلم (٨٥)والترمذی(١٧٣)

ماں سے نیکی کی وجہ سے بیٹے کے رزق میں برکت آجاتی ہے۔سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ سَرَّهُ أَن يُمَدَّ لَهُ فِي عُمُرِهِ وَيُزَادَ لَهُ فِي رِزْقِهِ فَلْيَبَرَّ وَالِدَيْهِ وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ» .

”جسے اچھا لگے کہ اس کی عمر لمبی کی جائے اور اس کے رزق کو بڑھا دیا جائے تو وہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرے اور اپنی رشتہ داری کو ملائے۔“

مسند أحمد (٣/ ٢٦٦) وصحیح الترغیب والترهیب (٢٤٨٨)

ماں سے نیکی گناہوں کا کفارہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! بلاشبہ میں ایک بہت بڑا گناہ کر بیٹھا ہوں تو کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

«هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ» .

”کیا تیری ماں زندہ ہے؟ (ایک روایت میں والدین کا ذکر ہے)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس نے عرض کیا نہیں، آپ ﷺ نے دریافت کیا:

«هَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ؟»

''کیا تیری خالہ زندہ ہے اس نے کہا ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا:

«فَبَرِّهَا»

''تو پھر اس کے ساتھ نیکی کر (تیرہ گناہ معاف ہو جائے گا)۔''

الترمذی ، الصلة ، باب ما جاء فی بر الخالة (١٩٠٤) صحیح ابن حبان (٤٣٦)

بیٹا مجھے بھوک نہیں ہے

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ مجھے کھانے کو کچھ دو ہمیں حاجت ہے، سخت تنگی کا شکار ہیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس عورت کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں میں اپنے گھر میں تلاش کیا تو صرف ایک کھجور ملی میں لاکر اسے دے دی اس نے اسے پکڑا اور اپنی دونوں بیٹیوں کے درمیاں تقسیم کر کے دے دیا اور خود اس سے کچھ بھی نہ کھایا (بیٹیاں اپنی ماں کے منہ طرف دیکھنے لگیں کہ ماں نے ہمیں دے دیا ہے مگر کچھ خود نہیں کھایا تو ماں نے زبان حال سے کہا بیٹا مجھے بھوک نہیں ہے سبحان اللہ! ماں کی قربانیوں پہ قربان جاؤں)

مت نظر انداز کرنا کبھی ماں کی تکلیفوں کو
جب یہ بچھڑتی ہے تو ریشم کے تکیوں پر بھی نیند نہیں آتی

اماں جی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر وہ عورت اٹھ کر چلی گئی اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے میں نے سارا قصہ حیرانی سے سنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنِ ابْتُلِيَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ .

''جو کوئی اپنی بیٹیوں کی وجہ سے کسی طرح بھی آزمائش میں مبتلا ہو تو اس نے پھر بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کے ساتھ حسن سلوک کیا تو یہ بیٹیاں اس کے لیے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بن جائیں گیں۔

مسلم، البر والصلة، والآداب، باب فضل الإحسان إلى البنات: ١٤٧، ٢٦٢٩

بوعلی سینا نے کہا

بوعلی سینا نے کہا کہ محبت کی سب سے اعلی مثال میں نے اپنی زندگی میں تب دیکھی جب سیب چار تھے اور ہم پانچ تب میری ماں نے کہا بیٹا مجھے سیب پسند ہی نہیں۔ (نشریات ہم ٹی وی سے ماخوذ)

ماں کا احترام تنگیوں سے نجات کا ذریعہ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تم سے پہلے لوگوں میں سے تین آدمی (ایک ساتھ کام کے لیے) چلے حتی کہ وہ رات کے وقت ایک غار کے پاس پہنچے اور وہ تینوں اس میں داخل ہو گئے۔ (اتفاقاً) ایک پتھر پہاڑ سے لڑھکا اور اس نے غار کا منہ بند کر دیا۔ تو انھوں نے کہا کہ اس پتھر سے ہمیں کوئی چیز نجات نہیں دے سکتی نجات کی صرف یہ ایک صورت ہے کہ تم اپنے نیک اعمال کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ چنانچہ ان میں سے ایک شخص کہنے لگا کہ اے اللہ! میرے ماں باپ بوڑھے تھے اور میں ان سے پہلے نہ تو اپنے بچوں کو دودھ پلاتا تھا اور نہ لونڈی غلاموں کو۔ ایک دن اتفاق سے کسی کام میں مجھ کو دیر ہو گئی حتی کہ جب میں ان کے پاس آیا تو وہ سو چکے تھے لہٰذا میں نے ان کے لیے شام کا دودھ دوہا اور برتن ہاتھ میں اٹھا کر ان کے پاس آیا تو مین نے ان کو سوتا ہوا پایا تو مجھے یہ بات گوارا نہ ہوئی کہ میں ان سے پہلے اپنے گھر والوں کو اور لونڈی غلاموں کو دودھ پلاؤں۔ اس لیے میں ٹھہر گیا اور (دودھ کا بھرا ہوا) پیالہ میرے ہاتھ میں تھا اور میں ان کے بیدار ہونے کا انتظار کرنے لگا۔ حتی کہ صبح ہو گئی تب وہ دونوں بیدار ہوئے اور انھوں نے اپنا شام کا دودھ صبح کے وقت پیا۔

((فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اے اللہ! اگر میں نے یہ کام محض تیری رضا مندی حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو اس پتھر کی وجہ سے پریشانی میں ہم ہیں اس سے ہمیں نجات دے۔ چنانچہ وہ پتھر ہٹ گیا۔ مگر وہ ابھی اس سے نہیں نکل سکتے تھے۔

دوسرے شخص نے کہا اے اللہ! میرے چچا کی ایک بیٹی تھی جو تمام لوگوں سے مجھے زیادہ محبوب تھی، میں نے اس سے برے کام کی خواہش کی مگر وہ نہ مانی حتی کہ اک سال جب قحط پڑا تو اس کو کچھ ضرورت پیش آئی تو وہ میرے پاس آئی اور میں نے اس کو ایک سو بیس اشرفیاں اس شرط پر دیں کہ وہ مجھے اپنی ذات پر برائی کا موقع دے گی۔ اس نے اس (شرط کو مجبوراً مان لیا) حتی کہ جب مجھے اس پر کنٹرول حاصل ہو گیا تو وہ کہنے لگی کہ میں تیرے لیے اس بات کو جائز نہیں سمجھتی کہ تو مہر (پردہ بکارت) کو ناحق توڑے اے اللہ پاک میں نے یہ سن کر اس کے ساتھ ہم بستری کرنے کو گناہ سمجھا اور اس سے علیحدہ ہو گیا حالانکہ وہ تمام لوگوں سے مجھے زیادہ محبوب تھی اور میں نے جس قدر اشرفیاں اس کو دی تھیں وہ بھی واپس نہ لیں۔ حالانکہ میں نے یہ کام محض تیری رضا مندی حاصل کرنے کے لیے کیا ہو تو جس مصیبت میں ہم ہیں اس کو ہم سے دور کر دے۔ وہ پتھر مزید ہٹ گیا۔ مگر اب بھی وہ اس سے نہیں نکل سکتے تھے۔ اب تیسرے شخص نے کہا کہ اے اللہ! میں نے کچھ لوگوں کو مزدوری پر لگایا تھا اور انہیں ان کی مزدوری دے دی تھی۔ سوائے ایک شخص کے کہ اس نے اپنی مزدوری نہ لی اور (ناراض ہو کر) چلا گیا۔ تو میں نے اس کی مزدوری کو کاروبار میں لگا دیا۔ حتی کہ بہت مال اس سے حاصل ہو گیا۔ وہ کافی عرصے کے بعد میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے اللہ کے بندے! مجھے میری مزدوری دے دے۔ میں نے اس سے کہا کہ جس قدر اونٹ اور گائیں، بکریاں اور غلام تو دیکھ رہا ہے یہ سب تیری مزدوری کے ہیں۔ اس نے کہا کہ اے اللہ کے بندے کیا تو میرے ساتھ مذاق کرتا ہے؟ میں نے کہا کہ میں تیرے ساتھ مذاق نہیں کرتا تو اس نے وہ تمام چیزیں لے لیں اور ان کو ہانک کر لے گیا، ایک چیز بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان میں سے نہ چھوڑی۔ اے اللہ اگر میں نے یہ کام محض تیری رضا مندی حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو جس مصیبت میں ہم ہیں اس کو ہم سے دور کر دے۔ چنانچہ وہ پتھر بالکل ہٹ گیا اور وہ اس طرح غار سے باہر نکل (کر اپنے کام کو چل دیے)۔

بخاری، احادیث الانبیاء، باب حدیث الغار (٣٤٦٥)

ماں کی خدمت اور جنت میں چرچے

حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کو اپنی والدہ کے ساتھ حسن سلوک کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے جنت میں خاص اعزاز دیا ہے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے خواب میں جنت دیکھی وہاں میں نے قرآن پڑھنے کی آواز سنی، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: حارثہ بن نعمان ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كَذَالِكَ وَالْبِرُّ كَذَالِكَ وَالْبِرُّ وَكَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِاُمِّهِ))

”نیکی کا یہی بدلہ ہے، نیکی کا یہی بدلہ ہے، یہ اپنی ماں کے ساتھ سب لوگوں سے زیادہ اچھا سلوک کرتا تھا۔“

مسند احمد (١٥١/٦) (٢٥٣٧٦) و صحيح ابن حبان (٤٧٩/١٥) و سلسلة الصحيحة (٩١٣)

ماں کے خادم کی تعریف پیغمبر کی زبانی

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا:

إِنَّ خَيْرَ التَّابِعِينَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَمُرُوهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ.

”تابعین میں سے ایک بزرگ ہیں جن کا نام اویس ہے وہ اپنی والدہ کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہیں اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا کر بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ وہ قسم

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پوری کردے۔ انھیں سفید داغ (برص) تھا (اگر تمھاری ان سے ملاقات ہوتو) تم ان سے گزارش کرو کہ وہ تمھارے لیے دعائے مغفرت کریں۔''

رسول اکرم ﷺ کے انتقال کے بعد جب سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت کا وقت آیا تو ان کا معمول یہ ہوگیا کہ ملک یمن سے کوئی قافلہ آتا تو آپ قافلے والوں سے پوچھتے کیا تم میں اویس بن عامر ہیں؟

مؤرخین کے مطابق ۲۳ ہجری میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حج کے موقع پر اویس بن عامر رحمہ اللہ کو تلاش کرایا۔ پھر جب اویس بن عامر رحمہ اللہ حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے دریافت فرمایا: کیا آپ اویس بن عامر ہیں؟

اویس بن عامر: جی ہاں مجھے اویس بن عامر کہتے ہیں۔

عمر بن خطاب: آپ کی والدہ زندہ ہیں؟

اویس بن عامر: جی ہاں۔

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

يَـأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أَمْدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِـنْ قَـرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَـا بَـرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ .

''یمن کی امدادی فوج کے ساتھ تمھارے پاس اویس بن عامر نامی ایک شخص آئے گا۔ وہ قبیلہ مراد سے ہے جو قبیلہ قرن کی شاخ ہے۔ اس (کے بدن) پر برص کا نشان تھا جو صحیح ہوگیا۔ البتہ درہم برابر باقی ہے۔ وہ اپنی ماں کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے۔ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم پوری کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دے اگر تم اس سے اپنی مغفرت کی دعا کرا سکو تو (ضرور) کرانا۔“

یہ حدیث بیان کر کے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اویس قرنی رحمہ اللہ سے اپنے لیے دعائے مغفرت کی درخواست کی چنانچہ انھوں نے دعا کی۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: حج کے بعد کہاں جانے کا ارادہ ہے؟

اویس بن عامر: کوفہ جانا چاہتا ہوں۔

عمر بن خطاب: أَلا أَكْتُبُ لَكَ إِلَى عَامِلِهَا؟

”میں آپ کے بارے میں کوفہ کے گورنر کو نہ لکھ دوں (کہ وہ آپ کی خدمت میں کوئی کسر نہ چھوڑے)۔“

اویس بن عامر: أَكُونُ فِي غُبَرَاءِ النَّاسِ أَحَبُّ اِلَيَّ.

”مجھے کمزور اور گمنام لوگوں ہی میں رہنا زیادہ پسند ہے۔“

صحیح مسلم، البر والصلة: ٢٥٤٢

قارئین دیکھیں تو ذرا والدہ کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے کی فضیلت اور اس کے مقام و مرتبہ کا اندازہ کریں کہ سیدنا اویس بن عامر قرنی جو صحابی نہیں بلکہ تابعی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو ان سے دعائے مغفرت کرانے کا حکم دے رہے ہیں فی الواقع سیدنا اویس بن عامر قرنی کو یہ مقام و مرتبہ اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی اور حسن سلوک کی بدولت ہی ملا تھا۔

ماں کا خادم لمبا عرصہ حج نہ کر سکا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حد درجہ اپنی ماں کی خدمت کرتے تھے وہ ضعیف العمر تھیں جس کی وجہ سے انھیں چھوڑ کر کہیں نہ جاتے تھے حتی کہ کئی بار حج کا ارادہ کیا لیکن ان کا خیال کون رکھے گا حج پر نہ جا سکے۔ حدیث میں آیا ہے:

«وَلَمْ يَحُجَّ اَبُوهُرَيْرَةَ حَتَّى مَاتَتْ أُمُّهُ».

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”ابو ہریرہ نے اس وقت تک حج نہیں کیا جب تک ان کی والدہ زندہ تھیں وہ فوت ہوئیں تو آپ نے حج کیا۔“

صحیح بخاری (٢٥٤٨) ومسلم (١٦٦٥) الجمع بین الصحیحین (٢١٨٧)

خوش قسمت ہے وہ انسان جسے ماں باپ کی خدمت کی توفیق مل جائے۔

کسی کو گھر ملا حصے میں یا کوئی دکان آئی
میں گھر میں سب سے چھوٹا تھا میرے حصے میں ماں آئی

میری ماں کے لیے دعا فرما دیں

ابو ہریرہ کی ماں سے محبت کی اک مثال اور سنو، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی والدہ کو اسلام کی طرف بلاتا تھا اور وہ مشرکہ تھی۔ ایک دِن میں نے اس کو مسلمان ہونے کو کہا تو اس نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق وہ بات کہی جو مجھے ناگوار گزری۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روتا ہوا آیا اور عرض کی کہ میں اپنی والدہ کو اسلام کی طرف بلاتا تھا، وہ نہ مانتی تھی۔ آج اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں مجھے وہ بات کہی جو مجھے ناگوار ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دُعا کیجیے کہ وہ ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت دے دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَللّٰھُمَّ اھْدِ اُمَّ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ))

”اے اللہ! ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) کی ماں کو ہدایت عطا فرما“۔

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا سے خوش ہو کر نکلا۔ جب گھر آیا اور دروازہ پر پہنچا تو وہ بند تھا۔ میری ماں نے میرے پاؤں کی آواز سنی تو کہا کہ ذرا ٹھہرا رہ۔ میں نے پانی کے گرنے کی آواز سنی۔ غرض یہ کہ میری ماں نے غسل کیا اور اپنا لباس پہن کر جلدی سے اوڑھنی اوڑھی، پھر دروازہ کھولا اور کہا کہ اے ابو ہریرہ:

((اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ))

”میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس خوشی سے دوڑتا ہوا آیا اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! خوش ہو جائیے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی دُعا قبول کی اور ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت دی۔ تو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور اس کی صفت کی اور بہتر بات کہی۔ میں نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ تعالیٰ سے دُعا کیجیے کہ میری ماں کی محبت مسلمانوں کے دلوں میں ڈال دے اور ان کی محبت ہمارے دِلوں میں ڈال دے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا يَعْنِيْ أَبَا هُرَيْرَةَ وَ أُمَّهُ إِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ حَبِّبْ إِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِيْنَ))

''اے اللہ! اپنے بندے کی یعنی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ان کی ماں کی محبت اپنے مومن بندوں کے دِلوں میں ڈال دے اور مومنوں کی محبت ان کے دلوں میں ڈال دے''۔

پھر کوئی مومن ایسا پیدا نہیں ہوا جس نے مجھے سنا ہو یا دیکھا ہو مگر اس نے مجھ سے محبت رکھی۔

صحیح مسلم، فضائل الصحابة، باب فضل ابی هريرة الدوسی (٦٣٩٦) وجامع الترمذی، المناقب، باب مناقب ابی هريرة رضی اللہ عنہ. والبخاری فی الادب المفرد (٣٤) و احمد (٣١٩/٢).

مدینہ کا گورنر ماں کے دروازے پر

مروان بن حکم جب مدینہ سے باہر جاتے تو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اپنا جانشین مقرر کر جاتے۔ ابو ہریرہ اپنی والدہ کے نہایت مطیع اور فرمانبردار تھے۔ ان کی والدہ علیحدہ مکان میں رہتی تھی۔ ابو ہریرہ کا گھر ان کے قریب ہی تھا۔ اب ذرا مدینہ طیبہ کے قائم مقام گورنر کی شان ملاحظہ کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

اپنے گھر سے نکلتے تو سیدھے اپنی والدہ کے گھر کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے اور صدا لگاتے۔

السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا أُمَّتَاه وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ .

''میری پیاری امی جان آپ پر سلامتی، اللہ کی طرف سے رحمت اور برکت نازل ہو۔''

جواب میں والدہ فرماتیں:

وَعَلَيْكَ يَا بُنَيَّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ .

میرے بیٹے! تم پر بھی اللہ کی طرف سے سلامتی، رحمت اور برکت نازل ہو۔

ابو ہریرہ کہتے ہیں:

رَحِمَكِ اللّٰهُ كَمَا رَبَّيْتِنِي صَغِيرًا .

اور آپ پر اس طرح اپنی رحمتیں نازل فرمائے جس طرح آپ نے بچپن میں میری پرورش کی۔

والدہ جواب میں فرماتیں:

رَحِمَكَ اللّٰهُ كَمَا بَرَرْتَنِي كَبِيرًا .

اللہ تم پر بھی رحمتیں نازل فرمائے جس طرح تم نے میری بزرگی کے ایام میں میری عزت وتوقیر کی ہے۔

الأدب المفرد للبخاری ح: ١٢

ماں کے لیے باغ کی قربانی

نبی کریم ﷺ کے منہ بولے بیٹے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا بیٹا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما اپنی ماں ام ایمن کا فرمانبردار بیٹا ماں جو کہتی بیٹا کرتا ایک دن ماں نے کہا بیٹا ''جمار'' کھانے کی خواہش ہے جمار اس مغز کو کہتے ہیں جو کھجور کے درخت کے درمیانی حصے میں ہوتا ہے (یعنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لکڑی کا گودا) وہ مغز اسی صورت میں نکالا جا سکتا ہے جس درخت کو جڑ سے کاٹ دیا جائے ان کا مدینہ منورہ میں کھجور کا ایک عمدہ باغ تھا جس میں تقریباً ایک ہزار کھجوروں کے درخت تھے۔

چنانچہ اسامہ بن زید نے ماں کی خواہش کی خاطر کھجور کا پھلدار درخت کاٹ ڈالا اور اس سے مغز نکال کر ماں کو دے دیا۔ جب لوگوں نے پھلدار درخت کو اس طرح کٹا دیکھا تو برا محسوس کیا اور اس کی وجہ دریافت کی تو سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے کہا:

لَيۡسَ شَىۡءٌ مِنَ الدُّنۡيَا تَطۡلُبُهُ أُمِّى أَقۡدِرُ عَلَيۡهِ إِلَّا فَعَلۡتُهُ .

”اس دنیا میں کوئی بھی ایسی چیز جس کی میں طاقت رکھتا ہوں اگر میری ماں فرمائش کرے گی تو میں اسے ضرور دوں گا۔“

المعجم الکبیر للطبرانی ۱/ ۱۵۹ :۳۷۰

یا رب میری ماں کو لازوال رکھنا
میں رہوں نہ رہوں میری ماں کا خیال رکھنا
میری خوشیاں بھی لے لو میری سانسیں بھی لے لو
مگر میری ماں کے گرد سدا خوشیوں کا جال رکھنا

وہ ماں کی نافرمانی سے ڈرتے تھے

زین العابدین جن کا اسم گرامی علی بن حسین بن علی المرتضی رضی اللہ عنہم تھا ۲۷ ہجری میں پیدا ہوئے۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پوتے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑنواسے ہیں سترہ سال کی عمر میں ان کی شادی ان کے چچا سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی بیٹی فاطمہ بنت حسن سے ہوئی لوگوں کے ساتھ ان کے بہت اچھے تعلقات تھے۔ اور ماں کا تو بے حد احترام کرتے تھے۔ ان کے اس حسن سلوک لوگ مثال پیش کیے کرتے تھے لوگوں نے ایک دن ان سے سوال کیا:

إِنَّكَ مِنۡ أَبَرِّ النَّاسِ بِأُمِّكَ وَلَا نَرَاكَ تَأۡكُلُ مَعَهَا .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”آپ اپنی والدہ کے ساتھ سب سے زیادہ حسن سلوک کرتے ہیں لیکن یہ سمجھ نہیں آتا کہ آپ ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا نہیں کھاتے اس کی وجہ کیا ہے؟“

تو زین العابدین رحمہ اللہ فرمانے لگے:

لَأَخَافُ أَنْ تَسْبِقَ يَدِي إِلَى مَا سَبَقَتْ إِلَيْهَا عَيْنُهَا فَأَكُونُ قَدْ عَقَقْتُهَا .

”مجھے اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں میرا ہاتھ (کھانے کے برتن سے) وہ چیز پہلے نہ اٹھا لے جسے میری ماں نے میرے اٹھانے سے پہلے دیکھ لیا ہو اور وہ اسے کھانا چاہتی ہو اس لیے میں اپنی والدہ کے ساتھ کھانا نہیں کھاتا کہ اگر میں نے وہ چیز پہلے اٹھا لی جسے میری ماں کھانا چاہتی تھی تو اس طرح میں اس کا نافرمان ٹھہروں گا۔“

شذرات الذهب في أخبار من ذهب : ١/ ١٠٥

یاد رکھو ماں بھی بچپن میں ایسے ہی پہلے بچوں کو کھلاتی تھی اور پھر خود اگر بچ جائے تو کھاتی ورنہ خود بھوکی ہی سو جاتی تھی خود دکھ دیکھ کر بچوں کو سکھ دینے کی شکتی صرف ماں کی ذات رکھتی ہے۔

ماں کی اطاعت مگر کب تک

ماں باپ کی اطاعت وفرمانبرداری اولاد پر فرض ہے مگر اس وقت تک جب تک وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ہوں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ .

”خالق کی نافرمانی کے کاموں میں مخلوق کی اطاعت نہیں۔“

صحيح الجامع الصغير ٧٥٢٠

اسی طرح حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا تو ان کی والدہ نے کھانا پینا ترک کر دیا اور فاقے کرنے لگی اور سعد رضی اللہ عنہ کے ایمان کا امتحان لینے لگی اور کہا جب تک تو اپنا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دین نہیں چھوڑتا میں اسی حالت میں رہوں گی۔ لیکن حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے جو اپنی والدہ کو جواب دیا وہ یقیناً قابل تحسین ہے۔ انہوں نے کہا:

((يَا أُمَّاه لَوْ كَانَتْ لَكِ مِائَةُ نَفْسٍ فَخَرَجَتْ نَفْسًا نَفْسًا مَا تَرَكْتُ دِيْنِيْ هٰذَا فَإِنْ شِئْتِ فَكُلِيْ وَ إِنْ شِئْتِ فَلَا تَأْكُلِيْ))

''اے میری ماں! اگر تمہاری سو جانیں ہوتیں اور وہ (سب بھی میرے سامنے) ایک ایک کر کے نکل جاتیں تو پھر بھی میں اپنا یہ دین نہ چھوڑتا۔ اگر تم چاہو تو کھاؤ اور اگر چاہو تو نہ کھاؤ''۔

چنانچہ اس نے استقامتِ سعد رضی اللہ عنہ دیکھ کر کھانا شروع کر دیا۔

تفسير قرطبي (۲۹۱/۱۳)

اٹھو اور مرغی کو دانہ ڈال کر آؤ

حیوہ بن شریح کے متعلق آتا ہے وہ بہت بڑے محدث اور بڑے فقیہ تھے درس و تدریس میں ہمیشہ مشغول ہوئے آپ مسجد میں طلبہ کو پڑھا لکھوا رہے ہوتے اتنے میں ان کی ماں انھیں آ کر کہتی۔

قُمْ فَاعْلِفِ الدَّجَاجَ .

''اٹھو اور مرغی کو دانہ ڈال کر آؤ۔''

آپ جاتے اور فوراً جا کر مرغیوں کو دانہ ڈال کر واپس آتے حالانکہ تمام طلبہ ہاتھوں میں قلم لیے لکھ رہے ہوتے اور وہ اس طرح منظر کو دیکھ کر حیران رہ جاتے۔ اس واقعہ کی تفصیل انٹرنیٹ پر دیکھی جا سکتی ہے۔[www.islamway.com]

ماں سے اونچی آواز میں بات نہ کرو

امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ اپنی والدہ محترمہ کا بڑا خیال رکھا کرتے تھے، یہاں تک کہ آپ ان کے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

لیے کپڑے خریدتے تو نرم کپڑے خریدتے اگرچہ مضبوط نہ بھی ہوں، ان کی والدہ رنگے ہوئے کپڑے پسند کرتی تھی، لہٰذا ہر عید کو ان کے لیے کپڑے رنگے جاتے تھے۔

آپ کی ہمشیرہ حفصہ بنت سیرین رحمۃ اللہ علیہا بیان کرتی ہیں میں نے اپنے بھائی محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کو کبھی بھی امی کے ساتھ اونچی اور زوردار آواز میں گفتگو کرتے نہیں سنا، آپ امی کے ساتھ اس طرح گفتگو کرتے جیسے کوئی سرگوشی کر رہا ہو۔

الطبقات الکبریٰ لابن سعد: ۱۹۸/۷. اسنادہ صحیح بحوالہ مقالات، جلد:۳ لزبیر علی زئی

ماں کی نافرمانی کبیرہ گناہ

سیدنا ابوبکرہ نفیع بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہوں کی خبر نہ دوں؟ تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: ہم نے کہا کیوں نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْاِشْرَاکَ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ))

اللہ کا شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگائے ہوئے تھے پھر بیٹھ گئے اور فرمایا: سنو! جھوٹی بات کہنا جھوٹی گواہی دینا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بات دہراتے رہے یہاں تک ہم نے کہا کاش آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو جائیں۔"

صحیح بخاری، الادب، باب عقوق الوالدین من الکبائر (۲٦٥٤) و مسلم (۸۷)

جنت سے محروم

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ	والدین کا نافرمان
وَالْمُدْمِنُ عَلَى الْخَمْرِ	ہمیشہ شراب نوشی کرنے والا
وَالْمَنَّانُ بِمَا اَعْطَى	اور کچھ دے کر احسان جتلانے والا

نسائی» الزکاۃ» باب المنان بما اعطٰی (۲۵۶۲) صحیح الترغیب (۲۰۷۰)

اللہ کے ہاں ملعون

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ» .

''اللہ نے اس پر لعنت کی ہے جس نے اپنے والدین پر لعنت کی۔''

مسلم، الأضاحی، باب تحریم الذبح لغیر اللہ ولعن فاعله (۱۹۷۸)

فرضی، نفلی نماز قبول نہیں

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نہ تو نفلی عبادت قبول فرماتے ہیں اور نہ ہی فرضی۔

عَاقٌّ	والدین کا نافرمان
مَنَّانٌ	احسان جتلانے والا
وَمُكَذِّبٌ بِالْقَدَرِ	اور تقدیر کو جھٹلانے والا

صحیح الترغیب، البر والصلة، باب الترھیب من عقوق الوالدین (۲۵۱۳)

والدین کا نافرمان ذلیل ورسوا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((رَغِمَ أَنْفُهُ ، ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ ، ثُمَّ رُغِمَ أَنْفُهُ ، قِيلَ : مَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ؟ قَالَ : مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَالْكِبَرِ ، أَحَدَهُمَا أَوْكِلَيْهِمَا ، فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”ناک خاک آلود ہو، پھر ناک خاک آلود ہو، پھر ناک خاک آلود ہو اس شخص کی جس نے بڑھاپے میں اپنے والدین کو پایا، ان میں سے ایک کو یا دونوں کو اور پھر (بھی ان کی خدمت کر کے) جنت میں نہیں گیا۔“

صحیح مسلم، البر و صلة والادب، باب رغم انف من ...... الخ (۲۵۵۱)، و مسند احمد (۸۵۶۵)

اک دن نبی ﷺ نے حلقہ احباب میں یہ لفظ
دہرائے تین بار کہ ناک اس کی کٹ گئی
اصحاب نے کہا کہ یہ کمبخت کون ہے
توقیر جس کی حضرت باری میں گھٹ گئی
ارشاد یوں ہوا کہ وہ فرزند نا خلف
گھر جس کے جنت آئی اور آ کر پلٹ گئی
ماں باپ کا جسے نہ ہو بڑھاپے میں خیال
اس نا سعید بیٹے کی قسمت الٹ گئی

(مولانا ظفر علی خاں رحمہ اللہ)

ماں سے دعا لیا کرو

اترنے ہی نہیں دیتی مجھ پر کوئی آفت
میری ماں کی دعاؤں نے آسمان کو روک رکھا ہے

ماں اور باپ دونوں کی دعا اپنی اولاد کے حق میں فوراً قبول ہوتی ہے بدنصیب ہیں وہ لوگ جو اپنی ماؤں کو ستاتے ہیں اور ان کی دعاؤں سے محروم ہو جاتے ہیں۔

لبوں پہ اس کے بددعا نہیں ہوتی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بس اک ماں ہے جو کبھی خفا نہیں ہوتی

آیئے میں آپ کو ایک ماں بیٹے کی بات سناتا ہوں، ماں کی لاکھ دعاؤں کے نتیجے میں اللہ نے ان کو ایک بیٹا عطا فرمایا: بچہ کھیلنے کودنے کی عمر کو ہوا تو ماں نے نذر مان لی کہ اے اللہ میں اپنے بیٹے کو تیرے دین کے لیے وقت کروں گی۔ یہ حافظ قرآن اور حافظ حدیث بنے گا اور پھر تیرے دین کی تبلیغ اور اشاعت میں ساری زندگی صرف کردے گا۔ مگر اچانک بچپن ہی میں بیٹے کی آنکھوں کی بینائی چلی گئی۔ ماں جس نے لاکھوں سپنے دیکھے تھے بارش میں مٹی کے گھر کی طرح بہت نظر آنے لگے۔ ماں کی ممتا تڑپ اٹھی رات مصلے پر رب کے حضور سجدہ ریز ہوگئی اور کہنے لگی اے اللہ! آج ایک ماں اپنے بیٹے کی بینائی مانگنے کے لیے تیرے در پر آکھڑی ہوئی ہے خالی ہاتھ لوٹانا تیری شان کریمی نہیں ہے۔ سجدہ میں اونگھ آگئی خواب میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام آگئے اور ہاں اماں سر سجدے سے اٹھا لیجیے اللہ نے آپ کے بیٹے کو بینائی عطا کردی ہے۔

رب کریم سنتا ہے ہر ماں کی بات کو
خالق ہی جانتا ہے سب اس کی صفات کو
اس کا جواب آتا ہے عرش بریں سے پھر
ماں جب پکارتی ہے کبھی پاک ذات کو

آپ کو پتہ ہے یہ بیٹا کون تھا یہ محمد بن اسماعیل امام بخاری رحمہ اللہ تھے۔ اور ان کی ماں تھی جس کے ایک سجدہ نے اللہ کو راضی کر کے اپنے بیٹے کی بینائی واپس لوٹا دی۔ پھر اللہ تعالیٰ امام بخاری رحمہ اللہ کی آنکھوں کی بینائی اس قدر تیز کردی تھی۔ کہ وہ چاند کی رات میں بیٹھ کر لکھا کرتے تھے ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنی کتاب تاریخ کبیر چاند کی چاندنی میں بیٹھ کر لکھی ہے۔ تاریخ بغداد ۲/ ۱۰

ماں کی دعا سے زنجیریں ٹوٹ گئیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسد الغابہ میں لکھا ہے کہ سیدنا مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگے کہ میرا بیٹا عوف دشمن کی قید میں گرفتار ہو کر چلا گیا ہے۔تو نبی کریم ﷺ نے انھیں یعنی عوف کے ماں باپ کو دعا کرنے کا حکم دیا اور کہا کہ تم کثرت کے ساتھ یہ وظیفہ پڑھو۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ .

ماں باپ دونوں وظیفہ اور دعا میں لگے گئے ادھر قید میں عوف بن مالک کہتے ہیں اچانک میں پاؤں میں پڑی زنجیر ٹوٹ گئیں اور میں ان سب کے سامنے سے نکل آیا اور پاس ان کے اونٹ باندھے تھے وہ بھی سب کے سب ہانک کر لے آیا۔ اسد الغابہ ۱٤٤٤

یہ سب ماں باپ کی دعاؤں کا اثر تھا

شمار ماں کی محبت کا جب کیا میں نے
سمجھ میں آیا کوئی اس کی حد نہیں ہوتی
دعا قبول بھی ہوتی ہے رد بھی ہوتی ہے
کبھی بھی ماں کی دعا مسترد نہیں ہوتی

ماں کی بددعا سے بچو

ماں کی دعا خالی نہیں جاتی
اس کی بددعا بھی ٹالی نہیں جاتی
برتن مانجھ کر بھی ماں تین چار بچے پال ہی لیتی ہے
مگر تین چار بچوں سے اک ماں پالی نہیں جاتی

ابن جریج نے جنگل میں ایک کٹیا بنا رکھی تھی مامتا کی ماری ماں اسے ملنے آئی اور اسے پکارا وہ عبادت میں مصروف تھا ماں کی آواز سن کر اسے پہچان کر بھی وہ اپنی عبادت میں مصروف رہا اور ماں کی پکار کو کوئی اہمیت نہ دی دوسرے دن پھر اسکی ماں آئی پھر اس نے کوئی توجہ نہ دی تیسرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دن پھر ایسا ہی واقعہ ہوا تو ماں کو اس بات کا اتنا صدمہ ہوا کہ اسکے منہ سے اپنے اس درویش بیٹے کے حق میں بے اختیار یہ بد دعا نکل گئی کہ الٰہی جب تک میرا بیٹا کسی فاحشہ عورت کا منہ نہ دیکھ لے اسے موت نہ آئے یہ بد دعا اللہ نے قبول کی اور ابن جریج اپنی عبادت اور خدا ترسی میں اتنا مشہور تھا کہ بنی اسرائیل کے اکثر لوگ اس سے حسد کرنے لگے تھے اور چاہتے تھے کہ ابن جریج پر کوئی ایسا الزام لگے جس سے اسکا یہ بلند مقام چھین لیا جائے ،ایک بدنام زمانہ فاحشہ عورت نے جو حسن و جمال میں اپنی نظیر نہیں رکھتی تھی اس خدمت کو سرانجام دینے کا ذمہ لیا اور اسی غرض سے اپنے آپ کو جریج پر پیش کیا جریج نے اسے رد کر دیا، اور اس نے اپنا منہ ایک چرواہے سے کالا کیا اور جس سے اسے حمل ہو گیا جب بچہ پیدا ہوا تو اس نے مشہور کر دیا کہ بچہ ابے جریج کا ہے ،لوگوں نے جریج پر حملہ کر دیا اور کوٹیا کو منہدم کر دیا اس نے لوگوں سے وجہ پوچھی تو لوگوں نے سارا ماجرا سنا دیا جریج نے کہا تھوڑی دیر ٹھہرو لوگ رک گئے ۔تو اس نے وضو کیا اور عبادت میں مشغول ہو گیا اور اللہ سے دعا کی اللہ نے دعا قبول کر لی آپ باہر تشریف لائے تو وہ عورت بمعہ بچہ وہاں کھڑی تماشہ دیکھ رہی تھی ۔

جریج نے اس بچے کے پیٹ میں کچوکا دے کر پوچھا بتا تیرا باپ کون ہے ؟ بچہ قدرت الٰہی سے بول اٹھا: فلاں چرواہا تب جا کر لوگوں نے جریج کا پیچھا چھوڑا ،لوگ جریج سے معافی مانگنے لگے اور کہنے لگے کہو تو تمہیں سونے کی کٹیا بنا دیں لیکن جریج نے کہا مجھے ویسی ہی کٹیا بنا دو'

صحیح مسلم ، البرو صلة باب تقدیم بر الوالدین علی التطوع بالصلاة(٢٥٥٠)

ذرا سی چوٹ لگے تو آنسو بہا دیتی ہے
سکون بھری گود میں ہم کو سلا دیتی ہے
ہم کرتے ہیں خطا تو چٹکی میں بھلا دیتی ہے
ہوتے ہیں خفا ہم تو دنیا کو بھلا دیتی ہے
مت گستاخی کرنا اس ماں کی زید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو اپنے بچوں کی چاہ میں اپنا آپ بھلا دیتی ہے

ماں کا گستاخ کا عبرتناک انجام

عوام بن حوشب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ ایک بستی میں ٹھہرا ہوا تھا' اس بستی کے قریب ایک قبرستان تھا۔ قبرستان کے پاس ہی ایک گھر میں میرا قیام تھا۔ میں نے دیکھا کہ عصر کی نماز کے بعد قبرستان کی ایک قبر پھٹی اور اس کے اندر سے ایک انسان نکلا۔ اس کا سر گدھے کا اور بقیہ جسم انسانوں جیسا تھا۔ اس نے گدھے کی طرح تین دفعہ ڈھینچوں ڈھینچوں کی آواز نکالی پھر قبر بند ہوگئی۔

قبرستان کے پاس ہی ایک بوڑھی خاتون کا گھر تھا۔ وہ اپنے گھر کے پاس بیٹھ کر سوت کاتا کرتی تھی۔ میں نے جب یہ منظر دیکھا تو ڈر گیا۔ میں اندر ہی اندر گھبراہٹ محسوس کر رہا تھا۔ میں ابھی اس سوچ میں تھا کہ ایک عورت نے مجھ سے کہا تم اس بوڑھی خاتون کو دیکھ رہے ہو جو سوت کات رہی ہے؟

میں نے کہا: ہاں دیکھ تو رہا ہوں، کیا اس کا اس واقعہ سے کوئی تعلق ہے؟

عورت نے بتایا: یہ بوڑھی خاتون اس آدمی کی ماں ہے جسے ابھی تم نے قبر سے نکل کر گدھے کی طرح ڈھینچوں ڈھینچوں کی آواز نکالتے دیکھا ہے۔

میں نے پوچھا: آخر یہ آدمی ایسا کیوں کرتا ہے؟

عورت نے بتایا: بات یہ ہے کہ یہ آدمی شراب نوشی کا عادی تھا۔ جب بھی یہ شراب پیتا اس کی بوڑھی والدہ اسے منع کرتی اور اس سے کہتی کہ بیٹا! اللہ کا خوف کرو، آخر کب تک تم شراب نوشی کرتے رہو گے؟ ماں کی بات سے اس کا بیٹا شدید غصہ میں آجاتا اور ماں سے کہتا کہ تم کیوں گدھے کی طرح بولتی رہتی ہو۔ بالآخر ایک دن یہ شخص مر گیا اور جب سے یہ دفن ہوا ہے روزانہ عصر کے بعد اس کی قبر کھل جاتی ہے یہ تین مرتبہ گدھے کی طرح ڈھینچوں ڈھینچوں کی آواز نکالتا ہے پھر اس پر قبر بند ہو جاتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ اصبہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس قصے کو ابوالعباس الاصم نے نیشاپور میں حفاظ کے ایک جم غفیر کے سامنے بیان کیا اور ان میں سے کسی نے اس واقعہ کو نہیں جھٹلایا۔

[الترغیب والترھیب ، باب الترھیب من عقوق الوالدین

(۲۵۱۷) قال الالبانی حسن موقوف]

وہ ماں کو جوتے مارنے لگا

سعودی عرب کے مشہور شہر دمام کا واقعہ ہے کہ ایک نوجوان، جس کی عمر تقریباً چوبیس سال تھی، رات کے وقت صحیح سالم سویا، جب صبح بیدار ہوا تو اس کے ایک ہاتھ کو فالج ہو چکا تھا۔ یہ واقعہ اتنا معروف ہے کہ اخبارات میں شائع ہوا۔

وہ والدین کا اکلوتا بیٹا تھا، جس کا کام گالی گلوچ کرنا تھا۔ دین حنیف کی تعلیمات سے بالکل دور تھا، جن میں والدین کی اطاعت اور احترام کا حکم دیا گیا ہے۔ والد کی وفات کے بعد تو بیچاری والدہ پر اس نے زیادہ ہی ظلم شروع کر دیا اور اس کا اصل سبب یہ تھا کہ والدہ اس کو منع کرتی کہ بیٹا برے دوستوں کے ساتھ چلنا پھرنا چھوڑ دو تعلیم کا مسئلہ ہے ورنہ ناکام ہو جاؤ گے۔

والدہ کے کافی سوچ وبچار اور اپنے سارے حربے استعمال کرنے کے بعد اس کے ذہن میں ایک ترکیب آئی کہ وہ اپنے بیٹے کی اصلاح کے لیے اس کے ماموں کو بتائے کیونکہ وہ بچپن میں اپنے ماموں سے بہت ڈرتا تھا اور اس کی بات کو مان لیا کرتا تھا اسی امید پر اس نے کہا: بیٹا اگر تم باز نہ آئے تو میں تمھارے ماموں کو بتاؤں گی، یہ بات سنتے ہی وہ بہت غصے میں آ گیا، اس نے جوتا اتارا اور بوڑھی والدہ کو مارنا شروع کیا، ماں بیچاری اپنے نافرمان بیٹے کا یہ سلوک دیکھ کر اپنی قسمت پر رونے لگی ظلم کی بھی آخر کوئی انتہا ہوتی ہے۔ ماں کا دل تو بہت نرم ہوتا ہے لیکن اگر اولاد مسلسل ظلم کرتی جائے اور ظلم کی بھی انتہا ہو جائے تو اس نرم ونازک دل سے بھی کبھی بددعا نکل ہی جاتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسا ہی ہوا کہ روتے ہوئے اس ماں کی زبان سے اپنے بیٹے کے خلاف بد دعا نکلی اور یہ آسمان کو چیرتی ہوئی عرش تک جا پہنچی اور فوراً رب العزت کے دربار میں قبولیت حاصل کر گئی۔ کبھی وقت بھی قبولیت کا ہوتا ہے کہ منہ سے نکلتے ہی وہ بات فوراً پوری ہو جاتی ہے۔ یہ بھی ایسا ہی وقت تھا کہ رات کو یہ نافرمان بیٹا مزے کے ساتھ سویا، صبح اٹھا تو دایاں ہاتھ بے حس و بے حرکت ہو چکا تھا۔

اب یہ اپنی نافرمانی پر شرمندہ ہو رہا تھا، دروازہ بند کر کے روتا رہا لیکن اب یہ رونا بے سود و بے کار تھا۔ ادھر ماں بھی اپنے لخت جگر کی اس حالت کو دیکھ کر پریشان ہو رہی تھی۔ لیکن کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ یہ واقعہ ہر نافرمان کے لیے عبرت حاصل کرنے کے لیے کافی ہے۔

جريدة «الجزيرة» العدد (٨٣١٩)

جب ماں دنیا سے چلی جائے

ساری زندگی بیٹے اور بیٹی پر اپنی جان نچھاور کرنے والی ماں جب بڑھاپے میں جاتی ہے تو کتنے بدنصیب بیٹے اپنے ماں کا سہارا بننے کی بجائے انھیں اپنے اوپر بوجھ سمجھنے لگتے ہیں۔ اس سے پہلے کہ تم سے ماں والی نعمت چھن جائے ماں کی خدمت کر کے ماں کو راضی کر لو کیونکہ جب زمین پر ماں راضی ہوتی ہے تو آسمان پر رب راضی ہوتا ہے۔

اپنی زبان کی تیزی اپنی ماں پر مت چلاؤ جس نے تمھیں بولنا سکھایا کہیں تیری بدکلامیاں ماں کی ناراضگی کا سبب نہ بن جائیں ورنہ ماں زبان حال سے کہہ دے گی۔

جن پتھروں کو دی تھیں ہم نے دھڑکنیں
انھیں زبان ملی تو ہمیں پر برس پڑے

مائیں تو اپنے بچوں کی خوشی میں ساری ساری رات جاگ کر بسر کرتی ہیں دیکھو تو سہی جب ماں بچے کو جنم دیتی ہے کتنی تکالیف سے گزرتی ہے اس قدر تکلیف کبھی کبھی تکلیف سے جسم چیر دیا جاتا ہے خون بہنے لگتا ہے مگر جب ماں کے کان میں بچے کی چیخ پڑتی ہے تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماں سارے درد ساری تکالیف اور بہتا خون بھول جاتی ہے اور بچے کو پکڑ کر چومنے لگتی ہے۔

بچوں کے دکھ میں ماں نہیں سوتی ہے رات بھر
اٹھ اٹھ کے چومتی ہے انھیں رات بھر

خود بھیگے بستر پر ساری رات بسر کر دیتی ہے لیکن بچوں کو خشک بستر مہیا کرتی ہے۔

اے نوجوان اگر تو ماں کا تابعدار ہے تو پھر ماں کی زندگی میں اس کی خدمت کر کے اپنی جنت میں جگہ خرید لے اور وہ ماں جو تیرے لیے ساری زندگی دعائیں کرتی ہے اس کے لیے بھی تو دعا کیا کر کیونکہ نیک اولاد جب اپنے ماں باپ کے لیے دعا کرتی ہے تو اللہ رد نہیں کرتا۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب انسان دنیا سے چلا جاتا ہے تو اس کے پیچھے اس کے نیک اعمال کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے صرف صدقہ جاریہ اور علم جو لوگوں کے نفع کے لیے چھوڑ جاتا ہے اور وہ اولاد جو نیک اور اپنے ماں باپ کے لیے دعا کرے اس کا ثواب اس کے ماں باپ کو مسلسل ملتا رہتا ہے۔

أبوداود، الوصایا، باب ماجاء فی الصدقة . . . : ۲۸۸۰

ماں کے دنیا سے چلے جانے کے بعد تیری دعا اسے فائدہ دیتی ہے، سیدنا ابو اسید مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

ایک وقت ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، کہ بنی سلمہ قبیلے کا ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آ کر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کوئی ایسی نیکی بھی باقی ہے جو والدین کی وفات کے بعد میں ان کے ساتھ کروں..؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ اَلصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا وَالِاسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَاِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِی لَا تُوصَلُ اِلَّا بِهِمَا وَاِكْرَامُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَدَيْقِهِمَا))

''ہاں، ان کے حق میں دعائے خیر کرنا اور انکے لیے مغفرت مانگنا ان کے بعد کے (کئے گئے) عہد پورا کرنا اوران کے رشتوں کو جوڑنا جوانہی کی وجہ سے جوڑے جاتے ہیں اوران کے دوستوں کی عزت کرنا۔''

سنن ابی داود،الادب،باب فی برالولدین(٥١٤٢) وسنن ابن ماجه(٣٦٦٤) حدیث حسن

۲۸مئی ۱۹۹۸ء

یوم تکبیر

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ﴾ . (الأنفال: ٦٠)

''اور جہاں تک ہو سکے (فوج کی جمعیت کے) زور سے اور گھوڑوں کے تیار رکھنے سے ان کے (مقابلے کے) لئے مستعد ہو کہ اس سے اللہ کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں اوران کے سوا اورلوگوں پر جن کو تم نہیں جانتے اوراللہ جانتا ہے ہیبت بیٹھی رہے گی اورتم جو کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے اس کا ثواب تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اورتمہارا ذرا نقصان نہیں کیا جائے گا۔''

تمہیدی کلمات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاکستانی سائنس دانوں کی ٹیم کے رکن محمد ارشد نے ۲۸ مئی ۱۹۹۸ء کو دوپہر تین بج کر سولہ منٹ پر چاغی کے مقام پر اللہ اکبر کا نعرہ لگا کر ایٹمی دھماکے کے لیے بٹن دبا دیا۔ اور پوری دنیا تک پیغام پہنچا دیا کہ اب پاکستان بھی دنیا کا ساتواں ایٹمی طاقت والا ملک بن چکا ہے۔

آخر ایسا کیوں کرنا پڑا کہ پاکستان جو امن و سلامتی کا ملک اور محبت و اخوت کا درس دینے والا ملک بارود اور بم بنانے پر مجبور کیوں ہو گیا ہے؟ یہ ایک لمبی داستان ہے میں آپ کو اس کا خلاصہ عرض کر دیتا ہوں۔

دنیا میں پہلی جنگ عظیم ۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۹ء تک جاری رہی جس میں انسان انسان کا دشمن اور انسان نے ایک دوسرے کے لیے طرح طرح کے ہتھیار آزمائے۔ دنیا نے ۲۰ سال امن سے گزارے کہ ۱۹۳۹ء کو دوسری جنگ عظیم شروع ہو گئی ایک جانب جاپان، اٹلی اور جرمنی تو دوسری طرف برطانیہ، روس اور امریکہ تھے دونوں نے ۱۹۴۵ء تک خوب طاقت آزمائی اور انسانیت ماتم کناں ہو گئی۔ کروڑوں انسان موت کے گھاٹ اتار دیے گئے۔ ہر ایک اپنی طاقت منوانے اور دوسرے کو غلام بنانے کے چکر میں موت کا کھیل کھیلتا رہا۔ آخر اگست ۱۹۴۵ء کو امریکہ نے جاپان کے شہر ہیروشیما پر ایک بم گرایا جس سے آناً فاناً شہر ملبے میں تبدیل ہو گیا۔ پھر دوسرے دن جاپان کے دوسرے شہر ناگاساکی پر امریکہ نے دوسرا بم گرایا تو وہ شہر مٹی کا ڈھیر بن گیا۔ جاپان، اٹلی اور جرمنی پریشان تھے کہ کونسا بارود استعمال ہوا ہے کہ سیکنڈوں میں شہر ملبے کا ڈھیر بن گیا ہے کہ کوئی نہ جانتا تھا کہ امریکہ نے کونسا بارود استعمال کیا ہے۔

اگلے دن امریکہ کے دارالحکومت سے اعلان ہوا کہ جاپان ہتھیار ڈال دے ورنہ اس کے ہر شہر پر یہی بم گرایا جائے گا۔ جاپان غلامی پر مجبور ہو گیا۔ جرمنی کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ روس، برطانیہ اور چین اس تلاش میں لگ گئے کہ امریکہ کے سائنس دانوں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کونسا بارودا ستعمال کیا ہے آخر یہ سب ایٹمی طاقت بن گئے یعنی پانچ ملک روس، برطانیہ، چین، امریکہ اور فرانس۔ پوری دنیا کے لوگ ان کی چاپلوسی اور غلامی پر مجبور ہو گئے۔

دوسری جنگ عظیم ۱۹۴۵ء میں ختم ہوگئی اس وقت ہندوستان پر انگریزی سرکار برطانیہ قابض تھی۔

ہندوستان جس پر نو سو سال مسلمانوں نے حکومت کی تھی اپنوں کی غداری اور اللہ کی نافرمانی اور جہاد سے روگردانی کے عوض اپنی طاقت کھو بیٹھے اور انگریز سرکار کی ایسٹ انڈیا کمپنی تجارت کی غرض سے یہاں آکر مسلمانوں کو سازشوں کا شکار کر کے یہاں قابض ہو گئی۔

لیکن جلد ہی برطانیہ کے خلاف ہندو اور مسلم تنظیمیں اپنے اپنے حقوق کے لیے آواز اٹھانے لگے جس کے نتیجے میں برطانیہ سرکار کو ہندوستان کو غلام رکھنا مشکل ہو گیا سرکار نے ہندوستان کو آزاد کرنے کا فیصلہ کرلیا۔

۳ جون ۱۹۴۳ء کو تقسیم ہندوستان کا اعلان ہوا جس کے نتیجے میں ہندو اور مسلم فسادات کھڑے ہو گئے۔ قتل و غارت اور عصمت دری کا بازار گرم ہو گیا۔ انسان حیوان بن گیا اور پھر جلد ہی مسلمان تنظیموں نے پاکستان کے وجود کی بنیاد رکھنے کا اعلان کر دیا جس کے نتیجے میں ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان معرض وجود میں آ گیا۔

تقسیم ہندوستان کے وقت اعلان ہوا تھا کہ ہندوستان کا ہر فرد اپنی مرضی سے پاکستان یا بھارت کے ساتھ مل سکتا ہے اور جہاں ہندو اکثریت ہے وہ بھارت سے الحاق کرے اور جس ریاست میں مسلمان اکثریت میں ہیں وہ پاکستان کے ساتھ الحاق کرے۔ مگر الحاق کی دستاویزات بھی جاری ہی تھے کہ بھارت کے جموں و کشمیر میں اپنی فوج داخل کر دی اور ناحق قابض بن گیا جبکہ وہاں کی اکثریت مسلمانوں کی تھی۔

۱۹۴۸ء اور ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کشمیر میں اٹھنے والی آزادی کی تحریک اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاکستان سے محبت کی وجہ سے ہوئی دونوں موقعوں پر بھارت کو منہ کی کھانی پڑی۔

۱۹۴۸ء اور ۱۹۶۵ء کی ہزیمت کے بعد بھارت نے مشرقی پاکستان میں کھلی مداخلت کر کے ۱۹۷۱ء میں پاکستان کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا اور مشرقی پاکستان کو الگ ملک بنگلہ دیش بنا دیا۔

بھارت نے پاکستان کو شکست دکھانے کے باوجود ۱۹۷۵ء میں راجستھان میں پہلا ایٹمی دھماکہ کر کے دنیا کا چھٹا ایٹمی طاقت والا ملک ہونے کا دعوی کر دیا۔ امریکہ، روس اور اپنے آپ کو دنیا کی سپر پاور کہنے والے طاقتوں نے اس کے اس عمل کا کوئی نوٹس نہ لیا کیونکہ الكفر ملة واحدة ہوتے ہیں جبکہ اس کے برعکس عراق نے ایٹمی قوت حاصل کرنے کی کوشش کی تو امریکہ نے کھلی دہشت گرد کرتے ہوئے اس کے ایٹمی اثاثوں پر حملہ کر کے ایٹمی اثاثوں کو تباہ کر دیا۔

جبکہ بھارت نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ پاکستان اور کشمیر کے باہم تعلقات کو کبھی تسلیم ہی نہیں کیا اور کشمیریوں کی آواز کو ہمیشہ دبانے کی کوشش کی۔ بھارت نے ایک بار پھر پاکستانی عوام اور پاکستانی سائنسدانوں کو للکارا اور یہ باور کرایا کہ پاکستان دفاعی پوزیشن میں انتہائی کمزور ہے کیونکہ ۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ء کو فتح کے نشے میں سرشار بھارتی وزیر اعظم اندارا گاندھی نے پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

’’یہ جو ہمیں فتح حاصل ہوئی ہے یہ ہماری افواج کی فتح نہیں ہے یہ ہماری حکومت کی فتح نہیں یہ ہمارے نظریے کی فتح ہے ہم نے ان (یعنی پاکستانی مسلمانوں) سے کہا تھا کہ ان کا نظریہ باطل تھا...... ہم نے ان کا نظریہ بحر ہند میں غرق کر دیا ہے۔‘‘

پاکستان سے ہزاروں میل دور بلجیم کی لیوون یونورسٹی میں ایک پاکستانی نوجوان کی ایمانی غیرت نے یہ گوارا نہ کیا کہ دوبارہ پھر مسلمان تقسیم ہند جیسی قربانیاں پیش کرے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور کہیں ایسا نہ ہو کہ قوم اپنے دفاع نہ کرنے کی وجہ سے ہندو لالہ کی غلامی کرے پر مجبور ہو جائے۔ یہ نوجوان پاکستان کا ہیرو ڈاکٹر عبدالقدیر خاں تھا جو خود پاکستان آیا اور اس عزم کے ساتھ کہ پاکستان کو مسلمانوں کا پہلا واحد ایٹمی طاقت والا ملک بناؤں گا۔ بلوچستان کے گرم اور شعلے اگلتے صحراؤں میں ڈھیرا لگا کر اللہ پر توکل کر کے کام شروع کر دیا۔ اور پھر جلد ہی کامیابی حاصل کر لی۔

۱۳ مئی ۱۹۹۸ء کو دو قسطوں میں بھارت نے پھر پانچ یکے بعد دیگرے ایٹمی دھماکے کر دیے۔ اور دنیا کو یہ باور کرایا جانے لگا کہ پاکستان اس اہلیت کا حامل نہیں کہ وہ ایٹمی دھماکے کر سکے۔ ۱۷ دن گزر گئے اور پاکستان کی طرف سے مطالبات بڑھنے لگے آخر پاکستان کے حکمران میاں نواز شریف اور سائنس دانوں کی ٹیم نے فیصلہ کیا کہ دھماکے کر دیے جائیں اور پوری دنیا کو بتا دیا جائے کہ ہم اپنے ملک وقوم کا دفاع کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور پھر ۲۸ مئی ۱۹۹۸ء کو شام تین بج کر سولہ منٹ پر پوری قوم نعرہ تکبیر بلند کر کے خوشی منا رہی تھی کہ پاکستان نے بھی ایٹمی دھماکے کر کے دنیا کی ایٹمی طاقتوں والے ملکوں میں اپنا نام لکھوا دیا۔ بھارت اور پوری دنیا کا کافر انگشت بدنداں رہ گیا۔ یہی وجہ ہے کہ بھارت آج تک گیدڑ بھبکیاں تو دیتا رہا مگر پاکستان کی سرحد عبور کر کے اس کی طرف میلی آنکھ اٹھانے کی جرأت نہیں کر سکا۔

یوم تکبیر کا پیغام

یوم تکبیر کا پیغام ہر مسلمان کے نام کہ اپنا، اپنی قوم کا اور ملک ووطن کا دفاع ہمیشہ مضبوط رکھو تا کہ دشمن کبھی بھی تمھاری طرف میلی آنکھ نہ دیکھ سکے۔ مقاصد جہاد میں ایک یہ بھی ہے کہ جب کافر مسلمانوں سے لڑنے کے لیے چڑھ دوڑے تو مسلمان بھی اپنے دفاع میں ان سے قتال کریں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ﴾ . (البقرۃ:١٩٠)

’’اورتم اللہ کے راستے میں ان لوگوں سے لڑائی کرو جو تم سے لڑائی کرتے ہیں اور تم زیادتی نہ کرو یقیناً اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔‘‘

طاقت کے مطابق تیاری رکھو

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَیْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِیْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ یَعْلَمُهُمْ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یُوَفَّ اِلَیْكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ﴾ .

’’اور جہاں تک ہو سکے (فوج کی جمعیت کے) زور سے اور گھوڑوں کے تیار رکھنے سے ان کے (مقابلے کے) لئے مستعد ہو کہ اس سے اللہ کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں اور ان کے سوا اور لوگوں پر جن کو تم نہیں جانتے اور اللہ جانتا ہے ہیبت بیٹھی رہے گی اور تم جو کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے اس کا ثواب تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اور تمہارا ذرا نقصان نہیں کیا جائے گا۔‘‘ (الأنفال: ٦٠)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے اور یہ آیت تلاوت فرمائی۔

﴿وَ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ﴾ .

’’اور جہاں تک ہو سکے (فوج کی جمعیت کے) قوت تیار رکھو۔‘‘

پھر فرمایا:

أَلاَ إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلاَ إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلاَ إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ .

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

”خبردار! قوت سے مراد نشانہ بازی ہے خبردار قوت سے مراد نشانہ بازی ہے خبردار قوت سے مراد نشانہ بازی ہے۔“

مسلم، الإمارة، باب فضل الرمی والحث علیه......: ۱۹۱۷ وأحمد : ۱۷۴۴۲

ایک تیر تین بندوں کو جنت میں لے جائے گا

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک تیر تین آدمیوں کو جنت میں لے کر جائے گا۔

((صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صُنْعَتِهِ الْخَيْرَ، وَالرَّامِيَ بِهِ، وَمُنْبِّلَهُ ـوَارْمُوْا وَارْكَبُوْا وَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ فَاِنَّهَا نِعْمَةٌ تَرَكَهَا اَوْكَفَرَهَا))

”بے شک اللہ تعالی ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا ایک اس کا بنانے والا جو اس کے بنانے میں ثواب کی نیت رکھے دوسرا اسے دشمن پر پھینکنے والا اور تیسرا ترکش سے تیر نکالنے والے کو۔تم تیراندازی اور گھڑسواری سیکھو مجھے تمہارا تیراندازی کا سیکھنا تمہارے گھڑسواری سے زیادہ محبوب ہے اور جس نے بے رغبتی کی وجہ سے تیراندازی کو سیکھنے کے بعد چھوڑ دیا تو اس نے ایک نعمت کو چھوڑ دیا یا اس نے نعمت کی ناشکری کی“

ابوداؤد، الجهاد، باب فی الرمی(۲۵۱۳)صحیح و۔مسند احمد(۳۵۴۳)

چلو میں بھی تمہارے ساتھ ہوں

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ اسلم کے کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے وہ سوق نامی جگہ پر باہم تیراندازی کا مقابلہ کررہے تھے آپ نے دیکھ کر فرمایا:

ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ ، فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''اے اسماعیل کے بیٹو! نشانہ بازی جاری رکھو تمھارا باپ بھی ماہر تیرانداز تھا۔''

نشانہ لگاؤ میں بھی فریقین میں سے فلاں گروہ کی طرف سے نشانہ لگانے میں شریک ہوتا ہوں۔

صحابی کا بیان ہے کہ اس کے بعد دوسرے گروہ والے رک گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا ہوا؟ انھوں نے کہا آپ ہمارے مدمقابل ہیں ہم کیسے......؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

ارْمُوا فَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ .

''اچھا تیراندازی جاری رکھو میں دونوں کے ساتھ ہوں۔''

البخاری، الجهاد، باب التحريض على الرمى......: ٢٨٩٩

وہ ہم میں سے نہیں ہے

ایک آدمی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو تیراندازی کرتے دیکا تو کہا آپ کا جسم بھاری ہوگیا ہے اور آپ یہ نہایت دشوار کام کرتے ہیں تو انھوں نے فرمایا: یہ میں اس لیے کرتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا۔

مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا أَوْ قَدْ عَصٰى .

''جو شخص تیراندازی کا فن سیکھ کر پھر (اس پر مشق کرنا) چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے یا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے نافرمانی کی۔''

مسلم، الإمارة، باب فضل الرمى والحث عليه: ١٩١٩

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ أَرَضُونَ وَيَكْفِيكُمُ اللّٰهُ فَلَا يَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَلْهُوَ بِأَسْهُمِهِ))

''اللہ تعالیٰ تمھارے لیے زمینوں کو فتح کرا دے گا اور اللہ تعالیٰ تمھیں اپنی نصرتوں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سے نوازے گا لہٰذا تم میں سے کوئی شخص اس سے عاجز نہ رہے کہ اپنے تیروں سے کھیلے۔''

مسلم، الإمارة، باب فضل الرمی والحث علیه(١٩١٨)

غلام آزاد کرنے کے برابر اجر

سیدنا عمرو بن عبسہ t بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ e کو فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى بَلَغَ الْعَدُوَّ أَوْلَمْ يَبْلُغْ كَانَ لَهُ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً كَانَتْ لَهُ فِدَائَهُ مِنَ النَّارِ عُضْوًا بِعُضْوٍ))

جو شخص اسلام میں بڑھاپے کو پہنچا تو قیامت کے دن اس کے لیے نور ہوگا۔ اور جس نے اللہ کے راستے میں ایک تیر چلایا دشمن کا لگا یا نہ لگا اس کو ایک مومن کی آزادی کے برابر اجر دیا جائے گا وہ اس کے ایک ایک عضو کو جہنم سے بچانے کا ذریعہ ہوگا۔''

نسائی، الجهاد، باب ثواب من رمی بسهم فی سبیل الله(٣١٤٧)

بہترین تیر انداز

سعد بہترین تیر انداز تھے جنگ احد میں کافر چڑھتے چلے آرہے تھے، انہوں نے ایسے تیر مارے کہ ایک کافر بھی آپ ﷺ تک نہ پہنچ سکا اس وقت آپ ﷺ نے سعد کو فرمایا:

((يَا سَعْدُ! ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي))

''اے سعد! تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں اسی طرح تیر انداز کرتے رہو۔''

صحیح بخاری، المغازی، باب ((اذ همت طائفتان منکم ان تفشل......

(٤٠٥٩)(٤٠٥٥) (٣٧٢٥) (٣٠٥٩) و مسلم (٦٢٣٥) (٦٢٣٦) والترمذی (٣٧٥٣)

گھوڑے تیار رکھو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میدان جہاد میں گھوڑوں کی بہت زیادہ اہمیت اور فضلیت بیان ہوئی ہے اللہ تعالیٰ نے میدان جہاد میں جانے والے گھوڑے کی قسمیں کھائی ہیں:

﴿وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحاً ، فَالْمُورِيَاتِ قَدْحا ، فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحاً فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعاً ، فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعاً﴾[العاديات:١ تا٥]

''ان سرپٹ دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم! جو ہانپ اٹھتے ہیں، پھر (پتھروں پر نعل) مار کر آگ نکالتے ہیں، پھر صبح کو چھاپہ مارتے ہیں، پھر اس میں گرد اٹھاتے ہیں، پھر اس وقت دشمن کی فوج میں جا گھستے ہیں''

حضرت ابن عمرt سے مروی ہے کہ نبی کریمe نے فرمایا:

((الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ .

''رسول اللہe نے فرمایا: گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک بھلائی رکھ دی گئی ہے۔''

مسلم ، الإمارة ، باب الخيل في نواصيها الخير إلى يوم القيامة:٩٦)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِيمَانًا بِاللَّهِ وَتَصْدِيقًا بِوَعْدِهِ ، فَإِنَّ شِبَعَهُ وَرِيَّهُ وَرَوْثَهُ وَبَوْلَهُ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

''جس شخص نے اللہ پر ایمان اور اس کے وعدوں کی تصدیق کرتے ہوئے جہاد فی سبیل اللہ کے لیے گھوڑا لے رکھا تو اس کا پیٹ بھر کر کھانا کھلانا، سیراب ہو کر پانی پینا، کھانا کھا کر لید کرنا اور پانی پی کر پیشاب کرنا (سب کا سب) قیامت کے دن نیکیوں کے ترازو میں رکھ کر تولا جائے گا۔''

بخاري ، الجهاد ، باب من احتبس فرسا في سبيل الله(٢٨٥٣)

سیدنا سلمہ بن نفیل کندی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

پاس بیٹھا ہوا تھا ایک آدمی نے کہا:

((یَا رَسُولَ اللّٰہِ! أَذَالَ النَّاسُ الْخَیْلَ وَوَضَعُوا السِّلَاحَ، وَقَالُوا: لَا جِھَادَ قَدْ وَضَعَتِ الْحَرْبُ أَوْزَارَھَا فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ بِوَجْھِہِ، وَقَالَ کَذَبُوا الْآنَ الْآنَ جَاءَ الْقِتَالُ وَلَا یَزَالُ مِنْ أُمَّتِی أُمَّۃٌ یُقَاتِلُونَ عَلَی الْحَقِّ وَیُزِیغُ اللّٰہُ لَھُمْ قُلُوبَ أَقْوَامٍ وَیَرْزُقُھُمْ مِنْھُمْ حَتّٰی تَقُومَ السَّاعَۃُ))

''یا رسول اللہ! لوگوں نے گھوڑوں کو ذلیل کر دیا ہے جہادی ہتھیار اتار دیئے اور یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ اب جہاد نہیں رہا اور جنگ نے اپنے ہتھیار اتار دیئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: انھوں نے جھوٹ بولا۔ ابھی تو جہاد وقتال شروع ہوا ہے اور میری امت کا ایک گروہ حق کی خاطر لڑتا رہے گا اور اللہ ان کے لیے قوموں کے دل پھیر دے گا اور ان کو ان سے رزق عطا فرمائے گا حتی کہ قیامت قائم ہو جائے۔''

نسائی، الخیل، باب الخیل معقود فی نواصیھا الخیر الی یوم القیامہ(۳۵۹۱)صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴ مئی ۱۷۹۹ء............!
شہادت ٹیپو سلطان

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْداً عَلَيْهِ حَقّاً فِى التَّوْرَاةِ وَالإِنجِيْلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِى بَايَعْتُم بِهِ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾(التوبہ:۱۱۱)

''اللہ نے مومنوں سے اُن کی جانیں اور اُن کے مال خرید لئے ہیں (اور اس کے عوض میں اُن کیلئے جنت (تیار کی) ہے، یہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں تو مارتے بھی ہیں اور مارے بھی جاتے ہیں، یہ تورات اور انجیل اور قرآن میں سچا وعدہ ہے جس کا پورا کرنا اُسے ضرور ہے اور اللہ سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والا کون ہے، تو جو سودا تم نے اُس سے کیا ہے اس سے خوش رہو اور یہی بڑی کامیابی ہے۔''

[اس مضمون کی تیاری میں سب سے زیادہ معاونت استاد محترم ابوشداخ غوریؒ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اک تحریر سے لی گئی ہے، استاد محترم سرگودھا میں قرآن مجید کی تفسیر پڑھاتے ہوئے اچانک اللہ کو پیارے ہو گئے اللہ تعالیٰ انکی حسنات کو قبول فرمائے اور علیین میں اعلی مقام عطا فرمائے۔آمین]

تمہیدی کلمات:

ہماری نئی نسل اپنے اسلامی، عسکری اور قومی ہیروز کے بارے میں یا تو بالکل جانتی ہی نہیں یا بہت کم جانتی ہے۔ جبکہ ایکٹرز اور کرکٹرز کے متعلق آپ ان کی معلومات سن کر حیران رہ جائیں گے۔ میں نئی نسل کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ ''تمھیں تاریخ اسلامی سے رشتے جوڑنے ہوں گے۔''

۴ مئی ۱۷۹۹ء ہمارے ایک عظیم ہیرو کی شہادت کا دن ہے مگر ہماری نئی نسل اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتی۔ اس حوالے سے میں نے نوجوانوں کے لیے کچھ معلومات جمع کی ہیں۔ میرا یہ قطعاً دعوی نہیں کہ یہ کوئی نئی معلومات ہیں البتہ اتنا ضرور ہے کہ ہماری نئی نسل کے لیے یہ سب کچھ بالکل نیا ہے۔ یقیناً اس موضوع پر مطالعہ کرتے ہوئے میرے سامنے بھی بہت سی ایسی چیزیں آئیں جو بڑی حیران کن تھیں۔ میں نے اختصار اور جامعیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور جزئیات سے دامن بچاتے ہوئے آسان اور عام فہم انداز میں واقعات کو اس طرح ترتیب دینے کی کوشش کی ہے کہ قاری کو واقعات کی کڑیاں ملانے میں کوئی دقت پیش نہ آئے اور وہ تمام واقعات اور صورتحال کو اچھی طرح سمجھ سکے اور اپنے لیے رہنمائی حاصل کر سکے۔ اس تحریر کا مقصد محض واقعہ بیان کر دینا ہی نہیں بلکہ کوشش کی گئی ہے کہ ماضی کے پیش آمدہ تمام حالات کی آپس میں مماثلت تلاش کی جائے اور اپنی راہ عمل تلاش کی جائے تاکہ پتہ چلے کہ ہم کس مقام پر کھڑے ہیں اور تاریخ ہمارے متعلق کیا لکھے گی اور کون سے کردار تاریخ میں کس انداز میں زندہ رہتے ہیں اور آج ہمیں کس کردار کی ضرورت ہے اور کون ہے جو آج یہ کردار ادا کرنے کے لیے آپ کو پیش کرتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہندوستان میں مسلمانوں کا زوال

اورنگ زیب عالمگیر کی وفات (۱۷۰۷ء) کے بعد مسلمان ہندوستان میں زوال کا شکار ہو گئے۔ سلطنت مغلیہ سمٹ گئی اور مسلم شان وشوکت کا خاتمہ ہو گیا۔ مسلمان اتحاد کی دولت سے محروم اور تفرقہ کا شکار ہو گئے۔ جس طرح گدھ کسی جانور کے مرنے کا انتظار کرتے ہیں انگریز ایسے ہی حالات کے منتظر تھے۔ انھوں نے ہندوستان پر قبضے کا پروگرام بنایا اور ہندوستان کی نازک صورتحال سے پورا فائدہ اٹھایا اور تجارت وترقی اور تعلیم وصحت کے نام پر ہندوستان کے وسائل کو لوٹنا شروع کر دیا اور یہاں کے رہنے والوں کو غلام بنا لیا۔ چونکہ مسلمان جہاد جیسے عظیم عمل سے راہ فرار اختیار کر چکے تھے اور نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

((إِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعِينَةِ وَأَخَذْتُمْ أَذْنَابَ الْبَقَرِ وَرَضِيتُمْ بِالزَّرْعِ وَتَرَكْتُمُ الْجِهَادَ سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ ذُلاًّ لاَ يَنْزِعُهُ حَتَّى تَرْجِعُوا إِلَى دِينِكُمْ))

أبوداود، البيوع ، باب في النهي عن العينة(٣٤٦٢)صحيح

''جب تم آپس میں کمی زیادتی کے ساتھ سامان فروخت کرنے لگو گے بیلوں کی دمیں پکڑ کر کھیتی باڑی پر خوش ہو جاؤ گے اور جہاد چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کر دے گا اور یہ ذلت اس وقت تک ختم نہ ہو گی جب تک اپنے دین کی طرف نہ پلٹ آؤ گے۔ (اور جہاد کو قائم نہ کرو گے)''

سیدنا سلمہ بن نفیل کندی بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! لوگوں نے گھوڑوں کو ذلیل کر دیا ہے جہادی ہتھیار اتار دیئے اور یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ اب جہاد نہیں رہا اور جنگ نے اپنے ہتھیار اتار دیئے ہیں ۔ رسول اللہ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور فرمایا:

((كَذَبُوا الآنَ الآنَ جَاءَ الْقِتَالُ وَلاَ يَزَالُ مِنْ أُمَّتِى أُمَّةٌ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ وَيُزِيغُ اللّٰهُ لَهُمْ قُلُوبَ أَقْوَامٍ وَيَرْزُقُهُمْ مِنْهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ .))

''انھوں نے جھوٹ بولا۔ ابھی تو جہاد وقتال شروع ہوا ہے اور میری امت کا ایک گروہ حق کی خاطر لڑتا رہے گا اور اللہ ان کے لیے قوموں کے دل پھیر دے گا اور ان کو ان سے رزق عطا فرمائے گا حتی کہ قیامت قائم ہو جائے۔''

نسائی، الخیل، باب الخیل معقود فی نواصیها الخیر الی یوم القیامه(۳۵۹۱) صحیح

سلطان فتح علی ٹیپو سلطان کا انگریزوں کے خلاف جہاد

سب سے پہلے شخص جس نے انگریز کی سازش کو سمجھا وہ سراج الدولہ تھا۔ اس نے انگریز کا راستہ روکنے کی بڑی کوشش کی مگر اس کے ساتھ کسی نے تعاون نہ کیا اور وہ اپنوں کی غداری کا شکار ہو گیا۔ اس کے بعد سلطنت میسور کے فرمانروا حیدر علی اور اس کے بیٹے سلطان فتح علی ٹیپو سلطان نے انگریزوں کے خلاف جہاد کیا اور مسلمانوں کی شان وشوکت کو بحال کرنے کی کوشش کی۔ حیدر علی نے برطانوی افواج پر بڑے کامیاب حملے کیے اور ۱۷۶۱ء سے لے کر ۱۷۸۲ء تک کا عرصہ انگریز سے پنجہ آزمائی میں گزار دیا۔ حیدر علی کی فتوحات کی بدولت انگریز ہندوستان کے جنوب میں اپنے قدم مضبوط نہ کر سکے۔

ٹیپو سلطان نے پہلی بار ۱۷۶۸ء میں اپنے باپ حیدر علی کے ساتھ مل کر انگریز کے خلاف جہاد میں حصہ لیا۔ انگریزوں کے ساتھ مسلسل جھڑپوں کے نتیجے میں ان کی جنگی صلاحیتیں نکھر کر سامنے آ گئیں اور وہ ایک کامیاب جرنیل بن کر ابھرے۔ ۱۷۸۰ء سے ۱۷۸۴ء تک میسور کی دوسری جنگ جاری رہی اس دوران انگریز کو کئی محاذوں پر عبرتناک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شکست کا سامنا کرنا پڑا حتی کہ حیدر علی کو یقین ہو گیا کہ ٹیپو میرا بہترین جاں نشین ثابت ہو گا۔ حیدر علی کے انتقال (دسمبر ۱۷۸۲ء) کے بعد ٹیپو سلطان نے افواج میسور کی قیادت سنبھال لی۔ ۱۷۸۳ء میں سلطان نے ایک تاریخ کارنامہ سرانجام دیا۔

برطانوی حکومت کی طرف سے بمبئی کے صوبائی کمانڈر انچیف جنرل میتھیوز نے اچانک ''بڈیوز پر قبضہ کرلیا۔ جب اس حملے کی خبر سلطان کو ہوئی تو اس نے چند سپاہیوں کے ساتھ دشمن پر حملہ کر دیا اور اسے شکست فاش سے دو چار کیا۔ جس کے نتیجے میں گیریژن کمانڈر نے صلح کی درخواست کی، جسے سلطان نے قبول کرلیا اور اس طرح دونوں فریقوں کے درمیان ۱۱ مارچ ۱۷۸۴ء کو ایک امن معاہدہ ہوا جو معاہدہ منگلور کے نام سے مشہور ہے ۔اس سے معلوم ہوا کہ جب مار پڑے تو امن معاہدے اور مذاکرات اسلام دشمنوں کی پرانی عادت ہے۔

۹۲/۱۷۸۹ء میں میسور کی تیسری جنگ ہوئی۔ لارڈ کارنوالس نے اپنی فوجوں کے ساتھ میسور پر چڑھائی کر دی مگر انگریزی فوج کا وہ حشر ہوا جو آج عراق میں امریکی فوج کا ہوا اور افغانستان میں ہو رہا ہے۔

سلطان کی چالوں نے انگریزی فوج کو چکرا کے رکھ دیا، ان کی رسد کاٹ دی جس کے نتیجے میں میسور کو فتح کرنے کا خواب دیکھنے والی فوج کی حالت غیر ہوگئی اور میسور کی دہلیز برطانوی فوج کے لیے قبرستان بن گئی۔

۱۷۹۲ء میں برطانوی افواج نے پھر سرنگا پٹم پر حملہ کیا مگر جیسا کہ مشہور ہے کہ ''مسلمانوں کے قلعوں کے دروازے ہمیشہ اندر سے کھلتے ہیں۔'' بعض غداروں کی وجہ سے انگریزوں کو کامیابی ملی اور سلطان کو بعض کڑی شرائط اور تاوان کے بدلے کمپنی بہادر سے معاہدہ کرنا پڑا۔ سلطان نے جلد ہی وہ تاوان کر کے معاہدہ ختم کر دیا۔ فتح و شکست جنگوں میں ہوا ہی کرتی ہے مگر اصولوں پر مٹنا اور ملک وقوم سے غداری کرنا یہ دو الگ الگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کردار ہیں جو ہر کوئی اپنے ضمیر کے مطابق اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

سلطان نے انگریزی فوج سے لڑائی ختم کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ ۱۷۹۸ء میں انھوں نے گورنر جنرل مارکوئس ولزلی سے خط وکتابت کی، مگر گورنر نے سلطان کی امن کی خواہش کو اس کمزوری سمجھا اور یہ کوشش کامیاب نہ ہوسکی۔ انگریز سلطان کی اس خواہش کو کیسے پورا کرسکتا تھے ان کا مقصد ہندوستان کے وسائل پر قبضہ کرنا تھا اور امن اس راہ کی سب سے بڑی رکاوٹ تھا۔ آج عراق اور افغانستان کے حالات کو اسی تناظر میں سمجھا جا سکتا ہے۔ سلطان انگریز کی راہ کا وہ پتھر تھا جسے وہ ہٹانا چاہتا تھا۔ سلطان کی شکست کے بغیر ہندوستان کی تسخیر کا خواب کبھی پورا نہیں ہوسکتا تھا۔

جب پورا مشرق سو رہا تھا تو ٹیپو سلطان جاگ رہے تھے

سلطان نے ہمسایہ ملک ریاست حیدر آباد کے نظام کو بھی اس جہاد میں شرکت کی دعوت دی مگر اس نے سلطان کی حمایت سے انکار کردیا۔ سلطان ٹیپو کی دعوت پر والی افغانستان زمان شاہ درانی نے اپنی فوج کے ساتھ جنوب کو پیش قدمی کی تاکہ ٹیپو کے ساتھ مل کر انگریزوں کو ہندوستان سے نکالا جائے مگر جب وہ لاہور پہنچا تو پیچھے کابل میں اس کے سوتیلے بھائی محمود شاہ نے بغاوت کردی لہٰذا زمان شاہ یہیں سے لوٹ گیا۔ تاہم سلطان نے اپنی جدوجہد جاری رکھی اور بقول اقبال رحمہ اللہ ''جب پورا مشرق سو رہا تھا تو ٹیپو سلطان جاگ رہے تھے۔''

۱۷۹۸ء میں ہندوستان کے اکثر کٹھ پتلی راجے اور نواب اپنی حکومتوں کو بچانے کے لیے انگریزوں سے یوں معاہدے کر رہے تھے جیسے آج غیر مسلم حکمران اپنے مفادات کے لیے اور مسلم حکمران اپنے اقتدار کو طول دینے کے لیے امریکہ سے بنا کر رکھتے ہیں، چاہے اس کے لیے دین، ایمان، غیرت اور قوم سب کچھ بیچنا پڑے۔ مگر سلطان ٹیپو کے نزدیک سپاہی کی طرح لڑتے ہوئے جان دینا انگریز کے وظائف پر جینے سے کہیں بہتر تھا۔ جیسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آج امریکہ سے برسرِ پیکار مجاہدین بھی یہ سمجھتے ہیں کہ امریکہ سے ڈالروں پر جینے سے کہیں بہتر ہے کہ اس کا مقابلہ کرتے ہوئے جان قربان کر دی جائے۔

آستین کے سانپ ڈس گئے

لارڈ ولزلی نے فروری ۱۷۹۹ء میں جنگ چھیڑ دی جو میسور کی چوتھی اور آخری جنگ تھی۔ ہندو مرہٹہ راجوں سندھیا او رگائیکواڑ اور نظام حیدر دکن میر نظام علی خان نے انگریزوں کا ساتھ دیا اوران غداروں کی مدد سے انگریزوں کا ساتھ دیا اوران غداروں کی مدد سے انگریزی فوج نے میسور پر کئی طرف سے حملہ کر دیا۔افسوس کہ آستین کے سانپ اپنا کام دکھا گئے اور یہ الفاظ لکھتے ہوئے دل خون کے آنسو رو رہا ہے کہ سلطان کے بعض نمک حرام افسروں نے سلطان کے عزائم پر پانی پھیر دیا۔ مسلمانوں نے جب بھی کافروں سے شکست کھائی اس میں اپنی کی غداری کا ہمیشہ کارفرما رہی ہے۔

انگریزی فوج نے سلطان کے دارالحکومت کا محاصرہ کرلیا جو ایک ماہ تک جاری رہا۔ انھوں نے سلطان کے سامنے چند شرطیں رکھیں جن کو قبول کرنے کی صورت میں سلطان کی حکومت اور جان بچ سکتی تھی ان شرائط کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ ان کو آج کے گیری لوگر بل کے ساتھ تشبیہ دے سکتے ہیں لیکن سلطان ایک ٹیلی فون پر ڈھیر ہونے والے نہ تھے۔

شرائط نامہ نامنظور

سلطان نے اس موقع پر جو فیصلہ کیا اس کے متعلق میسور کے ایک عسکری خاندان کے چشم و چراغ میجر میر ابراہیم ۱۳ مئی ۱۹۹۴ء کے نوائے وقت میگزین میں لکھتے ہیں:

”جب ٹیپو سلطان کو یہ شرائط نامہ موصول ہوا تو سلطان نے اپنے جرنیلوں اور اعلیٰ عہدیداروں کو سرنگا پٹم کی سب سے بڑی مسجد ”اعلیٰ“ میں اکٹھا کیا۔ جب سلطان اپنے بہادر جرنیلوں سے مخاطب تھا اوران سے صلاح و مشورہ کر رہا تھا تو اس کے سامنے قرآن تھا،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس کی آنکھوں میں آنسو تھے اور آواز بھاری تھی۔ سلطان نے جرنیلوں سے کہا ''کیا تمھیں یہ گھٹیا شرائط منظور ہیں؟'' سب نے بیک آواز ہو کر کہا ''نہیں۔ ہمیں بے غیرتی کی زندگی منظور نہیں۔ ہم انگریز کے خلاف جہاد کریں گے۔'' اس طرح انگریز کی شرائط نامنظور ہو گئیں۔ (کاش اس طرح کا منظر نامہ نائن الیون کے نتیجے میں امریکہ سے آنے والی فون کال کے بعد پاکستان میں بھی بنتا) سلطان نے وہ شرائط نامہ چاک کر دیا اور قاصد سے کہا ''کہ جا کر اپنے لارڈ سے کہو کہ اللہ نے مجھے آزاد پیدا کیا ہے اور میں آزاد مملکت کا حکمران ہوں۔ میں آزادی کی جنگ لڑوں گا مگر یہ گھٹیا شرائط منظور نہیں کروں گا۔''

غزوہ بدر میں بھی جب آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا تھا تو انہوں نے بھی کچھ ایسے ہی جواب دیئے تھے کہ بزدلوں کی طرح بیٹھنے سے بہتر بہادروں کی طرح لڑ کر مرنا بہتر ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جب اللہ کے نبی ﷺ کو ابوسفیان کے قافلہ کی خبر ملی تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ لیا، ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما نے بات کی تو آپ ﷺ نے اعراض کیا، حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کی:

((اِیَّانَا تُرِیْدُ؟ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ! لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُخِیْضَهَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاهَا وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَضْرِبَ اَكْبَادَهَا اِلٰی بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا))

''اگر آپ ہم (انصار) سے مشورے کے طالب ہیں تو قسم ہے مجھے اس ذات کی، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ آپ اگر ہمیں یہ حکم دیں کہ ہم دشمن سے لڑنے کے لیے سمندر میں کود جائیں تو ہم کود جائیں گے اور اگر آپ ہمیں برک الغماد تک بھی چلنے کا حکم دیں گے تو ہم آپ کے حکم کی پیروی کریں گے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر نبی کریم ﷺ لوگوں کو جمع کر کے بدر کی طرف نکل گئے۔

مسلم، الجهاد والسير، باب غزوة بدر (۱۷۷۹)۔ مسند احمد: ۳/ ۲۵۷، ۲۵۸ (ح:۱۳۷۱۱) صحیح

سلطان کا یہ فیصلہ سننے کے بعد یکم مئی ۱۷۹۹ء کو انگریزی فوج نے قلعہ پر سنگ باری کر کے قلعہ کی ایک دیوار پر شگاف ڈالنے کی کوشش کی۔ تین دن کی مسلسل کوشش کے بعد قلعہ کی ایک دیوار میں شگاف پڑ گیا اور انگریزی فوج کو اس طرف سے کسی قسم کی مزاحمت کا سامنا نہ کرنا پڑا۔ برطانوی افواج نے تقریباً ہزار کے لگ بھگ بے گناہ عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو قتل کیا۔

یہ صرف اسلام کا طرہ امتیاز ہے کہ جس نے جنگوں کے اندر بھی اخلاقیات کا درس دیا اور دوران جنگ عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو قتل کرنے سے منع کیا۔ ارشاد نبوی ہے:

«« فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ . »»

”رسول اللہ ﷺ نے عورتوں او بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔“

بخاری، الجهاد، باب قتل النساء فی الحرب (۳۰۱۵)

یاد رہے بچوں اور عورتوں کو عام حالت میں اور دوران جنگ قتل کرنا درست نہیں۔ البتہ اگر ان سے خطرہ ہو یا یہ لڑائی میں شریک ہوں اور جنگ کریں تو قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں جیسا کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا مسلک ہے۔ نیل الاوطار (٤/ ٧١٨)

یاد رہے اگر شب خون میں عورتیں اور بچے قتل ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں رسول اللہ ﷺ نے شب خون میں اجازت فرمائی ہے اور ان کو بھی دشمنوں میں شمار کیا ہے۔

بخاری، الجهاد والسير (۳۰۱۲)

مگر ملک گیری کی ہوس کے مارے ہوئے جرنیلوں سے جب بھی جنگ کی تو بے گناہوں کی لاشوں کے ڈھیر لگا دیے۔ فلسطین، عراق، افغانستان اور کشمیر اس کی تازہ ترین مثالیں ہیں جہاں امن کے ٹھیکیداروں نے مسجدوں کو معاف کیا نہ ہسپتالوں کو اور نہ ہی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

براتوں کو۔ شاید ان کے نزدیک زیادہ سے زیادہ بے گناہوں کو قتل کرنا ہی جنگ جیتنے کی اساس ہے۔

مئی کا مہینہ، شدید گرمی اور دشمن سے ایک طویل اور صبر آزما جنگ اور اس پر مستزاد اپنوں کی غداری، کیسے کیسے حالات ہیں، جو جنگ آزدی لڑنے والے مجاہدین کی زندگی میں آتے ہیں۔

ٹل نہ سکتے تھے، اگر جنگ میں اڑ جاتے تھے قدم

مئی ۱۷۹۹ء کی صبح، سلطان نے قلعہ کی شگاف والی دیوار کا معاینہ کیا اور اس کی مرمت کے احکامات جاری کیے۔ دوپہر تک لڑائی جاری رہی، سلطان دوپہر کا کھانے ہی لگے تھے کہ ان کو خبر ملی کہ ان کے ایک جاں نثار جرنیل سید غفار شہید ہو گئے ہیں۔ سلطان کو بہت صدمہ ہوا اور انھوں نے فوراً کھانا چھوڑ دیا اور اس کی جگہ دوسرا جرنیل محمد خاں مقرر کر دیا۔ اور کہنے لگے کہ ہم بھی جلد ہی سید غفار سے ملیں گے۔ اس روز کے معرکے میں سلطان نے اپنے ہاتھ سے پے در پے کئی فائر کر کے برطانوی افواج کے پیش قدمی کرنے والے کئی فوجی جہنم رسید کر دیے۔ اس پر انگریزوں نے آبی دروازے (water gaet) کی طرف بڑھنے کی کوشش کی مگر میر صادق اور قلعہ دار ندیم کی باہمی سازش کی وجہ سے دروازہ بند کر دیا گیا تھا۔ سلطان شدید زخمی ہونے کے باوجود لڑ رہے تھے۔ انگریزی فوج غداروں کی مدد سے مسلسل کامیاب ہو رہی تھی اور سلطان کی فوج بکھر رہی تھی۔

شیر کی ایک دن کی زندگی گیڈر کی سو سال کی زندگی سے بہتر ہے

سلطان کے خادم خاص راجہ خان نے ان سے کہا ''آپ اپنے آپ کو دشمن پر ظاہر کر دیں۔ اس طرح آپ کی جان بچ سکتی ہے۔ دشمن آپ کو زندہ گرفتار کر لے گا۔'' سلطان نے غصے میں کہا: ''خاموش رہو، کیا تم پاگل ہو گئے ہو؟ میں دشمن کے ہاتھ زندہ گرفتار ہونے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بجائے شہادت کی موت کو ترجیح دوں گا۔'' اور پھر سلطان نے ایک تاریخ جملہ کہا: شیر کی ایک دن کی زندگی گیڈر کی سو سال کی زندگی سے بہتر ہے۔'' سلطان نے اپنے اس قول کی لاج رکھ لی۔ سلطان زخموں سے چور اور شدید نڈھال ہو چکے تھے کہ دشمن کے آدمی کی نظر پڑ گئی۔ اس نے پہچان لیا۔ انگریز سپاہی نے آگے بڑھ کر سلطان کی مرصع پیٹی اتارنے کی کوشش کی مگر زخمی سلطان نے اپنی تلوار اس کے گھٹنے پر ماری کہ '' کتے! زخمی شیر پر منہ مارتا ہے۔'' یوں وہ لعین اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا۔ قریب ایک اور سپاہی کھڑا تھا اس نے اپنی بندوق سے سلطان کی کنپٹی کا نشانہ لیا اور فائر کر دیا۔ گولی لگتے ہی سلطان شہادت کی موت کو گلے لگا کر کامیاب ٹھہرے۔

شہادت ہے مطلوب و مقصود مؤمن

آج ہندوستان ہمارا ہے

اس روز انگریز جنرل ہیرس نے ٹیپو شہید کی لاش پر کھڑے ہو کر کہا: '' آج ہندوستان ہمارا ہے!'' اس نے سچ کہا تھا کیونکہ انگریز کی ہندوستان پر قبضے کی کوشش میں سب سے بڑی رکاوٹ دور ہو گئی تھی۔ ٹیپو کی شہادت کے چار سال بعد انگریز ہندوستان کے دارالحکومت دہلی پر قابض ہو گئے اور مغل بادشاہ شاہ عالم ثانی ان کا وظیفہ خوار بن گیا۔ یوں انگریز اس ملک کے وسائل پر قبضہ کرنے اور اسے لوٹنے اور یہاں کے لوگوں کو تقریباً ڈیڑھ سو سال تک غلام بنائے رکھنے میں کامیاب ہو گئے۔

آخر کار ۱۹۴۷ء میں مسلمانوں کو دوبارہ لاکھوں جانوں کا نذرانہ دے کر آزادی کا دن دیکھنا نصیب ہوا لیکن اس آزادی میں نقب لگانے کے لیے آج کئی میر صادق اور میر جعفر پیدا ہو چکے ہیں۔ کوئی ٹیپو سلطان کی طرح کا حکمران نظر نہیں آتا جو ذلت کی زندگی پہ شہادت کی موت کو ترجیح دیتا ہو، جو شیر کی ایک دن کی زندگی کو گیڈر کی سو سالہ زندگی سے بہتر سمجھتا ہو۔

کل ہندوستان ہمارا ہو گا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام کا قانون ہے جب زمین پر کافر فتنہ وفساد برپا کر دیں ،زمینوں پر قبضہ کر لیا جائے تو مسلمان اس مقبوضہ علاقہ چھوڑانے کے لیے تلوار و جہاد سے کام لیں۔

اس مقام پر ہم مختصر مقاصد جہاد لکھتے ہیں کے جن کی موجودگی میں آدمی پر لازم ہے کہ وہ جہاد فی سبیل اللہ کو اپنائے۔

پہلا مقصد۔۔۔فتنے کا خاتمہ

جب تک دنیا کے کسی خطے میں کفار کے پاس وہ طاقت وشوکت موجود ہے کہ وہ اسلام کی وجہ سے کسی کو فتنہ میں مبتلا کر سکتے ہوں اگر کوئی ایمان لانا چاہتا ہو تو ان کی سزا اور تکلیف کے خوف سے ایمان لانے سے جھجکتا ہو اور کوئی ایمان لے آئے تو اسے ان کے ظلم وتشدد کا نشانہ بننا پڑتا ہو ۔اس وقت تک ان سے لڑنا فرض ہے ۔کہ اسلام لانے کی راہ میں ہر رکاوٹ (فتنہ) ختم ہو جائے ۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَقَـاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّيْنُ لِلّهِ فَإِنِ انتَهَواْ فَلاَ عُدْوَانَ إِلاَّ عَلَى الظَّالِمِيْنَ ﴾ (بقرہ:۱۹۳)

''اوران سے لڑتے رہو یہاں تک کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ کے لیے ہو جائے پس اگر وہ باز آجائیں تو نہیں زیادتی مگر ظالموں پر۔''

دوسرا مقصد۔۔۔غلبہ اسلام

جب تک تمام دنیا میں اسلام غالب نہ ہو جائے اور ہر جگہ اللہ کا قانو نافذ نہ ہو جائے کفار سے لڑتے رہنا فرض ہے۔

﴿وَقَـاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّيْنُ كُلُّهُ لِلّه فَإِنِ انتَهَوْاْ فَإِنَّ اللّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيْرٌ ﴾ (انفال:۳۹)

''ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین سارے کا سارا اللہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے ہو جائے پس اگر وہ باز آ جائیں تو اللہ تعالیٰ جو وہ کرتے ہیں اسے دیکھنے والا ہے ۔"

رسول اللہ ﷺ فرمایا:

"مجھے حکم دیا گیا کہ میں لوگوں سے لڑتا رہو یہاں تک کہ وہ اس بات کی شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں جب وہ یہ کام کریں تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور مال محفوظ کر لیے مگر اسلام کے حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔"

(بخاری ، الایمان، ۲۵)

تیسرا مقصد۔۔۔کفار کا جزیہ دینا

جب تک تمام دنیا کے کفار (جو اسلام نہ لانا چاہتے ہوں) ذلیل ہو کر اپنے ہاتھوں سے مسلمانوں کو جزیہ ادا نہ کریں ان سے لڑتے رہنا فرض ہے۔

﴿قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لاَ يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ الآخِرِ وَلاَ يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَلاَ يَدِيْنُونَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَن يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ﴾

"لڑتے رہو اہل کتاب میں سے ان لوگوں سے جو اللہ اور آخرت پر ایمان نہیں لاتے ،نہ وہ چیزیں حرام مانتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام کی ہیں اور نہ ہی دین حق اختیار کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں اور وہ ذلیل ہوں ۔" (التوبہ :۲۹)

چوتھا مقصد۔۔۔کمزوروں کی مدد

جب دنیا کے کسی خطے میں کمزوروں پر ظلم ہو رہا ہو انہیں ظلم سے نجات دلانے تک لڑتے رہنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرض ہے۔

﴿وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَـٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرًا﴾

''اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں ان کمزور مردوں عورتوں اور بچوں کو چھڑانے کے لیے نہیں لڑتے جو کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار! ہمیں اس بستی سے نکال لے جس کے رہنے والے ظالم ہیں اور ہمارے لیے اپنی طرف سے کوئی حمایتی مقرر فرما دے۔ اور ہمارے لیے اپنے پاس سے کوئی مددگار عطا فرما دے۔'' (النساء:۷۵)

پانچواں مقصد۔۔۔ مقتولین کا بدلہ

اگر کافر کسی مسلمان کو قتل کر دیں تو اس کا بدلہ لینا فرض ہے۔ ہاں اگر مسلمان کو کسی مسلمان نے قتل کر دیا ہو تو دینی اخوت کی وجہ سے دیت بھی دی جا سکتی ہے، معافی بھی۔ مگر کافر سے بدلہ لینا فرض ہے۔ اِلّا یہ کہ وہ مسلمان ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى﴾

''اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر مقتولین کے بارے میں بدلہ لینا فرض کر دیا گیا ہے۔''

(البقرہ:۱۷۸)

چھ ہجری میں رسول اللہ ﷺ صرف عمرہ کی ادائیگی کے لیے مکہ تشریف لائے تھے۔ آپ کا ارادہ لڑنے کا نہیں تھا۔ کفار نے آپ کو روک دیا تب بھی آپ نے لڑائی نہیں کی۔ آپ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو سفیر بنا کر مکہ بھیجا مکہ والوں نے انہیں واپس نہ آنے دیا تو مسلمانوں نے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سمجھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اب ہم ان لوگوں سے لڑائی کیے بغیر نہیں جائیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ ساتھیوں سے لڑائی کی بیعت لی۔ کفار نے یہ سنا تو جناب عثمان کو واپس بھیج دیا۔''

صاف ظاہر ہے کہ یہ بیعت قصاص عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے لی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس بیعت پر اپنی رضا کا اعلان قرآن مجید میں نازل فرمایا:

﴿لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ﴾

''یقیناً اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا جس وقت وہ درخت کے نیچے تجھ سے بیعت کر رہے تھے۔'' (الفتح :۱۸)

آٹھ ہجری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث بن عمیر ازدی رضی اللہ عنہ کو خط دے کر بصریٰ کے حاکم کی طرف بھیجا۔

راستے میں شرجیل بن عمر غسانی نے جو قیصر کی طرف سے بلقاء شام کا گورنر تھا، انہیں گرفتار کر کے شہید کر دیا گیا۔ آپ کو اطلاع پہنچی تو آپ کو سخت صدمہ ہوا۔ آپ نے تین ہزار کا لشکر تیار کیا اتنا بڑا لشکر اس سے پہلے غزوہ خندق کے علاوہ کبھی جمع نہیں ہوا تھا۔ زید بن حارثہ کو ان کا امیر مقرر فرمایا اور انہیں حکم دیا کہ جہاں حارث بن عمیر قتل کیے گئے ہیں وہاں جا کر انہیں اسلام کی دعوت دو اگر قبول کر لیں تو درست ورنہ اللہ سے مدد مانگ کر ان سے لڑو۔ یہی وہ جنگ موتہ تھی جس میں تین ہزار مسلمان دو لاکھ کفار سے لڑے مسلمانوں کے یکے بعد دیگرے تین امیر شہید ہوئے پھر سیف اللہ خالد رضی اللہ عنہ نے کمان سنبھالی اور اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی۔ (الرحیق المختوم)

اس علاقے کے لوگوں کو مزید سبق سکھانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے قریب انہی زید بن حارثہ کے فرزند ارجمند اسامہ کو لشکر کا امیر بنا کر روانہ فرمایا جس کی تکمیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں ہوئی۔

چھٹا مقصد۔۔۔معاہدہ توڑنے کی سزا

اگر کوئی قوم مسلمانوں کے ساتھ کیا ہوا معاہدہ توڑ ڈالے تو اس سے لڑنا فرض ہے۔

﴿وَإِن نَّكَثُوا أَيْمَانَهُم مِّن بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنتَهُونَ﴾ (التوبہ:١٢)

''اگر وہ اپنے عہد کے بعد اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں طعن کریں تو کفر کے سرداروں سے لڑو۔ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں تا کہ وہ باز آ جائیں۔''

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کا عہد توڑنے والی قوم سے جنگ کرنے کی صورت میں مسلمانوں کو چھ بشارتیں بھی دی ہیں۔

﴿ قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ (14) وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴾ (التوبہ:١٤، ١٥)

''ان سے لڑو اللہ انہیں تمہارے ہاتھوں سزا دے گا اور انہیں ذلیل کرے گا اور ان کے خلاف تمہاری نصرت فرمائے گا اور ایمان والے لوگوں کو شفا دے گا اور ان کے دلوں کا غصہ ختم کر دے گا اور جس پر اللہ چاہے گا رجوع فرمائے گا اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٦ ہجری میں قریش مکہ سے دس سال کے لیے صلح کر لی تھی اور اس صلح میں ان کی ایسی کڑی شرطیں بھی قبول کر لیں تھی جو مسلمانوں کو سخت ناگوار تھیں۔مگر ٨ ہجری میں قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیف قبیلہ بنوخزاعہ کے خلاف فوجی کاروائی میں حصہ لے کر معاہدہ صلح توڑ دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس ہزار جانبازوں کے لشکر کے ساتھ مکہ پہ حملہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر دیا اور مکہ فتح فرما لیا۔‘‘

مدینہ میں رہنے والے یہودی قبائل سے آپ نے امن وتعاون کا معاہدہ کیا تھا جب انہوں نے معاہدہ توڑا تو آپ نے بنو قینقاع اور بنو نضیر کا محاصرہ کر کے انہیں جلاوطن کر دیا اور بنو قریظہ کے محاصرہ کے بعد ان کے بالغ مردوں کو قتل کروا دیا اور عورتوں کو لونڈیاں اور بچوں کو غلام بنا لیا۔

ساتواں مقصد۔۔۔دفاع کے لیے لڑنا

جب کوئی قوم مسلمانوں پر حملہ آور ہو جائے تو دفاع کے لیے لڑنا فرض ہے۔

﴿وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ﴾ (البقرہ:۱۹۰)

’’اور اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں اور حد سے نہ بڑھو یقیناً اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں سے محبت نہیں رکھتا۔‘‘

خندق کے موقع پر جب کفار مدینہ پر حملہ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے تمام مسلمانوں کو لڑائی میں شامل ہونے کا حکم دیا اور تبوک کے موقع پر جب دشمن کے حملہ آور ہونے کی خبر سنی تو نکلنے کے قابل تمام افراد کو سرزمین عرب سے باہر جا کر دشمن کے مقابلے کا حکم دیا حالانکہ اس وقت حالات بھی نہایت سخت تھے۔

آٹھواں مقصد۔۔۔مقبوضہ علاقہ چھڑوانا

اگر کفار مسلمانوں کی کسی جگہ پر قبضہ کر لیں تو انہیں وہاں سے نکالنا اور مسلمانوں کا قبضہ دوبارہ بحال کرنا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

﴿وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُم مِّنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ﴾ (البقرۃ:۱۹۱)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''اور انہیں جہاں پاؤ قتل کرو اور جس جگہ سے انہوں نے تمہیں نکالا تم انہیں وہاں سے نکالو۔''

سورہ بقرہ میں طالوت کی قیادت میں بنی اسرائیل کی جس جنگ کا ذکر ہے وہ بھی مسلمانوں کے علاقے واپس لینے کے لیے لڑی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان مجاہدوں کا قول نقل فرمایا ہے۔

''ہمیں کیا ہے کہ ہم اللہ کی راہ میں نہیں لڑیں گے حالانکہ ہمیں ہمارے گھروں اور ہمارے بیٹوں سے نکال دیا گیا۔''

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی تعداد نہایت کم ہونے کے باوجود ان کی خاص مدد فرمائی اور داؤد علیہ السلام نے کفار کے سپہ سالار جالوت کو قتل کر دیا اور کفار کو شکست ہوئی۔ مکہ کی فتح میں کفار کے معاہدہ توڑنے کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی شامل تھی کہ انہوں نے مسلمانوں کو سرزمین مکہ سے نکالا تھا۔

اب آپ اپنے سوال پر غور فرمائیں کیا جہاد اس وقت فرض ہو چکا ہے۔ اگر ہے تو اس کی کون سی دلیل ہے؟ جہاد اس وقت فرض عین ہے یا فرض کفایہ ہے؟ یہ بحث ان شاء اللہ آگے آرہی ہے۔ سب سے پہلے ہمیں فیصلہ کرنا ہوگا کہ اس وقت جہاد مسلمانوں پر فرض ہے بھی یا نہیں۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

۲۰ جون ۱۹۱۰ء

فادرز ڈے

Father's Day

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ قَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ط اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ، وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا﴾. (الاسراء: ۲۳، ۲٤)

’’اور تمہارے رب نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کیساتھ بھلائی کرتے رہو، اگر ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اُن کو اُف تک نہ کہنا اور نہ اُنہیں جھڑکنا، اور ان سے بات ادب سے کرنا۔ اور عجز و نیاز سے اُن کے آگے جھکے رہو اور اُن کے حق میں دعا کرو کہ اے اللہ! جیسا انہوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی اُن (کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حال) پر رحمت فرما۔“

تمہیدی کلمات (غیر اسلامی مذاہب)

امریکی خاتون سنورا داد (Sonora Dadd) بچپن سے اپنے باپ کی شفقت سے محروم ہوگئی اس کی پہلی مرتبہ ۲۰ جون ۱۹۱۰ء میں باپ کی یاد میں فادرڈے منایا۔ پھر کئی ملکوں میں اس تہوار کو منانے کا رواج شروع ہوگیا۔ ۱۹۲۴ء کو امریکی صدر کیلون کالیج (Calvin Coolidge) نے اس دن کو نیشنل فادرڈے کے نام سے منانے کا حکم دیا۔ پھر ۱۹۶۶ء کو لندن میں ہیومین نے اسے عالمی سطح پر متعارف کروایا۔ اس طرح یہ تہوار کئی ممالک میں متعارف ہوا اور اسے پذیرائی ملی بالآخر ۱۹۷۲ء میں صدر چرڈنکس کی کاوشوں سے اس تہوار کو عالمی تہواروں میں شامل کر دیا گیا۔ دیگر تہواروں کی طرح اس تہوار کو بھی بعض مذہبی حلقوں میں مغربی رسوم کا عندیہ دیا جاتا ہے یہ بات سچ ہے کہ اس تہوار کو اقوام مغرب میں عیسائیوں نے منانا شروع کیا لیکن تقریباً تمام مذاہب کے لوگ اسے مناتے ہیں۔

اسلامی تعلیمات

اسلام کی تعلیم سال بھر میں ایک مرتبہ فادرز ڈے منانے کی تلقین نہیں کرتی بلکہ مسلمان ہر دن، دن کا ہر لمحہ والدین کی خدمت اور ان سے حسن سلوک کرتا ہے۔ سال بھر میں صرف ایک مرتبہ ماں باپ کی خدمت، انھیں تحائف دینا، ان کے ساتھ خوش رہنا اقوام مغرب کی تعلیم ہے اور اسلام نے ان کی مشابہت سے روکا بھی ہے اور اس کے برعکس تعلیم بھی دی ہے کہ والد اور والدہ دونوں تمھاری جنت ہیں ان کی خدمت کر کے اور انھیں صبح وشام راضی کر کے اللہ کو راضی کریں۔ اور ہمیشہ ان کے سایہ شفقت میں رہیں اور انھیں اپنے پاس رکھ کر ان کی خدمت کر کے اللہ کو راضی کریں نہ کہ غیروں کی طرح والدین کو اولڈ ہاؤس میں چھوڑیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

والد کا مقام قرآن مجید کی نظر میں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ قَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ط اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْ هُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا * وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا﴾. (الاسراء: ۲۳، ۲٤)

”اور تمہارے رب نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کیساتھ بھلائی کرتے رہو، اگر ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اُن کو اُف تک نہ کہنا اور نہ اُنہیں جھڑکنا، اوران سے بات ادب سے کرنا ۔اور عجز و نیاز سے اُن کے آگے جھکے رہو اور اُن کے حق میں دعا کرو کہ اے اللہ! جیسا انہوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی اُن (کے حال) پر رحمت فرما۔“

اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے بعد ماں اور باپ دونوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے اور اگر ماں اکیلی ہو تب بھی اور اگر والد محترم اکیلے ہوں تب بھی دونوں کی خدمت ان کے ساتھ حسن سلوک اور انھیں ہر طرح کی تکلیف سے دور رکھنا انھیں ڈانٹ ڈپٹ سے دور رکھنا اور ان کی خدمت کو اپنے لیے اعزاز سمجھنا ان آیات کا درس ہے۔

لیکن اب صورتحال دیگر گوں ہے حالانکہ باپ یعقوب کی طرح اور بیٹا یوسف جیسا اسلام چاہتا ہے، باپ ابراہیم جیسا اور بیٹا اسماعیل جیسا اسلام کی تعلیم ہے۔مگر یہاں تو باپ بیٹے سے بات کرنے سے پہلے کئی بار سوچتا ہے اگر بیٹے کو کچھ کہا تو اس کا ردعمل کیا ہوگا۔

وہ لفظ ڈھونڈ رہا تھا لرزتے ہونٹوں سے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ضعیف باپ نے بیٹے سے بات کرنی تھی

مزید اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِ یْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا﴾ (البقرۃ: ۸۳)

''اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔''

ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿وَ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَ لَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا﴾.

''اور اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کیساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔'' (النساء:۳۶)

اور فرمایا:

﴿قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّکُمْ عَلَیْکُمْ اَلَّا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا﴾. (الأ نعام: ۱۵۱)

''(لوگو!) آؤ میں تمہیں وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کی ہیں (اُن کی نسبت اُس نے اس طرح ارشاد فرمایا ہے) کہ کسی چیز کو اللہ کا شریک نہ بنانا اور ماں باپ سے (بدسلوکی نہ کرنا بلکہ) سلوک کرتے رہنا۔''

والد کا مقام حدیث کی نظر میں

حدیث مبارکہ میں نبی کریم ﷺ نے ماں کے قدموں تلے جنت کا تذکرہ کیا تو ساتھ یہ بتایا کہ اللہ نے باپ کو جنت کا دروازہ بنایا ہے جب تک باپ کی خدمت، اطاعت، تابعداری نہیں کرو گے جنت میں داخلہ کیسے لے سکو گے۔

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انکے پاس ایک آدمی آیا اوران سے عرض کیا کہ میری بیوی ہے میری ماں اسے طلاق دینے کا حکم دیتی ہے (میں کیا کروں؟) آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

((اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاِنْ شِئْتَ ، فَأَضِعْ ذَلِكَ الْبَابَ اَوِ احْفَظْهُ))

”والد جنت کے دروازوں میں سے بہترین دروازہ ہے پس تو اگر چاہے تو اس دروازے کو ضائع کردے یا اس کی حفاظت کر۔“

سنن ترمذی : ۱۹۰۰ ، سنن ابن ماجه : ۲۰۸۹ ، حسن

جہاں ماں سے حسن سلوک کی تلقین ہے وہاں والد کا احترام اور اس سے حسن سلوک کی بھی تعلیم جناب محمد ﷺ نے دی ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرے حسن سلوک کے سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟

((قَالَ ((اُمُّكَ)) قَالَ:ثُمَّ مَنْ ؟قَالَ :ثُمَّ اُمُّكَ قَالَ :ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ:ثُمَّ اُمُّكَ ، قَالَ : ثُمَّ مَنْ ؟قَالَ : ثُمَّ اَبُوْكَ))

”آپ نے فرمایا:تمہاری ماں ، اس نے کہا پھر کون ؟ آپ ﷺ نے فرمایا تمہاری ماں:اس نے پھر پوچھا' پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا تمہاری ماں۔اس نے پھر پوچھا پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا باپ۔“

صحیح بخاری ،الادب،باب من احق الناس ......الخ(۵۹۷۱)و مسلم (۲۵۴۸)

باپ کا احترام کیا کرو

ایک مرتبہ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی ایک دیوار کے سائے میں اپنے حواریوں کے ساتھ بیٹھا گپیں ہانک رہا تھا۔اللہ کے رسول ﷺ اپنے ایک صحابی کے ہمراہ سواری پر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

گزرے۔عبداللہ بن ابی نے دیکھا تو حسد کے مارے رہ نہ سکا۔پکار کر کہنے لگا:

قَدْ غَبَّرَ عَلَيْنَا ابْنُ أَبِي كَبْشَةَ .

یعنی اللہ کے رسول ﷺ کے اجداد میں سے ایک کا نام لے کر کہنے لگا کہ ابن ابی کبشہ ہمیں غبار آلود کر دیا۔دراصل غبار اڑانے والی کوئی بات نہ تھی مگر یہ اس کا تکبر تھا۔اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ حسد تھا۔اللہ کے رسول ﷺ کو اس کے ان الفاظ پر غصہ آیا۔

ادھر عبداللہ بن ابی کے سچے مسلمان بیٹے عبداللہ کو اس واقعہ کا علم ہوا کہ میرا باپ آپ ﷺ کے ساتھ گستاخی کا مرتکب ہوا ہے۔وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ایمان اس کو کہتے ہیں کہ ادھر باپ ہے اور ادھر کائنات کے امام ہیں مگر یہ امام کائنات ﷺ کے آگے اپنے منافق باپ کو ہیچ اور ناقابل توجہ سمجھتے ہیں۔انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! مجھے معلوم ہوا ہے کہ میرے باپ نے آپ کی شان میں ہرزہ سرائی کی ہے۔

وَالَّذِي أَكْرَمَكَ وَأَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَئِنْ شِئْتَ لَآتِيَنَّكَ بِرَأْسِهِ .

”اس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت وتوقیر سے نوازا اور آپ پر اپنی کتاب نازل فرمائی۔اگر آپ چاہیں تو میں اپنے باپ کا سر کاٹ کر آپ کے قدموں میں رکھ دوں۔“

ارشاد ہوا:

لَا ، وَلَكِنْ بِرَّ أَبَاكَ وَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُ .

”نہیں اپنے باپ کی عزت کرو اور اس کے ساتھ حسن معاشرت سے پیش آؤ۔“

صحيح ابن حبان ٢/ ١٧٠ حديث ٤٢٩

باپ کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کی دعائیں قبول کی جاتی ہیں ان کی قبولیت میں کوئی شک نہیں ہے۔

دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ مظلوم کی دعا

وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ اور مسافر کی دعا

وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ اور باپ کی اپنے بیٹے کے حق میں دعا

ترمذی، البر والصلة، باب ما جاء فی دعوة الوالدین (۱۹۰۵) صحیح الجامع الصغیر (۳۰۳۱)

باپ کی دعا قبول ہوگئی

ایک شتربان جو بہت سے اونٹوں کا مالک تھا۔شہروں میں سامان منتقل کیا کرتا تھا کیونکہ اس وقت مال برداری کے لیے صرف اونٹ ہی استعمال ہوتے تھے۔ یہ شخص بڑا مال دار تھا اور شہر میں بیوی اور بچوں سمیت رہتا تھا۔اس کا باپ بوڑھا اور کمزور تھا، دیہات میں رہتا تھا۔اس کے پاس تھوڑی سی زمین تھی، جس میں وہ کھیتی باڑی کر کے گزراوقات کرتا، لیکن بڑھاپے کی وجہ سے اپنا کام کرنے کی طاقت نہیں تھی ۔وہ ایک چھوٹی سی جھونپڑی میں رہ رہا تھا۔

ایک دن حالات سے تنگ آ کر اس نے اپنے بیٹے کے سامنے آ کر اپنی فقیری کا حال بیان کرتے ہوئے کہا: بیٹا! ہمیں کچھ رقم دے دو جس سے ہم گزارہ کر سکیں۔ باپ کے اصرار پر کہنے لگا کہ ان شاء اللہ کل ضرور تعاون کروں گا۔ باپ خوشی سے واپس گھر آیا، بیوی کا خوشخبری سنائی۔قرض خواہوں کو بتایا کہ کل آپ کا قرض چکا دوں گا۔صبح ہوتے ہی باپ بیٹے کے گھر پہنچا تو معلوم ہوا بیٹا تو سامان لے کر دوسرے شہر جا چکا ہے۔اس نے جھوٹا وعدہ کیا تھا، اسے معلوم تھا کہ میں رات کو سفر پر روانہ ہونے والا ہوں۔

باپ یہ صورت حال دیکھ کر انتہائی پریشان ہوا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور وہ اپنی بے بسی کا شکوہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کر رہا تھا۔ پریشان حال باپ کے منہ سے بددعا نکلی کہ اے اللہ! اس کی عقل چھین لے، اس کا مال برباد کر دیا اور اس کی بینائی ختم کر دے۔

یہ وقت بھی قبولیت کا تھا کہ ادھر منہ سے بددعا نکلی، عرش تک پہنچی اور شرف قبولیت حاصل کر گئی۔ باپ کا یہ نافرمان سفر سے واپس روانہ ہوا، رات کے وقت آندھی آئی، آندھی کیا تھی ایک طوفان تھا، سخت سردی کا موسم تھا اور ریت بھی اڑ رہی تھی، ہر طرف اندھیرا چھا چکا تھا۔ اس اچانک طوفان کی وجہ سے قافلہ بکھر گیا۔ نوکر بھاگ گئے، اونٹ بلبلا رہے تھے، یہ شتربان چیختا چلاتا رہا مگر اس کا کوئی پرسان حال نہیں تھا، اسی حالت میں وہ بے ہوش ہو گیا، صبح ہوش آیا تو وہ نامعلوم جگہ پر پڑا تھا، اس نے رونا شروع کر دیا، روتے روتے بینائی ختم ہو گئی، بھوک اور پیاس کی شدت تھی جنگل میں آہ و بکا کرتا رہا یہاں تک کہ عقل جواب دے گئی، یعنی پاگل و دیوانہ ہو گیا، مال پہلے ہی ضائع ہو چکا تھا، ایک آدمی نے پہچان کر اس کو گھر تک پہنچا دیا۔ یہ وہ عذاب تھا جو اس پر نازل ہوا۔ یہ سڑکوں پر پھرتا بچے اسے تنگ کیا کرتے تھے۔ اس کا بوڑھا باپ اور والدہ اسے کچھ کھلانے کی کوشش کرتے تو وہ دور بھاگ جاتا تھا اور اجنبی لوگوں کے ہاتھوں کھا کر زندگی کے ایام پورے کر رہا تھا۔ یہ مملکت سعودیہ کے شمالی علاقے کا واقعہ ہے جو ہر ایک کے لیے عبرت کا پہلو رکھتا ہے۔

[راوی الاستاذ ابراھیم السلیمان الطامی۔ ماخوذ والدین کی نافرمانی، ص ۱۱۳۔۱۱۴]

زمین میں والد راضی تو آسمان پر رب راضی

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

رِضَا الرَّبِّ فِي رِضَا الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ .

”رب کی رضامندی والد کی رضامندی میں ہے اور رب کی ناراضی والد کی ناراضگی میں ہے۔“

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الترمذی، البر والصلة، باب ما جاء من الفضل فی رضا الوالدین :۱۸۹۹، وصحیح ابن حبان: ۴۳۰، حسن

میں نے اک باپ کا خادم دیکھا

خلیفہ مامون کا بیان ہے کہ میں نے اپنی زندگی میں باپ کے ساتھ حسن سلوک کا ایک ایسا واقعہ دیکھا ہے جس کی دوسری مثال میں نہیں جانتا۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک کے حوالے سے یہ واقعہ یقیناً مثالی ہے۔ اسے پڑھ کر قارئین کو والدین کے ساتھ اپنے سلوک کا تقابل ضروری کرنا چاہیے۔

یہ واقعہ فضل بن یحییٰ کا ہے۔ فضل بن یحییٰ نے اپنے والد کے ساتھ جس حسن سلوک کا مظاہرہ کیا تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ یہ صرف تاریخ اسلامی ہی کی خصوصیت ہے کہ ہمارے اسلاف نے والدین کی خدمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ واقعے کی تفصیل یہ ہے کہ فضل بن یحییٰ کے والد، یحییٰ سردی کے دنوں میں ہمیشہ گرم پانی ہی سے وضو کر کے نماز پڑھا کرتے تھے۔ اس لیے سردی کے دنوں میں ان کے لیے ہر وقت گرم پانی کا خاص انتظام کیا جاتا تھا۔

ایک دفعہ کسی وجہ سے فضل بن یحییٰ کے والد کو جیل جانا پڑا۔ فضل بن یحییٰ بھی باپ کے ساتھ گرفتار ہو گئے۔ باپ بیٹا دونوں جیل کی ہوا کھا رہے تھے یہ سردی کا موسم تھا۔ قید خانے میں قیدیوں کے لیے گرم پانی کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ جبکہ فضل بن یحییٰ کے والد کی عادت گرم پانی سے وضو کرنے کی تھی۔ فضل بن یحییٰ نے جیلر سے مطالبہ کیا کہ میرے والد کے لیے گرم پانی کا بندوبست کرایا جائے۔ جیلر نے جواب دیا کہ جیل کے اندر کسی قیدی کے لیے گرم پانی کا انتظام نہیں ہوسکتا۔ فضل بن یحییٰ نے جیلر سے کہا کہ پھر باہر سے لکڑی منگوا دو، ہم اس کی قیمت ادا کر دیں گے۔

جیلر نے کہا: جیل کے اندر قیدیوں کے لیے لکڑی جلانے کی اجازت نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فضل بن یحیٰ نے جیلر کی بہت منت سماجت کی کہ کسی طرح گرم پانی کا بندوبست ہوجائے تاکہ صبح والد کو گرم پانی سے وضو کرا سکیں۔ جب ان کی تمام تدبیریں ناکام ثابت ہوئیں اور جیلر نے ان کی بات ماننے سے بالکل انکار کردیا تو انھوں نے پانی کا برتن چراغ کے قریب کر دیا اور طلوع فجر تک برتن کو چراغ کے قریب کر کے کھڑے رہے۔ جب ان کے والد فجر کے وقت بیدار ہوئے تو انھوں نے اپنے والد کو گرم پانی سے وضو کرایا۔

فضل بن یحیٰ نے رات بھر جاگ کر اور چراغ کے پاس کھڑے ہو کر پانی گرم کیا تو یہ واقعہ جیلر کو بھی معلوم ہوگیا۔ جب دوسرے دن کا سورج غروب ہوا تو فضل بن یحیٰ کے والد سو گئے۔ وہ گزشتہ شب کی طرح پانی گرم کرنے کے لیے چراغ کے پاس جانے لگے تو انھیں یہ دیکھ کر سخت حیرت ہوئی کہ چراغ اپنی جگہ پر موجود نہیں ہے بلکہ اسے ایسے مقام پر رکھ دیا گیا ہے جہاں تک ان کا ہاتھ نہیں پہنچ سکتا۔ چنانچہ فضل بن یحیٰ کو یہ فکر دامنگیر ہوئی کہ اب والد کے لیے پانی گرم کرنے کی کون سی تدبیر اختیار کی جائے۔ وہ اسی سوچ میں تھے کہ ان کے ذہن میں ایک تدبیر آئی۔ انھوں نے ٹھنڈے پانی کے برتن کو اپنے پیٹ پر رکھ لیا تاکہ پیٹ کی حرارت سے پانی گرم ہوجائے۔ ان کی یہ تدبیر کامیاب ثابت ہوئی صبح تک پانی گرم تو نہ ہوسکا تاہم وہ ٹھنڈا بھی نہ تھا۔ نماز فجر کے وقت جب ان کے والد بیدار ہوئے تو انھوں نے اپنے والد کو اس پانی سے وضو کرایا۔

فضل کی وفات رقہ کے قید خانے ہی میں ۱۹۳ھ میں ہوئی۔ ابن اثیر رحمہ اللہ ان کے بارے میں لکھتے ہیں:

''فضل بن یحیٰ دنیا کے بہت سے محاسن کا مجموعہ تھے ان کا ثانی دنیا میں پھر نہیں دیکھا گیا۔''

[انٹرنیٹ سے مطالعہ کے لیے (http://muntada.islamtoday.net)]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والدین کو برا بھلا مت کہو

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَ قَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ط اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِیْمًا ٭ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا﴾. (الاسراء: ۲۳، ۲٤)

''اور تمہارے رب نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کیساتھ بھلائی کرتے رہو، اگر ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اُن کو اُف تک نہ کہنا اور نہ اُنہیں جھڑکنا، اور ان سے بات ادب سے کرنا ۔ اور عجز و نیاز سے اُن کے آگے جھکے رہو اور اُن کے حق میں دعا کرو کہ اے اللہ! جیسا انہوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی اُن (کے حال) پر رحمت فرما۔''

والدین کو گالی دینا

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَیْهِ !قَالُوْا :یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهَلْ یَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَیْهِ ؟ قَالَ :نَعَمْ یَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ ، فَیَسُبُّ اَبَاهُ وَیَسُبُّ اُمَّهٗ ، فَیَسُبُّ اُمَّهٗ))

''کبیرہ گناہوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! کیا آدمی اپنے ماں باپ کو بھی گالی دیتا ہے...؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں ایک شخص کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے؟ وہ پلٹ اس کے باپ کو

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

گالی دیتا ہے اسی طرح وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے اور وہ جواب میں اس کی ماں کو گالی دیتا ہے (یوں گویا وہ اپنے والدین کی گالی کا سبب بنا)''

صحیح بخاری،الادب، اجابۃ دعاء من برو الدیۃ (۵۹۷۳) ومسلم (۹۰)

والد کے دنیا سے جانے کے بعد بھی اس سے نیکی

ماں باپ کی زندگی میں ان کی خدمت تو کرنی ہی کرنی ہے۔مگر جب وہ دنیا سے چلے بھی جائیں تو ان کے احسانات کو بھولنا نہیں بلکہ ان کے ساتھ پھر بھی نیکی کرنے کا حکم ہے مگر کیسے حدیث مبارکہ میں آتا ہے کہ: سیدنا ابو اسید مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

ایک وقت ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، کہ بنی سلمہ قبیلے کا ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آکر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی ایسی نیکی بھی باقی ہے جو والدین کی وفات کے بعد میں ان کے ساتھ کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((نَعَمْ ، اَلصَّلاَۃُ عَلَیْھِمَا ، وَالِاسْتِغْفَارُ لَھُمَا ، وَاِنْفَاذُ عَھْدِھِمَا مِنْ بَعْدِ ھِمَا ، وَصِلَۃُ الرَّحِمِ الَّتِی لَا تُوصَلُ اِلَّا بِھِمَا وَاِکْرَامُ صَدِیْقِھِمَا))

''ہاں، ان کے حق میں دعائے خیر کرنا اور انکے لیے مغفرت مانگنا ان کے بعد کے (کئے گئے) عہد پورا کرنا اور ان کے رشتوں کو جوڑنا جو انہی کی وجہ سے جوڑے جاتے ہیں اور ان کے دوستوں کی عزت کرنا۔''

سنن ابی داود،الادب،باب فی بر الوالدین (۵۱۴۲) » سنن ابن ماجہ :۳۶۶۴ ، وسندہٗ حسن

باپ کا قرض بیٹے پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیٹے پر لازم ہے کہ اگر باپ وفات پا چکا ہے تو بیٹا دیکھے کہ اگر اس کے باپ نے کسی کا قرض دینا ہے تو وہ اس کو ادا کرے ورنہ اس کی روح زمین وآسمان کے درمیان معلق رہتی ہے، جنت میں داخل نہیں ہو سکتی جب تک قرض ادا نہ کیا جائے، رسول اللہ ﷺ اس کی بڑی تلقین کیا کرتے تھے۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب زخمی کر دیے گئے اس وقت ان کو شربت پلایا گیا تو وہ پیٹ کے رستے باہر آ گیا۔ دودھ پلایا گیا وہ بھی باہر آ گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو یقین ہو گیا کہ اب میرا آخری وقت ہے۔ اس وقت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بلا کر تفصیلی وصیت فرمائی۔ وصیت کی مکمل تفصیل صحیح بخاری میں موجود ہے' اس میں یہ چیز بھی ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''بیٹا میرے قرضے کا حساب لگانا اور وہ ادا کرنا' اگر سمجھو کہ میرا مال قرضہ ادا کرنے سے قاصر ہے تو پھر ہمارے خاندان بنو عدی سے اکٹھا کر کے قرضہ ادا کر دینا۔''

سنن نسائی، البیوع، باب التغلیظ فی الدین (٤٦٠٦)

رسول اللہ ﷺ کے صحابی زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا جب آخری وقت تھا' انہوں نے اپنے بیٹے کو بلایا اور کہا' میرے قرضے کا حساب لگانا اور میرے ترکہ سے سب اللہ سے دعا کر لینا اور قرضہ ضرور ادا کرنا۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' ہم نے اپنے باپ کے قرضے کا حساب کیا تو وہ سولہ لاکھ قرضہ بنا۔ رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو کہنے لگے اگر آپ سے قرضہ پورا نہ ہو سکا تو مجھ سے تعاون لے لینا۔ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے والد صاحب مجھے نسخہ بتا گئے ہیں' اگر کمی ہو تو میرے مولیٰ سے طلب کر لینا۔ ہمیں فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں۔

صحیح بخاری، فرض الخمس باب برکة الغازی فی مالہ حیا ومیتا (٣١٢٩)

باپ کے پیچھے حج کرو کے تو اسے فائدہ ہوگا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

باپ اگر مال دار تھا استطاعت بھی تھی حج نہیں کر سکا اب اگر بیٹا وسعت والا ہے تو اس پر حق ہے کہ باپ کی طرف سے حج کرے حدیث میں آتا ہے کہ:

حضرت ابوزرین عقیلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول!

((إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ))

''بلاشبہ میرے والد محترم بہت بوڑھے ہیں حج وعمرے کے لیے نہ پیدل جا سکتے ہیں اور نہ ہی سوار ہونے کی طاقت ہے۔''

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ))

''اپنے باپ کی طرف سے حج وعمرہ کرو۔''

ترمذی، الحج، باب (۹۳۳) وابن ماجة (۲۹۰۶) صحیح

لیکن یاد رہے کہ دوسروں کی طرف سے حج (حج بدل) صرف وہی کر سکتا ہے جس نے پہلے حج و عمرہ خود کر لیا ہو اگر ایسا شخص ہے جس نے خود پہلے حج وعمرہ نہیں کیا تو وہ پہلے اپنا حج وعمرہ کرے پھر بعد میں دوسروں کی طرف سے کر سکتا ہے۔

جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہتے ہوئے سنا

((لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ))

''میں شبرمہ کی طرف سے حاضر ہوں، حاضر ہوں''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: شبرمہ کون ہے۔؟

تو اس نے عرض کیا: شبرمہ میں میرا بھائی یا رشتہ دار ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے اپنی طرف سے حج کیا ہوا ہے۔؟ اس نے کہا: نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ))

”پہلے اپنی طرف سے حج کرو پھر شبرمہ کی طرف سے کرنا“

سنن ابی داؤد، المناسك، باب الرجل يحج عن غيره (١٨٠٨) وابن ماجة (٢٩٠٣) والدار قطنی (١٤٩) ومسند ابی يعلی (١١٣)

اگر کسی شخص پر زندگی میں صاحب استطاعت ہونے کی وجہ سے یا نذر مان لینے کی وجہ سے حج فرض ہو لیکن وہ حج کرنے سے پہلے ہی فوت ہو جائے تو بیٹے اس کی طرف سے حج کر دیں تو اسے ثواب ملے گا جیسا کہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

ایک دفعہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہا میں نے اپنی والدہ پر ایک لونڈی صدقہ کی تھی لیکن وہ فوت ہو گئی (یعنی میری والدہ) راوی نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ تجھے اجر ضرور ملے گا اور اس نے وہ لونڈی تجھ پر میراث کی صورت میں لوٹا دی ہے۔ پھر اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میری والدہ کے ذمے ایک ماہ کے روزے تھے کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ تو اس کی طرف سے روزے رکھ لے، پھر اس نے کہا:

((إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ حُجِّي عَنْهَا))

”کہ اس نے کبھی حج نہیں کیا، کیا میں اس کی طرف سے حج کر لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس کی طرف سے حج کر لے۔“

مسلم، الصيام، باب قضاء الصيام عن الميت (١١٤٩) وابوداؤد (٢٨٧٧) والترمذی (٦٦٧)

باپ کی طرف سے صدقہ کیا کرو

بیٹا باپ کے مرنے کے بعد اس کی طرف سے صدقہ کرے تو باپ کو فائدہ ہوتا ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تین اعمال کے سوا اس کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں۔

صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ	صدقہ جاریہ
أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ	ایسا علم جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہوں
أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْلَهُ	نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے

مسلم (١٦٣١) و ابوداؤد، الوصایا، باب ما جاء فی الصدقة عن المیت (٢٨٨٠)

لیکن شرط ہے کہ جب بندہ موحد ہو ورنہ صدقہ کچھ فائدہ نہیں دیتا۔

'رسول اللہ ﷺ کے صحابی عبداللہ بن عمرو بن عاص بن وائل سہمی اس حدیث کو بیان کرتے ہیں' فرماتے ہیں کہ عاص بن وائل سہمی فوت ہو گیا اور وصیت کر گیا کہ اس کی طرف سے سو غلام آزاد کر دیا جائے' اس سے پتہ چلتا ہے عاص سخی آدمی تھا۔ عاص بن وائل کے بیٹے ہشام نے پچاس غلام آزاد کر دیے۔

((فَأَرَادَ ابْنُهُ عَمْرٌو أَن يُّعْتِقَ عَنْهُ خَمْسِيْنَ الْبَاقِ))

''عاص بن وائل کے بیٹے عمرو نے ارادہ بنایا کہ باقی پچاس غلام میں آزاد کردوں۔''

پھر خیال آیا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لوں کیا اس کا فائدہ میرے باپ کو پہنچے گا کہ نہیں؟ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا عاص بن وائل فوت ہو گیا ہے اور اس نے سو غلام آزاد کرنے کی وصیت کی تھی۔ ہشام نے پچاس آزاد کر دیئے ہیں' باقی پچاس آزاد کرنے کا میرا ارادہ بنتا ہے کیا اس کو فائدہ پہنچے گا؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّهُ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَأَعْتَقْتُمْ عَنْهُ أَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ أَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهُ ذٰلِكَ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اگر عاص بن وائل مسلم ہوتا تو تم اس کی طرف سے غلام آزاد کرتے یا صدقہ کرتے، یا حج کرتے تو یہ اس کو پہنچ جاتا۔"

ابو داؤد (۲۸۸۲)

جیسا کی عبداللہ بن جدعان بڑا صدقہ خیرات کرتا تھا لیکن توحید نہیں تھی تو اللہ کے ہاں کچھ قبول نہ ہوا یہ قبیلہ بنو تیم کا سردار تھا...... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد ابو قحافہ کا چچا زاد بھائی تھا...... جوانی میں انتہائی غریب اور بدقماش تھا اس کے جرائم کی وجہ سے لوگ خصوصاً قبیلہ اور گھر والے اس سے نفرت کرنے لگے تو وہ غصہ سے خودکشی کے ارادہ سے مکہ کی گھاٹیوں میں نکلا تو ایک پرانی اور تنگ غار دیکھی تو اس ارادہ سے غار میں گھس گیا تا کہ پرانی غار سے کوئی سانپ یا بچھو ڈسے گا تو میں مر جاؤں گا...... جب وہ غار کے اندر گیا تو سونے کا بنا ہوا مصنوعی سانپ یا قوتی آنکھوں والا دیکھا، اسے پکڑ کر سنبھال لیا، پھر وہ غار میں اور آگے گیا تو دیکھا کہ بنو جرہم قبیلہ کے بادشاہوں کی قبریں ہیں، ان کے سرہانی سونے کا کتبہ لگا ہوا ہے جس پر ان کی تاریخ وفات اور مدت حکومت وغیرہ لکھی ہے اور پاس ہی لعل و جواہر اور سونا چاندی کا ڈھیر تھا (جب بنو جرہم اپنے دشمن کے ہاتھوں مغلوب ہوئے تو مکہ چھوڑتے وقت سونا، چاندی، ہیرے، جواہرات وغیرہ جمع کر کے اس غار میں بادشاہوں کی قبروں کے پاس رکھ دیے) حسب ضرورت وہاں سے مال اٹھایا غار کے منہ پر نشانی لگا کر قوم کے پاس آیا اور قوم قبیلہ میں اس قدر سخاوت کی کہ ہر دلعزیز ہو گیا۔ جب سرمایہ کی کمی محسوس کرتا تو غار سے اور لے آتا۔

اس نے ایک بڑا پیالہ بنوایا جو ہمہ وقت کھانے سے بھرا رہتا جو چاہے کھائے ایک مرتبہ امیہ بن صلت نے شاعرانہ انداز میں کہا کہ ابن جدعان سے بنی دیان بڑے سخی ہیں کیوں کہ یہ گندم اور شہد کھلاتے ہیں تو عبداللہ بن جدعان نے فوراً دو ہزار اونٹ شام میں بھیجے وہ وہاں سے گندم شہد گھی لائے تو عبداللہ بن جدعان ہر رات بیت اللہ کی چھت پر کھڑے ہو کر اعلان کرتا کہ آؤ لوگو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرا لنگر کھاؤ۔

البدایہ والنہایہ (۲۱۷/۲) ذکر اخبار عبداللہ بن جدعان

حدیث: مسلم میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:

((یَا رَسُوْلَ اللہِ ابْنُ جُدْعَانَ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ یَصِلُ الرَّحِمَ وَیُطْعِمُ الْمِسْکِیْنَ فَھَلْ ذَاکَ نَافِعُہٗ))

"ابن جدعان جاہلیت میں صلہ رحمی کرتا تھا اور مسکینوں کو کھانا کھلاتا تھا۔ کیا اعمال اسے قیامت کو فائدہ دیں گے"

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا یَنْفَعُہٗ اِنَّہٗ لَمْ یَقُلْ یَوْمًا رَبِّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ))

" نہیں کیوں کہ اس نے کبھی نہ کہا کہ اے رب قیامت کو میرے گناہ معاف کر دینا۔"

مسلم، الایمان، باب الدلیل علی ان مات علی الکفر ....

بیٹے کی دعا باپ کے لیے

بیٹا جب ماں باپ کے لیے دعا کرتا ہے تو اللہ قبول کرتا ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِذَ ا مَاتَ الْاِ نْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْہُ عَمَلُہٗ اِلَّا مِنْ ثَلَا ثَۃٍ)):

انسان فوت ہو جاتا ہے تو تین اعمال کے سوا اس کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں

((اِلَّا مِنْ صَدَقَۃٍ جَارِیَۃٍ))

۱ ۔صدقہ جاریہ

((اَوْعِلْمٍ یَنْفَعُ بِہٖ))

۲۔ایسا علم جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْلَهُ))

۳۔نیک وصالح اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہو۔

صحیح مسلم ،الوصیة ،باب مایلحق الانسان من الثواب بعد المیت(۳۱۱٦)،الادب المفرد للبخاری(۳۸)

ایک روایت میں آتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ أَحَبَّ أَن يَصِلَ أَبَاهُ فِى أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ إِخْوَانَ أَبِيهِ بَعْدَهُ .

''جو اپنے باپ سے اس کی قبر میں صلہ رحمی (نیکی) کرنا پسند کرتا ہے وہ والد کی وفات کے بعد اس کے بھائیوں سے صلہ رحمی کیا کرے۔''

صحیح ابن حبان، ٤٣٣، وصحیح الترغیب والترهیب: ٢٥٠٦

عبداللہ بن دینار سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

''ایک دیہاتی آدمی انہیں ایک راستے میں ملا،عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے سلام کیا اور اسے گدھے پر سوار کرلیا، جس پر وہ خود سوار تھے اور اسے وہ عمامہ بھی دے دیا جو ان کے سر پر تھا (حدیث کے راوی ابن دینار کہتے ہیں) کہ ہم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا اللہ آپ کا بھلا کرے یہ تو دیہاتی لوگ ہیں، تھوڑی سی چیز پر راضی ہوجاتے ہیں،(ان کے ساتھ اتنا کچھ کرنے کی کیا ضرورت تھی) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''(بات یہ ہے)اس شخص کا باپ (میرے باپ) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا دوست تھا، اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے بڑی نیکی آدمی کا اپنے باپ کے دوستوں سے نیکی کرنا ہے''

ایک اور روایت میں ہے جو ابن دینار ہی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب مکہ جاتے تو ان کے پاس ایک گدھا ہوتا جب وہ اونٹ کی سواری سے اکتا جاتے تو اس پر سوار ہوجاتے اور ایک عمامہ ہوتا جسے وہ سر پر باندھ لیتے، اس دوران کہ ایک دن وہ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گدھے پر سوار تھے، آپ کے پاس سے ایک دیہاتی گزرا آپ نے اس سے پوچھا کیا تو فلاں بن فلاں کا بیٹا نہیں ہے؟ اس نے جواب دیا ہاں کیوں نہیں، آپ نے اسے وہ گدھا دے دیا اور فرمایا: اس پر سوار ہو جا اور اسے عمامہ بھی عنائیت فرما دیا اور کہا اس کے ساتھ اپنے سر کو باندھ لے پس ابن عمر کے بعض ساتھیوں نے ان سے کہا اللہ تعالی آپ کو معاف فرمائے آپ نے اس دیہاتی کو وہ گدھا بھی دے دیا جس پر آپ دوران سفر آرام کرتے تھے، وہ عمامہ بھی دے دیا جس کے ساتھ آپ اپنے سر کو باندھتے تھے۔ آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

"کہ سب سے بڑی نیکی یہ ہے، کہ آدمی اپنے باپ کے (مرنے کے بعد) اس کے دوستوں سے تعلق برقرار رکھے اور ان سے حسن سلوک کرے"

(اور تمہیں معلوم ہونا چاہیے) کہ اس کا باپ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا دوست تھا۔

صحیح مسلم ، البر والصلاۃ ، باب صلۃ اصدقاء الا ب والا ونحوھما(۲۵۵۲)

سیدنا ابو اسید مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

ایک وقت ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، کہ بنی سلمہ قبیلے کا ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آ کر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کوئی ایسی نیکی بھی باقی ہے جو والدین کی وفات کے بعد میں ان کے ساتھ کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ ، اَلصَّلَاۃُ عَلَیْھِمَا ، وَالِاسْتِغْفَارُ لَھُمَا ، وَاِنْفَاذُ عَھْدِھِمَا مِنْ بَعْدِ ھِمَا ، وَصِلَۃُ الرَّحِمِ الَّتِی لَا تُوصَلُ اِلَّا بِھِمَا وَاِکْرَامُ صَدِیْقِھِمَا))

"ہاں، ان کے حق میں دعائے خیر کرنا اور انکے لیے مغفرت مانگنا ان کے بعد کے (کئے گئے) عہد پورا کرنا اور ان کے رشتوں کو جوڑنا جو انہی کی وجہ سے جوڑے جاتے ہیں اور ان کے دوستوں کی عزت کرنا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنن ابی داود،الادب،باب فی برالولدین (۵۱۴۲) ؛ سنن ابن ماجه :۳۶٦٤ ،

وسنده حسن

والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہ

سیدنا ابوبکرہ نفیع بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہوں کی خبر نہ دوں؟ تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: ہم نے کہا کیوں نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْاِشْرَاكَ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ))

اللہ کا شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگائے ہوئے تھے پھر بیٹھ گئے اور فرمایا: سنو! جھوٹی بات کہنا جھوٹی گواہی دینا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بات دہراتے رہے یہاں تک ہم نے کہا کاش آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو جائیں۔"

صحیح بخاری ، الادب ، باب عقوق الوالدین من الکبائر (۲٦۵٤) و مسلم (۸۷)

والدین کا نافرمان جنت سے محروم کر دیا جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

اَلْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ	والدین کا نافرمان
وَالْمُدْمِنُ عَلَى الْخَمْرِ	ہمیشہ شراب نوشی کرنے والا
وَالْمَنَّانُ بِمَا اَعْطٰى	اور کچھ دے کر احسان جتلانے والا

نسائی، الزکاۃ، باب المنان بما اعطٰی (۲٥٦۲) صحیح الترغیب (۲۰۷۰)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمیوں کی طرف روز قیامت اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں فرمائیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلْعَاقُ لِوَالِدَيْهِ	والدین کا نافرمان
وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ	مردوں کی مشابہت کرنے والی عورت
وَالدَّيُّوثُ	اور دیوث

(جو اپنے گھر میں بے حیائی اور بے پردگی کو برقرار رکھے)

(نسائی، الزکاۃ، باب المنان بما اعطیٰ (۲۵۶۲) الصحیحہ (۶۷۴)

نیز ایسے آدمی کی کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی نہ نفلی اور نہ فرضی۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نہ تو نفلی عبادت قبول فرماتے ہیں اور نہ ہی فرضی۔

عَاقٌّ	والدین کا نافرمان
مَنَّانٌ	احسان جتلانے والا
وَمُكَذِّبٌ بِالْقَدَرِ	اور تقدیر کو جھٹلانے والا

صحیح الترغیب» البر والصلة» باب الترهیب من عقوق الوالدین (۲۵۱۳)

بلکہ ایسا انسان اللہ کے ہاں معلون ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ».

''اللہ نے اس پر لعنت کی ہے جس نے اپنے والدین پر لعنت کی۔''

مسلم، الأضاحی، باب تحریم الذبح لغیر الله ولعن فاعله (۱۹۷۸)

والد کی اطاعت اللہ کی اطاعت

حدیث مبارکہ میں آتا ہے والد کی اطاعت اللہ کی اپنی اطاعت قرار دی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«طَاعَةُ اللّٰهِ فِیْ طَاعَةِ الْوَالِدِ وَمَعْصِیَةُ اللّٰهِ فِیْ مَعْصِیَةِ الْوَالِدِ» .

''اللہ کی اطاعت والد کی اطاعت میں ہے اور اللہ کی نافرمانی والد کی نافرمانی میں ہے۔''

صحيح الترغيب (٢٥٠٢)

اطاعت صرف نیکی میں

مگر یہ اطاعت صرف معروف کاموں میں ہے جیسا کہ سعد بن ابی وقاص کے والدین اسے حکم دیتے تھے کہ دین محمد ﷺ چھوڑ دے شرک کرنے لگ جا وہ نبی کریم ﷺ کے پاس مسئلہ لے کر آئے تو اللہ نے قرآن نازل کر دیا۔

﴿وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ حُسْنًا وَ اِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾

''اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کیساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ہے (اے مخاطب) اگر تیرے ماں باپ تیرے درپے ہوں کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک بنائے جس کی حقیقت سے تجھے واقفیت نہیں تو اُن کا کہنا نہ ماننا تم (سب) کو میری طرف لوٹ کر آنا ہے پھر جو کچھ تم کرتے تھے میں تمہیں جتاؤں گا۔''

(العنكبوت: ٨)

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا طَاعَةَ فِی مَعْصِیَةِ اللّٰهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوفِ .

''اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں کی جائے گی (خواہ وہ والدین ہی کیوں نہ ہوں) اطاعت صرف نیکی کے کام میں ہے۔''

صحيح مسلم ، الإمارة ، باب وجوب اطاعة الأمراء فى غير معصية...... : ١٨٤٠
وبخاري: ٤٣٤٠

اور یہ بھی یاد رکھیں اگر کسی کام میں ماں اور باپ دونوں میں تنازع ہوتا ہے ماں بیٹے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو کچھ کہتی ہے اور باپ کچھ کہتا ہے بیٹا پریشان نہ ہو بلکہ باپ کی بات کو ترجیح دے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے باپ کو ماں پر زیادہ فوقیت دی عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ﴾ (النساء: ٣٤)

''مرد عورتوں پر حاکم ہیں۔''

یہاں پر یہ وضاحت بھی بڑی ضروری ہے کیا والد کے حکم پر اپنی بیوی کو طلاق دینا ضروری ہے؟ یاد رکھیں اگر والد یا والدہ اپنے بیٹے کو اس بات پر مجبور کرتے ہیں کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے تو اسے شرعی نقطہ نظر سے دیکھنا اگر اس کی بیوی میں واقعی کوئی ایسی خامی ہے جو شرعا غیر مناسب ہے تو اسے فوراً طلاق دے دینی چاہیے جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کے کہنے پر ان کے بیٹے اسماعیل نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی کیونکہ ان کی بیوی ناشکری تھی۔

اور اسی طرح سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے کہنے پر سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی کیونکہ اس میں کوئی کوتاہی تھی جسے عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کے لیے نامناسب سمجھتے تھے۔

(مسند احمد: ٢/ ٤٢)

اور اگر اس کی بیوی میں کوئی خامی کوتاہی اور شرعی خلاف ورزی نہ ہو ایسے میں ماں یا باپ کی اطاعت اس پر ضروری نہیں۔

ایک آدمی نے احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے آکر کہا کہ میرے والد نے مجھے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا حکم دے دیا ہے تو امام احمد رحمہ اللہ نے کہا کہ تم طلاق مت دو۔ اس آدمی نے کہا کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو حکم نہیں دیا تھا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے جب عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں اس کا حکم دیا تھا تو امام احمد رحمہ اللہ نے کہا:

هَلْ أَبُوكَ مِثْلُ عُمَرَ؟

''کیا تیرا باپ عمر رضی اللہ عنہ کی طرح ہے۔''

فتاوى المرأة المسلمة ٢/ ٧٥٦۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باپ اگر دشمن اسلام ہوتو..؟

اگر باپ دین کا دشمن ہوتو صحابہ y جیسا کردار ادا کرنا چاہیے چند ایک مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

محبت رسول میں باپ قتل کردیا

غزوہ بدر میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح رحمۃ اللہ علیہ بے خوف وخطر دشمنوں کی صفوں کو چیرتے ہوئے آگے بڑھتے جارہے تھے۔ آپ کی حالت کو دیکھ کر دشمن کی صفوں میں بھگدڑ مچ گئی۔ جونہی آپ کسی شہسوار کے سامنے آتے وہ گھبرا کر طرح دے جاتا۔ لیکن ان میں سے ایک شخص ایسا تھا جو آپ کے سامنے اکڑ کر کھڑا ہو جاتا اور تلوار کا وار کرنے کی کوشش کرتا۔ لیکن آپ پہلو تہی اختیار کرتے۔ وہ شخص آپ کے مقابلہ کے لیے بار بار سامنے آتا رہا۔ لیکن آپ مسلسل طرح دیتے رہے۔ لڑائی کے دوران ایک مرحلہ ایسا آیا کہ اس شخص نے آپ کو گھیرے میں لے لیا۔ جب حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے لیے تمام راستے بند ہو گئے تو آپ نے مجبور ہو کر اس کے سر پر تلوار کا ایسا زوردار وار کیا جس سے اس کی کھوپڑی کے دو ٹکڑے ہو گئے اور آپ کے قدموں میں ڈھیر ہو گیا۔ یہ دیکھ کر دنیا انگشت بدنداں رہ گئی کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ سے ٹکڑے ٹکڑے ہونے والا یہ شخص ان کا اپنا باپ تھا۔ آپ کا یہ کارنامہ اللہ تعالیٰ کو اتنا پسند آیا کہ آپ کی شان میں قرآن نازل کردیا۔

﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝﴾ سورة المجادلة:(٢٢)

”جو لوگ اللہ پر اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو اللہ اور اس کے رسول کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے خواہ وہ ان کے باپ بیٹے یا بھائی یا خاندان کی ہی لوگ ہوں یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان (پتھر پر لکیر کی طرح) تحریر کر دیا ہے اور فیض غیبی سے ان کی مدد کی ہے اور وہ ان کو بہشتوں میں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا ہمیشہ ان میں رہیں گے اللہ ان سے خوش اور وہ اللہ سے خوش یہی گروہ اللہ کا لشکر ہے (اور) سن رکھو کہ اللہ ہی کا لشکر مراد حاصل کرنے والا ہے''

الطبرانی فی الکبیر (٣٦٠) والمستدرك حاکم (٣/٢٦٥) والاصابة (٤/٤٧٦) (٤٤١٨) وتفسیر ابن کثیر (٢/٣٨٥) اس کی سند صحیح ہے۔

اجازت ہو تو میں باپ کی گردن کاٹ دوں

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ بنوالمصطلق میں تھے ایک مہاجر نے ایک انصاری کے تھپڑ مار دیا۔ مہاجر نے دیگر مہاجروں کو مدد کے لیے پکارا، اے مہاجرو! مدد کرو اور انصاری نے انصار کو مدد کے لیے پکارا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چیخ و پکار سنی تو فرمایا: یہ زمانہ جاہلیت کی طرح کسی چیخ و پکار ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ایک مہاجر نے ایک انصاری کے تھپڑ مار دیا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھوڑو! یہ بہت برا و تیرہ ہے عبداللہ بن ابی نے یہ واقعہ سنا تو اس نے کہا: کیا واقعی مہاجر نے ایسا کیا ہے؟ اب اگر ہم مدینہ پہنچے تو وہاں سے عزت والا ذلت کو نکال دے گا (اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کا تذکرہ کچھ یوں فرمایا ہے):

﴿يَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۝﴾ سورة المنافقون (٨/٦٣)

''کہتے ہیں کہ اگر ہم لوٹ کر مدینے پہنچے تو عزت والے ذلیل لوگوں کو وہاں سے نکال باہر کریں گے حالانکہ عزت اللہ کی ہے اور اس کے رسول کی اور مومنوں کی لیکن منافق نہیں جانتے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ بات سنی تو اجازت چاہی اور کہا: ''اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیں میں اس منافق کی گردن اڑا دوں گا۔'' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو لوگ کہیں گے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے ساتھیوں کو ہی قتل کرتا ہے۔''

ایک دوسری روایت میں ہے:

عبداللہ بن ابی کے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ جو سچا کامل مومن تھا جب خبر ملی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے وار عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے یہ خبر ملی ہے......! نیز فرمایا: اے اللہ کے رسول! آپ جانتے ہیں سارے مدینہ میں میں واحد انسان ہوں جو اپنے باپ کا احترام سب سے زیادہ کرتا ہوں اور یہ بھی کہ میں اپنے باپ کے رعب و دبدبہ کو برداشت کرتا ہوں اس قدر کہ میں نے کبھی باپ کی نظروں کی طرف نظر نہیں ملائی لیکن پھر بھی میری محبت اور عقیدت کا امتحان آیا ہے تو دیکھیں۔

((اِمَّا فِيْكَ وَاللهِ لَوْ اَمَرْتَنِيْ لَقَتَلْتُهُ))

''رہا آپ کا معاملہ تو آپ مجھے حکم کریں میں اپنے باپ کی گردن کاٹ کر آپ کے سامنے رکھ دوں گا۔''

اور سیرت ابن ہشام کی روایت میں ہے:

((أَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بَلَغَنِيْ أَنْتَ تُرِيْدُ قَتْلَ أَبِيْ فَإِنْ كُنْتَ فَاعِلاً فَمُرْنِيْ بِهِ فَأَنَا أَحْمِلُ إِلَيْكَ رَأْسَهُ وَأَخْشَى أَنْ تَأْمُرَ غَيْرِيْ بِقَتْلِهِ))

''عبداللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا مجھے خبر ملی ہے کہ آپ کا ارادہ میرے باپ کو قتل کرنے کا ہے (کیوں کہ انہوں نے آپ کی گستاخی کی ہے) اگر آپ کا خیال ایسا ہے تو پھر مجھے حکم دیجیے میں اپنے باپ کا سر قلم کر کے آپ کے قدموں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لا دوں گا اور مجھے خدشہ ہے کہ آپ کسی اور کو میرے باپ کے قتل کا حکم دے دیں (جس سے میری حمیت جاگ جائے گی)''

پیارے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عبداللہ اپنے باپ کو قتل نہیں کرنا۔

لیکن عقیدت اور محبت کے اس سپوت کا غصہ ٹھنڈا نہ ہوا اور قافلے کا راستہ کاٹتے ہوئے مدینہ کے باہر اس راستے پر جا کھڑا ہوا جہاں سے ہر ایک کا گزر ہونا تھا۔ لوگ گزرنے لگے جب اس کا باپ عبداللہ بن ابی منافق آیا تو اس نے تلوار کو میان سے نکال لیا اور کہنے لگا:

((وَا اللہِ لاَ تَدْخُلُ الْمَدِیْنَةَ حَتّٰی یَاْذَنَ لَكَ رَسُوْلُ اللہِ))

''تم اس وقت تک مدینے میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک رسول اللہ ﷺ اجازت نہ دیں۔''

اور تم اس بات کا اقرار کرلو کہ تم ذلت والے ہو اور رسول اللہ ﷺ عزت والے ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ اپنے باپ کو معاف کر دے اور اسے جانے دے۔

تفسیر ابن کثیر (٤/٤٧٦) ومجمع الزوائد (٩/٣١٨)، وسیرت ابن ھشام (٣/٢٣٩) والطبری (٢/٦٠٨.٦٠٩) وتاریخ ابن خلدون (٢/٤٣٢) وصحیح بخاری، التفسیر، باب تفسیر سورة المنافقین (٦/١٩١) ومسلم (٢٠٢٥)

جہاد کے لیے ماں باپ کی اجازت کا حکم

معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ میرا نام ایک غزوہ میں لکھا گیا ہے میں آپ سے مشورہ کرنے آیا ہوں کہ میرے گھر میں میری ماں موجود ہے میرے علاوہ اس کی خدمت کا فریضہ سرانجام دینے والا بھی کوئی نہیں میں کیا کروں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«وَیْحَكَ !الْزَمْ رِجْلَھَا فَثَمَّ الْجَنَّةُ» .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”تیرا کچھ نہ رہے (ہائے افسوس) اپنی ماں کے قدموں سے چمٹ جا! جنت وہیں ہے۔“

ترمذی، (۲۷۸۱) وابن ماجه (۲۷۸۱)

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے جہاد کی اجازت چاہی تو آپ نے اس سے دریافت کیا:

((أَحَيٌّ وَالِدَاكَ))

”کیا تمہارے والدین زندہ ہیں“

آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ))

”ان دونوں ہی میں جہاد کرو“

(یعنی ان دونوں کی خدمت کرو) الترمذی، البر والصلة(۱۹۰۴)

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی یمن سے ہجرت کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔آپ نے فرمایا:

هَلْ لَكَ أَحَدٌ بِالْيَمَنِ؟

”کیا یمن میں تمھارا کوئی رشتہ دار ہے؟

تو اس نے کہا ہاں میرے والدین موجود ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اِرجِعْ إِلَيْهِمَا فَاسْتَأْذِ مِنْهُمَا فإِنْ أَذِنَا فَجَاهِدْ وَإِلَّا فَبِرَّهُمَا .

”پس تو واپس پلٹ جا ان دونوں ماں باپ سے اجازت مانگ اگر وہ دونوں اجازت دے دیں تو ٹھیک ورنہ ان کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک کرو۔“

أبـوداود ، الـجهاد، باب فی الرجل يغزو وأبواه کارهان: ۲۵۳۰ ، وابن حبان : ۴۲۲ ، صحيح

امام بغوی رحمہ اللہ نے شرح السنہ میں اور امام شوکانی رحمہ اللہ نے نیل الاوطار وغیرہ میں اس

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ کی وضاحت فرمائی ہے:

جہاد کے لیے والدین کی اجازت لینا واجب ہے اور ان دونوں یا ان میں سے ایک کی اجازت کے بغیر حرام ہے کیونکہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا فرض عین ہے اور جہاد فرض کفایہ ہے لیکن جب جہاد فرض عین ہو جائے تو پھر کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں۔

نيل الأوطار: ٤ / ٦٨٧ ، وشرح السنة: ٥/ ٥٢٥۔

ماں اور باپ کے اخراجات کا ذمہ بیٹوں پر

اگر والدین بوڑھے ہیں، کمانے کے قابل نہیں تو ان کے اخراجات کی ذمہ داری ان کی اولاد پر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا﴾ (لقمان: ١٠)

''دنیا میں معروف طریقے سے ان کا ساتھ دو۔''

سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ مِنْ أَطْيَبِ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَوَلَدُهُ مِنْ كَسْبِهِ

''بلاشبہ سب سے پاکیزہ چیز وہ ہے جو انسان اپنی کمائی سے کھائے اور اس کی اولاد اس کی کمائی سے ہے۔''

دوسری حدیث میں ہے:

فَكُلُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ .

''تم ان کے مالوں سے کھاؤ۔''

أبوداود، البيوع، باب الرجل يأكل من مال ولده: ٣٠٣٨، صحيح

اس کا یہ مطلب نہیں کہ والد جس وقت چاہے اور جو چاہے اپنی اولاد کی کمائی سے لے سکتا ہے بلکہ یہ اس وقت ہے جب باپ محتاج اور ضرورت مند ہو اور بچے کے پاس وہ چیز زائد موجود ہو تو اپنی ضرورت کے مطابق باپ کو لینے کی اجازت ہے جیسا کہ حدیث میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کی وضاحت موجود ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ أَوْلَادَكُمْ هِبَةُ اللّٰهِ لَكُمْ ...... فَهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ لَكُمْ إِذَا احْتَجْتُمْ إِلَيْهِ .

''بلاشبہ تمھاری اولاد تمھارے پاس اللہ کا عطیہ ہے پس وہ اوران کے مال تمھارے لیے ہیں جبکہ تم اس کے محتاج ہو۔''

سلسلة الأحاديث الصحيحة: ٢٥٦٤

بوڑھا ہو گیا ہوں میں تھوڑا وقت دے دیا کر
بیٹھ کر دو چار ہی سہی پر مجھ سے باتیں کیا کر
تو ہی میری لاٹھی ہے تو ہی میری ہے روشنی
کچھ پل کے لیے ساتھ میرے راستہ طے کیا کر
مر جاؤں گا ایک دن چلا جاؤں گا چھوڑ کر تجھے
جو بچی ہے زندگی صاحب مجھے کچھ میرے لیے بھی رکھا کر

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جوان نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا۔

يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! يُرِيدُ أَبِي أَنْ يَأْخُذَ مَالِي .

''اے اللہ کے رسول! میرا باپ میرے مال پر قبضہ جمانا چاہتا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا:

اِيْتِ بِأَبِيكَ عِنْدِي .

''اپنے باپ کو میرے پاس بلا کر آؤ۔''

وہ جوان باپ کے پاس گیا اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے آپ کو اپنے دربار میں حاضر ہونے کا حکم فرمایا ہے اس لیے آپ چلیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باپ آیا تو نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا:

يَقُولُ ابْنُكَ أَنْتَ تَأْخُذُ مَالَهُ .

''تمھارے بیٹے نے شکایت کی ہے کہ تم اس کے مال پر قبضہ کرنا چاہتے ہو۔''

باپ گویا ہوا: اے اللہ کے نبی! ذرا میرے بیٹے سے پوچھیں کہ آیا میں نے اپنے اور بچوں کے اخراجات کے لیے اس کا مال لیا ہے یا اس کے رشتہ داروں کے اخراجات کے لیے لیا ہے۔

اسی دوران جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بتلایا:

يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! قَالَ هٰذَا الشَّيْخُ فِي نَفْسِهِ شِعْرًا مَا وَصَلَ إِلَى أُذُنِهِ .

''اے اللہ کے رسول! اس بزرگ نے دل ہی دل میں چند اشعار کہے ہیں جن کی رسائی اس کے کانوں تک نہیں ہوئی ہے۔''

رسول اکرم ﷺ نے بزرگ سے دریافت فرمایا:

هَلْ قُلْتَ فِي نَفْسِكَ شِعْرًا؟

''کیا تم نے اپنے دل میں کچھ اشعار کہے ہیں۔''

بزرگ نے اس کی تصدیق کی اور عرض کیا:

لَا يَزَالُ يَزِيدُنَا اللّٰهُ تَعَالَى بِكَ بَصِيرَةً وَيَقِينًا .

''اللہ تعالیٰ آپ کے بارے میں ہماری بصیرت اور یقین میں برابر اضافہ کرتا رہتا ہے۔''

چنانچہ اس کے بعد بزرگ نے اپنے دل میں کہے ہوئے سات اشعار سنائے ان اشعار کا مختصر مفہوم درج ذیل ہے:

''یہ پیدا ہوا تھا تو میں نے اس کی دیکھ بھال میں بڑی مشقتیں برداشت کی تھیں۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اسے بخار ہو جاتا تو میری نیند حرام ہو جاتی۔ میں رات بھر جاگتا رہتا۔ میرا دل بیٹے کی تکلیف کو دیکھ کر خوفزدہ ہو جاتا اور میں گھبرا اٹھتا، حالانکہ میرے دل کو یہ بھی معلوم تھا کہ موت کسی نہ کسی دن آنی ہی ہے مگر یہ رشتہ ہی ایسا ہوتا ہے کہ مرتے دم تک بیٹے کو تحفظ فراہم کرنا باپ اپنا فرض سمجھتا ہے لیکن آج مجھے اپنے اس بیٹے کے ناروا سلوک سے ایسا لگ رہا ہے جیسے میں اس کا باپ نہیں بلکہ غیر ہوں۔ بیٹے جب تم نے جوانی کی دہلیز پر قدم رکھا تو میں تمھارے بارے میں حسین خواب دیکھنے لگا کہ میرا بیٹا جوان ہو کر کمائے گا۔ میرا ہاتھ بٹائے گا۔ سبحان اللہ تم نے مجھے کیا خوب بدلہ دیا کہ میرے بارے میں تمھارا انداز ہی بدل گیا۔ تمھارا رویہ سخت ہو گیا۔ تم مجھ سے معمولی سا تعاون کر کے میرے بہت بڑے محسن بن بیٹھے۔ اب میں تمھارے احسان تلے دبا ہوا ہوں۔ کاش تم حقوق والدین سے بخوبی واقف ہوتے تاکہ تم میرے ساتھ غیر جیسا معاملہ نہ کرتے۔''

یہ واقعہ بیان کرنے والے صحابی سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ اشعار سنے تو رو پڑے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بزرگ کے بیٹا کا گریبان پکڑا اور فرمایا:

اِذْهَبْ أَنْتَ وَمَالُكَ لِأَبِيكَ .

چلے جاؤ تم اور تمھارا مال سب تمھارے باپ کا ہے۔

دلائل النبوة للبيهقي : ٦/ ٣٠٥۔

اس واقعے باپ کے حقوق کا پتہ چلتا ہے کہ ایک بیٹے پر باپ کا کتنا حق ہے؟ اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ خواہ باپ بیٹے کا پورا مال خرچ کر ڈالے بیٹے کو اس پر باپ سے ناراض نہیں ہونا چاہیے کہ باپ ہی کے وجود سے تو بیٹے کا وجود ہے، اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ حدیث میں بیٹے کو ملامت کرتے ہوئے فرمایا کہ جاؤ تمھارا ہی نہیں بلکہ تمھارے تمام مال کا مالک بھی تمھارا باپ ہی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخری نصیحت

میری انگلی پکڑ کے چلتے تھے

اب مجھے راستہ دکھاتے ہیں

اب مجھے کس طرح سے جینا ہے

میرے بچے مجھے سکھاتے ہیں

باپ ایک مقدس محافظ ہے جو ساری زندگی خون پسینے کی کمائی سے گھر چلاتا ہے اور خاندان کی نگرانی کرتا ہے اس کے سامنے اونچا نہ بولو ورنہ اللہ تمھیں نیچا کر دے گا اور تمھاری کسی بات سے آنسو نہ گریں ورنہ اللہ تمھیں لوگوں کی نظروں میں اور جنت سے گرا دے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۶ جون

یوم انسداد منشیات

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَ عَنِ الصَّلٰوۃِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ﴾

”شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمھارے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دے اور تمھیں اللہ کے ذکر اور نماز سے روک دے تو کیا تم باز آنے والے ہو۔“ (المائدۃ:۹۱)

تمہیدی کلمات

۲۶ جون عالمی طور پر انسداد منشیات منایا جاتا ہے لیکن حیرت کی بات ی ہے کہ تو نشہ آور اشیاء کی پیداوار ختم تو کیا کم بھی نہیں ہو سکی۔ پانچ صد سے زائد ایسی اشیاء ہیں جو بطور نشہ استعمال کی جاتی ہیں۔ اور بہت سی چیزیں ایسی ہیں جنھیں حکومتی سرپرستی حاصل ہے۔ صرف پاکستان میں نشہ کرنے والوں کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ بڑے بڑے سائن بورڈوں پر یہ عبارت تو لکھی دیکھنے کو ملتی ہے ”نشے میں وہ کہیں تنہا نہ رہ جائے۔“ لیکن

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

شہروں کے بہت سے مقامات ایسے ہیں جہاں دنیا وما فیہا سے بے خبر بہت سے افراد نشے میں دھت اپنی مستی میں نظر آتے ہیں۔

نشہ آور اشیاء کو اسلام نے حرام قرار دیا ہے اس لیے کہ اخلاقی اور صحت بگاڑ نشہ کرنے سے ہوتا ہے اور قوم کا بہت سا سرمایہ شیطان کی راہ میں برباد ہو جاتا ہے۔ شراب ام الخبائث ہے تمام تر گناہوں کی بنیاد ہے۔ عرب معاشرہ میں اس قدر رچ بس چکی تھی کہ اسے خیر باد کہنا مشکل امر ہو چکا تھا۔ اسلام میں مرحلہ وار اس قبیح عادت سے بچانے کے لیے احکامات نازل ہوئے۔

شراب ام الخبائث ہے:

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْخَمْرُ أُمُّ الْخَبَائِثِ وَمَنْ شَرِبَهَا لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ صَلَاةً أَرْبَعِينَ يَوْمًا فَإِنْ مَّاتَ وَهِيَ فِي بَطْنِهِ مَاتَ مَيْتَةً جَاهِلِيَّةً .

”خمر یعنی شراب تمام خباثتوں کی بنیاد ہے جس نے شراب پی اس کی چالیس دن تک اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں فرمائے گا۔ اگر شراب پیٹ میں موجود ہونے کی حالت میں فوت ہوا تو وہ شخص جہالت کی موت مرا۔“

الصحيحة: ١٨٥٤ ، المعجم الأوسط: ٣٨١٠۔

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیا۔ فرمانے لگے: اے لوگو!

اِجْتَنِبُوا أُمَّ الْخَبَائِثِ .

”تم ام الخبائث سے بچے رہو۔“

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم سے قبل ایک عبادت گزار تھا جو خلوت نشین تھا ایک بدکارہ عورت اس کے پیچھے پڑ گئی، اس نے اپنا خادم بھیج کر عابد کو اپنے گھر بلا لیا۔ عورت نے دروازے بند کر لیے اور کہنے لگی کہ اس لڑکے کو قتل کر دو یا میرے ساتھ بدکاری کا ارتکاب کرو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

یا پھر شراب کا یہ جام پی لو۔ اگر ان میں سے کوئی چیز اختیار نہ کرو گے میں شور وغوغا کر کے تمھیں رسوا کروں گی۔ اس عابد نے جب رہائی کی کوئی صورت نہ دیکھی تو کہنے لگا:

اسْقِيْنِي كَأْسًا مِنْ هٰذَا الْخَمْرِ .

''مجھے شراب کا جام پلا دے۔''

اس نے ایک جام پلایا تو کہنے لگا ایک اور، ایک اور، بالآخر اس عابد نے نشے میں دھت ہو کر عورت سے بدکاری کی اور لڑکے کو بھی قتل کر دیا۔

حضرت عثمان فرمانے لگے:

فَاجْتَنِبُوا الْخَمْرَ .

''تم نشہ آور چیزوں سے پرہیز کرو۔''

صحيح ابن حبان : ٥٣٤٨۔

ام الخبائث ہونے کی وجہ سے اسلام نے اس کو حرام قرار دیا ہے۔

ہر نشہ آور چیز خمر ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور فرمایا:

''جب شراب کی حرمت نازل ہوئی تو اس وقت پانچ چیزوں سے بنتی تھی، انگور، کھجور، شہد، گندم اور جو سے پھر فرمایا:

اَلْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ

ہر وہ چیز خمر ہے جو عقل پر پردہ ڈالے۔''

صحيح البخاری ، الأشربة ، باب الخمر من العنب : ٥٥٨١

لہٰذا جو چیز بھی نشہ کا سبب بنے وہ حرام ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔“

مسلم، الأشربة، باب بيان أن كل مسكر خمر وأن كل خمر حرام: ٢٠٠٣

شراب کی حرمت مرحلہ وار:

سیدنا ابو میسرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب شراب کی حرمت کے احکام نازل ہونے لگے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اللہ کے حضور دعا کی:

اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شِفَاءً۔

”اے اللہ! شراب کے متعلق ہمارے لیے واضح حکم عطا فرما۔“

تو سورۃ البقرۃ کی آیت نازل ہوئی۔

﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ﴾.

”وہ آپ سے شراب اور جوا کے بارے میں سوال کرتے ہیں تو آپ فرما دیں کہ ان میں بہت بڑا گناہ ہے۔“ (البقرۃ:۲۱۹)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلوا کر یہ آیت پڑھی گئی تو آپ نے پھر دعا کی:

اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شِفَاءً۔

”اے اللہ! شراب کے متعلق ہمارے لیے واضح حکم عطا فرما۔“

تو پھر سورۃ النساء کی آیت نازل ہوئی:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى﴾.

”اے ایمان والو! تم نشے کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ۔“

(النساء: ٤٣)

جب نماز کھڑی ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی اعلان کرتا کہ نشہ کی حالت میں کوئی شخص نماز کے قریب نہ آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا کر یہ آیت ان کے سامنے تلاوت کی گئی تو پھر انھوں نے دعا کی:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰھُمَّ بَیِّنْ لَنَا فِی الْخَمْرِ بَیَانًا شِفَاءً۔

’’اے اللہ! شراب کے متعلق ہمارے لیے واضح حکم عطا فرما۔‘‘

اس کے بعد سورۃ المائدہ کی آیت نازل ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا کر وہ آیت پڑھی گئی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام پر پہنچے ﴿فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ﴾ (المائدۃ:۹۱)

’’کیا تم باز آنے والے ہو۔‘‘

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اِنْتَھَیْنَا اِنْتَھَیْنَا.

’’ہم باز آ گئے ہم باز آ گئے۔‘‘

مسند أحمد: (۳۷۸)، أبو داود: (۳۶۷۰)، صحیح

بعض روایات میں شفاء کی بجائے شافیا کے الفاظ بھی آئے ہیں۔

شراب کی حرمت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل:

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اس وقت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر لوگوں کو شراب پلا رہا تھا ان دنوں شراب کچی کھجوروں سے بنائی جاتی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا:

أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ.

’’خبردار! بے شک شراب حرام ہو چکی ہے۔‘‘

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

أُخْرُجْ فَأَهْرِقْهَا فَخَرَجْتُ فَهَرَقْتُهَا.

’’جاؤ اسے (شراب کو) بہادو، میں باہر نکلا اور شراب کو بہادیا۔‘‘

شراب مدینہ کی گلیوں میں بہنے لگی۔ کچھ لوگ کہنے لگے وہ لوگ تو مارے گئے جن کے پیٹوں میں موجود ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی۔

﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا﴾.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے کوئی گناہ نہیں ہے جو وہ کھا چکے ہیں۔''

البخاری، المظالم والغصب، باب صب الخمر فی الطریق: ٢٤٦٤، مسلم: ١٩٨٠

شراب کی کثیر و قلیل مقدار کی حرمت:

بعض لوگ غلط فہمی کا شکار ہیں اور کہتے ہیں کہ جس مقدار سے نشہ ہو وہ حرام ہے اس سے کم حرام نہیں یعنی اگر کسی کو تین بوتل پینے سے نشہ ہوتا ہے تو وہ دو پی لے تیسری نہ پیے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایسے لوگ حرام کو حلال کرنے کے حیلے ڈھونڈتے ہیں۔ اس کے سوا کچھ نہیں صادق و مصدوق، ناطق وحی محمد رسول اللہ ﷺ کی زبان اطہر سے نکلنے والے مبارک کلمات پر غور فرمائیں۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ.

''جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے تو اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔''

ابوداود، الأشربة، باب النهی عن المسکر: ٣٦٨١، حسن صحیح ترمذی: ١٨٦٥

دوسری روایت میں الفاظ کچھ اس طرح ہیں ہادی برحق محمد رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

أَنْهَاكُمْ عَنْ قَلِيلِ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ.

''میں تمھیں اس کی تھوڑی مقدار سے بھی منع کرتا ہوں جس کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرتی ہے۔''

نسائی، الأشربة، باب تحریم کل شراب أسکر کثیرہ: ٥٦٠٨، صحیح

بیئر کا استعمال حرام ہے:

بعض لوگ بیئر کا استعمال بے حجابی سے کرتے ہیں اور کہتے یہ ہیں کہ اس میں نشہ نہیں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہے ان کی بات حقیقت کے بالکل برعکس ہے۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ اس میں نشہ کم مقدار میں ہوتا ہے۔ بیئر کا طبی تجزیہ بھی اس بات کی توثیق کرتا ہے کہ اس میں نشہ ہوتا ہے لہٰذا اسے استعمال کرنا بالکل حرام ہے۔

شراب کے نام بدل کر استعمال کرنا:

بعض لوگ نشہ آور چیزوں کا نام تبدیل کر لیتے ہیں اور انھیں بطور نشہ استعمال کرتے ہیں۔ نام بدل لینے سے کسی چیز کی حرمت حلت میں تبدیل نہیں ہو سکتی ایسے لوگوں کے بارے میں تاجدار ختم نبوت محمد رسول اللہ ﷺ چودہ صدیاں پہلے خبر دے دی تھی کہ کچھ لوگ ایسا کریں گے۔

ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا .

”میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام تبدیل کر دیں گے۔“

أبو داود، الأشربة، باب في الداذي: ٣٦٨٨، صحيح

ایسے لوگوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے بڑی سخت وعید بیان فرمائی ہے:

لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا يُعْزَفُ عَلَى رُءُوسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَالْمُغَنِّيَاتِ يَخْسِفُ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ وَيَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ .

”میری امت کے کچھ لوگ شراب کا نام بدل کر پئیں گے اور ان کے سروں پر گاجے باجے اور گانے والی عورتیں ہوں گی اللہ تعالیٰ انھیں زمین میں دھنسا دے گا اور ان میں کچھ کو بندر اور خنزیر بنا دے گا۔“

ابن ماجه، الفتن، باب العقوبات: ٤٠٢٠، صحيح

شراب باعث گمراہی ہے:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

شراب کی حرمت کی بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ اس سے گمراہی جنم لیتی ہے۔ معراج کی رات نبی کریم ﷺ کو تین پیالے پیش کیے گئے:

قَدَحٌ فِيهِ لَبَنٌ ، وَقَدَحٌ فِيهِ عَسَلٌ ، وَقَدَحٌ فِيهِ خَمْرٌ .

''ایک پیالے میں دودھ، ایک میں شہد اور ایک میں شراب تھی۔''

نبی ﷺ فرماتے ہیں:

فَأَخَذْتُ الَّذِى فِيهِ اللَّبَنُ فَشَرِبْتُ فَقِيلَ لِى أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ أَنْتَ وَأُمَّتُكَ .

''میں نے وہ پیالہ پکڑا جس میں دودھ تھا مجھے کہا گیا آپ نے اور آپ کی امت نے فطرت کو پالیا۔''

بخاری، الأشربة، باب شرب اللبن: ٥٦١٠۔

دوسری روایت میں ہے:

لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ .

''اگر آپ شراب پکڑ لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔''

بخاری ، أحاديث الأنبياء، باب قول الله ﴿وهل أتاك حديث موسى . . .﴾: ٣٣٩٤، ومسلم: ١٦٨۔

دس ملعون:

جو شخص شراب پیتا ہے اللہ کی رحمت سے محروم ہو جاتا ہے اور لعنت کا حقدار بن جاتا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ وَلَعَنَ شَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ وَآكِلَ ثَمَنِهَا .

''اللہ تعالیٰ نے شراب پر، اس کے پینے والے اور پلانے والے پر، نچوڑنے والے اور تیار کروانے والے پر، اس کے خریدنے والے پر، اس کے اٹھانے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے اور جس کی طرف اٹھا کرے جائی جائے اور اس کی قیمت کھانے والے پر لعنت کی ہے۔

مسند احمد: ٥٦١٦ ، صحیح

شراب کے رسیا کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں:

ایک سلیم الفطرت اور صاحب عقل وشعور کے لیے ایک بہت بڑی وعید ہے کہ اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی ہے۔

مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلاةً أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلاةً أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلاةً أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ لَهُ صَلاةً أَرْبَعِينَ صَبَاحًا .

"جو شخص شراب پیتا ہے اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی اگر وہ توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے، اگر دوبارہ پی لے پھر اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی پھر اگر توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے پھر اگر پی لے تو پھر اس کی چالیس دن نماز قبول نہیں اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے، اگر چوتھی بار بھی پی لے تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں کرتا ہے:

فَإِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَهَرِ الْخَبَالِ .

"اگر توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول نہیں کرتا اور اس کو نہر خبال (جہنمیوں کی پیپ اور کچ لہو جس میں بہتا ہے) سے پلائے گا۔"

الترمذی، الأشربة، باب ما جاء فی شارب الخمر : ١٨٦٢ ، صحیح، النسائی: ٥٦٧٠ ، مسند أحمد: ٦٦٤٤

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرابی کی بت کے پجاری کی سی مثال:

اہل فکر و دانش کے سمجھنے کے لیے بڑی وعید ہے اگر وہ غور کریں کہ شراب پینے والے کی مثال بت پرست کے ساتھ دی جا رہی ہے رحمت جہاناں محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مُدْمِنُ الْخَمْرِ إِنْ مَاتَ لَقِيَ اللّٰهَ كَعَابِدِ وَثَنٍ .

''جو شراب کا رسیا ہے اگر اسی حالت میں مر جاتا ہے اللہ سے وہ اس حال میں ملے گا جیسے بت پرست ہوتا ہے۔''

الصحيحة: ٦٧٧ ، مسند أحمد: ٢٤٥٣ـ

شرابی پر جنت حرام ہے:

یہ بدنصیبی اور بدبختی کی انتہا ہے کہ انسان جنت سے محروم کر دیا جائے حالانکہ ایک مومن و مسلمان کا مطمع نظر ہی یہ ہوتا ہے کہ اللہ راضی ہو جائے اور جنت کا داخلہ نصیب ہو جائے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ثَلاثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّيُّوثُ الَّذِي يُقِرُّ فِي أَهْلِهِ الْخَبَثَ .

''تین قسم کے لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے یقیناً جنت کو حرام کر دیا ہے عادی شرابی، والدین کا نافرمان اور دیوث جو اپنے گھر میں خبیث امور قائم رکھتا ہے۔''

مسند أحمد (٥٣٧٢) صحيح

تمباکو نوشی کی حرمت:

تمباکو نوشی ہمارے ہاں بطور فیشن کی جاتی ہے حالانکہ اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو اس میں بہت سے مفاسد اور خرابیاں ہیں۔ کچھ لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ اس میں نشہ نہیں اگرچہ ان کی یہ بات قابل التفات نہیں ہے تاہم اگر تسلیم کر بھی لیا جائے تب بھی اس میں ایسے مفاسد ہیں جن کی وجہ سے اس کا ارتکاب حرام ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں:

﴿وَ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا * اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَ كَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا﴾. (الإسراء: ۲۶-۲۷)

''اور فضول خرچی نہ کرو بے شک فضول خرچ شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔''

سرتاج رسول محمد رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

إِنَّ رِجَالاً يَتَخَوَّضُونَ فِي مَالِ اللَّهِ بِغَيْرِ حَقٍّ ، فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

''کچھ لوگ اللہ کے دیے ہوئے مال میں ناحق تصرف کرتے ہیں تو ان کے لیے قیامت کے دن آگ ہے۔''

بخاري، فرض الخمس، باب قول الله تعالى ﴿فإن لله خمسه . .﴾: ۳۱۱۸

اس اعتبار سے بھی یہ حرام ہے کہ یہ ایک خبیث شے ہے نبی مکرم ﷺ کے فرائض منصبی میں سے ایک بات یہ بھی ہے۔

﴿وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ﴾.

''آپ ان کے لیے طیبات کو حلال کرتے ہیں اور خبائث کو حرام کرتے ہیں۔''(الأعراف: ۱۵۸)

اس اعتبار سے بھی یہ خبیث ہے کہ اس کی وجہ سے منہ سے بدبو آتی ہے جس سے دوسرے افراد اذیت محسوس کرتے ہیں اس کی بو پیاز اور لہسن سے بڑھ کر بری ہوتی ہے، پیاز اور لہسن کھانے کے بعد مسجد میں آنے سے سرور کونین محمد رسول اللہ ﷺ نے منع فرما دیا ہے۔

مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلاً فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ قَالَ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ .

''جو شخص پیاز یا لہسن کھائے تو وہ ہم سے دور رہے یا (راوی کہتا ہے) آپ نے فرمایا: وہ ہماری مسجد سے دور رہے اور اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔''

بخاری، الأذان، باب ما جاء فی الثوم النی، والبصل، والکراث: ۸۵۵، ومسلم: ۵٦٤۔

طبی تجزیہ

تمباکو کے متعلق طبی تجزیہ کرنے کے بعد ماہرین نے یہ بات بیان کی ہے کہ تمباکو میں نیکوٹین اور ٹار دو مادے پائے جاتے ہیں جو کہ صحت کے لیے انتہائی مضر ہیں۔ اور خصوصاً ٹار وہ مادہ ہے جو پھیپھڑوں کے کینسر کا سبب بنتا ہے۔ وزارت صحت کی طرف سے سگریٹ کی ڈبیہ پر واضح لکھا گیا ہوتا ہے خبردار تمباکو نوشی پھیپھڑوں کی بیماریوں اور منہ کے کینسر کا سبب ہے۔ جو شخص تمباکو نوشی کا عادی ہے وہ اپنے آپ کو ہلاکت کے گڑھے کی طرف دھکیلتا ہے حالانکہ اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں:

﴿لَا تَقْتُلُوٓا أَنفُسَكُمْ﴾. (النساء: ۲۹)

''اپنے آپ کو خود قتل نہ کرو۔''

اور دوسری جگہ فرمایا:

﴿لَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾. (البقرة:۲۲۵)

''اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔''

تمباکو نوشی صحت کے لیے ہر لحاظ سے مضر ہے رنگت پیلی پڑ جاتی ہے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں، انسان ایک دائمی مریض بن جاتا ہے اور بسا اوقات موت و حیات کی کشمکش میں کئی سالوں تک تکلیف برداشت کرنا پڑتی ہے۔ ان مصائب اور امراض کو دعوت دینے سے بہتر ہے کہ تمباکو نوشی سے ہی کنارہ کشی اختیار کر لی جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جولائی ۸۱۰ء

ولادتِ امام بخاری رحمہ اللہ الباری

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ وَّاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ﴾ . (المجادلة: ١١)

''جو لوگ تم میں سے ایمان لائے ہیں اور جن کو علم عطا کیا گیا ہے اللہ ان کے درجے بلند کرے گا اور اللہ تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔''

تمہیدی کلمات

امام بخاری رحمہ اللہ الباری کی ولادت باسعادت جولائی ۸۱۰ء بمطابق ۱۹۴ھ ماہ شوال میں ہوئی اور ستمبر ۸۷۰ء بمطابق ۲۵۶ھ عیدالفطر کی رات ۶۲ سال کی عمر پا کر اس دارفانی کو چھوڑ گئے۔ آج ہم اس کی خدمات جلیلہ کو خراج تحسین پیش کریں گے۔

وہ تعریف کے قابل کیوں؟

امام بخاری رحمہ اللہ تعریف کے قابل کیوں ......؟ آج کا یہ اہم سوال ہے......! وہ تعریف کے قابل اس لیے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے خدمات حدیث کا اہم کام لیا ہے کہ ان کے ہاتھوں سے پیغمبر اسلام کی سات ہزار سے زائد احادیث کے صحیح مجموعہ کو جمع کروا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر رہتی دنیا تک اسے مقبولیت عطا فرمائی اور امام بخاری ہی کی زندگی میں نوے ہزار لوگوں نے اسے خود امام بخاری رحمہ اللہ سے پڑھا یہ سلسلہ تاہنوز جاری ہے اور ان شاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا۔

صحیح بخاری لکھنے کی ضرورت کیا تھی؟

دور فتن کے بعد بہت سے لوگوں نے احادیث رسول کو من مانی سے بنانا اور لکھنا شروع کر دیا۔ لوگ صحیح غلط کی تمیز بھول گئے ہر شخص بات کر کے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر دیتا اور اس جرأت پر اسے کچھ شرمندگی بھی نہ ہوتی اب ضرورت تھی کہ اسے لوگوں کی باتوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات میں فرق کیا جاتا اور اللہ تعالیٰ نے یہ کام امام بخاری رحمہ اللہ سے لیا۔

امام بخاری رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں کہ ہم لوگ امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ امام اسحاق رحمہ اللہ نے فرمایا:

لَوْ جَمَعْتُمْ كِتَابًا مُخْتَصَرًا لِصَحِيحِ سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم.

"کاش تم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح احادیث کا ایک مختصر مجموعہ تیار کر دو۔"

بس یہی بات میرے دل میں اتر گئی اور میں نے الجامع الصحیح کی تالیف شروع کر دی۔

تاریخ بغداد (۲ / ۸) مقدمہ فتح الباری (۱ / ۸-۹)

امام بخاری رحمہ اللہ کا خواب

محمد بن سلیمان بن فارس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ امام بخاری سے ان کا یہ واقعہ سنا انھوں نے بتایا۔

میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پنکھا لیے کھڑا ہوں اور پنکھا جھل جھل کر آپ کے چہرہ انور سے مکھیاں ہٹا رہا ہوں خوابوں کی تعبیر بتانے والے ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شخص سے میں نے خواب کی تعبیر پوچھی تو اس نے بتایا کہ تم نبی کریم ﷺ سے منسوب جھوٹی روایات کا قلع قمع کردو گے اس خواب نے مجھے الجامع الصحیح کی تصنیف وتدوین کے لیے سرگرم عمل کردیا۔

(هدى السارى مقدمه فتح البارى ص ٩)

اوراسی کے نتیجے میں امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری کی ترتیب دے کرامت مسلمہ پر بہت بڑا احسان کردیا۔

صحیح بخاری کی ترتیب وتدوین اوراہتمام امام بخاری

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

صَنَّفْتُ الْجَامِعَ الصَّحِيحَ مِنْ سِتِّ مِائَةِ أَلْفِ حَدِيثٍ فِي سِتَّ عَشَرَةَ سَنَّةً وَ جَعَلْتُه حُجَّةً فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ اللّٰهِ تَعَالٰى .

”میں نے الجامع الصحیح چھ لاکھ احادیث کی چھان بین کے بعد صحیح احادیث منتخب کر کے سولہ سال میں مکمل کی ہے اور میں اس کتاب کو اپنے اور اللہ کے درمیان ایک حجت یعنی ذریعہ نجات سمجھتا ہوں۔“

تاريخ بغداد (٢/ ١٤) سير أعلام النبلاء (١٢/ ٤٥)

نیز علامہ فربری جو امام بخاری کے خاص شاگرد ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے یہ بات امام بخاری سے سنی وہ فرما رہے تھے:

مَا وَضَعْتُ فِي كِتَابِ الصَّحِيحِ حَدِيثًا إِلَّا اغْتَسَلْتُ ذٰلِكَ وَصَلَّيْتُ رَكَعَتَيْنِ .

”میں نے جامع صحیح میں احادیث لکھنے سے پہلے غسل کیا پھر دو رکعت نفل پڑھے اس کے بعد احادیث درج کرتا تھا۔“

هدى السارى مقدمة فتح البارى: ص ٦٨٣

مزید روایات میں آتا ہے کہ امام بخاری نے صحیح بخاری کے ابواب اور عنوانات روضہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

من ریاض الجنۃ میں بیٹھ کر ترتیب دیے تھے۔

مقدمہ فتح البا ری ص ٦٨٣

امام بخاری رحمہ اللہ کا ایک دوسرا قول یہ ہے کہ میں نے یہ کتاب صحیح بخاری مسجد حرام میں بیٹھ کر مرتب کی ہے اور ہر ہر حدیث لکھنے سے پہلے استخارہ کیا دو رکعت نماز ادا کی پھر جب مجھے حدیث کے متن اور اس کی سند کی صحت کا یقین ہو جاتا تب میں اسے کتاب میں درج کرتا تھا۔

هدى الساری مقدمة فتح الباری: ص ٦٨٣

امام بخاری کون تھے؟

ازبکستان کے شہر بخاری کے رہنے والے اسماعیل بن ابراہیم کے فرزند ارجمند امیر المؤمنین فی الحدیث ۱۳ شوال ۱۹۴ھ میں جمعہ کے روز پیدا ہوئے اور فارسی النسل ہو کر حدیث رسول کے مصداق بنے۔

آپ ﷺ کا فرمان ہے:

لَوْ كَانَ الدِّينُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَذَهَبَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ فَارِسَ أَوْ قَالَ مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ حَتّٰى يَتَنَاوَلَهُ

”اگر دین اسلام ثریا ستارے (جتنی دوری اور بلندی) پر ہوگا تب بھی فارس کا ایک آدمی یا فرمایا: ایک فارسی النسل اسے ضرور حاصل کرے گا۔“

صحیح مسلم: ٢٥٤٥

محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ فارسی النسل صرف ایک ہی شخص ایک میدان منصۂ شہود پر آیا اور وہ امام بخاری ہیں۔

فتح الباری ٨: ٨١٩

امام بخاری رحمہ اللہ کے والد گرامی

آپ کے والد گرامی کا اسم مبارک اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبہ جعفی،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

چونکہ امام بخاری کے پردادا مغیرہ بخارا کے حکمران یمان جعفی کے ہاتھ اسلام لائے تھے اسی لیے ولاء کی نسبت کی وجہ سے امام صاحب کے خاندان کے ساتھ جعفی کی نسبت لگائی جاتی ہے۔

مقدمہ فتح الباری ص ٦٧٩

آپ کے والد محترم نے امام مالک رحمہ اللہ اور امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے ملاقات اور سماع کیا تھا۔

التاریخ الکبیر ١/ ٣٤٢

احمد بن حفص رحمہ اللہ (۱۵۰ھ۔۲۱۷ھ) کہتے ہیں میں نے امام بخاری کے والد محترم کو بوقت وفات یہ کہتے ہوئے سنا تو مجھے بڑی خفت محسوس ہوئی کہ میں یہ دعوی نہیں کر سکتا یعنی وہ کہہ رہے تھے:

إِنَّهُ لَا يَعْلَمُ فِي مَالِهِ حَرَاما وَلَا شُبْهَةً

''میرے مال میں حرام تو دور کی بات ہے حرام کا شائبہ تک نہیں ہے۔''

هدی الساری مقدمة فتح الباری ص ٦٦٩

امام بخاری رحمہ اللہ نے جب یہ سنا تو فرمایا:

''آدمی عمر بھر کی نسبت موت کے وقت زیادہ سچا ہوتا ہے۔''

سير أعلام النبلاء: ١٢/ ٤٤٧

امام بخاری رحمہ اللہ کے والد محترم خوابوں کی تعبیر کی اچھی خاصی سمجھ بوجھ رکھتے تھے۔ احمد بن حفص کہتے ہیں کہ میں نے ایک خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ قمیص پہنے ہوئے ہیں اور آپ کے پاس ایک عورت بیٹھی رو رہی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے فرمایا: مت رو جب میں فوت ہو جاؤں تو رو لینا۔

احمد بن حفص رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں اس خواب کی تعبیر بتانے والا کوئی نہ ملا تو میں امام بخاری رحمہ اللہ کے والد محترم کے پاس آیا انھیں یہ ساری خواب سنائی تو انھوں نے اس کی صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعبیر بیان کی فرمانے لگے۔

إِنَّ السُّنَّةَ قَائِمَةٌ بَعْدِی

”نبی ﷺ کا دین اور سنت تا حال زندہ اور قائم ہیں۔“

سیر أعلام النبلاء ١٠/ ١٥٧

امام بخاری رحمہ اللہ کی والدہ محترمہ

آپ کی والدہ نیک اور انتہائی عبادت گزار خاتون تھیں بچپن میں آپ کی بینائی چلی گئی تو ماں کی ممتا تڑپ اٹھی، رات مصلے پر رب کے حضور سجدہ ریز ہوگئی اور کہنے لگی اے اللہ! آج ایک ماں اپنے بیٹے کی بینائی مانگنے کے لیے تیرے در پر آ کھڑی ہے خالی ہاتھ لوٹانا تیری شان کریمی نہیں ہے۔ سجدہ میں اونگھ آ گئی خواب میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام آ گئے اور کہا اماں سر سجدے سے اٹھا لیجیے اللہ نے آپ کے بیٹے کو بینائی لوٹا دی ہے۔

رب کریم سنتا ہے ہر ماں کی بات کو
خالق ہی جانتا ہے سب اس کی صفات کو
اس کا جواب آتا ہے عرش بریں سے پھر
ماں جب پکارتی ہے کبھی پاک ذات کو

پھر اللہ تعالیٰ امام بخاری رحمہ اللہ کی آنکھوں کی بینائی اس قدر تیز کر دی تھی۔ کہ وہ چاند کی رات میں بیٹھ کر لکھا کرتے تھے ان کا بیان ہے کہ میں نے اپنی کتاب تاریخ کبیر چاند کی چاندنی میں بیٹھ کر لکھی ہے۔

ارشاد الساری: ١/ ٤٦، تاریخ بغداد ٢/ ١٠

اور اسی کتاب کے متعلق حافظ ابن عقدہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

لَوْ أَنَّ رَجُلًا كَتَبَ ثَلَاثِينَ أَلْفَ حَدِيثٍ لَمَا اسْتَغْنَى عَنْ تَارِيخِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”اگر کوئی شخص ۳۰ ہزار احادیث بھی لکھ لے تب بھی وہ امام بخاری کی تصنیف التاریخ الکبیر سے بے نیاز نہیں ہوسکتا۔“

مقدمہ فتح البار ی ص ٦٧٨

امام بخاری رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں کہ امام اسحاق بن راہویہ میری کتاب تاریخ کبیر کو عبداللہ بن طاہر کے پاس لے گئے اور ان سے کہا

أَيُّهَا الْأَمِيرُ! أَلَا أُرِيكَ سِحْرًا ؟

”کیا میں آپ کو ایک طلسم جادو نہ دکھاؤں۔“

انھوں نے اس کتاب کو دیکھا اور بڑے تعجب کا اظہار کیا اور پھر فرمانے لگے: میں تو ان کی اس تصنیف کو نہیں سمجھ سکا۔

تهذيب الكمال : ١٦/ ٩٠

امام بخاری رحمہ اللہ کا بچپن

امام بخاری رحمہ اللہ نہایت پاکیزہ اور علمی و دینی ماحول میں پروان چڑھے، بچپن میں والد محترم گزر گئے تو بھائی احمد اور والدہ محترمہ نے پرورش کی۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ قوت حافظہ عطا فرمایا تھا۔ دس سال کی عمر میں ابتدائی تعلیم حاصل کر کے امام داخلی کے پاس بخارا میں درس حدیث پڑھنے کے لیے بیٹھ گئے تھے۔

محمد بن ابی حاتم جو امام بخاری کے کاتب تھے کہتے ہیں میں نے ایک دن سوال کیا کہ آپ نے حفظ حدیث کا آغاز کب کیا؟ تو فرمانے لگے:

أُلْهِمْتُ حِفْظَ الْحَدِيثِ وَأَنَا فِي الْكِتَابِ

”حفظ حدیث کا ملکہ مجھے اسی وقت ودیعت کر دیا گیا تھا جب میں بالکل ابتدائی تعلیم حاصل کر رہا تھا۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میں نے پوچھا اس وقت آپ کی عمر کتنی ہوگی؟ تو آپ نے فرمایا: دس برس یا اس سے کم۔

تاریخ بغداد :۲/ ٦ مقدمة فتح الباری ص ٦٦٩٨

امام بخاری رحمہ اللہ کا قوت حافظہ

امام بخاری رحمہ اللہ بہت قوی حافظہ کے مالک تھے آپ کو یہ قوت اور ملکہ بچپن ہی سے عطا کر دیا گیا تھا۔ ابوبکر الکلوزانی کا بیان ہے کہ امام بخاری جیسا ذہین شخص کبھی نہیں دیکھا ،آپ جو کتاب ہاتھ میں لیتے ایک ہی نظر میں اس کی تمام احادیث یاد کر لیتے۔

سیر أعلام النبلاء :١٢/ ٤١٦

حاشد بن اسماعیل کہتے ہیں کہ امام ابوعبداللہ بخاری رحمہ اللہ ہمارے ساتھ بصرہ کے مشائخ کے پاس پڑھنے جاتے تھے آپ ابھی کم سن تھے لکھتے بھی نہ تھے اسی طرح کئی دن گزر گئے ہم انھیں کہا کرتے تھے کہ آپ ہمارے ساتھ پڑھنے تو جاتے ہیں مگر لکھتے کچھ نہیں اس طرح سبق کیسے یاد رکھتے ہو؟ اس کا جواب سولہ دن بعد دیا۔ آپ نے فرمایا: آپ لوگ مجھ پر اعتراض کرتے ہو نہ لکھنے کا تو دکھاؤ تم نے اتنے دن کیا لکھا ہے، کہتے ہیں ہم نے اپنی لکھی ہوئی احادیث پیش کر دیں تو امام بخاری رحمہ اللہ نے ہمیں پندرہ ہزار سے زائد احادیث زبانی سنا دیں۔ ہم نے آپ کی یادداشت کے مطابق اپنی کتابوں میں تصحیح کر لی۔ پھر ہم سمجھ گئے کہ ہم علم حدیث میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

تاریخ بغداد : ٢/ ١٤

گیارہ برس کی عمر میں آپ امام داخلی کی مجلس میں گئے انھوں نے حدیث کی سند بیان کی۔ سفیان عن أبی الزبیر عن إبراهیم آپ نے فرمایا: یہ درست نہیں، امام داخلی بچہ کی بات پر حیران ہوئے اور کہنے لگے درست کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: سفیان عن الزبیر بن عدی عن إبراهیم

تو انھوں نے اپنی کتاب میں امام بخاری ہی سے قلم لے کر تصحیح فرما لی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تهذيب الكمال : ١٦/ ٨٩ ومقدمة فتح الباري : ص ٦٦٩

بغداد میں آپ کا امتحان علماء نے لیا، ایک سو احادیث دس آدمیوں کو خلط ملط کر کے دے دیں۔ آپ نے ہر ایک کی خلط ملط احادیث دس دس سنی اور کہا: لا اعرفہ۔ میں نہیں جانتا، جب سب نے سنا دیں تو آپ نے دس کے دس آدمیوں کی پہلے خلط ملط روایات اور پھر ان کی صحیح سنا کر پوری بغداد کی علمی شخصیت کو حیران کر دیا۔ سب آپ کی قابلیت کے معترف ہو گئے۔

تاريخ بغداد : ٢/ ٢٠ ، سير أعلام النبلاء: ١٢/ ٤٠٨

سمرقند میں بھی ایک دفعہ چار سو محدثین نے آپ کے امتحان کے لیے بہت سی روایات کی اسناد کو ملا کر پیش کیا تو امام بخاری نے ان کی سب عراقی شامی سندیں الگ الگ بیان کر کے سب کی قلعی کھول دی۔

سير أعلام النبلاء: ١٢/ ٤١١

امام بخاری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

لَوْ قِيلَ لِي تَمَنَّ لَمَا قُمْتُ حَتَّى أَرْوِيَ عَشْرَةَ آلافِ حَدِيثٍ فِي الصَّلاةِ خَاصَّةً

”اگر مجھ سے کہا جائے کہ احادیث سناؤ تو میں اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے صرف نماز کے موضوع پر دس ہزار احادیث سنا سکتا ہوں۔“

مقدمه فتح الباري : ص ٦٨١

صحیح بخاری کے متعلق آپ فرمایا کرتے تھے:

أَخْرَجْتُ هَذَا الْكِتَابَ مِنْ زُهَاءِ سِتِّمِائَةِ أَلْفِ حَدِيثٍ .

”یہ کتاب میں نے تقریباً چھ لاکھ احادیث سے منتخب احادیث کر کے لکھی ہے۔“

سير أعلام النبلاء : ١٢/ ٤٠٢

فضائل امام بخاری و کتاب بخاری

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

امام ابوزید المطر وزی کہتے ہیں میں مقام ابراہیم اور رکن کے درمیان سویا ہوا تھا کہ خواب میں نبی اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا: اے ابوزید! تم کب تک لوگوں کو شافعی کی کتاب پڑھاتے رہو گے؟ کیا میری کتاب نہیں پڑھاؤ گے؟ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کی کتاب کون سے ہے؟ فرمایا: محمد بن اسماعیل کی الجامع الصحیح۔

هدی الساری مقدمه فتح الباری ص ٦٨٣ ، سیر أعلام النبلاء :١٦/ ٣١٤-٣١٥

محمد بن ابی حاتم کہتے ہیں:

رَأَيْتُ الْبُخَارِيَّ فِي الْمَنَامِ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّبِيُّ يَمْشِي فَكُلَّمَا رَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ قَدَمَهُ وَضَعَ أَبُوعَبْدِاللّٰهِ قَدَمَهُ فِي ذَلِكَ الْمَوْضِعِ.

”میں نے خواب میں دیکھا کہ نبی ﷺ پیدل چل رہے تھے اور امام بخاری رحمہ اللہ آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے جس جگہ سے آپ ﷺ اپنا قدم اٹھاتے اسی نشان پر امام بخاری اپنا قدم رکھ کر چلتے جا رہے تھے۔“

هدی الساری مقدمه فتح الباری ص ٦٨٣

علامہ فربری کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ نے مجھ سے فرمایا: کہاں جا رہے ہو؟ میں نے کہا محمد بن اسماعیل کے پاس جانے کا ارادہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”انھیں میری طرف سے سلام کہنا۔“

هدی الساری مقدمه فتح الباری ص ٦٨٣

صحیح بخاری کی منظوم تحسین

کسی شاعر نے الجامع الصحیح کو کتنے خوبصورت انداز میں خراج تحسین پیش کیا ہے:

صَحِيْحُ الْبُخَارِيِّ لَوْ أَنْصَفُوْهُ
لَمَا خُطَّ إِلَّا بِمَاءِ الذَّهَبْ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

هُــوَ الــفَــرْقُ بَيْـنَ الهُــدَى وَالــعَــمَــى
هُــوَ السَّـــدُّ بَيْـــنَ الـــفَتَـــى وَالـــعَـــطَـــبْ
أَسَــــانِيْـــدُ مِثْــلُ نُــجُــومِ السَّـــمَـــاءِ
أَمَـــامَ مُتُـــوْنٍ كَـــمِثْـــلِ الشُّهُـــبْ
بِـــــهِ قَـــامَ مِيْـــزَانُ دِيْـــنِ الـــرَّسُــوْلِ
وَدَانَ بِـــــهِ الــعُــجْــمُ بَـعْــدَ الــعَــرَبْ
حِـــجَـــابٌ مِـــنَ الـــنَّـــارِ لاَ شَكَّ فِيْــــهِ
تَـــمَيَّـــزَ بَيْـــنَ الـــرِّضَـــى وَالـــغَـــضَـــبْ
وَسِتْـــرٌ رَقِيْـــقٌ إِلَـــى الـــمُـــصْـــطَـــفَـــى
وَنَـــصٌّ مُبِيْـــنٌ لِـــكَشْفِ الـــرِّيَـــبْ
فَيَـــا عَـــالِـــمـــاً أَجْـــمَـــعَ الـــعَـــالِـــمُوْنَ
عَـــلَـــى فَـــضْـــلِ رُتْبَتِـــهِ فِـــى الـــرُّتَـــبْ
سَبَـــقْـــتَ الأَئِـــمَّةَ فِيْـــمَـــا جَـــمَـــعْـــتَ
وَفُـــزْتَ عَـــلَـــى رَغْـــمِهِـــمْ بِـــالـــقَـــصَـــبْ
نَـــفَيْـــتَ الـــضَّـــعِيْفَ مِـــنَ الـــنَّـــاقِـــلِيْـــنَ
وَمَـــنْ كَـــانَ مُتَّهَـــمـــاً بِـــالـــكَـــذِبْ
وَأَبْـــرَزْتَ فِـــى حُسْـــنِ تَـــرْتِيْبِـــهِ
وَتَبْـــوِيْبِـــهِ عَـــجَبـــاً لِـــلْـــعَـــجَـــبْ
فَـــأَعْـــطَـــاكَ مَـــولاَكَ مَـــا تَشْتَهِيْـــهِ
وَأَجْـــزَلَ حَـــظَّكَ فِيْـــمَـــا وَهَـــبْ

’’اگر لوگ صحیح بخاری کے ساتھ انصاف کریں یعنی اس کے مقام ومرتبے، اس کی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اہمیت اور ضرورت کو جان لیں تو اسے سونے کے پانی سے تحریر کریں۔ یہ کتاب ہدایت اور گمراہی کے درمیان حد فاصل ہے۔ ترقی وخوش حالی اور ہلاکت و بربادی کے درمیان رکاوٹ ہے احادیث کے متن کی اسناد آسمان کے تاروں اور شہابوں کے مانند ہیں۔ یہی کتاب دن رسول کی میزان ہے۔ عرب کے بعد عجم بھی اسی کتاب کے ذریعہ سے اسلام سے متعارف ہوئے اور اسے قبول کیا۔ بلاشبہ یہ کتاب جہنم سے نجات کا ذریعہ ہے۔ اس کتاب نے اللہ کی رضا اور ناراضی کو واضح انداز میں بیان کیا ہے۔ یہ کتاب نبی کریم ﷺ کے درمیان ایک نفسا سا پردہ ہے۔ یہ دین کے بارے میں شکوک وشبہات کو زائل کرنے والی کتاب ہے یہ کتاب مراتب میں ایک بلند مقام رکھتی ہے۔ اس پر تمام علماء نے اتفاق کیا ہے۔

اے مصنف کتاب! آپ نے اس کتاب میں اپنے علمی ذخیرے کے سبب ائمہ اسلام کو پیچھے چھوڑ دیا۔ دیکھتی آنکھوں اس کتاب نے عظیم کامیابی حاصل کی۔ اے مصنف! اس کتاب میں جن راویوں پر غلط بیانی کی تہمت لگی۔ آپ انھیں بھی اور ضعیف راویوں کو بھی چھانٹ چھانٹ کر الگ الگ کر دیا۔ آپ نے حسن ترتیب میں اس کتاب کو ممتاز کر کے سب کے مقابلے میں لا کھڑا کیا۔ کتاب کی ابواب بندی نے لوگوں کو حیرت میں ڈال دیا۔ اے مصنف کتاب! آپ کو آپ وہ سب کچھ عطا کرے جس کے آپ متمنی ہیں اور اپنی مخلوق کو وہ کچھ عطا کرے گا اس میں آپ کا بہت بڑا حصہ ہے۔''

سير أعلام النبلاء : ١٢/ ٤٧١

ابوسہل فرماتے ہیں میں مصر کے تیس سے زائد علماء کرام کو ملا ہوں جو کہتے تھے:
دنیا میں ہماری حاجت وضرورت بس یہ ہے کہ امام بخاری کی زیارت نصیب ہو جائے۔

مقدمه ص ٤٨٤

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن حماد آملی فرماتے ہیں میں تو پسند کرتا ہوں کہ میں امام بخاری کے سینے کا بال ہوتا۔

السیر: ۱۲/ ۴۲۲

احمد بن عامر الخفاف جب امام بخاری سے روایت کرتے تو ان الفاظ سے ان کا نام لیتے:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ الْعَالِمُ الَّذِي لَمْ أَرَ مِثْلَهُ.

عبداللہ بن سعید فرماتے ہیں: میں نے بصرہ کے علماء سے سنا کہ دنیا میں معرفت حدیث اور نیکی میں ہم نے محمد بن اسماعیل جیسا اور کوئی نہیں دیکھا۔

امام بخاری مستجاب الدعوات تھے۔ جب وہ اللہ سے دعا مانگتے تو فوراً قبول ہو جاتی، محمد بن ابی حاتم الوراق کا بیان ہے کہ امام بخاری نے فرمایا:

دَعَوْتُ رَبِّي مَرَّتَيْنِ فَاسْتَجَابَ لِي يَعْنِي فِي الْحَالِ فَلَا أُحِبُّ أَنْ أَدْعُوَ بَعْدُ فَلَعَلَّهُ يَنْقُصُ حَسَنَاتِي.

"میں نے دو بارا اپنے رب سے دعا کی تو اس نے فوراً قبول کر لی اب میرا دل نہیں چاہتا کہ مزید کوئی دعا مانگوں جس سے میری نیکیوں میں کمی آئے یہ دنیا میں اس کا بدلہ مل جائے۔"

مقدمہ: ۴۸۰

اسفار فی طلب العلم

امام بخاری رحمہ اللہ نے علم حدیث اور دیگر علوم وفنون کے حصول کے لیے بہت سے ممالک کی طرف سفر کیے جن میں چند ایک نمایاں ہیں مدینۃ الرسول، کوفہ، بصرہ، مصر، شام،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الجزیرہ، حجاز، بغداد، خراسان، سمرقند، تاشقند، نیشا بور، فارس، عراق وغیرہ۔

امام بخاری رحمہ اللہ کے اساتذہ

امام بخاری رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں:

كَتَبْتُ عَنْ أَلْفِ شَيْخٍ وَأَكْثَرَ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ عَشَرَةَ آلافٍ وَأَكْثَرَ مَا عِنْدِي حَدِيثٌ إِلَّا وَأَنَا أَذْكُرُ إِسْنَادَهُ.

''میں نے ایک ہزار سے زائد اساتذہ سے احادیث لکھی ہیں اور ان میں سے ہر ایک استاذ سے دس ہزار یا اس سے بھی زائد احادیث تحریر کی ہیں میرے پاس احادیث کا جس قدر بھی ذخیرہ موجود ہے میں ان سب کی تمام اسناد بیان کر سکتا ہوں۔''

تاریخ بغداد: ۲/ ۱۰

ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: میں نے ایک ہزار اسی (۱۰۸۰) اساتذہ سے احادیث پڑھی اور لکھی ہیں ان میں سے ہر ایک یہ کہتا تھا کہ ایمان قول وعمل کا نام ہے اور ایمان بڑھتا اور گھٹتا ہے۔

مقدمه فتح الباری ص ٦٧٠

امام بخاری کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں بلخ جو خراسان کا ایک شہر ہے تو وہاں لوگوں نے مطالبہ کیا کہ میں ایک ہزار اساتذہ سے ایک ہزار احادیث لکھواؤں تو الحمدللہ میں نے اسی مجلس میں اپنے ایک ہزار اساتذہ کے حوالے کے ساتھ ایک ہزار احادیث لکھوادیں۔

سير أعلام النبلاء ١٢/ ٤١٤

آپ کی تعریف آپ کے اساتذہ بھی کرتے تھے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ آپ کے استاد ہیں فرماتے ہیں:

ارض خراسان نے امام بخاری جیسا کوئی دوسرا شخص پیدا نہیں کیا۔

سير أعلام النبلاء ١٢/ ٤٢١

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام قتیبہ بن سعید ثقفی فرماتے ہیں:

وَهُوَ فِی زَمَانِهِ كَعُمَرَ فِی الصَّحَابَةِ وَلَوْ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ فِی الصَّحَابَةِ لَكَانَ آيَةً .

''امام بخاری کا فہم وفراست میں وہی درجہ تھا جو صحابہ رضی اللہ عنہم میں عمر رضی اللہ عنہ کا تھا اگر امام بخاری صحابہ کے دور میں ہوتے تو یقیناً اللہ کی ایک نشانی ہوتے۔''

سیر أعلام النبلاء ١٢/ ٤٣١

آپ کے استاد محمد بن بشار بندار فرمایا کرتے تھے:

هُوَ أَفْقَهُ خَلْقِ اللّٰهِ فِی زَمَانِنَا۔

''امام بخاری ہمارے زمانے کے سب سے بڑے فقیہ ہیں۔''

سیر أعلام النبلاء ١٢/ ٤٢٩

حاشد بن اسماعیل فرماتے ہیں کہ میں بصرہ میں تھا کہ ایک دن خبر ملی کہ یہاں امام بخاری رحمہ اللہ تشریف لا رہے ہیں جب آپ بصرہ پہنچ گئے تو امام بندار نے فرمایا:

اَلْيَوْمَ دَخَلَ سَيِّدُ الْفُقَهَاءِ .

''آج فقہاء کے سردار تشریف لائے ہیں۔

تهذيب الكمال : ١٦/ ٩٥

اسحاق بن راھویہ آپ کے استاد اور فن حدیث کے امام تھے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ انھیں امیر المؤمنین فی الحدیث کہا کرتے تھے وہ فرمایا کرتے تھے:

محمد بن اسماعیل مجھ سے زیادہ بصیرت رکھتے ہیں حالانکہ ان دنوں امام بخاری نوجوان تھے۔

مقدمه فتح الباری ص ٦٧٧

آپ کے استاد عمرو بن علی فرمایا کرتے تھے:

حَدِيثٌ لَا يَعْرِفُهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ لَيْسَ بِحَدِيثٍ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”محمد بن اسماعیل جس حدیث کو نہیں جانتے وہ سرے سے حدیث ہی نہیں ہے۔“

تهذيب الكمال ١٦/ ٩٧ ، وتاريخ بغداد (٢ / ١٨)

امام مسلم رحمہ اللہ امام بخاری رحمہ اللہ کے شاگرد بھی ہیں اور ہم عصر محدث بھی ہیں وہ آپ کے متعلق فرمایا کرتے تھے:

أَشْهَدُ أَنَّهُ لَيْسَ فِي الدُّنْيَا مِثْلُكَ .

”میں گواہی دیتا ہوں کہ دنیا میں آپ جیسا کوئی محدث نہیں۔“

هدى السارى مقدمه فتح البارى ص ٦٧٨

آپ کے رفقاء میں سے ایک عبداللہ بن حماد آملی رحمہ اللہ ہیں وہ کہا کرتے تھے:

لَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ شَعْرَةً فِي جَسَدِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ .

”کاش میں امام بخاری کے جسم کا ایک بال ہوتا۔“

سير أعلام النبلاء: ١٢/ ٤٣٧

صفات امام بخاری رحمہ اللہ

مسجد کا احترام

محمد بن عباس الفربری کا بیان ہے کہ میں امام بخاری کے ساتھ فربر کی مسجد میں تھا میں نے ایک معمولی تنکا ان کی داڑھی میں سے نکالا اور چاہا کہ اسے مسجد میں پھینک دو مگر انھوں نے فرمایا: ”اسے مسجد سے باہر پھینک کر آؤ۔“

سير أعلام النبلاء : ١٢/ ٤٤٥ ، مقدمه: ص ٤٨١

حافظ ابن حجر نے اسی نوعیت کا ایک واقعہ محمد بن منصور سے نقل کیا ہے کہ امام بخاری کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ ایک صاحب نے ان کی داڑھی سے تنکا نکال کر مسجد میں پھینک دیا۔ محمد بن منصور کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ امام بخاری اس تنکے اور لوگوں کی طرف التفات فرماتے ہیں چنانچہ جب لوگوں کو غافل پایا تو امام صاحب نے تنکا اٹھا کر اپنی آستین میں رکھ لیا۔ جب مسجد سے باہر تشریف لے گئے تب اسے مسجد سے باہر پھینک دیا۔ گویا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

انھوں نے سمجھا کہ جو چیز داڑھی میں نہیں رہ سکتی وہ مسجد میں کیسے رہ سکتی ہے؟

سیر أعلام النبلاء : ١٢/ ٤٤٥

عبادت بے مثل اور خشوع بے مثال

آپ اللہ کی عبادت میں بہت زیادہ وقت صرف کرتے، رات کو قیام اللیل اور دن کو نفلی روزہ اکثر معمول تھا۔ ماہ رمضان میں لوگوں کو نماز تراویح پڑھاتے۔ نماز تراویح میں قرآن مکمل کرتے۔ خود ہر تیسری رات سحری کے وقت قرآن مکمل کرتے۔ ماہ رمضان میں کئی مرتبہ قرآن مجید مکمل کرتے۔

مقدمہ فتح الباری ص ٦٧٣

آپ کی عبادت خشوع سے لبریز ہوتی، محمد بن ابی حاتم بیان کرتے ہیں کہ امام بخاری کو دوستوں نے ایک دن باغ میں دعوت دی۔ ظہر کی نماز کا وقت ہوا تو امام صاحب نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی پھر سنتیں پڑھ کر فارغ ہوئے تو کمر سے قمیص اٹھائی اور اپنے خادم سے فرمایا۔ ذرا دیکھنا میری قیمص میں کیا چیز ہے؟ قمیص اٹھا کر دیکھا گیا تو ایک بھڑ نے آپ کے بدن پر ١٦ یا ١٧ مقام پر ڈنگ مارا تھا جس کی وجہ سے آپ کا جسم سوج گیا تھا۔ حاضرین میں سے کسی نے کہا کہ پہلے ہی ڈنگ پر آپ نے نماز کیوں نہ ختم کر دی۔ امام صاحب نے فرمایا: میں نے قیام میں جس سورت کی تلاوت شروع کی تھی اسے مکمل کرنا چاہتا تھا۔

سیر أعلام النبلاء :١٢/ ٤٤٢

غزوہ ذات الرقاع کی واپسی پر ایک مہاجر اور انصار کی پہرے پر ڈیوٹی لگی تو ایک ساتھی سو گیا اور دوسرا بیدار کھڑا نماز پڑھنے لگا اسے بھی تیروں کے زخموں نے بہت پریشان کیا مگر اس نے نماز نہ توڑی تو دوستوں نے کہا آپ نے نماز ختم کیوں نہ کی تو صحابی رسول نے بھی وہی جواب دیا جو امام بخاری رحمہ اللہ نے آج جواب دیا کہ میں نماز میں سورۃ الکھف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی تلاوت کر رہا تھا اسے ادھورا چھوڑنا مجھے اچھا نہیں لگا۔

أبو داود، الطهارة: ۱۹۸

امام صاحب علم میں ہی بے مثال نہ تھے بلکہ عمل میں بھی بے مثال تھے اہل بصرہ کہا کرتے تھے:

مَا فِي الدُّنْيَا مِثْلُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ فِي الْمَعْرِفَةِ وَالصَّلاحِ .

دنیا میں علم اور نیکی میں امام بخاری جیسا کوئی نہیں تھا۔

سير أعلام النبلاء : ١٢/ ٤٤٢

میں نیت بدلنا پسند نہیں کرتا

ان کے اخلاص نیت کا اندازہ کیجیے کہ ایک مرتبہ ان کے ہاں کچھ مال آیا۔ خریدار حاضر ہوئے تو انھوں نے مال خریدنا چاہا اور امام صاحب کی پانچ ہزار نفع دینے کی پیش کش کی۔ امام صاحب نے فرمایا: رات ہے آپ تشریف لے جائیں۔ صبح کچھ اور لوگ حاضر ہوئے تو انھوں نے دس ہزار درہم دینے کی پیشکش کی مگر امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا:

إِنِّي نَوَيْتُ الْبَارِحَةَ أَنْ أَدْفَعَهَا إِلَى الْأَوَّلِينَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِمْ وَقَالَ: لَا أُحِبُّ أَنْ أَنْقُضَ نِيَّتِي .

”میں نے گزشتہ رات نیت کی تھی کہ یہ مال پہلے گاہکوں کو دے دوں گا چنانچہ انہی کو مال دیا اور فرمایا میں پسند نہیں کرتا کہ اپنی نیت کو بدلوں۔“

تاريخ بغداد (٢/ ١١، ١٢) والسير (١٢/ ٤٤٧)

غیبت سے مکمل اجتناب

امام صاحب نے ایک ساتھی نے ایک دن آپ سے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ آپ نے فلاں شخص کی غیبت کی ہے۔ فرمایا:

”سبحان اللہ! میں نے کبھی کسی شخص کا ناپسندیدہ انداز میں ذکر نہیں کیا البتہ بھول

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

چوک ہو جائے تو الگ بات ہے۔ پھر فرمایا: (میں نے اس فلاں کی غیبت نہیں کی) قیامت کے دن میرے نامہ اعمال سے اس شخص کا نام نہیں نکلے گا۔''

سیر أعلام النبلاء: ۱۲/ ٤٤٥

بکر بن منیر کہتے ہیں کہ امام بخاری فرمایا کرتے تھے:

أَرْجُو أَنْ أَلْقَى اللّٰهَ وَلَا يُحَاسِبُنِي أَنِّي اغْتَبْتُ أَحَدًا۔

''میں جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گا تو مجھے امید ہے کہ وہ مجھ سے کسی کی غیبت کرنے کا حساب نہیں لے گا۔''

سیر أعلام النبلاء: ۱۲/ ٤۳۹، تاریخ بغداد(۲/ ۱۳)

جب سے میں پتہ چلا ہے کہ غیبت حرام ہے میں نے کسی کی غیبت نہیں کی۔ مطلب یہ ہے کہ آپ نے زندگی بھر کبھی کسی کی غیبت نہیں کی۔

جاؤ میں نے تمھیں آزاد کیا

عبداللہ بن محمد صیارفی کہتے ہیں کہ میں امام بخاری کے پاس ان کے گھر میں بیٹھا تھا کہ ان کی کنیز کمرے میں داخل ہوئی۔ وہ ٹھوکر کھا کر امام صاحب کے سامنے رکھی ہوئی دوات پر گری۔ امام بخاری نے فرمایا: کس طرح چلتی ہو؟ کنیر نے جواب دیا: جب راستہ نہ ہو تو کیسے چلوں؟ امام صاحب نے دونوں ہاتھ پھیلاتے ہوئے فرمایا:

اذْهَبِي فَقَدْ أَعْتَقْتُكِ

جاؤ میں نے تمھیں آزاد کیا۔

اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد کسی نے آپ سے کہا کہ کنیز نے تو آپ کو بڑا غصہ دلا دیا تھا (مگر آپ نے اسے آزاد کر دیا) امام بخاری نے فرمایا: یہ بات ٹھیک ہے کہ اس نے غصہ دلانے والی ہی بات کی تھی لیکن میں نے بھی اسے آزاد کرنے پر اپنے آپ کو آمادہ کر لیا۔

سیر أعلام النبلاء: ۱۲/ ٤٥۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ بڑے نشانہ باز تھے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ

دشمنوں کے لیے جہاں تک ممکن ہو تو قوت تیار رکھو......''

رسول اللہ ﷺ نے آیت کے ان الفاظ کی تلاوت کی اور فرمایا:

أَلاَ إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلاَ إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلاَ إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ .

''خبردار، یقیناً قوت سے مراد (یہاں) تیر اندازی ہے سن لو! قوت سے مراد تیز اندازی ہے جان لو! قوت سے مراد تیز اندازی ہے۔''

صحيح مسلم ، الإمارة ، باب فضل الر مى والحث عليه: ١٩١٧

امام بخاری اس پر عمل کی غرض سے تیر اندازی کی مشق کرنے کے لیے میدان میں جاتے حتی کہ آپ ایک ماہر تیر انداز بن گئے۔ آپ کا نشانہ کبھی خطا نہ جاتا۔ محمد بن ابی حاتم کہتے ہیں کہ ایک یا دو مرتبہ کے علاوہ امام بخاری کا نشانہ کبھی خطا نہیں ہوا۔ میں آپ کے ساتھ مدتوں رہا ہوں۔

هدى السارى مقدمة فتح البارى ص ٦٧٢

اس سلسلے میں محمد بن ابی حاتم ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ فربر میں مقیم تھے۔ ایک دن تیر اندازی کے لیے باہر نکل گئے۔ ہم جس راستے پر جا رہے تھے وہ دریا کے گھاٹ تک جاتا تھا۔ وہاں پہنچ کر ہم نے تیر اندازی شروع کردی۔ امام بخاری کا ایک تیر دریا کے پل کے نیچے نصب لکڑی کی میخ کو جالگا۔ وہ ٹوٹ گئی۔ امام صاحب نے یہ دیکھا تو گھوڑے سے اتر آئے۔ اس تیر کو نکالا اور تیر اندازی کا شغل ختم کردیا۔ ہمیں بھی واپس چلنے کا حکم دیا۔ ہم لوگ آپ کے مکان پر پہنچے آپ کا سانس پھولا ہوا تھا۔ مجھے بلایا اور فرمایا ابو جعفر! مجھے آپ سے ایک کام ہے کردو گے؟ میں نے عرض کیا حکم دیجیے، کام ضرور ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: کام بڑا اہم ہے پھر اپنے ہمراہیوں کو بھی بلایا اور فرمایا اس کے ساتھ جاؤ اور میں نے اسے جو کام کہا ہے، اس میں اس کی مدد کرو۔

میں نے عرض کیا حضور کام تو بتائیے آپ نے فرمایا: وعدہ کرو کہ کام کر دو گے۔ میں نے گزارش کی یقیناً کر دوں گا۔ فرمایا: اس پل کے مالک کے پاس جاؤ اور اسے بتلاؤ کہ ہم سے تمھارے پل کی لکڑی ٹوٹ گئی ہے ہم اس کی جگہ نئی لکڑی لگوانا چاہتے ہیں آپ ہم سے اس کی قیمت وصول کر لیں یا لکڑی لگانے کی اجازت دے دیں یا پھر اس نقصان کا جس طرح بھی ازالہ ہو سکتا ہو کر لیں۔

پل کے مالک کا نام حمید بن اخضر فربری تھا۔ وہ میری بات سن کر کہنے لگا: امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری کو میرا سلام کہنا اور عرض کرنا کہ آپ سے جو کچھ ہو گیا میں وہ معاف کرتا ہوں۔ یہ بھی کہنا کہ میں اپنی ساری جائیداد آپ قربان کرنے کو تیار ہوں اگر یہ کہوں کہ اپنی جان بھی قربان کر سکتا ہوں تو اسے جھوٹ نہ سمجھیے۔ یہ بھی کہنا کہ ایک لکڑی کے بارے میں معذرت کر کے مجھے شرمندہ نہ کیجیے۔

میں نے امام بخاری کو حمید بن اخضر فربری کا یہ پیغام پہنچایا تو ان کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا۔ اسی خوشی کے عالم میں انھوں نے اپنے شاگردوں کو پانچ سو احادیث سنائیں اور تین سو درہم صدقہ کیا۔

سير أعلام النبلاء : ١٢/ ٤٤٣ ، وهدى السارى مقدمة فتح البارى ص ٦٧٢

جذبہ جہاد

محمد بن ابی حاتم نے یہ واقعہ بھی بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ ہم لوگ امام صاحب کی کتاب التفسیر کی تصنیف کے سلسلے میں معاونت میں مصروف تھے۔ اس دوران امام بخاری چت لیٹ گئے۔ وجہ یہ تھی کہ تخریج احادیث میں بہت زیادہ کام کرنے کی وجہ سے تھک گئے تھے۔ میں نے امام صاحب سے پوچھا: آپ تو فرماتے ہیں کہ آپ نے ہوش سنبھالنے کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعد کوئی ایسا کام نہیں کیا جس کے بارے میں آپ کے پاس علم نہ ہو۔ یہ چت لیٹنے کا کیا فائدہ ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ آج بہت تھک گیا ہوں اور یہ سرحدی علاقہ ہے۔ میں تھوڑا سا آرام بھی کرنا چاہتا تھا ساتھ ہی دشمن کا خوف بھی تھا مبادا وہ اچانک حملہ آور ہو جائے۔اس وجہ سے میں نے لیٹنے کے لیے یہ انداز اختیار کیا کہ فوراً اٹھ سکوں۔

سیر أعلام النبلاء: ۱۲/ ٤٤٥، ٤٤٦

تقوی کی ایک مثال

محمد بن ابی حاتم ہی کا بیان ہے کہ ایک دن امام بخاری ابو معشر الضریر (نابینا) سے کہہ رہے تھے ابو معشر! مجھے معاف کر دینا ابو معشر نے پوچھا کس بات پر؟ آپ نے فرمایا: میں نے ایک دن حدیث بیان کرتے ہوئے آپ کو دیکھا کہ آپ اس حدیث سے خوش ہو کر اپنے سر اور ہاتھوں کو ہلا رہے تھے، اس پر مسکراہٹ آ گئی تھی۔ ابو معشر نے عرض کیا: حضرت! اللہ آپ کو خوش رکھے۔ میں نے آپ کو معاف کیا۔

سیر أعلام النبلاء ۱۲/ ٤٤٤

میں ساتھیوں کو تکلیف نہیں دینا چاہتا

یہ واقعہ بھی محمد بن ابی حاتم کا روایت کردہ ہے کہ امام بخاری نے فرمایا: میں نے کبھی کراث (پیاز اور لہسن جیسی تیز بو والی ایک سبزی جسے گیندنا کہتے ہیں یہ مصر اور شام میں پائی جاتی ہے) نہیں کھائی نہ کبھی قنابری (پالک کی طرف کا ایک قسم کا خوردہ ساگ ہے جو نہروں کے کنارے اگتا ہے) تناول کیا۔

میں نے ان چیزوں سے پرہیز کی وجہ پوچھی تو فرمایا: ان کی بو سے میری ساتھیوں کو تکلیف ہو گی۔ میں نے پوچھا کیا آپ کچی پیاز بھی نہیں کھاتے؟ فرمایا: میں کچی پیاز بھی نہیں کھاتا۔

سیر أعلام النبلاء: ۱۲/ ٤٤٤

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کے زہد کی ایک مثال

محمد بن ابی حاتم کہتے ہیں کہ امام بخاری کے احباب میں سے ایک شخص نے اپنے باغ میں آپ کے اعزاز میں ضیافت کا اہتمام کیا۔ اس نے ہمیں بھی دعوت دی۔ جب ہم وہاں پہنچے تو وہ منظر ہمارے میزبان کو بہت پسند آیا۔ اس نے وہاں بیٹھنے کا بڑا عمدہ اور آبپاشی کا بڑا سہانا انداز اختیار کر رکھا تھا۔ میزبان نے پر مسرت لہجے میں امام بخاری سے پوچھا: ابوعبداللہ یہ سارا ماحول اور منظر کیسا لگ رہا ہے؟ آپ نے جواب دیا: یہ دنیوی زندگی ہے جو بالآخر ختم ہونے والی ہے۔

سير أعلام النبلاء :١٢/ ٤٤٥،

رحلت امام بخاری رحمہ اللہ

خلف بن محمد الخیام رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مہیب بن سلیم الکرمینی سے سنا کہ امام بخاری نے ۲۵۶ھ کو عیدالفطر کی رات انتقال فرمایا، اس وقت آپ کی عمر ۱۲ دن کم ۶۲ برس تھی آپ گھر میں اکیلے رہتے تھے، صبح کے وقت ہم ان کے پاس گئے تو وہ فوت ہو چکے تھے۔

سير أعلام النبلاء :١٢/ ٤٦٨

عبدالواحد بن آدم الطّواویسی رحمہ اللہ اپنا ایک خواب بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں آپ ایک جگہ کھڑے ہوئے دیکھا۔ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپ کے ساتھ تھے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سلام کا جواب مرحمت فرمایا۔ اس کے بعد میں نے گزارش کی۔ اے اللہ کے رسول! آپ یہاں کیوں کھڑے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں محمد بن اسماعیل البخاری کا انتظار کر رہا ہوں اس کے کچھ دنوں بعد مجھے امام بخاری رحمہ اللہ کے انتقال کی خبر ملی تو ان کی وفات کا وہی تھی جو میرے خواب کا وقت تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سير أعلام النبلاء ١٢/ ٤٦٨

عبدالقدوس بن عبدالجبار سمرقندی بیان کرتے ہیں کہ امام بخاری سمرقند سے تقریباً دس کلو میٹر دور واقع ایک گاؤں تنگ میں تشریف لائے اپنے رشتہ داروں کے ہاں ایک رات آپ نے تہجد کی نماز کے بعد یہ دعا مانگی۔

اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ

''اے میرے اللہ! تیری یہ زمین اپنی فراخی کے باوجود مجھ پر تنگ ہوگئی ہے اب تو مجھے اپنے پاس بلا لے۔''

اس دعا کے ایک ماہ بعد آپ کا انتقال ہوگیا آپ کو خرتنگ میں ہی دفن کر دیا گیا۔

تاريخ بغداد : ٢/ ٣٢-٣٤

آپ کی وصیت کے مطابق آپ کو تین چادروں میں کفن دیا گیا اور تدفین کے بعد آپ کی قبر کی مٹی سے بہت زیادہ خوشبو آنے لگی۔ لوگ ان کی قبر کی مٹی اٹھانے لگے پھر اس قبر کے گرد کانٹے دار لکڑیاں کھڑی کی گئی تاکہ لوگ مٹی نہ اٹھائیں آپ کی قبر سے خوشبو کا عجیب منظر دیکھتے آپ کے مخالفین بھی آئے اور قبر پر آکر توبہ اور ندامت کے آنسو بہائے۔

سير أعلام النبلاء ١٢/ ٤٦٦ وطبقات السبكي ٢/ ٢٣٣

کسی شاعر نے انہی زبان میں آپ کی رحلت کو اس طرح بیان کیا ہے:

كَانَ الْبُخَارِيُّ حَافِظًا وَّ مُحَدِّثًا

جَمَعَ الصَّحِيْحَ مُكَمَّلَ التَّحْرِيرِ

مِيلَادُهُ صِدْقٌ (١٩٤هـ) وَمُدَّةُ عُمْرِهِ

فِيهَا حَمِيدٌ (٦٢) وَانْقَضٰى فِي نُوْرِ (٢٥٦هـ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگست 634ء

رحلت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾

”اگر تم پیغمبر کی مدد نہ کرو گے تو اللہ اُن کا مددگار ہے (وہ وقت تمہیں یاد ہوگا) جب اُن کو کافروں نے گھروں سے نکال دیا (اس وقت) دو (ہی شخص تھے جن) میں (ایک ابوبکر تھے) دوسرے (خود رسول اللہ) جب وہ دونوں غار (ثور) میں تھے اس وقت پیغمبر اپنے رفیق کو تسلی دیتے تھے کہ غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے، تو اللہ نے اُن پر تسکین نازل فرمائی اور اُن کو ایسے لشکروں سے مدد دی جو تمہیں نظر نہیں آتے تھے اور کافروں کی بات کو پست کر دیا اور بات تو اللہ ہی کی بلند ہے اور اللہ زبردست (اور) حکمت والا ہے۔“ [التوبة:٤٠]

تمہیدی کلمات

سدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اگست ۶۳۴ء بمطابق ۲۱ جمادی الثانی ۱۳ھ میں ۶۳ سال کی عمر میں اس دارِفانی کو چھوڑ گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ منصب خلافت پر دو سال تین مہینہ اور دس دِن فائض

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رہے۔آج اگست کے مہینے میں اسی مناسبت سے آپ کا تعارف اور آپ کی خدمات جلیلہ کو خراج تحسین پیش کیا جائے گا۔

تعارف و نام ونسب

آپ کا اسم گرامی عبداللہ بن عثمان بن عامر قرشی تیمی تھا اور کنیت ابو بکر لفظ بِکر یا بَکر کے معنی نوجوان اونٹ اور صبح سویرے کے ہیں عرب کے عظیم قبیلہ کے جدامجد کا نام بھی بکر تھا۔

القابات صدیقی

پہلا لقب عتیق (آزاد)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"أَنْتَ عَتِيقُ اللهِ مِنَ النَّار"

"تم جہنم سے اللہ کے آزاد کردہ ہو۔" (صحیح ابن حبان (احسان: ۲۸۰/۱۵)صحیح)

سیدہ عائشہ سے مروی ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اَبْشِرْ فَاَنْتَ عَتِيقُ اللهِ مِنَ النَّار"

"(اے ابوبکر) تم خوش ہو جاؤ جہنم سے تم اللہ کے عتیق ہو (آزاد کردہ) ہو۔"

(ترمذی :المناقب :۳۶۷۹)و السلسلة :۱۵۷٤)

سیدہ عائشہ بنت طلحہ رضی اللہ عنہا اپنی ماں ام کلثوم بنت ابی بکر سے فرمانے لگیں: میرے والد تمہارے باپ سے بہتر ہیں۔تو ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا میں تم دونوں کے مابین فیصلہ نہ کردوں؟ پھر فرمانے لگیں: بلاشبہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ! تم اللہ کی آگ سے آزاد کردہ ہو۔ام المومنین کہنے لگیں: پس اس دن سے آپ کا نام "عتیق" رکھ دیا گیا، پھر فرمانے لگیں: سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نبی اکرام ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے طلحہ رضی اللہ عنہ! تم ان میں سے ہو جس نے اپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نذر کو پورا کر دیا۔ المطالب العالیہ لابن حجر (٤/ ٣٦)

دوسرا لقب صدیق (سچائی کا پیکر)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ‘ ابوبکر رضی اللہ عنہ ‘ عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ احد پہاڑ چڑھے تو احد پہاڑ (خوشی سے) جھوم گیا (ہلنے لگا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اثْبُتْ أُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ، وَصِدِّيقٌ، وَشَهِيدَانِ))

’’ٹھہر جا اے احد تیرے اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ‘ صدیق رضی اللہ عنہ ‘ عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں‘‘

صحیح بخاری، المناقب (٣٦٧٥)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب معراج کی صبح واپس آکر یہ بیان کیا کہ آپ رات کو اس اس طرح مسجد اقصیٰ گئے اور وہاں سے آسمانوں پر گئے تو بہت سے لوگوں نے اس پر یقین نہیں کیا حتی کہ بعض نئے نئے ایمان لانے والے بھی یہ واقعہ سن کر ایمان سے پھر گئے اور دوڑے دوڑے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا تم نے سنا، تمہارے ساتھی (پیغمبر) نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ آج کی رات بیت المقدس کی سیر کر کے آئے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: انہوں نے ایسا کہا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہا: اگر انہوں نے کہا ہے تو واقعی سچ ہی ہوگا۔ لوگوں نے کہا: کیا تم اس بات کی تصدیق کرتے ہو کہ وہ بیت المقدس گئے اور صبح ہونے سے پہلے ہی واپس بھی آ گئے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں میں تو ان کی اس سے بھی زیادہ بڑی باتوں کی تصدیق کرتا ہوں۔ میں ان کی صبح و شام ان کی باتوں کی تصدیق کرتا ہوں جو آسمان سے ان کے پاس آتی ہیں، چنانچہ اسی وجہ سے ابوبکر کا نام الصدیق رکھ دیا گیا۔

الصحیحۃ للالبانی (٢/ ٦١٥)(٣٠٦)

تیسرا لقب صاحب (ساتھی)

آپ کا یہ لقب قرآن مجید میں موجود ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

﴿إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا﴾

"اگر تم پیغمبر کی مدد نہ کرو گے تو اللہ اُن کا مددگار ہے (وہ وقت تمہیں یاد ہوگا) جب اُن کو کافروں نے گھروں سے نکال دیا (اس وقت) دو (ہی شخص تھے جن) میں (ایک ابوبکر تھے) دوسرے (خود رسول اللہ) جب وہ دونوں غار (ثور) میں تھے اس وقت پیغمبر اپنے رفیق کو تسلی دیتے تھے کہ غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے" [التوبة:٤٠]

حضرت انس سے مروی ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پناں گزیں تھے تو میں نے آپ سے عرض کیا: اگر ان کافروں میں سے کسی نے اپنے قدموں کی طرف دیکھ لیا تو وہ ہمیں دیکھ لیں گے تو اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"يَا اَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا"

"اے ابوبکر ان دونوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جن میں تیسرا اللہ ہے۔"

(صحيح بخاری :فضائل الصحابة ، ٣٦٥٣)

چوتھا لقب اوّاہ (نرم دل)

امام ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رافت ورحمت کی وجہ سے ان کا نام "اوّاہ" پڑھ گیا تھا

(طبقات ابن سعد :۳/۱۷۱)

آپ کے والد محترم

آپ کے والد ابوقحافہ کا نام عثمان تھا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بتلاتی ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے لیے نکل گئے۔ان کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی چلے گئے۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنا سارا مال بھی اپنے ساتھ لے گئے۔اس رقم کی مالیت پانچ ہزار یا سات ہزار درہم تھی۔والد گرامی یہ رقم طے لے کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چلے گئے تو ایک دن میرے دادا جی جناب ابو قحافہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے۔ وہ نابینے تھے، کہنے لگے: اللہ کی قسم! میں سوچتا ہوں کہ ابو بکر اپنے ساتھ سارا مال لے گیا اور تمہیں مصیبت میں ڈال گیا ہے۔ میں نے کہا: دادا جان! ایسا ہرگز نہیں ہے، وہ بہت سارا مال چھوڑ بھی گئے ہیں۔ پھر میں نے یہ کیا کہ پتھر لیے اور ان پتھروں کو دیوار میں بنائے ہوئے خزانے میں رکھا۔ اسی خزانے میں کہ جہاں میرے والد صاحب اپنا مال رکھا کرتے تھے۔ پھر میں نے ان پتھروں پر کپڑا رکھ دیا اور دادا جی سے کہا: بابا جی! ذرا ان پیسوں پر اپنا ہاتھ تو رکھو۔ انہوں نے اس خزانے پر اپنا ہاتھ رکھا تو کہنے لگے: اچھا اگر یہ مال تمہارے لیے چھوڑ گیا ہے تو اس نے اچھا کیا ہے۔ اس سے تمہاری ضروریات پوری ہو جائیں گی۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: حالانکہ اللہ کی قسم! ابا جان نے تو کچھ بھی نہیں چھوڑا تھا لیکن میں نے ایسا اس لیے کیا تا کہ بابا جی پرسکون رہیں۔

سيرة ابن هشام (٣/ ١٣٠) و- مستدرك حاكم (٣/ ٥، ٦) (٤٢٦٨) حسن

فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ابو قحافہ کو فتح مکہ کے روز لایا گیا اور اسکا سر اور اسکی داڑھی ثغامہ بوٹی کی مانند سفید تھی یہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((غَيِّرُوا هَذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ))

''اسے (یعنی سفیدی کو) کسی چیز (مہندی وغیرہ) سے تبدیل کرو اور سیاہ رنگ سے بچو''

صحيح مسلم ، اللباس الزينة ، باب استحباب خضاب ايشب بصفرة أو حمرة تحريمه (٢١٠٢) وابوداؤد (٤٢٠٤) والحاكم (٥٠٦٨) واحمد (١٤٤٠٩)

آپ کے والدہ محترمہ

آپ کی والدہ کا نام سلمٰی بنت صخر اور کنیت ام الخیر تھی۔

آپکی بیویاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کی کل چار بیوی تھیں جن سے تین لڑکے اور تین لڑکیاں تھیں۔

پہلی بیوی قتیلہ بنت عبدالعزی

یہ عبداللہ بن ابی بکر اور اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کی والدہ ہیں۔ دور جاہلیت میں جناب ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اسے طلاق دے دی تھی۔ یہ مدینہ میں اپنی بیٹی اسماء کے لیے گھی اور پنیر وغیرہ لے کر آئیں تو انہوں نے گھر داخل نہ ہونے دیا۔

اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔

﴿لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ﴾

”اللہ تمہیں ان لوگوں سے منع نہیں کرتا جنہوں نے نہ تم سے دین کے بارے میں جنگ کی اور نہ تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا کہ تم ان سے نیک سلوک کرو اور ان کے حق میں انصاف کرو، یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔“

طبقات ابن سعد (۸/ ۲۵۲) مسند امام احمد (٤/ ٤) تفسیر جامع البیان ابن جریر (۲۸/ ٦۸)

ایک روایت میں ہے کہ سیدہ اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ: میری والدہ میرے پاس آئیں ہیں۔ وہ مجھ سے حسن سلوک کی خواہشمند ہیں: میری ماں جب کہ وہ ابھی مشرکہ تھیں میرے پاس آئیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:

((اِنَّ اُمِّی قَدِمَتْ وَهِیَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُ اُمِّی ؟ قَالَ : نَعَمْ صِلِی اُمَّكِ))

”کیا میں انکی خواہش کے مطابق انکے ساتھ صلہ رحمی کروں؟ آپ نے فرمایا: ہاں: تم

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اپنی والدہ سے صلہ رحمی کرو۔"

صحیح بخاری ،الھبہ ،باب الھدیة للمشرکین (۲۶۲۰)مسلم (۱۰۰۳)

دوسری بیوی ام رومان بنت عامر بن عویمر رضی اللہ عنہا

ان کے پہلے شوہر حارث کا مکہ میں انتقال ہو گیا۔تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے شادی کر لی تھی ، یہ آغاز اسلام میں مشرف بالسلام ہوئیں ۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہجرت مدینہ کی ۔یہ عبدالرحمٰن اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ تھیں ۔٦ ہجری میں مدینہ میں وفات پائی۔

(الاصابة :۸/۳۹۱)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے،فرماتی ہیں کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ شادی کی جب کہ میری عمر چھ سال تھی پھر ہم مدینہ منورہ آ گئے ۔ہم بنوالحارث بن خزرج کے ہاں فروکش ہوئے ، مجھے بخار ہو گیا۔میرے سر کے بال جھڑ گئے ۔پھر میرے سر پر بال پورے آ گئے ۔ایک روز میں جھولے میں تھی کہ میرے پاس میری والدہ ام رومان آئی ۔میرے ساتھ میری سہیلیاں کھیل رہی تھیں ۔اس نے مجھے اونچی آواز سے بلایا میں اس کے پاس گئی میں نہیں جانتی تھی کہ امی جان کے کیا ارادے ہیں ۔اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور گھر کے دروازے پر لا کھڑا کیا۔میرا سانس پھولا ہوا تھا پھر مجھے سانس لینے میں قدرے آسانی محسوس ہونے لگی ۔پھر میری امی جان ام رومان نے پانی سے میرا منہ دھویا اور میرے سر کے بال اپنے ہاتھ سے درست کیے،اور مجھے گھر کے اندر داخل کر دیا۔گھر میں انصار کی خواتین بیٹھی ہوئی تھیں ۔انہوں نے مجھے دیکھتے ہی خیر و برکت کی دعا دی اور مجھے اچھے نصیب والی قرار دیا۔انہوں نے مجھے دلہن کا روپ دیا پھر میری رخصتی عمل میں آئی ۔اس وقت میری عمر نو سال تھی ۔

بخاری ،مناقب الانصار ،باب تزویج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عائشة وقدومها المدينة وبنائه بها

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیسری بیوی اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا

مکہ میں اسلام لائیں ۔ان کی کنیت ام عبداللہ تھی، پہلے یہ سیدہ جعفر طیار کی بیوی تھیں ان کے ساتھ ہجرت حبشہ کی ۔پھر ے ہجری کو مدینہ آئیں ۔جنگ موتہ ۸ ہجری میں جب جعفر طیار شہید ہو گئے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ سے شادی کر لی ۔ان کے بطن سے محمد بن ابو بکر پیدا ہوئے ۔ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے شادی کی اور بعد میں بھی زندہ رہیں ۔

(سیر اعلام النبلاء :۲/۲۸۲)

حبیب کبریا سیدنا محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بارے میں خبر سنی تو سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کی طرف گئے تا کہ اسے اس کے شہید ہونے کی خبر دے دیں۔ہائے یہ منظر کس قدر عجیب وغریب ہوگا کہ جس میں دل خون کے آنسو روتے ہوں گے ۔

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب جعفر رضی اللہ عنہ اور اس کے ساتھی شہید ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے ،میں آٹا گوندھ چکی تھی اور اپنے بیٹوں کو نہلا کر انھیں تیل لگا کر صاف ستھرے کپڑے پہنا رہی تھی ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

> ”جعفر رضی اللہ عنہ کے بیٹوں کو میرے پاس لاؤ، میں انھیں آپ کے پاس لے آئی آپ نے انھیں بوسہ دیا اور آپ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔“
>
> (آپ سر پر ہاتھ پھیر رہے تھے اور زبان حال سے کہہ رہے تھے بیٹا آج کے بعد اپنے آپ کو یتیم نہ سمجھنا میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آج کے بعد تمھیں باپ کی کمی محسوس نہیں ہونے دوں گا)

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کہتیں ہیں میں کہا:

> ”اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اللہ خیر کرے، آپ رو کیوں رہے ہیں؟ کیا آپ کو جعفر اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کوئی غمناک

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اطلاع پہنچی ہے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''ہاں! آج وہ شہید ہوگئے ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ میں یہ سن کر اٹھی اور میری چیخ نکل گئی جسے سن کر عورتیں میرے پاس جمع ہوگئیں۔''

رسول اللہ ﷺ اپنے گھر روانہ ہوگئے، آپ نے ارشاد فرمایا:

''آل جعفر کو نظر انداز نہ کرو، ان کیلئے کھانا تیار کرو، وہ اپنے ساتھی کی شہادت کے معاملے کی وجہ سے مشغول ہیں۔''

ابو داؤد، (٤١٩٢) ابن ماجة (١٦١١) حسن

چوتھی بیوی حبیبہ بنت خارجہ رضی اللہ عنہا

انصار کے قبیلہ خزرج سے تعلق تھا۔ مدینہ کے مقام سخ میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ رہتے تھے۔ انکے پیٹ سے ام کلثوم ابوبکر صدیق کی وفات کے بعد پیدا ہوئیں۔

(الاصابة :٨٠/٨)

آپکی اولاد

آپ کے تین بیٹے تھے۔

۱۔ عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ۔

اولاد میں سب سے بڑے، حدیبیہ کے سال اسلام لائے۔ بہت بہادر اور شجاعت والے تھے۔ یزید کے عہد میں مکہ میں انتقال فرمایا: (الاصابة :٢٧٤/٤)

۲۔ عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ

ہجرت کے موقع پر اہم کردار ادا کیا۔ دن بھر مکہ کی خبریں لیتے اور رات کو نماز میں پہنچ کر رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پہنچاتے تھے۔ طائف کی جنگ میں تیر لگا جس کی تاب نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لاتے ہوئے شوال ۱۱ ہجری شہادت کی موت نصیب ہوئی۔ (الاصابة : ٤/ ٢٤)

۳۔محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ

حجۃ الوداع کے موقع پر مدینہ کے میقات ذوالحلیفہ میں پیدا ہوئے ۔اسماء بنت عمیس کے بطن سے ہیں ۔امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں پرورش پائی۔حضرت علی کے دورِ خلافت میں مصر کے گورنر رہے اور وہیں درجہ شہادت پایا۔ (الاستیعاب :۳/ ۱۳٦٦)

آپ کی تین بیٹیاں تھیں۔

ا۔اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی بہن ہیں عبداللہ بن زبیر کی والدہ ہیں ،سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا مکہ معظّمہ میں ہجرت نبویہ سے ۲۷ سال پہلے پیدا ہوئیں اور اپنے والد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر میں پرورش پائی کہ جن میں تمام تر خوبیاں ایک ساتھ پائی جاتی تھیں،مکہ میں ایمان لانے والے قدیم اسلام مسلمانوں میں سے تھیں۔مدینہ کی طرف ہجرت کی ۔سیدہ اسما رضی اللہ عنہا نے اپنے والد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر میں پرورش پائی،ان سے اعلیٰ اخلاقیات کی تعلیم لی اور اعلیٰ وعمدہ انداز میں پروان چڑھیں۔آپ سے ۵۸ احادیث مروی ہیں جن میں سے تیرہ متفق علیہ ہیں۔حضرت عبداللہ کے شہید کیے جانے کے تقریباً ایک ماہ بعد مکہ مکرم میں انتقال فرمایا:اس وقت ان کی عمر تقریباً سو برس تھی،ان کے بیٹے کی شہادت ۱۷ جمادی الاولیٰ ۷۳ ہجری کو ہوئی۔

سیرت ابن هشام(٣٤)اسد الغابه(٧/ ٧)طبقات ابن سعد(٨/ ٢٥٥)المستدرك(٤/ ٦٥)

ابن اسحاق کہتے ہیں کہ مجھے سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بیان کیا گیا،وہ فرماتی ہیں کہ ابوجہل چندافراد کے ساتھ آیا اور اس نے دروازے پر دستک دی،(جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے لیے نکلے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے) میں باہر نکلی تو اس نے پوچھا: تیرا باپ کہاں ہے؟ میں نے کہا: مجھے کیا پتا، میں نہیں جانتی وہ کہاں ہے؟ ابو جہل نے میرے چہرے پر زوردار طمانچہ مارا جس سے میرے کان کی بالی دور جا گری، پھر وہ واپس چلے گئے۔ سیر اعلام النبلاء (۲/ ۲۹۰)

۲۔ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ ہیں، آپ کی کنیت ام عبداللہ ہے۔ اور آپ کے والد محترم سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور آپ کی والدہ سیدہ ام رومان رضی اللہ عنہا ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ کا سارا گھرانہ (ماں، باپ اور بہن بھائی) سب کو شرف صحابیت حاصل ہے۔ آپ دنیا کی تمام عورتوں سے بڑی فقیہہ اور تمام ازواج مطہرات سے افضل ہیں، بعثت نبوی کے چار سال بعد شوال کے مہینہ میں پیدا ہوئیں۔ چھ برس کی عمر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح ہوا۔ اور رخصتی ۹ برس میں ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے سوا کسی کنواری لڑکی سے شادی نہیں کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فقہاء صحابہ میں شامل ہیں۔ بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ سے علمی استفادہ کیا ہے ان سے (۲۲۱۰) احادیث مروی ہیں جن میں سے متفق علیہ (۱۷۴) احادیث ہیں رمضان ۵۷ھ میں رحلت فرمائی اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

تهذيب التهذيب (١٢/ ٤٦١). جوامع السيرة لابن حزم (ص/ ٦٤ ـ ٦٥)

۳۔ام کلثوم بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا

یہ حبیبہ بنت خارجہ انصاریہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے تھیں۔ وفات کے وقت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا۔ یہ دونوں تمہارے بھائی اور دونوں بہنیں ہیں۔ انہوں نے عرض کیا یہ میری بہن اسماء ہے ان کو تو میں جانتی ہوں۔ لیکن میری دوسری بہن کون ہے؟ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو بنت خارجہ کے بطن میں ہے۔ میرے دل میں یہ بات بیٹھ گئی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ لڑکی ہوگی، چنانچہ ایسا ہی ہوا آپ کی وفات کے بعد اس کی ولادت ہوئی۔

(الطبقات الکبری: ۱۹۵/۲)

ام کلثوم کی شادی طلحہ بن عبداللہ سے ہوئی جو جنگ جمل میں شہید ہوئے شہادت کے بعد ام المومنین سیدہ عائشہ نے ام کلثوم کو اپنے ساتھ لے کر حج کیا۔ (الاصابة: ٤٦٦/٨)

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب

آپ نے کبھی شراب نہ پی تھی

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ والد محترم نے اپنے اوپر شراب کو حرام کر لیا تھا نہ تو جاہلیت میں شراب پی نہ اسلام میں ایک مرتبہ آپ کا گزر ایک مدہوش شخص کے پاس ہوا۔ دیکھا کہ وہ اپنا ہاتھ پاخانہ میں ڈالتا ہے اور اس کو منہ کے قریب لاتا ہے اور جب بدبو محسوس کرتے ہے ہٹا دیتا ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے کہا یہ شخص اگر بو محسوس نہ کرتا تو اس کھا جاتا۔

(سيرة وحياة الصديق مجدى فتحى: ٣٤)

آپ نے کبھی بت کو سجدہ نہ کیا

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کبھی کسی بت کو سجدہ نہ کیا تھا۔ ایک دفعہ آپ نے صحابہ سے بیان کای کہ میں کبھی کسی بت کو سجدہ نہیں کیا۔ ایک دفعہ جاہلیت میں میرے والد ابوقحافہ مجھے ایک بت خانہ میں لے گئے اور مجھ سے کہا یہ اونچی شان والے ہیں اور مجھے وہاں چھوڑ کر چلے گئے تو میں نے ایک بت کے قریب ہو کر اسے کہا میں بھوکا ہوں مجھے کھانا کھلاؤ۔ تو اس نے جواب نہ دیا۔ میں نے کہا میں ننگا ہوں مجھے لباس دو، اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے ایک پتھر اٹھا کر اسے مارا تو وہ منہ کے بل گر پڑا۔ اس طرح آپ کی روشن عقل اور فطرت سلیمہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جاہلوں کے اور اس فعل سے بچائے رکھا جو اعلی اخلاق کے منافی تھی۔

(اصحاب الرسول: ٥٨/١) الخلفاء للمحمود شاکر ص/ ٣١)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

یقیناً رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا تھا۔

((خِيَارُكُم فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُم فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا))

”تم میں جو جاہلیت میں بہتر تھے وہ حالت اسلام میں بھی بہتر ہیں بشرطیکہ اسلام کی صحیح سمجھ آ جائے“

صحیح بخاری ، أحاديث الأنبياء(٣٣٧٤)

سب سے وزنی ایمان

سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((لَوْوُزِنَ إِيمَانُ أَبِي بَكْرٍ بِإِيمَانُ أَهْلِ الْأَرْضِ لَرَجَحَ بِهِ))

”اگر ابوبکر (صدیق) کا ایمان اور زمین والوں کے ایمان کو باہم تولا جائے تو ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کا ایمان بھاری ہوگا۔“

کتاب السنة لعبدالله بن احمد(٨٢١)شعب الايمان للبيهقى(٣٦) حسن

بڑوں میں سب سے پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا

بڑوں میں سب سے پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔لڑکوں میں سب سے پہلے جس نے اسلام قبول کیا وہ جناب علی رضی اللہ عنہ ہیں اور عورتوں میں سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور غلاموں میں سے سب سے پہلے جناب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔

ترمذی، المناقب، باب اول من صلى على ...... (٣٧٣٥). البداية والنهاية (٣/ ٣٣).

رسول اللہ ﷺ کے سب سے پیارے رفیق

آپ ﷺ نے فرمایا:

”اگر اپنی اُمت کے کسی فرد کو اپنا جانی دوست بنا سکتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن وہ میرے

www.KitaboSunnat.com

دینی بھائی اور میرے دوست ہے“

صحیح بخاری، فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب قول النبی لو کنت متخذا خلیلا (٣٦٥٦) (٤٦٧)

تجھے جنت کے آٹھوں دروازوں سے آواز آئے گی

آپ ﷺ نے فرمایا:

”کچھ لوگ ایسے ہوں گے جنہیں روز قیامت صدقے کے دروازے سے بلایا جائے گا، کسی کو روزے کے دروازے سے بلایا جائے، کسی کو باب الریان سے بلایا جائے گا (جنت کے آٹھ دروازے ہیں)“

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا:

”اے اللہ کے رسول ﷺ! کوئی ایسا شخص بھی ہوگا جسے آٹھوں دروازوں سے بلایا جائے گا“۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَعَمْ أَرْجُو اَنْ تَكُوْنُ مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ))

”اے پیارے ابوبکر رضی اللہ عنہ! قیامت کے دِن جنت کے تمام دروازوں سے تجھ کو بلایا جائے گا“

صحیح بخاری، فضائل الصحابۃ، باب قول النبی ﷺ لو کنت متخذاً خلیلا (٣٦٦٧)

اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! تمہیں اللہ معاف فرمائے

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت ابوبکر t اپنے کپڑے کا کنارہ پکڑے ہوئے گھٹنا کھولے ہوئے آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ حالت دیکھ کر فرمایا: ”معلوم ہوتا ہے تمہارے دوست کسی سے ناراض ہو کر آئے ہیں“۔ پھر حضرت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر سلام کیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ تکرار ہوگئی تھی اور اس سلسلے میں جلدی میں ان کو سخت لفظ کہہ دیئے، لیکن بعد میں مجھے سخت ندامت ہوئی تو میں نے ان سے معافی چاہی۔ اب وہ مجھے معاف کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ اسی لیے میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ آپ ﷺ نے اس وقت فرمایا کہ:

((یَغْفِرُ اللّٰہُ یَا اَبَا بَکْرٍ رضی اللہ عنہ ثَلَاثًا))

''اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! تمہیں اللہ معاف فرمائے......'' آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ دعا فرمائی''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی ندامت ہوئی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے اور پوچھا کیا ابوبکر گھر پر موجود ہیں؟ معلوم ہوا کہ نہیں۔ تو آپ رضی اللہ عنہ بھی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا۔ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک غصہ سے بدل گیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ڈر گئے اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض کرنے لگے، اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کی قسم زیادتی میری ہی طرف سے تھی، دو مرتبہ یہ جملہ کہا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے مجھے تمہاری طرف نبی بنا کر بھیجا تھا اور تم لوگوں نے مجھ سے کہا تھا کہ تم جھوٹ بولتے ہو لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ آپ ﷺ سچے ہیں اور اپنی جان و مال کے ذریعہ انہوں نے میری مدد کی تھی۔ تو کیا تم لوگ میرے دوست کو ستانا چھوڑتے ہو یا نہیں؟'' آپ ﷺ نے دو دفعہ یہی فرمایا۔ آپ ﷺ کے یہ فرمانے کے بعد پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کسی نے نہیں ستایا۔

صحیح بخاری، فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب إن لم تجدینی فأتی اباکر (٣٦٦١)

تم کو ہم مکہ سے جانے نہیں دیں گے

عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے نقل کیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے اپنے والدین کو جب سے میں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نے ہوش سنبھالا دین (اسلام) پر ہی پایا اور کوئی دن ایسا نہیں گزرتا تھا کہ صبح وشام رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس نہ آتے ہوں، جب مسلمان سخت آزمائش (تکلیف) میں تھے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کے لئے نکلے جب برک غماد پہنچے تو ان سے قارہ کے سردار ابن دغنہ کی ملاقات ہوئی اس نے پوچھا ابوبکر رضی اللہ عنہ کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مجھ کو میری قوم نے نکال دیا اس لئے میں چاہتا ہوں کہ زمین کی سیر کروں اور اپنے پروردگار کی عبادت کروں، ابن دغنہ نے کہا کہ:

((إِنَّ مِثْلَكَ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ فَإِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ وَأَنَا لَكَ جَارٌ فَارْجِعْ فَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبِلَادِكَ))

”تم جیسا آدمی نہ تو نکل سکتا ہے اور نہ نکالا جا سکتا ہے اس لئے کہ تم غریبوں کے لئے کماتے ہو، صلہ رحمی کرتے ہو اور عاجز ومجبور کا بوجھ اٹھاتے، مہمان کی ضیافت کرتے ہو اور حق (پر قائم رہنے) کی وجہ سے آنے والی مصیبت پر مدد کرتے ہو میں تمہارا ضامن ہوں تم لوٹ چلو اور اپنے ملک میں اپنے رب کی عبادت کرو“

چنانچہ ابن دغنہ روانہ ہوا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر واپس ہوا اور کفار قریش کے سرداروں میں گھوما اور ان سے کہا کہ ابوبکر جیسا آدمی نہ تو نکل سکتا ہے نہ نکالا جا سکتا ہے جو تنگدستوں کے لئے کماتا ہے صلہ رحمی کرتا ہے، عاجزوں کا بوجھ اٹھاتا ہے، مہمان کی مہمان نوازی کرتا ہے، راہ حق میں پیش آنے والی مصیبت میں مدد کرتا ہے چنانچہ قریش نے ابن دغنہ کی پناہ منظور کر لی اور ابوبکر کو امان دے کر ابن دغنہ سے کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہہ دو کہ اپنے رب کی عبادت اپنے گھر میں کریں، نماز پڑھیں، لیکن ہمیں تکلیف نہ دیں اور نہ اس کا اعلان کریں، اس لئے کہ ہمیں خطرہ ہے کہ ہمارے بچے اور عورتیں فتنہ میں مبتلا نہ ہو جائیں ابن دغنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے یہ کہہ دیا،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

چناچہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کرنے لگے اور نہ تو نماز اعلانیہ پڑھتے اور نہ قرات اعلانیہ کرتے۔

((ثُمَّ بَدَا لِأَبِی بَكْرٍ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ وَبَرَزَ فَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَتَقَصَّفُ (فَيَنْقَصِفُ) عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ (يَعْجَبُونَ) وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ دَمْعَهُ حِينَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ بَدَا لِأَبِی بَكْرٍ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ وَبَرَزَ فَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَتَقَصَّفُ (فَيَنْقَصِفُ) عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ (يَعْجَبُونَ) وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ دَمْعَهُ حِينَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ))

’’پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دل میں کچھ خیال پیدا ہوا، تو انہوں نے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنالی اور باہر نکل کر وہاں نماز اور قرآن پڑھنے لگے، تو مشرکین کی عورتیں اور بچے ان کے پاس جمع ہو جاتے، ان لوگوں کو اچھا معلوم ہوتا، اور ابوبکر کو دیکھتے رہتے ابوبکر ایسے آدمی تھے کہ بہت روتے اور جب قرآن پڑھتے تو انہیں اپنے آنسوؤں پر اختیار نہیں رہتا تھا‘‘

مشرکین، قریش کے سردار گھبرائے اور ابن دغنہ کو بلا بھیجا وہ ان کے پاس آیا تو انہوں نے ابن دغنہ سے کہا کہ ہم نے ابوبکر کو اس شرط پر امان دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں اپنے پروردگار کی عبادت کریں، لیکن انہوں نے اس سے تجاوز کیا اور اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی اعلانیہ نماز اور قرآن پڑھنے لگے اور ہمیں خطرہ ہے کہ ہمارے بچے اور ہماری عورتیں گمراہ نہ ہو جائیں اس لئے ان کے پاس جا کر کہو کہ اگر وہ اپنے گھر کے اندر اپنے رب کی عبادت پر اکتفا کرتے ہیں تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریں اور اگر وہ انکار کریں تو ان سے کہو کہ تمہارا ذمہ واپس کردیں، اس لئے کہ ہمیں پسند نہیں کہ ہم تمہاری امان کو توڑیں اور نہ ہم ابوبکر کو اعلانیہ عبادت کرنے پر قائم رہنے دے سکتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ابن دغنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہارا ذمہ ایک شرط پر لیا تھا، یا تو اسی پر اکتفا کرو یا میرا ذمہ مجھے واپس کردو، اس لئے کہ میں یہ نہیں چاہتا کہ عرب اس بات کو سنیں کہ میں نے ایک شخص کو اپنے ذمہ میں لیا تھا، اور میرا ذمہ توڑا گیا، ابوبکر نے جواب دیا کہ میں تیرا ذمہ تجھے واپس دیتا ہوں اور اللہ کی پناہ پر راضی ہوں اس زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ ہی میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے تمہاری ہجرت کا مقام دکھایا گیا ہے، میں نے ایک کھاری زمین دیکھی، جہاں کھجوروں کے درخت ہیں اور دو پتھر یلے کناروں کے درمیان ہے جب یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی، جس نے بھی ہجرت کی مدینہ ہی کی طرف کی اور جو لوگ حبشہ کی طرف ہجرت کر چکے تھے وہ بھی مدینہ کی طرف ہجرت کر کے چلے گئے اور ابوبکر نے بھی ہجرت کی تیاری کی، تو ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ٹھہرو مجھے امید ہے کہ مجھے بھی ہجرت کا حکم ہوگا، ابوبکر نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں کیا آپ کو امید ہے کہ اس کی اجازت ملے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ چلنے کے لئے رک گئے اور دو اونٹ جوان کے پاس تھے ان کو چار مہینے تک سمر یعنی کیکر کے پتے کھلاتے رہے۔

صحیح بخاری، الکفالۃ، باب جوار ابی بکر فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعقدہ (۲۲۹۷)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا نائب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بنایا

ایک دن ایک عورت مسئلہ دریافت کرتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر آنا اور مسئلہ پوچھ لینا۔ وہ کہنے لگی، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں دوبارہ آؤں لیکن آپ نہ ملے تو پھر کس سے ملوں اور کس سے مسئلہ پوچھوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((فَإِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِى فَأْتِى أَبَابَكْرٍ))

''اگر میں نہ مل سکوں تو مسئلہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھ لینا''

صحیح بخاری ، فضائل الصحابة ، باب قول النبی لو کنت متخذا خلیلا (٢٧٥٩).

عمل صالح میں سب سے بڑھ کر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ !

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا:

((مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا؟))

''تم میں سے کس نے آج روزہ رکھا ہے؟''

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں نے''۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا:

((فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟))

''تم میں سے کس نے آج کسی کا جنازہ پڑھا ہے؟''

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں نے''۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا:

((فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا؟))

''تم میں سے کس نے آج کسی مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟''

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں نے''۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کیا:

((فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا؟))

''تم میں سے کس نے آج کسی مریض کی عیادت کی ہے؟''

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں نے''۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا اجْتَمَعْنَ فِی امْرِیءٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ))

''جس شخص میں بھی یہ کام جمع ہو گئے وہ جنت میں داخل ہوگا''

صحیح مسلم ، الزکاۃ ، باب من جمع الصدقة و اعمال البر (۱۰۲۸) و فی فضائل الصحابه باب من فضائل ابی بکر

جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والا

دوپہر کے وقت نبی کرام ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ''اسراء'' کے بارے میں کچھ بیان کررہے تھے،تو آپ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے میرا ہاتھ تھاما اور مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری امت اس میں داخل ہوگی۔سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بڑے شوق سے فرمایا: اے اللہ رسول! میں چاہتا ہوں کہ میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہوں یہاں تک کہ میں اسے دیکھوں۔آپ ﷺ نے فرمایا: تم بلا شبہ میری امت کے پہلے آدمی ہو جو اس میں داخل ہوگے۔ مستدرك حاکم(۳/ ۷۳)وقال:حدیث صحیح علی شرط صحیحن

مسجد میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دروازے کے سوا سب کے دروازے بند کر دیئے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: کہ بے شک اللہ نے اپنے بندے کو اختیار دیا ہے کہ دنیا میں رہے یا جو اللہ کے پاس ہے اسے اختیار کرلے تو اس نے اس چیز کو اختیار کیا جو اللہ کے پاس ہے یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رونے لگے۔میں نے اپنے دل میں کہا یہ بوڑھا کس لیے روتا ہے۔

بات تو صرف یہ ہے کہ اللہ نے اپنے بندے کو دنیا یا آخرت دونوں میں سے جسے چاہے پسند کرنے کا اختیار دیا ہے پس اس نے آخرت کو پسند کیا ہے تو اس میں رونے کی کیا بات ہے ..؟ مگر بعد میں یہ راز کھلا کہ بندے سے مراد خود رسول اللہ ﷺ تھے اور حضرت ابوبکر صدیق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رضی اللہ عنہ ہم سب میں سب سے زیادہ سمجھنے والے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر تم مت روؤ میں لوگوں میں سے کسی کے مال اور صحبت کا اتنا زیر بار نہیں جتنا ابوبکر صدیق کا ہوں ۔اگر میں اپنی امت سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا لیکن اسلامی اخوت و محبت ضرور ہے ۔دیکھو مسجد میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دروازے کے سوا سب کے دروازے بند کر دیئے جائیں۔

بخاری، الصلاۃ، باب الخوخۃ والممر فی المسجد (٤٦٦)

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کھایا ہوا کھانا قے کر دیا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر کا ایک غلام تھا جو روزانہ مقرر کردہ خراج ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ادا کیا کرتا تھا اور آپ اس کے لائے ہوئے خراج سے کھایا کرتے تھے ایک دن وہ کھانے کی چیز لایا۔ آپ نے اس میں سے کچھ کھا لیا تب غلام نے آپ کہا آپ کو معلوم ہے کہ یہ کھانا کہاں سے آیا ہے؟ آپ نے پوچھا کہ یہ کہاں سے آیا ہے؟ اس نے کہا کہ زمانہ جاہلیت میں میں نے ایک شخص کی کہانت کی (یعنی نجومیوں کی طرح بتایا کہ تیری قسمت میں کیا ہوگا) میں کہانت جانتا تو نہیں تھا لیکن نے تکا لگایا تھا (لیکن اس کا وہ کام اس طرح ہو گیا جیسے میں نے بتایا تھا) آج وہ مجھے ملا اور اس نے میری کہانت کا انعام دیا تو وہ یہ کھانا اس میں سے لایا ہوں جسے آپ نے کھا لیا ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر اپنے حلق میں انگلی ڈالی اور الٹی کر ڈالی۔

بخاری، المناقب، باب ایام الجاهلیة (٣٨٤٢)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خطبہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو اس وقت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ (مدینے کی بالائی جانب) مقام سنح پر تھے تو عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ اللہ کی قسم صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہیں ہوئی عمر رضی اللہ عنہ سمجھتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات نہیں آئی اور اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھائے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کئی لوگوں کے ہاتھ اور ٹانگیں کاٹ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈالیں گے۔

اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے اور سیدھے نبی ﷺ کے حجرے میں ہی تشریف لے گئے)اور آپ ﷺ کے چہرہ انور سے چادر ہٹائی (دیکھا کہ واقعی آپ ﷺ وفات پا چکے ہیں)تو انہوں نے آپ ﷺ کو بوسہ دیا اور فرمایا:

((بِـأَبِی أَنْتَ وَأُمِّی طِبْتَ حَیًّا وَمَیِّتًا وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهِ لَا یُذِیقُكَ اللَّهُ الْمَوْتَتَیْنِ أَبَدًا))

’’میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ اپنی زندگی اور موت دونوں میں اچھے تھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ آپ کو دو دفعہ موت کبھی بھی نہیں دے گا۔‘‘

یعنی جو موت آپ ﷺ پر لکھی ہوئی تھی وہ آ چکی ہے اب آپ ﷺ فوت ہونے کے بعد زندہ ہوکر دوبارہ نہیں مریں گے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حجرہ سے باہر نکل کر مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا اے قسمیں کھانے والے شخص (عمر) ٹھہر جاؤ پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا تو رضی اللہ عنہ خاموش ہوکر بیٹھ گئے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور فرمایا:

((أَلَا مَنْ كَانَ یَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ یَعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ حَیٌّ لَا یَمُوتُ))

’’تم میں سے جو شخص محمد ﷺ کی عبادت کیا کرتا تھا تو (اسے جان لینا چاہیے کہ) محمد ﷺ وفات پا چکے ہیں لیکن جو شخص اللہ کی عبادت کیا کرتا تھا تو (اسے جان لینا چاہیے کہ) اللہ تعالیٰ زندہ ہے وہ کبھی نہیں مرے گا۔‘‘

(پھر یہ آیات تلاوت کیں)

﴿اِنَّكَ مَیِّتٌ وَاِنَّهُمْ مَیِّتُوْنَ﴾ (الزمر:٣٠)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''(اے محمد) آپ بھی فوت ہونگے اور یہ لوگ بھی۔''

﴿وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا وَّسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ﴾ آل عمران(۳/ ۱۴۴)

''اور محمد (ﷺ) تو صرف (اللہ کے) پیغمبر ہیں اُن سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر ہو گزرے ہیں بھلا اگر یہ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ (یعنی مرتد ہو جاؤ) گے؟ اور جو الٹے پاؤں پھر جائے گا تو اللہ تعالیٰ کا کچھ نقصان نہیں کر سکے گا اور اللہ تعالیٰ شکر گزاروں کو (بڑا) ثواب دے گا۔''

لوگ (ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خطاب سن کر) پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ (جب آپ ﷺ کی وفات کا یقین ہو گیا تو) انصار سقیفہ بنوساعدہ میں سعد بن عبادہ کے پاس جمع ہو گئے اور کہنے لگے کہ ایک امیر ہم (انصار) میں سے ہوگا ایک تم (مہاجرین) میں سے ہوگا (جب اس بات کا علم دوسرے صحابہ کو ہوا تو) حضرت ابوبکر، عمر اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم سقیفہ میں چلے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ گفتگو کرنے لگے لیکن آپ نے انہیں منع کر دیا۔

عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے گفتگو اس لیے کرنی چاہی کہ میں نے ایک مضمون تیار کر رکھا تھا جو مجھے بہت پسند آ رہا تھا مجھے یہ بھی ڈر تھا کہ اس مضمون کا حضرت ابوبکر کو پتا نہ چل جائے۔

لیکن جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گفتگو شروع کی اور بہت ہی عمدہ گفتگو کی آپ نے اسی گفتگو میں یہ بھی فرمایا تھا:

((نَحْنُ الْاُمَرَاءُ وَاَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ))

''ہم قریش امیر ہوں گے اور تم انصار ہمارے وزیر ہو گے۔''

لیکن حضرت حباب بن منذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم ہم اس فیصلے کو تسلیم نہیں کریں گے حضرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایانہیں! ہم امیر ہوں گے اور تم وزیر ہو گے کیوں کہ قریش تمام عرب میں سے شہرت کے لحاظ سے افضل ہیں اور حسب ونسب کے اعتبار سے بھی افضل ہیں اس لیے تم عمر کی یا ابوعبیدہ کی بیعت کرلو۔

حضرت عمر نے فرمایا (اے ابوبکر) ہم آپ کی بیعت کریں گے کیوں کہ آپ ہمارے سردار اور ہم میں سے سب سے بہتر اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ پیارے تھے۔

پھر عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور ان سے بیعت کی پھر لوگوں نے بیعت کرنی شروع کردی۔ایک شخص نے کہا کہ تم نے حضرت سعد بن عبادہ (کی بیعت کی بجائے ابوبکر کی بیعت کرکے) ان کو ہلاک کردیا،عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ اسے ہلاک کرے۔

بخاري ، المناقب ، فضائل ابو بكر رضی اللہ عنہ (٣٦٦٧)

دفاع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کرنے والے

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے صحن میں تھے کہ عقبہ بن ابی معیط آیا۔اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے کو پکڑا اور آپ کی گردن میں کپڑا ڈال کر اسے بٹ دینا شروع کردیا،جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دم گھٹنے لگا۔اتنے میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تیزی سے آگے بڑھے اور اسے کندھے سے پکڑ کر زور سے دھکا دیا،جس سے وہ پرے جا گرا۔

اس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرتے ہوئے انھوں نے کہا:

﴿أَتَقْتُلُونَ رَجُلاً أَن يَقُولَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَاءَ كُم بِالْبَيِّنَاتِ مِن رَّبِّكُم﴾

''کیا تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے..؟اور وہ تمہارے پاس تمہارے رب کیطرف سے واضح دلائل لے کر آیا ہے۔''

بخاري ، مناقب الأنصار ، (٣٨٥٦)

صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت ایمان کا حصہ ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابو جعفر محمد بن علی الباقر رحمہ اللہ بیماری کی حالت میں فرماتے تھے:

((اللهم انی أتولیٰ أبابکر وعمر وأحبهما،للهم ان کان فی نفسی غیر هذافلا نالتنی شفاعة محمد ﷺ یوم القیامة))

”اے اللہ میں ابوبکر وعمر کو اپنا والی مانتا ہوں اور ان دونوں سے محبت کرتا ہوں۔اے اللہ! اگر میرے دل میں اس کے خلاف کوئی بات ہو تو قیامت کے دن مجھے محمد ﷺ کی شفاعت نصیب نہ ہو۔“

تاریخ دمشق لابن عساکر(٥٧/ ٢٢٣) حسن

صحابہ رضی اللہ عنہم سے بغض کبیرہ گناہ ہے

امام ابواسحاق (السعبیعی) رحمہ اللہ نے فرمایا:

((بغض أبی بکر وعمرمن الکبائر))

”ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) سے بغض کرنا کبیرہ گناہ (کفر) ہے۔“

فضائل الصحابة لعبدالله بن احمد(١/ ٢٩٤)(٣٨٥) حسن

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رائے

جب نبی معظم ﷺ نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجنے کا قصد فرمایا،تو اپنے اصحاب جن میں ابوبکر،عمراور عثمان رضی اللہ عنہم تھے،سے مشورہ لیا۔تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:اگر آپ ﷺ ہم سے مشورہ نہ لیتے تو ہم کلام نہ کرتے۔چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میں ان امور میں جن میں میری طرف وحی نہیں کی گئی،میں تمہاری طرح ہوں۔چنانچہ قوم میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی رائے دی،تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:اے معاذ! تیری کیا رائے ہے؟ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:میری رائے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رائے کی طرح ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے آسمان کے اوپر اس کو ناپسند کرتے ہیں کہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غلطی کریں۔

مجمع الزوائد(۹/ ٤۹)وقال:رجاله ثقات وله شواهد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

14 اگست 1947ء

یوم آزادی

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَءَاؤُا مِنكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ رَّبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ﴾

”یقیناً تمہارے لیے ابراہیم اوران لوگوں میں جواس کے ساتھ تھے ایک اچھا نمونہ تھا ،جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ بے شک ہم تم سے اوران تمام چیزوں میں بری ہیں جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو ،ہم تمہیں نہیں مانتے اور ہمارے درمیان اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لیے دشمنی اور بغض ظاہر ہو گیا ، یہاں تک کہ تم اس اکیلے اللہ پر ایمان لاؤ ،مگر ابراھیم کا اپنے باپ سے کہنا (تمہارے لیے نمونہ نہیں) کہ بے شک میں تیرے لیے بخشش کی دعا ضرور کروں گا اور میں تیرے لیے اللہ سے کسی چیز (کے دلوانے) کا مالک نہیں ہوں ،اے ہمارے رب ،ہم نے تجھی پر بھروسا کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا اور تیری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔“

تمہیدی کلمات

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء ۲۷ رمضان المبارک کو اللہ رب العزت نے مسلمانوں کو ایک الگ ریاست پاکستان کی صورت میں عنایت فرمائی ۔جسکا آغاز برصغیر پاک و ہند میں ہندوؤں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کے متعصّبانہ رویے سے شروع ہوا اور مسلمانوں نے اپنی حقوق کے حصول کے لیے جدوجہد شروع کی ،۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو قرارداد پاکستان منظور کی اور پھر برصغیر کے مسلمانوں کا الگ ملک کا قیام ایک جنون بن گیا ۔جس کی تکمیل دس لاکھ سے زائد شہیدوں کے لہو سے ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو ہوئی ۔

پاکستان کیوں بنایا گیا۔۔۔؟

انگریز کی غلامی میں برسوں ہندو اور مسلمان ایک ساتھ رہنے کے باوجود اپنی تہذیب اور ثقافت کو الگ الگ ہی تصور کرتے تھے مسلمان اپنے آپ کو ہندوؤں کے گندھے عقیدے پاک رکھنا چاہتا تھا ۔ایک سوال ہر مسلمان کے ذہن میں تھا کہ ہم ان ہندوؤں کے ساتھ مل کر نہیں رہ سکتے:

کیونکہ خدائے واحد کے سامنے جھکنے والے اور ہر طاقتور کے سامنے سر جھکانے والے ایک نہیں ہو سکتے ۔

ایک بے بس و بے کس جانور کو ذبح کرنے والے اور اسے باعثِ تبرک سمجھ کر اس کی غلاظت کو کھانے پینے والے ساتھ نہیں رہ سکتے ۔

کعبے کا پاسبان اور صنم خانے کا محافظ ایک نہیں ہو سکتے ۔

مسجد و محراب اور مندر و دیوتا ایک نہیں ہیں ۔

آبِ زم زم کا طہورہ اور گنگا کے پانی میں کوئی برابری نہیں ۔

یہی ایمانی حرارت تھی جس نے الگ ریاست کے مقام کے لیے ایک ملک کے حصول کے لیے جہاں مسلمان اپنی آزادی کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول کے فرمودات پر عمل پیرا ہو سکے لاکھوں قربانیوں کے دینے کے لیے تیار کر دیا ۔

قائداعظم کیا چاہتے تھے..؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے قراد داد کو پیش کرنے کے بعد یہ نعرہ لگوایا تھا۔کہ پاکستان کا مطلب کیا۔۔۔لاالہ الااللہ مطلب یہ تھا کہ ہم پاکستان کلمہ طیبہ کے نظام کو چلانے کے لیے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

۴ مارچ ۱۹۴۶ء کو قائداعظم نے شیلانگ میں خطاب کرتے ہوئے کہا۔اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے اس میں دین کو سیاست سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔ہر مسلمان کے پاس قرآن مجید کا ایک نسخہ ہونا چاہیے تاکہ وہ اپنی راہنمائی خود کرے۔

(بحوالہ قائداعظم تقاریر و بیانات جلد سوم صفحہ ۴۷)

۲۵ جنوری ۱۹۴۱ء کو قائداعظم نے کراچی بار ایسوسی ایشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا میرے علم میں یہ بات لائی گئی ہے کہ حضرات جان بوجھ کر شرارت کر رہے ہیں اور پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ پاکستان کے آئین کی بنیاد شریعت پر نہیں ہوگی، ہماری زندگی پر اسلامی اصولوں کا اطلاق آج بھی اسی طرح ہوتا ہے جس طرح تیرہ سو سال پہلے ہوتا تھا۔

(بحوالہ ڈان ۲۶ جنوری ۱۹۴۸ء)

اپنی زندگی کی آخری سرکاری تقریب سٹیٹ بنک آف پاکستان کے افتتاح کے موقع پر یکم جولائی ۱۹۴۸ء کو فرمایا: ''ہم ایک ایسا معاشی نظام مرتب کرنے جارہے ہیں جو عین اسلامی اصولوں کے مطابق ہوگا مغرب کا معاشی نظام انسانیت کو فائدہ پہنچانے میں ناکام رہا ہے۔''

(یہ تقریر سٹیٹ بنک کی ویب سائٹ پر موجود ہے)

۱۲ اکتوبر ۱۹۴۹ء میں تمام اکابرین نے وزیراعظم پاکستان لیاقت علی خان کی سربراہی میں قرار داد مقاصد منظور کی جس میں ملک کو اسلامی فلاحی ریاست بنانے کا ارادہ کیا گیا اور یہ قرارداد موجودہ آئین کا حصہ ہے۔لیکن جلد ہی ملک کو سیکولر پاکستان بنانے کے خواہاں نے ۱۹۵۱ء میں لیاقت علی خان کو قتل کر دیا اور آئین سازی کا کام بھی سیاسی کش مکش کی نظر ہوگیا۔بنیادی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصولوں کی کمیٹی لادینی عناصر اور سیکولرزم کے حامیوں کی وجہ سے ناکام ہوئی جبکہ انہوں نے پروپیگنڈا یہ کیا کہ علمائے کرام کی فرقہ بندیوں کی وجہ سے اسلامی ریاست کا دستور قابل عمل نہیں ہوگا۔ چنانچہ جلد ہی مولانا مودودی رحمہ اللہ، مولانا داؤد غزنوی رحمہ اللہ اور مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ وغیرہ سمیت ملک کے اکابر علماء نے ۲۲ نکات پر مشتمل ایک دستوری دستاویز پیش کی جس میں دستور کی اسلامی بنیادیں طے کی گئی تھیں۔

لیکن افسوس ۱۔ قراردادِ مقاصد ۲۔ علماء کے ۲۲ نکات ۳۔ ۱۹۵۶ء، ۱۹۶۲ء اور ۱۹۷۳ء کے آئین کی اسلامی دفعات آج بھی تمام تر کوششوں کے باوجود کاغذی حد تک محدود ہے۔

قیام پاکستان اللہ کا احسان

قیامِ پاکستان اللہ کا بہت بڑا احسان ہے امت مسلمہ پر اللہ تعالیٰ نے اسی کی طرف اشارہ کیا اور ساتھ جھنجوڑا بھی کہ اگر تم نے قدر نہ کی تو عذاب ایسا آئے گا کہ وہ پھر صرف ظالم پر ہی نہیں بلکہ اس کے ارد گرد والوں کو بھی لپیٹ مین لے لے گا۔ ارشاد ہوتا ہے۔

﴿وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ وَاذْكُرُوا إِذْ أَنتُمْ قَلِيلٌ مُّسْتَضْعَفُونَ فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَن يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَآوَاكُمْ وَأَيَّدَكُم بِنَصْرِهِ وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾ (الانفال: ۲۵، ۲۶)

”اور اُس فتنے سے ڈرو جو خصوصیت کیساتھ اُنہیں لوگوں پر واقع نہ ہوگا جو تم میں گنہگار ہیں اور جان رکھو کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے اور (اُس وقت کو) یاد کرو جب تم زمین (مکہ) میں قلیل اور ضعیف سمجھے جاتے تھے اور ڈرتے رہتے تھے کہ لوگ تمہیں اُڑا (نہ) لے جائیں (یعنی بے جان و مال نہ کردیں) تو اُس نے تمہیں جگہ دی اور اپنی مدد سے تمہیں تقویت بخشی اور پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں تاکہ (اُسکا) شکر کرو۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پاکستان ایسا ملک اللہ نے ہمیں دیا ہے کہ جس میں ہر طرح کی نعمتیں دنیا کے مقابلہ میں سب سے زیادہ عمدہ ملک ہے۔

پاکستان دنیا میں واحد ملک ہے جس میں چاروں موسم پائے جاتے ہیں، حال ہی میں پنجاب یونیورسٹی لاہور کے وائس چانسلر نے بتایا کہ پاکستان میں تھر کوئلے کے ۱۷۵ ارب ٹن کے ذخائر موجود ہیں جو کہ ۶۱۸ ارب بیرل خام تیل کے برابر ہے سعودی عرب کے تیل کے ذخائز ۲۶۰ ارب بیرل ہیں گویا پاکستان کے ذخائز سعودی عرب سے دوگنا سے بھی زائد ہے۔اسی طرح کینڈا کے ۱۷۹، ایران کے ۱۳۹، اور عراق کے ۱۱۵ ارب بیرل کے ذخائز ہیں جو کہ ۶۹۰ ارب بیرل بنتے ہیں یعنی پاکستان کے ذخائر کے تقریبا برابر۔پاکستان میں کوئلے کے ذخائز ۱۷۵ ملین جبکہ دنیا میں کوئلے کی عام قیمت ۷۰ ڈالر ٹن ہے اس لحاظ سے صرف کوئلے کی فروخت سے ہم ۱۳ ٹریلین ڈالر حاصل کر سکتے ہیں اور یہ رقم مساوی ہے اس رقم کے جو امریکہ نے پچھلے ۲۰۰ سالوں میں بینکوں سے بطور قرض لی ہے۔

پنجاب کے کئی علاقوں میں لوہے کے ۱۴۰ ارب روپے کے ذخائر ہیں۔پنجاب میں ۵۰ سے زائد شوگر ملوں کو صحیح چینلا ئز کر دیا جائے تو بڑی مقدار میں بجلی پیدا کی جا سکتی ہے۔

آب و ہوا کے اعتبار سے ہر موسم یعنی سردی، گرمی اور خزاں بہار یہاں موجود ہیں۔ان موسموں کی بدولت الحمد للہ دنیا کی تقریبا ہر فصل اور پھل یہاں پایا جاتا ہے۔دنیا کا سب سے بڑا نہری نظام پاکستان میں موجود ہے۔

پاکستان دنیا کی بہترین آٹھویں ایٹمی طاقت ہے اور اس کی فوج دنیا کی ساتویں بڑی بہترین فوج ہے۔دنیا کے ۲۰۰ مما لک میں پاکستان معاشی طور پر دنیا کی ۲۴ طاقت ہے۔کپاس کی پیداوار میں پاکستان دنیا میں دوسرے نمبر پر ہے۔دودھ کی پیداوار میں ہم دنیا میں تیسرے نمبر پر ہیں۔پاکستان رقبے کے لحاظ سے دنیا کا ۳۶ واں بڑا ملک ہے۔فنی عمارت رکھنے والی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آبادی کے لحاظ سے اسلامی دنیا میں ترکی کے بعد دوسرے نمبر پر ہے۔ گنا پیدا کرنے میں ہمارا دنیا میں ۵ واں نمبر ہے۔

غور کیجئے! اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس قدر عظیم ملک عنایت فرمایا مگر ہم اللہ کی ناشکری، اپنی کرپشن اور قیام پاکستان کے مقاصد کو بھول جانے کی وجہ سے آج دنیا کی ذلیل قوم نظر آرہے ہیں اور چوری کے لیے تماشا بنے ہوئے ہیں۔

پاکستان ہم نے کیسے حاصل کیا..؟

کیا ہم بھول گئے کہ ہمارے بڑوں نے قیام پاکستان کے لیے کہ یہاں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا نظام آزادانہ ہو، اس کے لیے کتنی محنتیں اور قربانیاں دی ہیں۔ بھول گئے ہیں۔ ہندوستان سے مہاجر بن کر آئے ہوئے پاکستانیوں کی جن میں دس لاکھ شہیدوں کا شامل ہے۔ چند ایک مثالیں ملاحظہ کریں۔

انگریز مؤرخ ڈاکٹر ٹامس اپنی یادداشتوں میں لکھتا ہے کہ "۱۸۶۴ء سے ۱۸۶۷ء تک کے ۳ سال ہندوستان کی تاریخ کے بڑے المناک سال تھے، ان ۳ سالوں میں چودہ ہزار علماء دین کو انگریزوں نے تختۂ دار پر لٹکایا۔ ڈاکٹر ٹامس لکھتے ہیں کہ دلی کی چاندنی چوک سے پشاور تک کوئی درخت ایسا نہ تھا، جس پر علماء کی گردنیں لٹکتی ہوئی نظر نہ آتی تھیں۔ علماء کو خنزیر کی کھالوں میں بند کر کے جلتے ہوئے تنور میں ڈالا جاتا، لاہور کی شاہی مسجد کے صحن میں پھانسی کا پھندا تیار کیا گیا اور انگریزوں نے ایک ایک دن میں ۸۰، ۸۰ علماء کو پھانسی پر لٹکایا۔"

یہی انگریز مؤرخ ڈاکٹر ٹامس لکھتا ہے کہ "میں دلی کے ایک خیمے میں ٹھہرا تھا کہ مجھے مردار کے جلنے کی بدبو محسوس ہوئی، میں نے خیمے کے پیچھے جا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آگ کے انگارے دہک رہے ہیں اور ان انگاروں پر چالیس مسلمان علماء کو کپڑے اتار کر ہاتھ پاؤں باندھ کر ڈالا گیا ہے، اس کے بعد پھر چالیس علماء کو لایا گیا اور میرے سامنے ہی ان کے کپڑے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اتار لیے گئے، ایک انگیریز افسر نے ان کی طرف دیکھ کر کہا: ''اے مولویو! جس طرح ان کو آگ میں جلا دیا گیا، تم کو بھی اسی طرح آگ میں جھونک دیا جائے گا، اگر تم میں سے صرف ایک آدمی بھی کہ دے کہ ہم ۱۸۵۷ء کی جنگ میں شریک نہیں تھے تو تم کو چھوڑ دیا جائے گا۔'' ٹامس کہتا ہے کہ:

''مجھے پیدا کرنے والے کی قسم ہے، میں نے دیکھا کہ چالیس علماء آگ پر پک گئے اور پھر ان چالیس علماء کو بھی آگ میں جھونک دیا گیا، لیکن کسی ایک مسلمان عالم نے بھی انگریزوں کے سامنے گردن نہ جھکائی اور نہ معافی کی درخواست کی۔''

(داستان ہجرت ص/۴۰)

آخری ہچکی سے پہلے

یہ نوجوان لڑکی ابھی نئی نئی بی اے کر کے آئی تھی، سکھوں اور ہندوؤں نے اس کے بھائیوں کو اس کے سامنے قتل کیا پھر اس کے ساتھ پندرہ سکھوں نے زیادتی کرنے کے بعد اس کے چھاتی کاٹ لی اور پھر اسے چوک سراجاں کی طرف پھینک دیا والدہ ماجدہ نے اٹھ کر لڑکی کو سنبھالا وہ زندگی کے آخری لمحوں پر تھی والدہ ماجدہ لڑکی کی سرعت کے ساتھ مرحم پٹی کی، تھوڑی دیر کے بعد اس کی آنکھیں کھلیں اپنی بھائیوں کے نام پکارتی رہی اور بے ہوش ہوگئی اور آدھی رات تک بے ہوش رہی، جب اس نے آنکھیں کھولی والدہ نے اسے پانی پلایا قرآن مجید پڑھا وہ سنتی وہی پھر امی نے پوچھا ''بیٹی کیا ہوا تھا۔''

اس نے آہستہ آہستہ یہ جواب دیا: ''درو دیوار جل رہے ہیں دنیا بھر کے تاریک سائے مسلمانوں کے پیچھے لگے ہوئے ہیں ایسا لگتا ہے کہ بہت خون بہے گا، اور ہم پاکستان کی آرزو لیے جگر فگاری کے ساتھ چلے جائیں، یہ ستارے اور آسمان بھی ان درد بھرے مناظر کی تاب نہیں لاتے یہ وحشی درندے ہندو اور سکھ انسان کی پیشانی پر داغ ہیں۔ کیسے کیسے گہرے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

گھاؤ مسلمانوں کو لگ چکے ہیں۔شعلہ ریز آہیں آسمانوں کو چیرتی ہوئیں عرش جلیل سے جالگتی ہیں کہ اے اللہ پاکستان بنادے، یہی جستجو ں یہی تمنا ہے۔ہمارے بلکتی روحوں کو قرار آئے گا ،میرے بھائی قتل ہوئے تو کیا پاکستان تو بن جائے گا۔'' پھر اسے ایک ہچکی آئی اور وہ ہمیشہ کے لیے سوگئی۔

ندی کے اُس پار

جب ہم نے اپنے شہر کو چھوڑا تو پورے شہر میں ہُو کا عالم طاری تھا اور ہمارے نکال آنے کے بعد جوظلم اور وحشیانہ قتل عام ہوا،اس کی چیخیں دل ہلا دینے والی ہیں، کٹے ہوئے حلقوم سے ابھرتی ٹوٹتی اور خوموش ہوجانے والی لٹی ہوئی عصمتوں کی سسکیاں،التجائیں،حسرتیں اور خاموش آنسو گہرے زخم کی طرح خوموش، بے پناہ طوفان کی طرح خوموش اور اس قدر خاموش کہ تاریخ کی آنکھ بن گئے اور یہ چیخیں عین شہر سے کئی میل دور گزرنے والی ندی کے اس پار سنائی دے رہی تھی جوآج تاریخ کا حصہ بن گئیں۔

لاشیں جلتی رہیں

ہرسوندھا کے باغ کے قریب ایک مکان میں تقریباً ۹۰ آدمیوں جن میں مرد،عورتیں، بچے اور بوڑھے شامل تھے، نے پناہ لے رکھی تھی،سکھ سورماؤں کو علم ہوا،تو پٹرول لے کر پہنچے اور ان کا گھیراؤ کرلیا،اس میں سے ایک شخص ابراھیم سے ان سب پر پٹرول ڈلوا کر اسی کے اپنے ہاتھوں آگ لگوائی گئی،اس میں ابراھیم کے والدین اور دیگر رشتہ دار بھی شامل تھے،لاشیں جلتی رہیں۔انہوں نے ابراھیم کو یہ کہتے ہوئے چھوڑ دیا کہ جاؤ اور اپنے رشتہ داروں کو ان کا حشر بتاؤ۔

جب ۷۰ لڑکیاں

یہ قافلہ اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھا کہ آگے اور پیچھے سے ہندو سکھ غنڈوں نے قافلہ پر اچانک حملہ کردیا، یہ دیکھا گیا کہ عجیب افراتفری تھی،آگے والے پچھلی طرف اور پیچھے والے اگلی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرف بھاگ رہے تھے، اس طرح قتلِ عام کا بازار گرم تھا، یہ ایک قیامت خیز منظر تھا۔ اسی اثناء میں یہ اطلاع ملی کہ قافلہ میں سے ۷۰ لڑکیوں نے قافلہ کا قتلِ عام دیکھ کر کانجی کے پُل سے نہر میں چھلانگیں لگا دیں، جس کا پانی تقریباً ۳۰ فٹ گہرا تھا، اس طرح انہوں نے اپنی جانیں جانِ آفرین کے سپرد کر دیں اور اپنے جسموں کو ناپاک ہاتھ نہیں لگنے دیئے۔

پاکستان کو میرا سلام

ایک خاتون خون میں لت پت پڑی تھی، پانی پلا کر مرحم پٹی کرنے کی کوشش کی گئی، مگر اس کا فائدہ کچھ نہ تھا، آخری دم پر تھی، اس خاتون نے بتلایا: ''شام چوراسی کی جنگ میں اس کے والد اور سات بھائی، چچا اور ان کے چار لڑکے سبھی شہید ہو گئے، تین بہنیں لڑتے لڑتے نہر میں ڈوب گئیں، والدہ کو انہون نے قتل کر دیا، میں چھپ گئی لیکن انہوں نے مجھے ڈھونڈ نکالا جب قریب آئے تو میں نے چھروں اور ٹوکے سے دو کو زخمی کر دیا اور پھر انہوں نے جلا کر میرا یہ حشر کیا، جو ناقابلِ بیان ہے، خاتون آخری سانسوں سے پہلے کہہ رہی تھی: ''پاکستان کو میرا سلام پہنچا دیجیے، خود نہ رہ سکے تو کیا ہوا رہنے والوں کے لیے تو ہے، قائداعظم سے کہہ دیجئے کہ شام چوراسی کے نوجوانوں، بزرگوں اور جوان لڑکیوں نے پاکستان کی جنگ شام چوراسی کی نہر پر لڑی ہے اور یہ خون ہرگز رائیگاں نہیں جائے گا۔'' (داستان ہجرت ص ۸۰۔۸۴)

ہندوؤں نے کہا برہنہ ہو کر ناچو

ڈاکٹر علی شیر شہید جالندھر کی معروف شخصیت اور علی شیر اینڈ کو میڈیکل مینوفیکچرنگ کے مالک تھے۔ ان کا شوروم ریلوے روڈ پر تھا اور بالائی منزل پر رہائش تھی۔ موصوف کو مطلع کیا جا چکا تھا کہ خطرات بڑھ رہے ہیں لہٰذا اپنے تحفظ کے لیے بچوں سمیت رستہ محلّہ عالی میں جلد منتقل ہو جائیں ان کے شوروم سے ملحق اکالی دل کا مرکزی دفتر تھا اور اکالی سکھوں کو مفت دوائیں دینا ان کا روزمرہ کا معمول تھا۔ جب انہوں نے نقل مکانی کا ارادہ کیا تو سکھوں نے انہیں حفاظت کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یقین دلا کر زبردستی جانے سے روک لیا۔افسوس کہ وہ ان پر بھروسہ کر گئے ان کی زوجہ محترمہ چند ماہ پیشتر وفات پا چکی تھیں، ایک کم عمر بچہ اور ان کی دونو عمر بیٹیاں ان کے ہمراہ رہائش پذیر تھیں۔ کچھ دنوں بعد رات کے وقت سکھوں نے حملہ کر دیا انہوں نے اوپر کی منزل سے حملہ آوروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا میں آپ کی بے وقت ضرورت ہر قسم کی امداد کی اور آپ پر بھروسہ کیا اگر آپ کو دولت کی ضرورت ہے تو لاکھوں روپے کی رقم آپ کے سپرد کرتا ہوں۔ اگر اس عمارت اور اس میں لاکھوں روپے کی مالیت کی دواؤں کی ضرورت ہے تو یہ بھی آپ کے سپرد کرتا ہوں۔ مگر میری اور بچوں کی جانیں بخش دو۔ مگر حملہ آوروں کے سروں پر خون سوار تھا انہوں نے ڈاکٹر صاحب کی ایک نہ مانی۔ عمارت کو آگ لگائی اور انہیں اور ان کے کمسن بیٹے کو قتل کر کے ان کی دونوں بیٹیوں کو زندہ پکڑ کر مارتے دھکیلتے غلہ منڈی لے گئے جو ہندو تاجروں کا سب سے بڑھا گڑھا تھا۔ انہوں نے آگ کا ایک بڑا الاؤ جلا رکھا تھا ریلوے اسٹیشن پر بھولے بھٹکے مسافروں کو قتل کر کے اس آگ کے الاؤ میں ڈال دیا جاتا تھا۔ ڈاکٹر علی شیر کی یتیم اور بے یارو مددگار دونوں بیٹیوں کو الاؤ کے قریب لا کر حکم دیا گیا کہ وہ غنڈوں کو اور بدمعاشوں کے سامنے برہنہ ہو کر ناچیں جنہوں نے شراب کی بوتلیں اپنے معدوں میں انڈیل رکھیں تھی دونوں با حیاء اور غیرت مند لڑکیوں کے انکار پر انہیں بے رحمی سے مارا گیا اور طمانچے مار مار کر ان کے منہ نیلے کر دیے گئے۔ دونوں بہنوں نے باہم اشاروں میں مشورہ کر کے الاؤ کے گرد گھومتے اور ناچتے ہوئے جلتے الاؤ میں چھلانگ لگا کر پاکستان کے مقصد نام پر خود کو قربان کر دیا۔

کسی کی گردن کٹی، کسی کا بازو نہیں تھا

عصر کے وقت ہم قلعے کے باہر جمع ہو گئے جہاں مہاجر کیمپ قائم کیا گیا تھا۔ کچھ بچوں کو پیاس لگ رہی تھی، وہ بری طرح تڑپ رہے تھے، وہاں ایک نالہ بہہ رہا تھا۔ جس میں کائی جمع تھی اور بدبو آ رہی تھی۔ ایک پرانا زنگ آلود ڈبہ پڑا تھا، ایک روز دو آدمیوں نے اپنے ازار بند نکالے اور اسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈبے سے باندھ کر گندا پانی نکالا۔ وہی بچوں کو پلایا۔ شام کو قلعے کا دروازہ کھلا تو جسے جہاں جگہ ملی، وہی بیٹھ گیا، سب دل شکستہ اور زخمی تھے، کسی کی گردن کٹی ہوئی، کسی کا بازو نہیں تھا، کسی کی ٹانگ اور کسی کی آنکھیں نہیں تھیں۔ یہ مہاجر کیمپ کیا تھا۔ تین ماہ کی ایک جیل تھی۔ روزانہ سینکڑوں لوگ مر رہے تھے۔ زخمیوں اور بیماروں کا علاج میسر تھا نہ کوئی اور مدد ملی۔ روزانہ ایک ٹرک آتا جو وہاں سے لاشیں لے جاتا۔ بعد میں گڑھا کھودتے اور لاشیں اس میں ڈال کر مٹی بھر دیتے۔ شروع شروع میں ایک ایک روٹی ملنے لگی۔ آدھی صبح، آدھی شام کو کھا لیتے۔ پھر راشن دینا شروع کیا تو اس میں شیشہ پیس کر ملا دیتے۔ جس سے شہادتوں میں اضافہ ہو گیا۔ ابا جی کے ماموں کا انتقال ہو گیا۔ ہماری پھوپھی روتی ہوئی آئیں کہ کچھ کرو، لیکن کیا کر سکتے تھے۔ ایک پرانی چادر میں ان کو لپیٹ کر، نماز جنازہ پڑھ کر ٹرک والوں کے حوالے کر دیا۔ تایا زاد بھائی بشیر صاحب کا لڑکا فوت ہو گیا۔ تو اسے بھی اسی طرح ٹرک والوں کے حوالے کر دیا۔ لوگوں نے ایک رضا کار تنظیم بنا لی۔ جن کے پاس جو کچھ فالتو ہوتا، وہ سب اکٹھا کر کے

ضرورت مندوں کو دے آتے۔ رفع حاجت کے لیے ۲۰ فٹ گہری ایک کھائی کھودی۔ جس کا ایک حصہ خواتین اور ایک حصہ مردوں کے لیے مخصوص تھا۔ جب ایک کھائی بھر جاتی تو دوسری کھود لیتے اور پہلی کو بند کر دیتے۔ وہاں کالے گڑ کی ایک دکان تھی۔ گرمی اور بارش سے گڑ پگھل کر باہر آیا تو میٹھے کو ترسے ہوئے لوگ اس فرش سے اٹھا کر چاٹ لیتے تھے۔

ایک سو برہنہ عورتیں

بریگیڈیئر برسٹو مسلمان مہاجروں کی سپیشل ٹرینوں پر ہندوؤں سکھوں کے منظّم حملوں کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ”گیارہ ستمبر ۱۹۴۷ء جنک سنگھ اور اس کے ڈوگرہ گروپ کو ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ سہ پہر کے وقت مسلم پناہ گزینوں سے بھری ہوئی ٹرین روانہ ہوئی۔ اس ٹرین کے ہمراہ اسٹیٹ فورس اسکارٹ تھا۔ ٹینک بھی ساتھ ساتھ حرکت میں آ گئے۔ جب یہ ٹرین

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ریاست کپورتھلہ کہ سرحد کے قریب پہنچی تو جنک سنگھ نے دیکھا کہ ٹرین کا اگلا ڈبہ پٹڑی سے گر گیا ہے۔ وہ پیچھے مڑا تو دیکھتا ہے کہ دو ہزار کے قریب سکھوں نے ٹرین پر حملہ کر دیا، جنک سنگھ نے حملہ آوروں پر فوری یورش کی اور مار بھگایا، لیکن اس دوران سکھ بے شمار مسلمانوں کو قتل کر چکے تھے۔ لاتعداد زخمی ہوئے اور حملہ آور دوسو کے قریب عورتوں اور لڑکیوں کو بھی اپنے ساتھ لے گئے، چنانچہ اس واقعہ کے فوراً بعد جنک سنگھ کی جگہ لیفٹینٹ وجاہت حسین نے لے لی اور ان کے ہمراہ سی، آئی، ایچ کے جو کچھ جوان موجود تھے اس بدقسمت ٹرین کے مسافروں کی حفاظت اپنے تئیں کے لگ بھگ ساتھیوں سمیت کر رہے تھے۔ کہ اندھیرا بڑھنے لگا۔ چاروں طرف سے زخمیوں کی کراہیں اور چیخیں بلند ہو رہی تھیں۔ وہ اپنے عزیزوں کو تلاش کر رہے تھے۔ تمام رات سخت بے چینی رہی اور خوف و ہراس چھایا رہا۔ سکھ جا چکے تھے۔ جب صبح ہوئی تو ایک عورت کی جوتی کچھ فاصلہ پر ملی۔ اس سے آگے ایک میل کے فاصلے پر جھاڑیوں میں تقریباً ایک سو برہنہ عورتیں ملیں۔ ان میں سے ابھی کچھ زندہ تھیں۔ اور بیشتر عورتوں کی چھاتیاں کاٹ کر موت کے گھاٹ اتار دیا گیا تھا۔ بچے قتل کر دیے گئے تھے، بیس کے قریب بچے رینگ رہے تھے اور اپنی ماؤں کی تلاش کر رہے تھے۔ عورتوں کی برہنہ لاشیں دیکھ کر اندازہ ہوتا تھا کہ رات میں ان عورتوں کی بار بار عصمت دری کی گئی تھی اور اس کے بعد انہیں قتل کر دیا گیا تھا۔ کئی ہزار اکالی گھوڑوں پر سوار تھے انہوں نے دو مرتبہ حملہ کیا۔

(جب امرتسر جل رہا تھا از خواجہ افتخار: ص ۲۳۸)

قیامِ پاکستان کے بعد ہماری ذمہ داریاں

اگر اللہ کسی قوم کو الگ آزادانہ اسلامی ریاست عنایت کر دے تو اس کی ذمہ داریوں میں شامل ہے کہ وہ اللہ کے نظام کو چلانے کے لیے ساری قوتیں، طاقتیں صرف کر دیں۔ اور اللہ اور اسکے رسول اللہ کی اطاعت کو بجا لائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ﴾

''یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو ملک میں دسترس دیں تو نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں اور نیک کام کرنے کا حکم دیں اور بُرے کاموں سے منع کریں اور سب کاموں کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔''

اپنا سارا کا سارا عدالتی نظام ایسی قانون کے پیش نظر رکھیں۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ أَطِيعُواْ اللّهَ وَأَطِيعُواْ الرَّسُولَ وَأُوْلِي الأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلاً﴾

مومنو! اللہ اور اُس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں سے صاحبِ حکومت ہیں اُن کی بھی اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اُس میں اللہ اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا انجام بھی اچھا ہے۔

اگر کوئی ایسا نہیں کرتا تو ارشاد ہوتا ہے۔

﴿انَّا أَنزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُواْ لِلَّذِينَ هَادُواْ وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُواْ مِن كِتَابِ اللّهِ وَكَانُواْ عَلَيْهِ شُهَدَاء فَلاَ تَخْشَوُاْ النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلاَ تَشْتَرُواْ بِآيَاتِي ثَمَناً قَلِيلاً وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’بیشک ہم نے ہی تورات نازل فرمائی جس میں ہدایت اور روشنی ہے۔ اسی کے مطابق انبیاء جو (اللہ کے) فرمانبردار تھے یہودیوں کو حکم دیتے رہے اور مشائخ اور علماء بھی کیونکہ وہ کتاب اللہ کے نگہبان مقرر کیے گئے تھے اور اس پر گواہ تھے (یعنی حکمِ الٰہی کا یقین رکھتے تھے) تو تم لوگوں سے مت ڈرنا اور مجھ ہی سے ڈرتے رہنا اور میری آیتوں کے بدلے تھوڑی سی قیمت نہ لینا اور جو اللہ کے نازل فرمائے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔

میرا وطن پاکستان

وطن کی محبت انسان کا ایک فطری جذبہ ہے۔ صحابہ کرام مہاجرین رضی اللہ عنہم اگرچہ برضا و رغبت اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کی خاطر اپنے وطن، اپنے گھر بار سب کو چھوڑ کر مدینہ آ گئے تھے لیکن شروع شروع میں ان کو وطن کی یاد نے خوب ستایا۔ مدینہ میں آتے ہی حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بخار میں مبتلا ہو گئے جب کچھ صحت یابی ہوئی تو یہ اشعار پڑھے:

أَلا لَيۡتَ شِعۡرِیۡ هَلۡ أَبِيۡتَنَّ لَيۡلَةً

کاش! پھر مکہ کی وادی میں رہوں میں ایک رات

بِوَادٍ وَ حَوۡلِیۡ إِذۡخِرٌ وَ جَلِيۡلُ

ایسی وادی میں کہ جہاں میرے ارد گرد جلیل واذخر ہوں

وَ هَلۡ أَرِدَنۡ يَوۡمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ

اور کاش مجنہ کے چشموں پر حاضری دوں۔

وَ هَلۡ يَبۡدُوَنۡ لِیۡ شَامَةٌ وَ طَفِيۡلُ

کاش! پھر دیکھوں میں شامہ کاش! پھر دیکھوں طفیل

یہ حالت زار دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اے میرے اللہ! شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور اُمیہ بن خلف مردودوں پر لعنت فرما۔ انہوں نے ہمیں اپنے وطن سے اس وبا کی سرزمین کی طرف نکالا۔ پھر آپ ﷺ نے مدینہ کی محبت اور وہاں سے وباء و بیماری کے رفع کی دعا کی۔

((اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ إِلَیْنَا الْمَدِیْنَةَ کَحُبِّنَا مَکَّةَ اَوْ أَشَدَّ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَ فِیْ مُدِّنَا وَ صَحِّحْھَالَنَا وَانْقُلْ حُمَّاھَا إِلَی الْجُحْفَةِ))

''اے اللہ! ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت اسی طرح پیدا کر دے جس طرح مکہ کی محبت ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اے اللہ! ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت عطا فرما اور مدینہ کی آب و ہوا ہمارے لیے صحت خیز کر دے یہاں تک کے بخار کو جحفہ میں بھیج دے''

صحیح بخاری، فضائل مدینه، باب ابین بیتی و منبری روضة من ریاض الجنة و منبری علی حوضی (۱۸۸۹) (۵٦٥٤)

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی دعا کو شرف قبولیت سے نوازا اور مدینہ نہ صرف آب و ہوا بلکہ ہر لحاظ سے ایک جنت کا نمونہ بن گیا۔ اور اللہ نے اسے ہر قسم کی برکتوں سے نوازا اور سب سے بڑا اشرف جو کائنات عالم میں اسے حاصل ہے وہ یہ کہ یہاں سرکارِ دو عالم رسول اکرم ﷺ آرام فرما رہے ہیں۔

آپ ﷺ اپنے وطن کے متعلق کہا کرتے تھے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ کے لیے فرمایا:

((مَا أَطْیَبَكِ مِنْ بَلَدٍ، وَأَحَبَّكِ إِلَیَّ، وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِی أَخْرَجُونِی مِنْكِ مَا سَکَنْتُ غَیْرَكِ)) ترمذی، المناقب، باب فی فضل مکة(۳۹۲٦)صحیح

''کس قدر تو پاکیزہ شہر اور مجھے محبوب ہے اور اگر میری قوم مجھے تجھ سے نہ نکالتی، میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیرے سوا کہیں سکونت اختیار نہ کرتا“

عبداللہ بن عدی بن حمراء کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اپنی اونٹنی پر حزورۃ کے مقام پر کھڑے تھے آپ فرما رہے تھے:

((وَاللَّهِ إِنَّكِ لَخَيْرُ أَرْضِ اللَّهِ، وَأَحَبُّ أَرْضِ اللَّهِ إِلَى اللَّهِ، وَلَوْلَا أَنِّي أُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ))

اللہ کی قسم! اللہ کی زمین میں سب سے بہترین اور اللہ کی زمین میں مجھے سب سے زیادہ پیارا ہے، اگر مجھے تیرے اندر سے نکالا نہ جاتا تو میں کبھی نہ نکلتا

ترمذی، المناقب، باب فی فضل مکة (۳۹۲۵) صحیح

مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِي، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً، وَكَانَ رَحِيمًا رَفِيقًا، فَلَمَّا رَأَى شَوْقَنَا إِلَى أَهَالِينَا، قَالَ: ارْجِعُوا فَكُونُوا فِيهِمْ، وَعَلِّمُوهُمْ، وَصَلُّوا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ، وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ))

”میں اپنی قوم کے چند لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، ہم آپ کے پاس بیس راتیں ٹھہرے، آپ ﷺ بہت رحم کرنے والے، نرم دل تھے، جب آپ نے ہمارا اپنے گھر والوں کے متعلق شوق محسوس کیا تو فرمایا: جاؤ اپنے اہل وعیال مین چلے جاؤ اور انہیں دین، نماز سیکھاؤ، اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہے اور جو عمر رسیدہ ہو وہ امامت کرائے“

صحیح بخاری، الاذان، باب من قال ...... (٦٢٨)

وطن چھوڑنے پر اللہ کی مدد ضرور نصیب ہوتی ہے۔

﴿إِلَّا تَنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

إِذْ هُمَا فِى الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لاَ تَحْزَنْ إِنَّ اللّهَ مَعنَا فَأَنزَلَ اللّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُواْ السُّفْلَى وَكَلِمَةُ اللّهِ هِىَ الْعُلْيَا وَاللّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ، انْفِرُواْ خِفَافاً وَثِقَالاً وَجَاهِدُواْ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ فِى سَبِيلِ اللّهِ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ [التوبۃ:۴۱۔۴۰]

''اگرتم پیغمبر کی مدد نہ کرو گے تو اللہ اُن کا مددگار ہے (وہ وقت تمہیں یاد ہوگا) جب اُن کو کافروں نے گھروں سے نکال دیا (اس وقت) دو (ہی شخص تھے جن) میں (ایک ابوبکر تھے) دوسرے (خود رسول اللہ) جب وہ دونوں غار (ثور) میں تھے اس وقت پیغمبر اپنے رفیق کو تسلی دیتے تھے کہ غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے، تو اللہ نے اُن پر تسکین نازل فرمائی اور اُن کو ایسے لشکروں سے مدد دی جو تمہیں نظر نہیں آتے تھے اور کافروں کی بات کو پست کر دیا اور بات تو اللہ ہی کی بلند ہے اور اللہ زبردست (اور) حکمت والا ہے۔۴۰۔ تم ہلکے ہو یا بوجھل (یعنی مال واسباب تھوڑا رکھتے ہو یا بہت، گھروں سے) نکل آؤ اور اللہ کے رستے میں مال اور جان سے لڑو یہی تمہارے حق میں اچھا ہے بشرطیکہ سمجھو''

﴿لِلْفُقَرَاء الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلاً مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَاناً وَيَنصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُوْلَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ وَالَّذِينَ تَبَوَّؤُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِن قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ [الحشر:۸۔۹]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”(اور) ان مفلسانِ تارک الوطن کے لئے بھی جو اپنے گھروں اور مالوں سے خارج (اور جدا) کردیئے گئے ہیں (اور) اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کے طلبگار اور اللہ اور اس کے پیغمبر کے مددگار ہیں یہی لوگ سچے (ایماندار) ہیں اور (ان لوگوں کے لئے بھی) جو مہاجرین سے پہلے (ہجرت کے) گھر (یعنی مدینے) میں مقیم اور ایمان میں (مستقل) رہے (اور) جو لوگ ہجرت کر کے ان کے پاس آتے ہیں ان سے محبت کرتے ہیں اور جو کچھ ان کو ملا اس سے اپنے دل میں کچھ خواہش (اور) خلش نہیں پاتے اور ان کو اپنی جانوں سے مقدم رکھتے ہیں خواہ ان کو خود احتیاج ہی ہو اور جو شخص حرصِ نفس سے بچالیا گیا تو ایسے ہی لوگ مراد پانے والے ہیں“

جشنِ آزادی مبارک

آزادی کا مفہوم دین اسلام پر عمل پیرا ہونے کے لیے آزاد ملک کا پاسی آزاد ہے نہ کہ جشنِ آزادی منانے والا ہر گناہ کے لیے آزاد ہے اسے کوئی پوچھنے والا نہیں۔نہیں نہیں آج ہم آزاد ملک میں رہتے ہوئے بھی غلامی کا شکار ہیں۔ہماری ثقافت وتہذیب، آئین وقانون ،عدلیہ اور اقضیہ سب انگریز کی غلامی ک بعد بھی ۔۔۔کے غلام ہیں ہمارا داہنا بازو (مشرقی پاکستان) کاٹ دیا گیا۔

حکمران کافروں کی چاپلوسی کرنے پر مجبور۔۔کیا یہ آزادی ہے اور یہ جشن کس چیز کا جشن ہے۔

آج ہم ۱۴ اگست جشن آزادی کے نام پر سرکاری غیر سرکاری عمارتوں کو سبز ہلالی جھنڈیوں سے سجا کر،لال ،پیلی بتیوں ،مانوس کی زیبائش کر کے،شراب وکباب کی محافل سجا کر ملک وملت کے ازلی دشمن بھارت کی فحش بے ہودہ فلموں کو دیکھ کر،نائٹ کلبوں میں عریاں اور تھرکتے جسموں کی نمائش کروا کر،موٹر سائیکلوں کے سائلنسر نکال کر اور آلودگی پھیلاتی گاڑیوں کے پریشر ہارن بجا کر مناتے ہیں۔اور ہم سمجھتے ہیں کہ آج اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ملکِ پاکستان دیا تھا اس کی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خوشی منا رہے ہیں ۔لاکھوں شہیدوں کی روحوں کو ایصال ثواب پہنچا رہے ہیں۔ آیئے محمد کریم ﷺ کو جب اللہ خوشی دیتا تھا۔تو ان کی حالت کیا ہوتی تھی:

((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا جَاءَهُ أَمْرٌ سُرُورٌ أَوْ بُشِّرَ بِهِ خَرَّ سَاجِدًا شَاكِرًا لِلّٰهِ))

”جب رسول اللہ ﷺ کو کوئی خوشی والا معاملہ یا خوشخبری ملتی تو اللہ کے حضور سجدہ میں گر پڑتے (اور شکرانے کا سجدہ کرتے)“

ابو داؤد، الجهاد، باب في سجود الشكر رقم احمد بن (٢٧٧٤)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ نے یمن کی طرف روانہ کیا وہاں جا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اہل یمن کے قبول اسلام کی خوشخبری آپ ﷺ کو بطور خط لکھ کر سنائی تو جب:

((قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْكِتَابَ خَرَّ سَاجِدًا شُكْرًا لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ))

”رسول اللہ ﷺ نے وہ خط پڑھا تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرنے کیلئے سجدے میں گر گئے“

البيهقي (٢/ ٣٦٩) صحيح على شرط بخاري

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((عَجِبْتُ مِنْ قَضَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُؤْمِنِ اِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ حَمِدَ رَبَّهُ وَشَكَرَ وَاِنْ أَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ حَمِدَ رَبَّهُ وَصَبَرَ ، الْمُؤْمِنُ يُؤْجَرُ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى فِي اللُّقْمَةِ يَرْفَعُهَا إِلٰى فِيْ امْرَأَتِهِ))

”میں مومنوں کے بارے میں اللہ کے فیصلے پر تعجب زدہ ہوا کہ اگر مومن کو بھلائی (خوشی وخیر) پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کی حمد اور شکر کرتا ہے اور اگر مصیبت پہنچتی ہے تو اپنے رب کی حمد اور صبر کرتا ہے (پھر فرمایا) مومن کو ہر چیز کے بدلے اجر دیا جاتا ہے حتی کہ اپنی بیوی کے منہ میں آجانے والے لقمہ کا بھی“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مسند احمد(۱/ ۱۷۳)وقال احمد شاکر اسنادہ صحیح(۳/ ٤٩)(١٤٨٧)

صحیح مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں

((إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهُ))

''اگر مومن کو خوشی پہنچتی ہے تو وہ اللہ کا شکر کرتا ہے اور یہ اسکے حق میں بہتر ہے اور اگر اسے تکلیف پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے اور یہ بھی اسکے حق میں بہتر ہے''

صحیح مسلم ، الزهد ، باب المومن امره کله خیر(۷۵۰۰)(۲۹۹۹)

اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن میں یہی حکم سنایا ہے کہ ہر نعمت کا شکر ادا کرو ناقدری نہ کرو۔

((فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ))

''پس مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کرو میری (نعمتوں کی) ناشکری نہ کرو''

سورة البقرة(۲/ ۱۵۲)

((وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ))

''اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو اگر تم اسکی عبادت کرتے ہو'' سورة النحل(/ ۱۱٤)

خوشی کا سبب بننے والے کا بھی شکریہ ادا کرو' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَشْكُرُ اللَّهَ مَنْ لَّا يَشْكُرُ النَّاسَ))

''جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکریہ ادا نہیں کرسکتا''

سنن ابی داؤد، الادب، (٤٨١١)والترمذی(١٩٥٤)واحمد(۲/ ۲۵۸، ۲۹۵)امام احمد شاکر رحمہ اللہ نے فرمایا اسکی سند صحیح ہے۔

ظفر آدمی نہ اس کو جانیئے گا ہو وہ کتنا بھی فہم و ذکاء
جسے عیش میں یاد خدا نہ رہا جسے طیش میں خوف خدا نہ رہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴ستمبر عالمی یوم حجاب

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿یَا أَیُّهَا النَّبِیُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِینَ یُدْنِینَ عَلَیْهِنَّ مِن جَلَابِیبِهِنَّ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَن یُعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ﴾

''اے پیغمبر! اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ (باہر نکلا کریں تو) اپنے (منہ) پر چادر لٹکا (کر گھونگھٹ نکال) لیا کریں یہ امر ان کیلئے موجبِ شناخت (وامتیاز) ہوگا تو کوئی اُن کو ایذا نہ دے گا۔'' (الاحزاب:۳۳/ ۵۹)

تمہیدی کلمات:

کچھ عرصہ قبل ایک مسلمان خاتون مروہ شہر یعنی جرمنی کی عدالت میں پیش ہوئی جس کی گود میں ایک معصوم بچہ بھی تھا اس پر قاتلانہ حملہ کیا گیا اور وہ شہید ہوگئیں۔ان کا جرم صرف یہ تھا کہ انہوں نے اپنے سر کے اوپر ایک گز کپڑے کا سکارف پہن رکھا تھا۔بعدازاں فرانس، ڈنمارک ،جرمنی، ہالینڈ نے حجاب پر پابندی لگادی۔یہ طرزِ عمل بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی بھی ہے۔لندن میں ۱۲ جولائی ۲۰۰۴ء کو پروٹیکشن فار حجاب کے نام سے ایک کانفرنس کا انعقاد ہوا جس میں دنیا کے مختلف ممالک کے تین سو سے زیادہ نمائندے شریک ہوئے اور انہوں نے ۴ ستمبر کو عالمی یوم حجاب منانے کا فیصلہ کیا ،اسی طرح برطانوی مسلمانوں کی تنظیم ''مسلم ایسوسی ایشن آف برٹن'' نے بھی لندن کی کانفرنس میں حصہ لیا اس کانفرنس کے مہمان خصوصی علامہ یوسف القرضاوی تھے انہوں نے بھی ۴ستمبر کو عالمی یوم حجاب منانے کی تائید کی ۔۲۰۰۴ء سے آج تک پوری دنیا میں مسلم خواتین حجاب ڈے ۴ستمبر کو منا کر یہ پیغام دیتی ہیں کہ حجاب خواتین جبرًا یا ظلمًا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں پہنچتی بلکہ یہ اپنی عزت وعصمت کی حفاظت کے لیے حکم خداوندی سمجھ کر سکارف وحجاب اوڑھتی ہیں۔

حجاب کیا ہے......؟

حجاب کی جمع حُجُب ہے اسکا معنیٰ ''پردہ'' اور ''ہروہ چیز جو دو چیزوں کے درمیان مائل ہو جائے۔''

قرآن مجید میں کئی مقامات پر پردے کے معنی میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔ارشاد ہوتا ہے۔

﴿وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولاً فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ﴾(الشوری:٥١)

''اورکسی آدمی کے لئے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے بات کرے مگر الہام (کے ذریعے) سے یا پردے کے پیچھے سے یا کوئی فرشتہ بھیجدے تو وہ اللہ کے حکم سے جو اللہ چاہے القا کرے بیشک وہ عالی رتبہ اور حکمت والا ہے۔''

دوسرے مقام پر ہے۔

وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ وَعَلَى الأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلاًّ بِسِيمَاهُمْ وَنَادَوْاْ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَن سَلاَمٌ عَلَيْكُمْ لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ﴾(الاعراف ٧/)

''ان دونوں یعنی جنت اور دوزخ کے درمیان (اعراف نام) ایک دیوار ہوگی اور اعراف پر کچھ آدمی ہوں گے جو سب کو ان کی صورتوں سے پہچان لیں گے تو اہلِ جنت کو پکار کر کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو یہ لوگ (ابھی) جنت میں داخل تو نہیں ہوئے ہوں گے مگر امید رکھتے ہوں گے۔''

شرعی حجاب سے مراد کہ عورت جب گھر سے باہر نکلے تو اپنے اوپر کوئی بڑی چادر اوڑھ کر نکلے جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے اس کا سارا جسم چھپ جائے، صرف دیکھنے کے لیے کچھ آنکھ کے علاوہ۔

حجاب اور پردہ کرنے کا حکم کیوں۔؟

اسلام عورت کو باوقار اور باعزت بنانا چاہتا ہے اور اسے قیمتی متاع شرم وحیا کا پیکر دیکھنا چاہتا ہے جس کے حصول کے لیے حجاب، چادر، اوڑھنی ضروری ہے۔

جبکہ اس کے برعکس مغربی تہذیب عورت کو بازار کی رونق، اقتصادی ترقی کے نام پر گھر سے باہر نکال کر اسے مال تجارت کی طرح نیلام کرنا چاہتی ہے۔ ہمیں مغربی تہذیب کو اپنا کر معاشرت کو بدکردار، فحاشی وعریانی کی دلدادہ عورت چاہیے یا کہ اسلامی حدود قیود کی پابند اپنی عزت و عصمت کی محافظ خاتون چاہیے اس کا فیصلہ ہم نے خود کرنا ہے۔ پردہ تنگ نظری اور بجا پابندی کا نام نہیں بلکہ یہ عزت کی محافظت کا ضامن ہے۔

نزول حجاب

ابتداء اسلام مین مسلم خواتین بھی زیب وزینت کے ساتھ بے حجاب گھر سے باہر نکلا کرتی تھیں ازواج مطہرات کا بھی یہی حال تھا۔ غیر مردوں کے گھروں میں داخلے پر کوئی پابندی نہیں تھی یہ صورتحال سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر گراں گزری جیسا کہ حدیث میں ہے۔ (لکھا موجود ہے)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ:

﴿يَا رَسُولَ اللّٰهِ !يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ اَمَرْتَ اُمَّهَاتَ الْمُؤْمِنِيْنَ بَالْحِجَابِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَالْحِجَابِ﴾

”اے اللہ کے رسول! آپ کے گھر نیک اور فاسق ہر طرح کے لوگ آتے رہتے ہیں کاش! کہ آپ امہات المومنین کو پردے کا حکم دیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے آیت حجاب (پردے کا حکم) فرمادی۔“

(صحیح بخاری ، التفسير (٤٧٩٠)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ارشاد ہوتا ہے:

﴿یَا أَیُّھَا النَّبِیُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاء الْمُؤْمِنِینَ یُدْنِینَ عَلَیْھِنَّ مِن جَلَابِیبِھِنَّ ذَلِكَ أَدْنَی أَن یُعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ﴾ (الاحزاب:۳۳/ ۵۹)

’’اے پیغمبر! اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ (باہر نکلا کریں تو) اپنے (منہ) پر چادر لٹکا (کر گھونگھٹ نکال) لیا کریں یہ امر ان کیلئے موجبِ شناخت (وامتیاز) ہوگا تو کوئی اُن کو ایذا نہ دے گا۔‘‘

مزید فرمایا:

﴿یَا أَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُیُوتَ النَّبِیِّ إِلَّا أَن یُؤْذَنَ لَکُمْ إِلَی طَعَامٍ غَیْرَ نَاظِرِینَ إِنَاهُ وَلَکِنْ إِذَا دُعِیتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِینَ لِحَدِیثٍ إِنَّ ذَلِکُمْ کَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیِی مِنکُمْ وَاللَّهُ لَا یَسْتَحْیِی مِنَ الْحَقِّ وَإِذَا سَأَلْتُمُوھُنَّ مَتَاعاً فَاسْأَلُوھُنَّ مِن وَرَاء حِجَابٍ ذَلِکُمْ أَطْھَرُ لِقُلُوبِکُمْ وَقُلُوبِھِنَّ﴾ (الاحزاب:۳۳/ ۵۳)

’’مومنو! پیغمبر کے گھروں میں نہ جایا کرو مگر اس صورت میں کہ تم کو کھانے کیلئے اجازت دی جائے اور اُس کے پکنے کا انتظار بھی نہ کرنا پڑے لیکن جب تمہاری دعوت کی جائے تو جاؤ اور جب کھانا کھا چکو تو چل دو اور باتوں میں جی لگا کر نہ بیٹھ رہو یہ بات پیغمبر کو ایذا دیتی ہے اور وہ تم سے شرم کرتے ہیں (اور کہتے نہیں) لیکن اللہ سچی بات کے کہنے سے شرم نہیں کرتا اور جب پیغمبر کی بیویوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو یہ تمہارے اور اُن کے دونوں کے دلوں کیلئے بہت پاکیزگی کی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بات ہے۔''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

((يَقُولُ نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ فِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَأَطْعَمَ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ خُبْزًا وَلَحْمًا وَكَانَتْ تَفْخَرُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تَقُولُ إِنَّ اللَّهَ أَنْكَحَنِي فِي السَّمَاءِ))

''حجاب کی آیت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے متعلق نازل ہوئی اور اس دن آپ نے روٹی اور گوشت ان کے ولیمہ میں کھلایا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بیویوں پر وہ فخر کیا کرتی تھیں اور کہا کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرا نکاح آسمان پر ہی کر دیا ہے۔

صحيح بخاری، التوحید، باب قوله وكان عرشه على الماء (٧٤٢١) والنسائی (٣٢٥٣)

ابن شہاب کہتے ہیں کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے اطلاع دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے اس وقت میری عمر دس سال کی تھی، میری والدہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لئے ہمیشہ دیتی تھی، میں نے دس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور جب آپ کی وفات ہوئی، تو میں بیس برس کا تھا، حجاب کے بارے میں جو آیت نازل ہوئی، اس سے میں خوب واقف ہوں اور اول شان نزول آیت حجاب شب زفاف زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا ہے، جس صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زینب بنت جحش دلہن بنیں، تو آپ نے اپنی قوم کو کھانا کھلایا، کھانے کے بعد اکثر تو ان میں سے چلے گئے، مگر ان میں سے کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے اور انہوں نے بڑی دیر لگائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر باہر چلے گئے، میں بھی آپ کے ہمراہ اس خیال سے نکل گیا کہ شاید لوگ بھی چلے جائیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور میں ٹہلتے ہوئے جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پاس آئے، تو خیال کیا، وہ لوگ چلے گئے ہوں گے، آپ پھر واپس آئے اور آپ کے ہمراہ میں بھی آیا، جب زینب رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو دیکھا وہ لوگ بیٹھے ہیں، گئے نہیں، آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر واپس آئے، اور میں بھی آیا، جب ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کی چوکھٹ کے پاس پہنچے اور گمان کیا کہ وہ چلے گئے ہوں گے، تو آپ پھر تشریف لائے، آپ کے ساتھ میں بھی تھا، اب معلوم ہوا کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اور میرے درمیان پردہ ڈال دیا (تب ہی) پردہ کی آیت نازل ہوئی۔

صحیح بخاری، النکاح، باب الولیمة حق(٥١٢٦)ومسلم(١٤٢٨)

مزید ارشاد ہوتا ہے۔

﴿وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاء بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاء بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُوْلِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاء وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ﴾ (النور:١٨/ ٣١)

"اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش (یعنی زیور کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیا کریں مگر جو اس میں سے کھلا رہتا ہو اور اپنے سینوں پر اوڑھنیاں اوڑھے رہا کریں اور اپنے خاوند اور باپ اور خسر اور بیٹوں اور خاوند کے بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنی (ہی قسم کی) عورتوں اور لونڈی غلاموں کے سوا نیز ان خدام کے جو عورتوں کی خواہش نہ رکھیں یا ایسے لڑکوں سے جو عورتوں کے پردے کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چیزوں سے واقف نہ ہوں (غرض ان لوگوں کے سوا) کسی پر اپنی زینت (اور سنگھار کے مقامات) ظاہر نہ ہونے دیں۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

﴿يَرْحَمُ اللّٰهُ نِسَاءَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلَ ، لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ شَقَقْنَ مُرُوطَهُنَّ مَاخْهَرْنَ بِهِ﴾

"اللہ تعالیٰ پہلے ہجرت کرنے والی عورتوں پر رحم کرے جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اور وہ اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رہا کریں۔" نازل کی تو انہوں نے اپنی چادروں کو پھاڑ کر اوڑھنیاں بنالیں۔"

(صحیح بخاری، التفسیر ، باب قوله:وليضربن بخمرهن على ---(٤٧٥٨)

صاحبِ تفسیر ابن کثیر نے لکھا ہے کہ جیسے ہی کوئی انصاری صحابی اپنی بیوی، بیٹی، بہن یا رشتہ دار خواتین میں سے کسی کو جا کر یہ (سورۃ النور کی آیت ۳۱) سناتا تو سنتے ہی وہ خاتون اٹھتی اور اپنے اوپر ایک موٹی چادر اوڑھ لیتی، حالانکہ اس وقت انہیں گھر سے باہر نکلنے کی ضرورت درپیش نہ ہوتی، وہ صرف اللہ کی کتاب پر عمل کرنے کے لیے ایسا کرتی۔

(تفسير ابن كثير (٣/ ٢٨٤)و فتح الباری (٨/ ٤٩٠)

صحابیات اور حجاب

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پاکیزہ بیویاں حجاب اور پردے کا بڑا اہتمام کرتی تھیں۔ حضرت ابو اُسید انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے باہر نکلے تو دیکھا کہ راستے میں مرد وزن اکٹھے چل رہے ہیں یہ دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے مخاطب ہو کر فرمایا:

﴿اِسْتَأْخِرْنَ ، فَاِنَّهُ لَيْسَ لَكُنَّ أَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيقَ عَلَيْكُنَّ بِحَافَاتِ الطَّرِيقِ﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ایک طرف ہو جاؤ کیونکہ تمہارے لیے راستے کے درمیان میں چلنا مناسب نہیں ہے ۔راستے کے ایک طرف چلنا لازم پکڑو۔''

(ابو داود، الادب، باب فی مشی النساء مع الرجال (٥٢٧٢)حسن

راوی حدیث کہتے ہیں کہ یہ سن کر صحابیات پھر اسطرح راستے کے کناروں پر چلتی کہ دیوار کے ساتھ کپڑے چمٹ جانے کا خدشہ رہتا۔

سیدہ ام خلاد رضی اللہ عنہا کا لخت جگر ایک غزوہ میں جام شہادت نوش کر جاتا ہے انہیں خبر ملتی ہے کہ تیرا صاحبزادہ راہ خدا میں شہید ہو چکا ہے۔ام خلاد رضی اللہ عنہا زبان سے اِنا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتی ہوئی بیٹے کی جدائی اور فراق کے صدمے سے نڈھال اور پریشان حال اپنے پھول کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لیے دربار رسالت میں حاضر ہوتی ہیں مگر اس حال میں سارا جسم ایک موٹی سی چادر میں لپٹا ہوا اور چہرے پر نقاب ڈالا ہوا ہے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس صابرہ ،شاکرہ، باحیا اور پردہ دار خاتون کو دیکھ کر حیرت سے کہا کہ دیکھو اس وقت بھی اس نے نقاب کیا ہوا ہے جبکہ ماں کو بیٹے کی وفات کی خبر سن کر تن بدن کا ہوش نہیں رہتا۔نوجوان شہید کی ماں سیدہ ام خلاد رضی اللہ عنہا نے اصحاب رسول کی بات سب کر فرمایا:

﴿اَنْ اَرْزَءَ ابْنِیْ فَلَنْ اَرْزَءَ حَیَاتِی﴾

''میرے بیٹے کی جان گئی ہے میرا حیا تو نہیں مرا''

تفہیم القرآن جلد ٣ / ٣٨١)

ازواجِ مطہرات اور حجاب

واقعہ افک میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان ہے کہ صفوان بن معطل سلمٰی ذکوانی رضی اللہ عنہ لشکر کے پیچھے ہوتے تھے وہ صبح کے وقت میری جگہ کے قریب پہنچ گئے ،اور انہوں نے دیکھا کہ ایک انسان سویا ہوا ہے لیکن جب وہ میرے قریب آئے تو انہوں نے مجھے دیکھتے ہی پہنچان

www.KitaboSunnat.com

لیا۔ کیونکہ:

﴿وَكَانَ يَرَانِى قَبْلَ الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعَةِ حِينَ عَرَفَنِى فَخَمَّدْتُ وَجْهِى بِجِلْبَابِى﴾

”حجاب کا حکم نازل ہونے سے پہلے انہوں نے مجھے دیکھا ہوا تھا انہوں نے جب مجھے دیکھا تو ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ﴾ پڑھا تو ان کے پڑھنے کی وجہ سے میں بیدار ہو گئی اور میں نے اپنی اوڑھنی کے ساتھ اپنے چہرے کو چھپا لیا۔“

(صحيح بخاري: التفسير، باب لولا اذسمعتوه (٤٧٥٠)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حالت احرام میں تھیں اور قافلے ہمارے سامنے سے گزرتے تھے۔

﴿فَاِذَا حَاذُوْا بِنَا سَدَلَتْ اِحْدَانَا جِلْبَابُهَا مِنْ رَأْسِهَا عَلٰى وَجْهِهَا فَاِذَا جَاوَزُوْنَا كَشَفْنَا﴾

”جب وہ سامنے آتے تو ہم اپنی چادریں منہ پر لٹکا لیتی اور جب وہ گزر جاتے تو منہ کھول لیتیں۔“

(ابوداود، المناسك، باب فى المحرمة تفطى (١٨٣٣) وابن ماجه (٢٩٣٥) حسن

ام علقمہ بنت ابی علقمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ میں حفصہ بنت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اس حال میں آئی تو اس پر ایک باریک کپڑے کی اوڑھنی تھی جس سے اس کی پیشانی ظاہر ہو رہی تھی تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کی اوڑھنی پھاڑ ڈالی اور فرمایا:

﴿اَمَا تَعْلَمِيْنَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْ سُوْرَةِ النُّوْرِ﴾

”کیا تمہیں ان احکام کا علم نہیں جو اللہ تعالیٰ نے سورت نور میں نازل فرمائے ہیں۔“

پھر انہوں نے ایک (موٹے کپڑے کی) اوڑھنی منگوائی اور اسے پہنا دی۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(جلبات المرأة المسلمة (ص/ ١٢٦)و طبقات ابن سعد (٨/ ٤٦)

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!

﴿اِنِّی امْرَأَةٌ اُطِیلُ ذَیْلِی وَامْشِی فِی الْمَكَانِ الْقَذِرِ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه :یُطَهِّرُهُ مَابَعْدَهُ﴾

''میں ایسی عورت ہوں کہ اپنی چادر کو لمبا رکھتی ہوں اور کبھی راہ چلتے نجس جگہ سے بھی گزر ہوتا ہے۔(اور چادر کا پلو اس پر سے ہوکر گزرتا ہے)رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (چادر اٹھا کر پاؤں ننگے کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ)بعد والی جگہ اس (گندگی سے گرانے والے پلو) کو پاک کردیتی ہے(جب وہ خشک جگہ سے گزرتی ہے)

(ابو داود ، الطهارة ، باب الاذى يصيب الذيل (٣٨٣)وابن ماجه (٥٣١)صحيح

حضرت ابن ام مکتوم قبیلہ قریش کے ایک معزز صحابی اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن تھے اور چونکہ نابینا تھے' اس لیے ازواج مطہرات کے حجروں میں آیا کرتے تھے'ایک دن آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہما سے فرمایا:''ان سے پردہ کرو' بولیں:''وہ تو نابینا ہیں''فرمایا:''تم تو نابینا نہیں ہو۔تم تو نہیں دیکھتی ہو''۔

مسندأحمد (٦ / ٢٩٦)فيه ضعف

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی ہولناکی اور ہیبت کا ذکر کیا کہ جس دن ستر وحجاب تو کیا لوگوں پر لباس بھی نہیں ہوگا جب امہات المومنین نے سنا تو حجاب اور پردے کی فکر لاحق ہوگئی۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا﴾

''روز قیامت لوگوں کو ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بے ساختہ حالت میں اکٹھا کیا جائے گا۔''

میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

" محكم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنظُرُ بَعضُهُم اِلَى بَعضٍ﴾

''تب مرد اور عورتیں ایک دوسرے کو تو نہیں دیکھیں گے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ!

اس دن کی سختی اس سے کہیں زیادہ ہوگی کہ وہ ایک دوسرے کو دیکھیں۔''

(صحیح مسلم ، الجنة ، باب فناء الدنيا وبيان (٢٨٥٩)

شرعی پردہ کی شرائط:

(۱) چادر یا برقع ایسا ہو جو سر سے لے کر پیروں تک پورے جسم کو ڈھانپ لے چہرہ نظر آئے نہ بازو، چھاتی نظر آئے نہ گدی حتی کہ ہاتھ اور پیر بھی نظر نہ آئیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴾ (الاحزاب:٥٩)

''اے نبی ﷺ اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں۔ یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں۔ اللہ غفور رحیم ہے''

(۲) چادر یا برقع بھی بجائے خود زینت یعنی جاذب نظر نہ ہو جیسے اس پر کڑھائی کا کام کیا گیا ہو یا پر کشش رنگ کا حامل ہو یا اتنا خوب صورت و نفیس ہو کہ بے اختیار مردوں کی نظریں عورت کی طرف اٹھ جائیں گویا مذکورہ قسم کی چادر یا برقع سے بھی پردے کی افادیت ختم ہو جاتی ہے۔

(۳) چادر یا برقع ایسے باریک اور شفاف کپڑے کا نہ ہو جس میں عورت کا جسم جھلکے گویا چادر یا برقع کا کپڑا سادہ ہونے کے ساتھ ساتھ موٹا بھی ہو۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بہت چست یا بہت باریک ہوتا ہے جو عورت کے نشیب و فراز' ٹانگوں پیٹ' پہلو اور سینہ سب کو نمایاں کرتا ہے ۔لہٰذا مسلمان خواتین ایسے لباس سے دور رہیں جو کہ فتنہ کے سیلاب برپا کر سکتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا......نِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا))

"جہنمیوں کی دو قسمیں ہیں جن کو میں نے دیکھا نہیں ہے ۔ایک قسم ان عورتوں کی ہیں جو لباس پہن کر بھی ننگی ہوں گی مٹک مٹک کر، مونڈھوں اور کھولوں کو ہلا ہلا کر چلیں گی ۔انکے سر اونٹ کے جھکے ہوئے کوہان کیطرح ہوں گے وہ نہ تو جنت میں داخل ہوں گی اور نہ ہی اسکی خوشبو پائیں گی حالانکہ اسکی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے پائی جائے گی"

صحیح مسلم، اللباس والزینۃ، باب النساء الکاسیات........(۲۱۲۸)واحمد(۸۶۷۳)

(۴) وسیع وکھلا ہو۔اس طرح تنگ نہ ہو کہ جسم کا انگ انگ اس سے نمایاں ہوتا ہو یا فتنے میں ڈالنے والی جگہیں واضح ہوں یا اس سے جسمانی ساخت اور اس کے خدوخال کی غمازی ہوتی ہو۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو قبطی کپڑے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بطور ہدیہ بھیجے تھے ان میں سے ایک موٹی چادر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھی عنایت فرمائی جسے میں نے اپنی بیوی کو پہننے کے لیے دے دیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو چادر میں نے تمہیں دی تھی اسے استعمال کیوں نہیں کیا، میں نے عرض کیا: اسے میں نے اپنی بیوی کو دے دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿مُرْهَا فَلْتَجْعَلْ تَحْتَهَا غِلَالَةً﴾

”اسے کہہ دو کہ اسے کے نیچے کوئی استر (شمیز) لگالے۔“

﴿فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ تَصِفَ حَجْمَ عِظَامِهَا﴾

کیونکہ مجھے خطرہ ہے کہ اس سے اس کے جسم کی ساخت ظاہر ہوگی۔

(مسند احمد (٢١٧٨٦)

(۵) اس کے کپڑے سینٹ یا خوشبو سے معطر نہ ہوں۔

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَ أَنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَ كَذَا يَعْنِي زَانِيَةٌ))

”ہر آنکھ زنا کار ہے اور بے شک جو عورت خوشبو لگا کر مجلس کے پاس سے گزرے وہ ایسی ویسی یعنی زانیہ ہے“۔

ابوداؤد، الترجل (٤١٧٣) صحيح.

البتہ عورت کی خوشبو رنگ ہے جیسے مہندی وغیرہ

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((طِيبُ الرِّجَالِ مَاظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَاظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ))

”مردوں کی خوشبو وہ ہے جسکی بو ظاہر ہو اور رنگ خفی ہو اور عورتوں کی خوشبو جسکا رنگ ظاہر ہو اور بو خفی ہو“

ترمذی، الادب، باب ماجاء فی طیب الرجال والنساء(٢٧٨٧)(٢٧٨٨)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا بو والی خوشبو لگانا عورتوں کا مردوں کی مشابہت کرنا ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے بلکہ ایسی عورت کو ملعون قرار دیا ہے۔ جو مردوں سے مشابہت کرتی ہے۔

ترمذی ، الادب ، بابماجاء فی المتشبهات بالرجال من النساء (۲۷۸۴)

۶۔ مردوں کے لباس کے مشابہ نہ ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَآءِ وَمَنْ تَشَبَّهَ بِالنِّسَآءِ مِنَ الرِّجَالِ﴾

”وہ عورتیں جو مردوں کے مشابہت اختیار کریں وہ ہم میں سے نہیں ہیں اور جو مرد عورتوں کی مشابہت اختیار کریں وہ بھی ہم میں سے نہیں۔“

(مسند احمد (۱۱/ ٤٦٢)(٦٨٧٥)

ایک اور روایت میں ہے۔

﴿لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ الرَّجُلَ يَلْبِسُ لِبْسَةَ الْمَرأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبِسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ﴾

”رسول اللہ ﷺ نے اس مرد کو ملعون قرار دیا ہے جو عورتوں کا سا لباس پہنتا ہے اور اس عورت کو بھی ملعون قرار دیا ہے جو مردوں کا سا لباس پہنتی ہے۔

(ابو داود ، اللباس ، باب فی لباس النساء (٤٠٩٨) صحیح

۷۔ کافر عورتوں کے لباس کے مشابہ بھی نہ ہو۔

ایک بار حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ پیلے رنگ کا جوڑا پہن کر خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿اِنَّ هٰذِهِ ثِيَابُ الْكُفَّارِ لَا تَلْبَسْهَا﴾

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”یہ کافروں کا لباس ہے اسے مت پہنو۔“

(مسلم ، :اللباس ، باب النھی عب لبس الرجل الثوب المعصفر (۲۰۷۷)(٥٤٣٤)

۸۔لباس شہرت ونمائش والا نہ ہو۔

لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو نمایاں پیش کرنے والا لباس شہرت کا لباس ہے ایسا لباس نہیں پہننا چاہیے، خصوصاً عورتوں کو۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا أَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ أَلْهَبَ فِيهِ نَارًا﴾

”جو شخص دنیا میں شہرت کی خاطر لباس پہنے گا اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت ذلت کا لباس پہنائے گا۔پھر اس میں آگ لگا دی جائے گی۔“

(ابو داود ، اللباس ، باب فی لبس الشھرة (٤٠٦٩)

عورت کا پردہ کن افراد سے کرنا ضروری ہے

۱۔سورۃ نور کی آیت ۳۰،۳۱ میں اس چیز کا تذکرہ ہے۔

” اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش (یعنی زیور کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیا کریں مگر جو اس میں سے کھلا رہتا ہو اور اپنے سینوں پر اوڑھنیاں اوڑھے رہا کریں اور اپنے خاوند اور باپ اور خسر اور بیٹوں اور خاوند کے بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنی (ہی قسم کی) عورتوں اور لونڈی غلاموں کے سوا نیز ان خدام کے جو عورتوں کی خواہش نہ رکھیں یا ایسے لڑکوں سے جو عورتوں کے پردے کی چیزوں سے واقف نہ ہوں (غرض ان لوگوں کے سوا) کسی پر اپنی زینت (اور سنگھار کے مقامات) ظاہر نہ ہونے دیں۔“ (النور:۱۸/ ۳۱)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۲۔ چچازاد، ماموں زاد، خالہ زاد، پھوپھی زاد سے پردہ ضروری ہے۔

۳۔ عورت کا اپنے دیور، جیٹھ، بہنوئی سے اختلاط غلط ہے اور پردہ فرض ہے۔

۴۔ عورت کے رضاعی بھائی کا اپنی رضاعی بہن کی بہنوں سے اختلاط حرام ہے۔

۵۔ شادی بیاہ کے موقع پر اور دیگر دوسری تقریبات میں مرد وزن کا بے حجابی میں اختلاط حرام ہے۔

۶۔ شادی کے بعد مرد وعورت کا تمام گھر والوں اور اہل محلّہ کے سامنے مووی یا تصاویر بنانا (گویا بے پردگی ہے) اور حرام ہے۔

۷۔ ٹیکسی، رکشے میں اکیلی عورت کا سفر کرنا درست نہیں البتہ اگر ساتھ محرم ہو تو بھی ساتھ پردہ کرنا ضروری ہے۔

۸۔ حجاب میں سے یہ بھی ہے کہ عورت بغیر محرم کے حج نہیں کر سکتی۔

۹۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں لڑکیوں کا لڑکوں کے ساتھ مل کر پڑھنا اور اسی طرح جامعات کی دیگر تقریبات میں مل بیٹھنا حجاب کے خلاف اور حرام ہے۔

۱۰۔ علمی اجتماعات، کانفرنسوں، مشاعروں اور دیگر اس قسم کی تقریبات میں مرد وعورت کا پہلو بہ پہلو بیٹھنا درست نہیں۔

۱۱۔ الغرض محرم رشتوں کے علاوہ جن کو قرآن نے بیان کیا ہے (سورۃ نور میں) سب سے پردہ کرنا عورت کا اولین فریضہ ہے۔

محرم رشتے یہ ہیں!

نسبی محارم: باپ، دادا، بیٹا، پوتا، چچا، ماموں، بھانجا اور بھتیجا۔

سسرالی محارم: سسر، داماد، خاوند کا بیٹا

رضاعی محارم: رضاعت سے بھی وہ تمام رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے ہوتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلم، الرضاع (١٤٤٤)

میں تو جہنم کی تپش سے بچنے کے لیے حجاب لیتی ہوں

دمشق کی یونیورسٹی کی ایک طالبہ جو امہات المؤمنین کو اپنے لیے رول ماڈل تصور کرتی تھی وہ حجاب اوڑھ کر جارہی تھی کہ ایک صحابی نے اس سے سوال کر دیا۔ آپ نے اس سے شدید گرمی میں اپنے آپ کو برقعہ اور حجاب میں کیوں قید کر رکھا ہے اور اس قدر مشقت اور تکلیف کس لیے برداشت کررہی ہیں؟ تو بچی نے بلاتأمل قرآن کریم سے استدلال کرتے ہوئے جواب دیا۔

﴿قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا لَّو كَانُوا يَفْقَهُونَ﴾

''کہہ دیجئے! جہنم کی آگ بہت زیادہ گرم ہے کاش یہ لوگ اس حقیقت کو جان لیتے ۔(التوبہ :۹/ ۸۱)

آپ کو شاید معلوم نہیں کہ میں دنیا کی یہ گرمی اور حبس اس لیے برداشت کررہی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اس اطاعت رسول پر خوش ہو کر جہنم کی آگ سے بچالے جو دنیا کی آگ سے ستر گنا زیادہ سخت اور گرم ہے۔ (شخصية المرأة المسلمة للدكتور محمد على الهاشمى)

کیا یہ انداز مسلمانی ہے

جرمنی کا چانسلر ترکی کے دورے پر آیا۔ وزارت ثقافت وتعلیم ترکی نے اس کے بے مثال استقبال کا پروگرام بنایا۔ اپنی ثقافت، اپنی تہذیب دکھانے کے لیے اور اپنے آپ کو ایک ایڈوانس ملک ثابت کرنے کے لیے وہ بعض اسکولوں کی نوجوان بچیوں کو سڑکوں پر لے آئے ۔سڑکوں کے کنارے نوجوان بے پردہ لڑکیاں پھول لے کر کھڑی تھیں، وہ جہاں سے گزرتا اس پر پھول نچھاور کیے جاتے۔

جرمن چانسلر نے جب لڑکیوں کے لباس کو دیکھا تو اسے بے حجابی کے سوا کچھ نظر نہ آیا اس نے ذمہ داران حکومت ترکیہ سے خطاب کرتے ہوتے کہا۔''میں جب ترکی آرہا تھا تو میرا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خیال تھا میں ایک اسلامی ملک جارہا ہوں۔وہاں مجھے خواتین میں اسلامی پردہ اور اسلامی اقدار نظر آئیں گی۔مگر یہاں تو مجھے بے پردگی ہی نظر آئی۔یورپ میں یہی چیز تو ہمیں لے ڈوبی ہے ،گھرانے تباہ و برباد ہو گئے۔ہمارا خاندانی نظام پورے کا پورا تباہ برباد ہو کر رہ گیا مسلمانو! کیا تم بھی ۔۔؟

(الآلی الحسان للشیخ محمدبن عبدالعزیز المسند)

برقعے میں لپٹی...... چہرے پر نقاب لئے ایک مسلمان عورت فرانس کی ایک سپر مارکیٹ میں خریداری کر رہی تھی۔ٹرالی میں مطلوبہ سامان ڈالنے کے بعد وہ کیش کاؤنٹر کی طرف ادائیگی کے لیے بڑھی۔چست لباس پہنے ہوئے سیلز گرل اپنے نقش و نگار سے عرب لگ رہی تھی۔اس نے حجاب میں لپٹی عورت کو ایک حقارت سے دیکھا اور بڑبڑاتے ہوئے اس کا حساب بنانے لگی ۔حجاب والی عورت خاموش کھڑی تھی ،لیکن اس کی خاموشی سیلز گرل کیلئے مزید جھنجھلاہٹ کا باعث بنی۔بولی:

"پہلے کیا کم مسائل ہیں فرانس میں ہم مسلمانوں کے لیے ......روز ایک نئی مصیبت کھڑی ہوتی ہے......تمہارا یہ نقاب ہی تو ان مسائل کی جڑ ہے......ہم یہ کیوں نہیں سمجھتے کہ ہم تجارت یا سیاحت کے لیے آتے ہیں، دین کی اشاعت اور اسلاف کی تاریخ بیان کرنے نہیں ......اگر تم اتنی ہی دیندار ہو تو واپس جاؤ اپنے وطن اور جیسے چاہو رہو......ہماری جان چھوڑو۔"

پردہ دار خاتون نے اپنا پرس کاؤنٹر پر رکھا اور اپنے چہرے سے نقاب ہٹا دیا......

سنہرے بال......نیلی آنکھیں......یورپی نقوش۔کہنے لگی......

"میں خاندانی فرانسیسی ہوں ......یہ فرانس تمہارا نہیں میرا وطن ہے......پر میرا دین اسلام ہے......بات اور کچھ نہیں ہے......بات صرف یہ ہے کہ......تم لوگوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اپنے دین کو بیچ دیا ہے۔اور ہم نے اسے خرید لیا ہے۔''

دل ہو وفا پسند،نظر ہو حیا پسند
جس حسن میں یہ وصف ہو وہ ہے خدا پسند

اے خاتونِ مسلم! بے پردہ باہر نکل کر اپنے گھر والوں کو دیوث مت بنا............

چہرے پر تھپڑ مارنے والا اندھا ہو گیا

ایک اندھا شخص جس کا ہاتھ بھی مفلوج تھا اور سوکھ کر کانٹا ہو چکا تھا۔ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ اے اللہ! مجھے معاف فرما، لیکن مجھے لگتا نہیں ایسا ہو گا لوگوں کو اس کی اس بات سے تعجب ہوا اور کہا: اللہ سے ڈرو کیا اونٹ پٹانگ کہہ رہے ہو اس شخص نے کہا اگر آپ میری پوری بات سنیں گے تو آپ بھی کہیں گے کہ ٹھیک ہی کہہ رہا ہوں۔ پھر اس نے بتایا۔ میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔

ہم ان کے کمرے میں داخل ہوئے تو ان کی اہلیہ بھی وہاں تھیں اس گمبھیر صورت حال میں بھی انہوں نے پردے کا خاص اہتمام کر رکھا تھا اور انہوں نے اپنے چہرے کو بھی ڈھانپا ہوا تھا میں نے انہیں تحکمانہ لہجے میں کہا۔ اپنے چہرے سے کپڑا ہٹاؤ۔ وہ کہنے لگیں، کیوں؟ میں نے کہا ۔میں تمہارے چہرے پر تھپڑ مارنا چاہتا ہوں۔ وہ کہنے لگیں تمہیں پتا نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا فرمایا۔ آپ نے فرمایا: میں اس سے کیوں نہ حیا کروں جس سے آسمان کے فرشتے بھی حیا محسوس کرتے ہیں میرے دیگر ساتھی تو یہ جملہ سن کر شرمندہ ہو گئے اور پیچھے ہٹ گئے لیکن میں اپنی بات پر مصر رہا۔

وہ اپنے چہرے سے کپڑا ہٹانے پر کسی صورت بھی آمادہ نہ ہوئیں میں نے ویسے ہی ایک زناٹے دار تھپڑ ان کے چہرے پر رسید کر دیا۔ سیدہ نائلہ کہنے لگیں۔ اللہ تعالیٰ تیری آنکھوں کو اندھا اور ہاتھ کو مفلوج کرے اور تمہیں کبھی معاف نہ کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی قسم! میں جیسے ہی باہر نکلا میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ اور میرے ہاتھ نے کام کرنا چھوڑ دیا اور یہ خشک ہونے لگا۔ یہ دونوں دعائیں تو پوری ہو چکی ہیں مجھے خدشہ ہے کہ ان کی تیسری دعا بھی قبول کر لی جائے گی۔

(مجابو الدعوۃ ص/۷۰، دعاؤں کی قبولیت کے واقعات ص/۱۵۲)

کپڑے چمٹ جانے کا خدشہ رہتا

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں

اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا

پوچھا جو ان سے آپ کا پردہ وہ کیا ہوا؟

کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷ستمبر۱۹۷۴ء

عقیدہ ختم نبوت کی پاسداری

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيماً﴾ (الاحزاب:۴۰)

”محمد (ﷺ) تمہارے مَردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین (یعنی نبوت کو ختم کرنے والے) ہیں اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے“

تمہیدی کلمات

الوہیت کے بعد سب سے بڑا منصب نبوت ہے، اس منصب کے لیے سب سے اشرف مخلوق انسانوں میں سے ایسے مومن مرد کا انتخاب اللہ تعالیٰ خود کرتا ہے جو تمام انسانی خصائل حمیدہ کا جامع ہو، نبی اپنے دور کا انسانِ کامل ہی نہیں بلکہ مومن کامل اور خدائی انتخاب ہوتا ہے' اس میں کسب کو قطعاً کوئی دخل نہیں ہوتا کہ کوئی مرد یا عورت اپنے اخلاق و اعمال اور غیر معمولی صلاحیتوں اور کوششوں سے اسے حاصل کر سکے۔

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ روئے زمین کی ہر قوم اور ہر انسانی طبقے کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں اور آپ کی لائی ہوئی کتاب قرآن مجید تمام آسمانی کتب کے احکام منسوخ کرنے والی اور آئندہ کے لیے تمام معاملات کے احکام وقوانین میں جامع و مانع ہے۔ قرآن کریم تکمیل دین کا اعلان کرتا ہے۔ گویا انسانیت اپنی معراج کو پہنچ چکی ہے اور قرآن کریم انتہائی عروج پر پہنچانے کا ذریعہ ہے۔ اس کے بعد کسی دوسری کتاب کی ضرورت ہے، نہ کسی نئے نبی کی حاجت۔ چنانچہ امت محمدیہ کا یہ بنیادی عقیدہ ہے کہ آپ کے بعد اب کوئی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نبی نہیں آئے گا اور دعویٰ نبوت میں ظلی، بروزی (سایہ، عکس)، مثیل مسیح اور مسیح موعود کی اصطلاحیں سب بے کار اور بے معنی ہیں۔ نیز قرآن وسنت کی روشنی میں ختم نبوت کا انکار محال ہے، عہد رسالت سے جب بھی اور جہاں بھی کسی نے نبوت کا دعوی کیا، امت مسلمہ نے متفقہ طور پر اسے جھوٹا قرار دیا اور اس کا قلع قمع کرنے میں ہر ممکن کوشش کی اور اسے کیفر کردار تک پہنچایا۔

۷ ستمبر ۱۹۷۴ء وہ تاریخ ہے جس میں قادیانیوں کو پاکستان میں اقلیت قرار دیتے ہوئے غیر مسلموں کی فہرست میں شامل کر دیا گیا تھا۔

ختم نبوت قرآن کی روشنی میں

قرآن مجید میں بیسوں ایسی آیات ہیں جو ختم نبوت پر دلالت کرتیں ہیں مگر اختصار کے پیش نظر اس مقام پر صرف دس آیات بینات در ختم نبوت درج کی جارہی ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

۱......﴿مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيماً﴾ (الاحزاب:٤٠)

”محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین (یعنی نبوت کو ختم کرنے والے) ہیں اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے“

۲......﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلاَمَ دِيناً﴾ (المائدہ:۳)

”آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند فرمایا“

۳......﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيراً وَنَذِيراً وَلَكِنَّ أَكْثَرَ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (سبا:۲۸)

''اور (اے محمد ﷺ!) ہم نے تم کو تمام لوگوں کے لئے خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے''

۴ ...... ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا﴾ (الاعراف:۱۵۸)

'' (اے محمد ﷺ!) کہہ دو کہ لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا یعنی اُس کا رسول ہوں''

۵ ...... ﴿وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُم مِّن كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَى ذَلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ، فَمَن تَوَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾ (آل عمران:۸۱۔۸۲)

''اور جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب اور دانائی عطا کروں پھر تمہارے پاس کوئی پیغمبر آئے جو تمہاری کتاب کی تصدیق کرے تو تمہیں ضرور اُس پر ایمان لانا ہوگا اور ضرور اُس کی مدد کرنی ہوگی اور (عہد لینے کے بعد) پوچھا کہ بھلا تم نے اقرار کیا اور اُس اقرار پر میرا ذمہ لیا (یعنی مجھے ضامن ٹھہرایا) انہوں نے کہا (ہاں) ہم نے اقرار کیا (اللہ نے) فرمایا کہ تم (اس عہد و پیمان کے) گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں، تو جو اُس کے بعد پھر جائیں وہ نافرمان ہیں''

ختم نبوت احادیث کی روشنی میں

کتب احادیث میں بیسوں ایسی احادیث ہیں جو ختم نبوت پر دلالت کرتی ہیں جن میں اکثر

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وبیشتر سنداً کمزور ہیں مگر اختصار کے پیش نظر اس مقام پر صرف چالیس احادیث درختم نبوت حسن یا صحیح درجے کی درج کی جارہی ہیں۔

میرے ساتھ نبوت کا اختتام ہو گیا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ))

مسلم، المساجد ومواضع الصلاة(٥٢٣)(٥)

''کہ مجھے چھ چیزوں کے ساتھ انبیاء پر فضلیت دی گئی ہے' مجھے جامع کلمات دیئے گئے ہیں اور رعب کے ذریعے سے میری مدد کی گئی ہے مال غنیمت کو میرے لیے حلال کیا گیا ہے، میرے لیے ہی تمام زمین پاک، مطہر اور مسجد بنادی گئی ہے، اور مجھے تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہے اور میرے ساتھ نبوت کا اختتام ہو گیا ہے۔''

اب نبوت باقی نہیں رہی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

((لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ))

'نہیں ہے نبوت سے مگر مبشرات، دریافت کیا گیا کہ مبشرات کیا ہے۔؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سچے خواب'' بخاری(٦٩٩٠)ومسلم(٤٧٩)(٢٠٧)

میں خاتم النبیین ہوں

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((فِـی أُمَّتِـی كَـذَّابُـونَ وَدَجَّـالُـونَ سَبْعَةٌ وَعِشْرُونَ مِنْهُمْ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ، وَإِنِّی خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِیَّ بَعْدِی))

''میری امت میں ستائیس اشخاص کذاب ودجال ہوں گے ان میں سے چار عورتیں ہوں گی، میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا''

مسند احمد(۲۳۳۵۸)إسناده صحيح

میں سب سے آخر میں آنے والا ہوں

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

((كَـانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّی لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً، فَـقَـالَ:أَنَـا مُـحَـمَّـدٌ، وَأَحْمَدُ، وَالْمُقَفِّی، وَالْحَاشِرُ، وَنَبِیُّ التَّوْبَةِ، وَنَبِیُّ الرَّحْمَةِ)) مسلم(۲۳۵۵)(۵۰۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نام خود بیان فرمائے کہ: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں مقفی (سب سے آخر میں آنے والا) ہوں اور میں حاشر ہوں اور میں نبی التوبہ ہوں اور میں نبی الرحمہ ہوں''

میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

((خَـلَّفَ رَسُـولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِیَّ بْنَ أَبِی طَالِبٍ فِـی غَـزْوَةِ تَبُـوكَ فَـقَـالَ يَـا رَسُـولَ الـلّٰـهِ تُـخَلِّفُنِی فِی النِّسَاءِ وَالـصِّبْيَـانِ؟ فَـقَـالَ أَمَـا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِیَّ بَعْدِی))

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک میں پیچھے رہنے کا حکم دیا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ پیچھے چھوڑ دیا ہے تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو اس بات سے راضی نہیں ہے کہ تو میرے نزدیک ایسے ہے جیسے موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک ہارون کا مقام تھا؟ لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے''

بخاری، المغازی (٤٤١٦)

اے محمد ﷺ! آپ خاتم النبیین ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ:

''رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گوشت لایا گیا اور دستی کا حصہ آپ کو پیش کیا گیا۔ تو آپ نے اپنے دانتوں سے اسے ایک بار نوچا اور آپ ﷺ کو دست کا گوشت بہت پسند تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن میں سب لوگوں کا سردار ہوں گا، تمہیں اس کی وجہ معلوم ہے؟ اس دن دنیا کے شروع سے قیامت کے دن تک کی ساری خلقت ایک چٹیل میدان میں جمع ہوگی کہ ایک نظر سب کو دیکھ سکے گی۔ سورج بالکل قریب ہو جائے گا اور لوگوں کی پریشانی اور بےقراری کی کوئی حد نہ رہے گی جو برداشت سے باہر ہو جائے گی۔ لوگ آپس میں کہیں گے، دیکھتے نہیں کہ ہماری کیا حالت ہوگئی ہے، کیا ایسا کوئی مقبول بندہ نہیں ہے جو اللہ پاک کی بارگاہ میں تمہاری شفاعت کرے؟ بعض لوگ بعض سے کہیں گے کہ آدم علیہ السلام کے پاس چلنا چاہیے۔ چنانچہ سب لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے آپ انسانوں کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی طرف سے خصوصیت کے ساتھ آپ میں روح پھونکی۔ فرشتوں کو حکم دیا اور انہوں نے آپ کو سجدہ کیا اس لئے آپ رب کے حضور ہماری شفاعت کر دیں۔ آپ دیکھ رہے ہیں ہم کس حال کو پہنچ چکے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کہیں گے میرا رب آج انتہائی غضبناک ہے۔ اس سے پہلے اتنا غضبناک وہ کبھی نہیں ہوا تھا اور نہ آج کے بعد وہ کبھی اتنا غضبناک ہوگا اور رب العزت نے مجھے بھی درخت سے روکا تھا لیکن میں نے اس کی نافرمانی کی، پس نفسی، نفسی، نفسی مجھ کو اپنی فکر ہے تم کسی اور کے پاس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاؤ۔ہاں حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔چنانچہ سب لوگ حضرت نوح علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اوران سے عرض کریں گے،اے نوح علیہ السلام! آپ سب سے پہلے پیغمبر ہیں جو اہل زمین کی طرف بھیجے گئے تھے اور آپ کو اللہ نے ''شکر گزار بندہ'' (عبدالشکور) کا خطاب دیا ۔آپ ہی ہمارے لئے اپنے رب کے حضور شفاعت کردیں،آپ دیکھ رہے ہیں ہم کس حالت کو پہنچ گئے ہیں۔حضرت نوح علیہ السلام بھی کہیں گے میرا رب آج اتنا غضبناک ہے کہ اس سے پہلے کبھی اتنا غضبناک نہیں تھا اور نہ آج کے بعد اتنا غضبناک ہوگا اور مجھے ایک دعا کی قبولیت کا یقین دلایا گیا تھا جو میں نے اپنی قوم کے خلاف کرلی تھی۔نفسی،نفسی،نفسی آج مجھ کو اپنے ہی نفس کی فکر ہے تم میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ،حضرت ابرہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ سب لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونگے اور عرض کریں گے۔اے ابراہیم علیہ السلام! آپ اللہ کے نبی اور اللہ کے خلیل ہیں۔روئے زمین میں منتخب،آپ ہماری شفاعت کیجئے،آپ ملاحظہ فرمارہے ہیں ہم کس حالت کو پہنچ چکے ہیں۔حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی کہیں گے آج میرا رب بہت غضبناک ہے اتنا غضبناک نہ وہ پہلے ہوا تھا اور نہ آج کے بعد ہوگا میں نے تین جھوٹ بولے تھے (راوی) ابوحیان نے اپنی روایت میں ان تینوں کا ذکر کیا ہے۔نفسی،نفسی،نفسی مجھ کو اپنے نفس کی فکر ہے،میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ۔ہاں حضرت موسی علیہ السلام کے پاس جاؤ۔سب لوگ حضرت موسی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے موسی علیہ السلام! آپ اللہ کے رسول ہیں،اللہ تعالی نے آپ کو اپنی طرف سے رسالت اور اپنے کلام کے ذریعے فضیلت دی۔آپ ہماری شفاعت اپنے رب کے حضور میں کریں،آپ ملاحظہ فرماسکتے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ چکے ہیں۔حضرت موسی علیہ السلام کہیں گے کہ آج اللہ تعالی بہت غضبناک ہے،اتنا غضبناک کہ وہ نہ پہلے کبھی ہوا تھا اور نہ آج کے بعد کبھی ہوگا اور میں نے ایک شخص کو قتل کردیا تھا،حالانکہ اللہ کی طرف سے مجھے اس کا کوئی حکم نہیں ملا تھا۔نفسی،نفسی،نفسی بس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجھ کو آج اپنی فکر ہے، میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ۔ ہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ سب لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے۔ اے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ اللہ کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں جسے اللہ نے مریم علیہا السلام پر ڈالا تھا اور اللہ کی طرف سے روح ہیں آپ نے بچپن میں ماں کی گود ہی میں لوگوں سے بات کی تھی، ہماری شفاعت کیجئے، آپ ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہماری کیا حالت ہو چکی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی کہیں گے کہ میرا رب آج اس درجہ غضبناک ہے کہ نہ اس سے پہلے کبھی اتنا غضبناک ہوا تھا اور نہ کبھی ہوگا اور آپ کسی لغزش کا ذکر نہیں کریں گے (صرف) اتنا کہیں گے نفسی، نفسی، نفسی۔

((اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ، فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا فَيَقُولُونَ يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتِمُ الأَنْبِيَاءِ، وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ))

"میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ۔ ہاں محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ سب لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے محمد ﷺ! آپ اللہ کے رسول اور سب سے آخری پیغمبر (خاتم النبیین) ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے ہیں، اپنے رب کے دربار میں ہماری شفاعت کیجئے۔ آپ خود ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ ہم کس حالت کو پہنچ چکے ہیں۔"

آپ ﷺ نے فرمایا کہ آخر میں آگے بڑھوں گا اور عرش تلے پہنچ کر اپنے رب عز وجل کے لئے سجدہ میں گر پڑوں گا، پھر اللہ تعالیٰ مجھ پر اپنی حمد اور حسن ثنا کے دروازے کھول دے گا کہ مجھ سے پہلے کسی کو وہ طریقے اور وہ محامد نہیں بتائے تھے۔ پھر کہا جائے گا، اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھائیے، مانگئے آپ کو دیا جائے گا۔ شفاعت کیجئے، آپ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شفاعت قبول ہو جائے گی۔اب میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا۔اے میرے رب ! میری امت ،اے میرے رب ! میری امت پر کرم کر، کہا جائے گا اے محمد ﷺ! اپنی امت کے ان لوگوں کو جن پر کوئی حساب نہیں ہے ، جنت کے داہنے دروازے سے داخل کیجیے ویسے انہیں اختیار ہے ،جس دروازے سے چاہیں دوسرے لوگوں کے ساتھ داخل ہو سکتے ہیں ۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم ! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ۔ جنت کے دروازے کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور حمیر میں ہے یا جتنا مکہ اور بصرہ میں ہے۔''

بخاری ، تفسیر القرآن (٤٧١٢)

میں انبیاء میں سے آخری ہوں

سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَأَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ))

''میں انبیاء میں سے آخری ہوں اور تم امتوں میں سے آخری ہو''

مستدرك حاكم (٨٦٢٠) صحيح على شرط مسلم

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر رضی اللہ عنہ ہوتے

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ))

''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوتا''

ترمذی ، المناقب (٣٦٨٦) حسن

گر کھلا ہوا نبوت کا در ہوتا
تاجِ نبوت اسی کے سر پر ہوتا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے کہ میرے بعد
اگر کوئی نبی ہوتا تو وہ عمرؓ ہوتا

اے لوگو! بلا شبہ میرے بعد نبی کوئی نہیں

ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا:

((أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَلَا أُمَّةَ بَعْدَكُمْ فَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَأَقِيمُوا خَمْسَكُمْ، وَأَعْطُوا زَكَاتَكُمْ، وَصُومُوا شَهْرَكُمْ، وَأَطِيعُوا وُلَاةَ أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ))

''اے لوگو! بلا شبہ میرے بعد نبی کوئی نہیں اور تمہارے بعد امت کوئی نہیں، پس تم اپنے رب کی عبادت کرو اور پانچ وقت کی نماز پڑھو اور زکوۃ ادا کرو اور ماہ رمضان کے روزے رکھو اور اپنے امراء کی اطاعت کرو تو تم اپنے ربّ کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے''

الطبرانی فی المعجم الکبیر (۷۹۷)(۷۶۱۷) والسلسلة الاحادیث الصحیحة (۳۲۳۳)

تحریک ختم نبوت کا تعارف

۱۸۹۱ء میں جب مرزا غلام احمد نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تو ۳۱ جنوری ۱۸۹۱ء کو لاہور سے جماعت اہلحدیث کے مایہ ناز عالم دین مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ نے مرزا کو ایک خط لکھا جس سے تحریک ختم نبوت کا آغاز ہوا نیز سب سے پہلے جس نے مرزا کے متعلق فتوی تکفیر دیا وہ مولانا محدث نذیر حسین دہلوی ہیں پھر اس فتوی کی تصدیق کر کے شرق و غرب سے معاصر علماء کرام نے اس تحریک میں شمولت اختیار کرنی شروع کر دی۔ڈاکٹر محمد بہاؤالدین صاحب نے اپنی کتاب ''تحریک ختم نبوت'' کی جلد نمبر سوئم کے صفحہ ۴۹۰ تا ۵۰۴ تک ان خوش نصیبوں کے نام درج کیئے ہیں جو اس تحریک کے سربراہان یا کارکنان تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قیام پاکستان کے بعد قادیانی جماعت کے سرگرم رکن ظفر اللہ خان (جس کا تعلق ڈسکہ شہر سے تھا اور انگریز سرکار نے اسے اپنی خدمات کے عوض سر کا خطاب دے رکھا تھا۔ سر ظفر اللہ خان کی باقیات ابھی بھی ڈسکہ میں ہی مقیم ہیں) کو پاکستان کا وزیر خارجہ مقرر کیا گیا۔ اس کی شہ پر مرزا کے پیروکاروں اور حواریوں نے 'ربوہ' کو اپنا تحریکی مرکز بنا لیا اور وہیں سے اسلام دشمن سرگرمیوں کا آغاز کیا۔ مرزا کے پوتے ایم۔ ایم۔ احمد نے ساہیوال (منٹگمری) کے ڈپٹی کمشنر کی حیثیت سے قادیانیت کے فروغ کے لیے انتھک کوششیں کیں۔ اس نے تو اس مقصد کے لیے دن رات ایک کر دیا تھا اور ضرورت پڑنے پر سرکاری مشینری اور ہر ممکن حد تک طاقت کے استعمال سے بھی دریغ نہ کیا تھا۔

۱۹۵۳ء میں ملت اسلامیہ اور اس کے راہنماؤں نے قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کو کچلنے کے لیے ایک بار پھر ''تحریک ختم نبوت'' چلائی' جوں جوں یہ تحریک (منہ زور سیلاب کی طرح) آگے بڑھتی گئی توں توں نہ صرف قادیانیوں کی نیندیں حرام ہو گئیں بلکہ اس تحریک نے حکومت کو بھی اس مسئلے پر سنجیدگی سے سوچنے پر مجبور کر دیا۔ فدایان اسلام کی اس تحریک کا راستہ روکنے کے لیے حکومت پاکستان نے پنجاب بھر میں مارشل لاء لگا دیا۔ علماء کرام اور تحریک ختم نبوت کے جانثاروں کو قادیانی فتنہ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے اور بانگ دہل نعرہ حق لگانے کی پاداش میں عدالت نے سزائے موت سنا دی جو بعد ازاں معاف کر دی گئی اور اس طرح تحریک وقتی طور پر دب گئی۔

۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کے خلاف تحریک دوبارہ بھڑک اٹھی۔ واقعہ کچھ یوں ہوا کہ ۲۰ رمئی ۱۹۷۴ء کو نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلبہ چناب ایکسپریس کے ذریعے اپنے تفریحی و معلوماتی سفر سے ملتان واپس جا رہے تھے۔ جب ان کی گاڑی ربوہ اسٹیشن پر پہنچی تو قادیانیوں کی ایک مسلح جماعت ان نہتے اور بے گناہ طلبہ پر اچانک حملہ آور ہو گئی۔ جس کے نتیجے میں کئی ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طالب علموں نے جام شہادت نوش کیا جبکہ بیشتر طلبہ شدید زخمی حالت کے پیش نظر مختلف ہسپتالوں میں کئی روز تک زیر علاج رہے۔اس واقعہ کا ردعمل بہت شدید ہوا اور ملک بھر میں اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند ہوئی۔عوام نے قادیانیوں کو اقلیت دینے کا مطالبہ کر دیا۔ بعد ازاں عوام کا یہ مطالبہ ایک تحریک بن گیا جس میں روز بروز شدت آتی گئی۔ قادیانی فرقہ اس خوش فہمی میں مبتلا تھا کہ چونکہ ۱۹۷۰ء کے عام انتخابات میں انھوں نے پیپلز پارٹی کی سرعام حمایت کی تھی، اس لیے ذوالفقار علی بھٹو عوام کا یہ مطالبہ نہ صرف مسترد کر دیں گے بلکہ انھیں (قادیانیوں کو) پورا پورا تحفظ بھی فراہم کریں گے لیکن سیاستدان ذوالفقار علی بھٹو نے عوامی نمائندہ ہونے کا پورا پورا ثبوت دیا اور پارٹی پالیٹیکس سے بالاتر ہو کر اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور وخوض کیا اور اراکین قومی اسمبلی کو اپنے ضمیر کے مطابق اس مسئلے پر آزادانہ رائے دہی کی اجازت دے دی۔(یاد رہے کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا یہ مسئلہ تقریباً ۹۰ سال سے زیر التوا تھا اور ابھی تک اس بارے میں کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہو پایا تھا)۔

قومی اسمبلی نے حکومت کی تحریک پر اپنے آپ کو ایک خصوصی کمیٹی میں تبدیل کر دیا جس کی کاروائی اس قدر خفیہ رکھی گئی کہ عوام کو اس کی ہوا تک نہ لگنے دی گئی۔اس مسئلے پر مزید بحث وتمحیص اور تبصروں کی ممانعت کر دی گئی تاکہ تصادم کی فضا پیدا نہ ہو سکے۔ قادیانی فرقے کے سربراہ ناصر احمد اور لاہوری پارٹی کے سربراہ کے بیانات قومی اسمبلی کے اراکین نے خود سنے اور ان سے وضاحتیں طلب کیں۔اس طرح کافی غور وخوض کے بعد ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔اسی شام سینٹ نے قومی اسمبلی کے فیصلے کی توثیق کر دی اور اس وقت کے صدر مملکت چودھری فضل الٰہی نے بھی اس فیصلے پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔اس طرح ذوالفقار علی بھٹو کی ذہانت وخلوص، فہم وفراست اور سیاسی تدبر کی وجہ سے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا ۹ دہائیوں سے زیر التوا مسئلہ مناسب اور عوامی جذبات کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مطابق حل ہوا۔

۷ستمبر ۱۹۷۴ء کے آئین کی دفعہ ۲۶۰ کی ذیلی دفعہ (۳) میں شام چار بجے جو قومی اسمبلی کے اجلاس میں جو اضافہ ہوا وہ یہ ہے:

۱......جو شخص حتمی اور غیر مشروط طور پر حضرت محمد ﷺ کے آخری نبی ہونے پر ایمان نہیں رکھتا یا کسی بھی مفہوم کے انداز بیان کے تحت کسی اور شخص کو نبی مانتا ہے یا ایسے دعویدار کو مذہبی مصلح سمجھتا ہے وہ آئین اور قانون کے تحت مسلمان نہیں ہے۔

۲...... پاکستان میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو آخری نبی ماننے کے خلاف عقیدے کا اظہار اور تبلیغ قابل تعزیر جرم ہوگا۔

۳......قادیانی گروپ کے افراد یا لاہوری گروپ کے افراد کے لیے جو خود کو احمدی کہتے ہیں ہندوؤں، عیسائیوں اور بودھ اقلیتوں کی طرح صوبائی اسمبلیوں میں علیحدہ نشستیں مخصوص کی جائیں گی۔

۴......شناختی کارڈ اور شہریوں کی لازمی رجسٹریشن سے متعلق قانون اور انتخابی فہرستوں کے قانون میں ترمیم کی جائے گی تاکہ اس میں قادیانیوں کے مسلمانوں سے علیحدہ ہونے سے متعلق ضروری اندراج کیا جاسکے۔

الحمد للہ ۷ستمبر ۱۹۷۴ء کے بعد پاکستان میں منکرین ختم نبوت (قادیانیوں) کا مسئلہ ہمیشہ کے لیے حل ہوگیا۔ اب آئین پاکستان کے تحت وہ ہندوؤں، عیسائیوں، سکھوں، بودھوں اور دوسری غیر مسلم اقلیتوں کی طرح وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اب اس سلسلے میں سب سے زیادہ ضرورت اس جماعت کے بڑھتے ہوئے ارتدادی عزائم کو روکنا اور اس تک اسلام کا پیغام پہنچانا ہے۔ مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت پر ایمان لانے سے قبل اس جماعت کے پیروکار اسلام ہی کے فرزند تھے۔ بدقسمتی سے یہ مرزا قادیانی کی تلبیس کا شکار ہوگئے۔ اب انھیں پھر راہ ہدایت دکھانے کی ضرورت ہے۔ یہ کام ذمہ داری کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ نہایت محبت، شائستگی اور اعلیٰ اخلاق کے ساتھ ہونا چاہیے۔

افسوس ستمبر ۱۹۷۴ء کے بعد جلسوں کا اہتمام تو بہت ہوا لیکن ان فریب خوردہ حضرات کو دائرہ اسلام میں داخل کرنے کا کام جیسا کہ ہونا چاہیے تھا نہ ہو سکا۔ اب ضرورت ہے کہ محبت، اخلاق اور اخلاص کے ساتھ ان کے دلوں پر اسلام کی دستک دی جائے۔

جھوٹے مدعیانِ نبوت

بعض لالچی و نفس پرست اور مکار لوگ اپنی عقل و ذہانت، علم و دانائی اور اقتدار و حکومت کے بل بوتے پر اس خدائی منصب پر از خود فائز ہونے کی ناپاک و ناکام جرأت سے باز نہیں رہے اور جھوٹا دعوائے نبوت کر بیٹھے۔ مرد تو مرد عورتیں بھی پیچھے نہیں رہیں۔ دورِ رسالت سے اب تک دعوائے نبوت کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

بذریعہ وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معلوم تھا کہ بعض جھوٹے نبی پیدا ہوں گے لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی ان لوگوں سے امت کو آگاہ فرما دیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں"

((أَنّه سَيكُونُ فِيْ أُمَّتِيْ ثَلاثُوْنَ كَذّابُوْنَ ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّه نَبِيٌّ وَ أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِي بَعْدِيْ.))

”کہ بیشک میری امت میں تیس کذاب ہوں گے کہ ہر ایک اپنے کو نبی کہے گا جبکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں“ (مسند احمد ۵/ ۲۷۸)

عہد رسالت سے اب تک بیسوں احمقوں نے نبوت کا دعویٰ کیا' اس مقام پر چند نبوت کا دعوی کرنے والوں کے نام پیش خدمت ہے۔ ان کی تفصیل ہماری کتاب ”اربعین ختم نبوت“ میں دیکھی جا سکتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسود عنسی، طلیحہ اسدی، سجاح اور مالک بن نویرہ، مالک بن نویرہ کا قتل، مسیلمہ کذاب، مختار کا دعوی نبوت، حارث، مرزا غلام احمد، مسیح الدین ندوی وغیرہ

نیز مولانا اسماعیل سلفی رحمہ اللہ نے اپنے ایک مضمون (جو مجلّہ المکرّم کے شمارہ نمبر ۱۸ میں شائع ہوا) میں نبوت کا مزید دعوی کرنے والوں کے نام بھی پیش کیے ہیں۔

① چراغ الدین جمونی۔ ② ظہری الدین اروپی۔ ③ محمد بخش قادیانی۔ ④ یار محمد وکیل ہشیار پوری۔ ⑤ عبداللہ تیماپوری۔ ⑥ سید عابد علی۔ ⑦ عبداللطیف گناچوری۔ ⑧ ڈاکٹر محمد صدیق بہاری۔ ⑨ ماسٹر احمد سعید سمبڑیالی۔ ⑩ احمد نور کابلی۔ ⑪ نبی بخش پسروری۔ ⑫ عبداللہ پٹواری چیچہ وطنی۔ ⑬ فضل احمد چنگابنگیالی۔ ⑭ غلام احمد مصلح موعود و قدرت ثانی۔ ⑮ خواجہ اسماعیل لندن۔ ⑯ سید محبوب شاہ گوجرانوالہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

11 اکتوبر بیٹیوں کا عالمی دن

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ، اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ج وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ﴾ [الشوریٰ: ٤٩۔٥٠]

”(تمام) بادشاہت اللہ ہی کی ہے آسمانوں کی بھی اور زمین کی بھی وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جسے چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے بخشتا ہے۔۴۹۔ یا ان کو بیٹے اور بیٹیاں دونوں عنایت فرماتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے وہ تو جاننے والا (اور) قدرت والا ہے۔“

تمہیدی کلمات:

UNO اور دیگر ممالک نے مل کر 11 اکتوبر 2012ء کو سب سے پہلے بیٹیوں کا عالمی دن منانے کا عزم کیا اس کے بعد پوری دنیا کے لوگ 11 اکتوبر کو بیٹیوں کے عالمی دن کے طور پر منانے لگے اس دن کے منانے کا مقصد عورت یعنی بیٹی کے حقوق کو اجاگر کرنا اور سال بھر میں بیٹیوں پر ہونے والے مظالم کے خلاف آواز کو اٹھانا ہوتا ہے۔اہل کفر اور دنیا کے عالمی منشور وضع کرنے والے آج یہ آواز اٹھاتے ہیں جبکہ بیٹی کی شان وعظمت آج سے چودہ سو سال پہلے جناب محمد ﷺ نے بیان کر دی تھی اور اس بیٹی کی شان وشوکت کو سال میں صرف ایک بار ہی بیان کرنے کی تعلیم نہیں دی بلکہ ہر دن ہر رات سال بھر بیٹی کو رب کی رحمت سمجھ کر اس کے حقوق کی ادائیگی کا حکم دیا تھا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عورت یعنی بیٹی اور غیر الہامی مذہب

ہندوؤں کے نزدیک' جھوٹ بولنا، بغیر سوچے کام کرنا، فریب، حماقت، طمع، ناپاکی، بے رحمی یہ عورت کے کرداری عیوب ہیں۔ عورتوں کے ساتھ محبت نہیں ہو سکتی، عورتوں کے دل حقیقت میں بھڑوں کے بھٹ ہیں۔ رگ وید منڈل: (۱۰) سوکت:(۹۵) منتر:(۱۵)

بیٹی باپ کی جائیداد کی وارث نہیں ہے۔

اتھر وید کانڈ: (۱) سوکت: (۱۷) منتر: (۱) یجر وید: (۸/۵)

جین مت میں عورتوں کا مقام ان کی شاستروں سے معلوم ہوتا ہے مہابیر سوامی عورت کو تمام برائیوں کی جڑ گردانتے تھے، ان کا کہنا تھا کہ مردوں کے گناہوں کا سبب عورت ہی ہے۔ عورت سب سے بڑی آزمائش ہے جو انسان کی راہ میں حائل ہوتی ہے۔ مرد کو چاہیے کہ عورت سے کسی قسم کا سروکار نہ رکھے، اس کی طرف دیکھے، نہ بات کرے اور نہ ہی اس کا کوئی کام کرے۔ ڈاکٹر مسز سٹیوسن کے بقول جب تک وہ اپنے نیک اعمال کی وجہ سے دوسرے جنم میں مرد بن کر نہ آئے۔ ایم ایس ناز، اسلام میں عورت کی قیادت: (ص/٤٤)

''بدھ مت'' کے تاریخی مطالعہ سے عورت کو کوئی مقام حاصل ہونے کا ثبوت نہیں ملتا، اس کے برعکس عورت سے نفرت اور اس کی تذلیل و تحقیر کے ثبوت ملتے ہیں۔

انسائیکلو پیڈیا آف ریلی جن اینڈ اتھکس میں ایک بدھ مفکر چھلا واگا کا قول لکھا ہوا ہے ''پانی کے اندر مچھلی کی ناقابل فہم عادتوں کی طرح عورت کی فطرت بھی ہے اس کے پاس چوروں کی طرح متعدد حربے ہیں اور سچ کا اس کے پاس گزر نہیں۔

انسائیکلو پیڈیا آف ریلی جن اینڈ ایتھکس : (جلد نمبر:۵)

عورت یعنی بیٹی اور الہامی مذاہب

یہودیوں کا خیال تھا کہ حوا علیہا السلام شیطان کا آلہ کار اور ازل کی گنہ گار تھیں جن کی وجہ سے آدم علیہ السلام کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنت چھوڑ کر زمین پر آنا پڑا۔ ٹرٹیلین نے ایک موقع پر عورتوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا:

''کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم سب حواء کی بیٹیاں ہو اس لیے خدا کا حکم تم پر آج بھی قائم ہے اور تمہارا جرم آج بھی باقی رہے گا تم ہی شیطان کا دروازہ اور شجر ممنوعہ کو استعمال کرنے والی، خدا کی پہلی مخالفت کرنے والی تم ہی جنہوں نے خدائی، مرقع کو اس آسانی کے ساتھ لپیٹ دیا۔

شمس تبریز خان، مسلم پرنسل لاء اور اسلام کا عائلی نظام: (ص/ ۱۹۰)

عیسائیت نے بھی عورت کو گناہ گار اور بدی کی جڑ قرار دیا کیوں کہ بائبل میں مرقوم ہے کہ حوا کو شیطان نے بھڑکایا اور اس نے آدم کو۔ پیدائش باب سوم

اگر ہم پادریوں کے ارشادات عورتوں کے متعلق اکٹھے کرتے ہیں تو ہمیں مندرجہ ذیل ارشادات ملتے ہیں:

☆ سینٹ برنارڈ کا قول ہے: عورت شیطان کا ہتھیار ہے۔

☆ سینٹ گرلگوری کا قول ہے: عورت سانپ کا زہر رکھتی ہے اور اژدھے کا کینہ۔

☆ سینٹ خیردم کا قول ہے: عورت شیطان کا دراوزہ، ظلم کی شرکت اور بچھو کا ڈنگ ہے۔

عورت یعنی بیٹی اور اسلام

تاریخ' مذاہب عالم اور تہذیبوں کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت ہمیشہ مظلوم رہی ہے اس پر تاریخ میں تاریک ترین اور بہیمانہ ادوار بھی آئے ہیں لیکن دین اسلام کا عورت پر بہت زیادہ احسان ہے کہ جس میں مبالغہ آمیزی بالکل نہیں ہے۔

یورپ کا مشہور مفکر و مؤرخ آرتھر گلیمن لکھتا ہے:

''میں کافی تحقیقات کے بعد لکھتا ہوں کہ حضرت مسیح علیہ السلام سے چھ سو سال بعد تک عورت کو نہایت حقیر و ذلیل تصور کیا گیا تھا۔ اس کی کوئی حیثیت نہ تھی۔ نہ کچھ حقوق تھے اسلام نے عورتوں کے حقوق بیان کیے اور انہیں عزت و عظمت کے عرش تک پہنچا دیا اور

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

عورت کے حقوق کا احترام کیا۔ دنیا کے کسی مذہب نے اتنا نہیں کیا بلاشبہ محمد ﷺ نے عورت کی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو بچایا۔ ان سے پہلے دنیا کی عورت ذلت کی حد سے گزر چکی تھی۔ عرب میں لڑکیاں زندہ دفن کر دی جاتیں۔ یونان میں بعض لوگ اپنی بیویاں قرضے میں دے دیتے تھے۔ انگلستان میں عورت پر فرض تھا کہ وہ اپنے شوہر اور سر پرست پادری کی غلامی کرے۔''

ترجمہ ھسٹری آف دی اسلام: (ص/۱٤۱)

اسلام نے دختر کشی کی رسم بد کا خاتمہ کر دیا

دور جاہلیت میں لڑکی کا وجود عار تصور کیا جاتا تھا اور اسے زندہ درگور کر دیا جاتا تھا جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِالأُنْثَى ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدّاً وَهُوَ كَظِيمٌ، يَتَوَارَى مِنَ الْقَوْمِ مِن سُوءِ مَا بُشِّرَ بِهِ أَيُمْسِكُهُ عَلَى هُونٍ أَمْ يَدُسُّهُ فِي التُّرَابِ أَلاَ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ﴾

''اور جب ان میں سے کسی کو لڑکی کی خوشخبری سنائی جاتی ہے تو اسکا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور دل ہی دل میں گھٹنے لگتا ہے، جو بری خبر اسے دی گئی ہے اسکی وجہ سے لوگوں سے منہ چھپائے پھرتا ہے۔ سوچتا ہے کہ کیا اسکو ذلت و رسوائی کے باوجود اپنے پاس رکھے، یا اسے زندہ درگور کر دے، آہ! کیا ہی برے فیصلے کرتے ہیں۔'' [النحل:۵۸، ۵۹]

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے زمانہ جاہلیت کے لوگوں کی حالت کو بیان فرمایا ہے کہ ان میں سے کسی کو جب اسکے گھر میں بیٹی پیدا ہونے کی خبر دی جاتی تو اسکا چہرہ کالا سیاہ ہو جاتا اور مارے شرم کے وہ لوگوں سے چھپتا پھرتا، اور غم میں نڈھال ہو کر سوچتا رہتا کہ اب اس لڑکی کے وجود کو ذلت و رسوائی کیساتھ برداشت کرلے یا زندہ درگور کر دے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام بغوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

”عرب میں یہ رواج عام تھا کہ جب کسی کے گھر میں بیٹی پیدا ہوتی اور وہ اسے زندہ باقی رکھنا چاہتا تو اسے اونی جبہ پہنا کر اونٹوں اور بکریوں کو چرانے کیلئے دور دراز بھیج دیتا، اور اگر اسے مارنا چاہتا تو وہ جب چھ سال کی ہو جاتی تو کسی جنگل میں ایک گڑھا کھودتا، پھر گھر آ کر اپنی بیوی سے کہتا کہ اسے خوب اچھا لباس پہنا دو تا کہ وہ اسے اس کے ننھیال (یا اسکے دادا دادی) سے ملا لائے۔ پھر جب اس گڑھے تک پہنچتا تو اسے کہتا: اس گڑھے کے اندر دیکھو، چنانچہ وہ اسے دیکھنے کیلئے جھکتی تو یہ اسے پیچھے سے دھکا دے دیتا وہ اس میں گر جاتی اور یہ اسکے اوپر مٹی ڈال دیتا۔“

[معالم التنزیل:(٥/ ٢٥]

یہ تو تھا زمانہ جاہلیت میں کسی عورت کا مقام کہ اسکا وجود ہی عار تصور کیا جاتا اور اسے زندہ درگور کر دیا جاتا۔ جبکہ اسلام نے گھر میں بیٹی کی پیدائش کو باعث برکت قرار دیا اور اسے زندہ درگور کرنا حرام کر دیا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

((اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَیْکُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّھَاتِ ، وَوَأْدَالْبَنَاتِ))

”اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی کرنا اور بیٹیوں کو زندہ گور کرنا حرام کر دیا ہے۔“

البخاری، الاستقراض، باب ما ینھی عن اضاعة المال(٢٤٠٨)والمسلم، الأقضية، باب النھی عن کثرة المسائل(١٧١٥)

زمانہ جاہلیت کی بیٹی وراثت سے محروم تھی

زمانہ جاہلیت میں لوگ صرف مردوں کو وراثت کا حقدار سمجھتے تھے اور عورتوں اور بچوں کو اس سے محروم رکھا جاتا تھا، اور کہا جاتا تھا کہ رواثت کا حقدار صرف وہی ہے جو تلوار چلا سکتا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

﴿لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيباً مَّفْرُوضاً﴾ [النساء:۷]

”والدین اور قریبی رشتہ دار جو مال چھوڑ جائیں اس میں مردوں کا حصہ ہوتا ہے اور والدین اور قریبی رشتہ دار جو مال چھوڑ جائیں اس میں عورتوں کا بھی حصہ ہوتا ہے، چاہے مال تھوڑا یا زیادہ، اور یہ حصے اللہ کی طرف سے مقرر کر دیئے گئے ہیں۔“

تو اسلام نے عورت کو بھی وارثت کا حقدار قرار دیا اور اسے اس سے محروم نہیں کیا، اور ترکہ میں عورت کو کتنا حصہ دیا گیا ہے اسکی تفصیل سورۃ النساء کے دوسرے رکوع میں موجود ہے۔

اللہ نے بیٹی کو مقدم رکھا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لِلَّهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ إِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُورَ * أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّإِنَاثًا ج وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيمًا إِنَّهٗ عَلِيمٌ قَدِيرٌ﴾ [الشوری: ۴۹۔۵۰]

”(تمام) بادشاہت اللہ ہی کی ہے آسمانوں کی بھی اور زمین کی بھی وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جسے چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے بخشتا ہے۔ ۴۹۔ یا ان کو بیٹے اور بیٹیاں دونوں عنایت فرماتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے وہ تو جاننے والا (اور) قدرت والا ہے۔“

جبکہ عرب جہلاء بیٹی کو اپنے لیے منحوس خیال کرتے تھے اور بہت پریشان ہوتے اگر ان کے گھر بیٹی پیدا ہو جاتی بلکہ وہ اسے زندہ درگور کر دیا کرتے تھے۔

ارشاد ہوتا ہے:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ﴾ . [الزخرف: ١٧]

’’حالانکہ جب ان میں سے کسی کو اس چیز کی خوشخبری دی جاتی ہے جو انہوں نے اللہ کے لئے بیان کی ہے تو اس کا منہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ غم سے بھر جاتا ہے۔‘‘

بیٹی کی پرورش پر جنت

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ‘، وَضَمَّ أَصَابِعَهُ.

’’جس شخص نے دو بیٹیوں کی بلوغت کو پہنچنے تک پرورش کی وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ میں اور وہ اور (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسری کے ساتھ ملایا)۔‘‘

[صحيح، مسلم، البر والصلة والآداب، باب فضل الإحسان إلى البنات]

بیٹیوں کی پرورش پر اجر عظیم

بیٹیوں کی پرورش پر اللہ تعالیٰ ان کے والدین کو بہت زیادہ اجر عطا فرماتے ہیں چند ایک روایات ملاحظہ ہوں۔

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

’مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ فَأَطْعَمَهُنَّ وَسَقَاهُنَّ وَكَسَاهُنَّ مِنْ جِدَّتِهِ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ‘.

’’جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں اور ان پر صبر کرے انھیں اپنی استطاعت کے مطابق کھلائے، پلائے اور پہنائے تو وہ اس کے لیے روز قیامت پردہ ہوں گی (یعنی جہنم سے بچاؤ کے لیے)۔‘‘

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

[مسند أحمد (١٧٤٠٣) وابن ماجه (٣٧١٣) صحيح]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

'مَا مِنْ رَجُلٍ تُدْرِكُ لَهُ ابْنَتَانِ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِمَا مَا صَحِبَتَاهُ أَوْ صَحِبَهُمَا إِلَّا أَدْخَلَتَاهُ الْجَنَّةَ'

''کوئی آدمی ایسا نہیں کہ اس کے ہاں دو بیٹیاں ہوں اور وہ دونوں جب تک اس کے ساتھ رہیں یا وہ ان کے ساتھ رہے ان کے ساتھ احسان (نیک سلوک) کرتا رہے مگر وہ دونوں اس کو جنت میں داخل کروا دیں گے۔''

[ابن ماجه، الآداب، باب بر الوالدين والإحسان إلى البنات (٣٧١٤) حسن]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

'مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ فَصَبَرَ عَلَى لَأْوَائِهِنَّ وَضَرَّائِهِنَّ وَسَرَّائِهِنَّ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُنَّ'.

''جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان کی شدت، سختی اور خوشی پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ ان بیٹیوں پر اس کی شفقت کے سبب سے اسے جنت میں داخل فرما دیں گے۔''

ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر تین کی بجائے دو ہوں تو؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دو بھی ہوں تب بھی۔ پھر ایک آدمی نے کہا:

'أَوْ وَاحِدَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ'.

''اے اللہ کے رسول! اگر ایک بھی ہو تو تب بھی؟''

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں اگر ایک بھی ہو تب بھی (اس کے ساتھ نیکی کی وجہ سے اللہ اس کو جنت میں داخل فرما دے گا۔)

[مسند أحمد (١٤٢٥) والمستدرك للحاكم (٤/ ١٧٦) صحيح]

بیٹیوں کو ناپسند نہ سمجھو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فطرت انسانی ہے کہ بیٹوں سے زیادہ بیٹیاں والدین کا احترام کرتی ہیں جبکہ والدین خصوصا والد اپنی اولاد میں بیٹوں کو ہر بات اور ہر کام میں ترجیح دیتا ہے خواہ وہ معاملات ہوں، عطیات ہوں یا وراثت کے معاملات ہوں جبکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان اس کے برعکس ہے۔

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

'لَا تَكْرَهُوا الْبَنَاتِ فَإِنَّهُنَّ الْمُؤْنِسَاتُ الْغَالِيَاتُ'.

''بیٹیوں کو ناپسند نہ کرو کیونکہ وہ تو پیار کرنے والیاں اور قیمتی ہیں۔''

[مجمع الزوائد ، البر والصلة، باب ما جاء فی الأولاد (۸/ ۱۵۶) حسن]

بیٹیوں کی پرورش جہنم سے بچاؤ کا سبب

نیک اولاد آدمی کے لیے صدقہ جاریہ بنتی ہے خواہ وہ بیٹا ہو یا بیٹی، عموماً معاشرے میں بیٹیوں کے مسائل بیٹوں سے زیادہ ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ شریعت نے ان کی تعلیم وتربیت اور پرورش کے بدلے اجر بھی زیادہ رکھا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

'مَنْ ابْتُلِيَ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ'

''جس شخص کو ان بیٹیوں میں سے کسی چیز کے ساتھ آزمائش میں ڈالا گیا اور اس نے ان کے ساتھ احسان کیا تو وہ اس کے لیے آگ کے مقابلے میں رکاوٹ ہوں گی۔''

[البخاری، الأدب، باب رحمة الولد وتقبيله ومعانقته (۵۹۹۵)]

بیٹے اور بیٹیوں میں عدل رکھو

اولاد بیٹے ہوں یا بیٹیاں، اسلام نے ان کے درمیان ہر چیز میں برابری کا حکم دیا ہے جیسا کہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے باپ نے مجھے تحفہ دیا تو عمرہ بنت روحہ رضی اللہ عنہا (ان کی والدہ) نے کہا کہ جب تک آپ رسول اللہ ﷺ کو اس پر گواہ نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنائیں گے میں راضی نہیں ہوں گی۔ چنانچہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا میں نے عمرہ بنت رواحہ سے اپنے بیٹے کو عطیہ دیا ہے تو اللہ کے رسول! میری بیوی نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ ﷺ کو گواہ بناؤں آپ ﷺ نے دریافت کیا:

'أَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا'.

''کیا تم نے باقی ماندہ اولاد کو بھی ایسا ہی عطیہ دیا ہے۔''

انھوں نے کہا: نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

'فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ'.

''پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان عدل وانصاف کرو۔''

انھوں نے بیان کیا کہ وہ واپس آئے اور اپنا عطیہ واپس لے لیا۔

[البخاری، الهبة، باب الإشهاد فی الهبة (٢٥٨٧)]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

'سَوُّوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ فِي الْعَطِيَّةِ فَلَوْ كُنْتُ مُفَضِّلًا أَحَدًا لَفَضَّلْتُ النِّسَاءَ'.

''عطیہ (تحفہ) دینے میں اولاد کے درمیان برابری کرو اگر میں کسی کو ترجیح دیتا تو (عطیہ دینے میں) عورتوں کو ترجیح دیتا۔''

[سنن الکبری للبیهقی، الهبات (١٢)، (٦/ ٢٩٤) حسن]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اس کا بیٹا آیا تو اس نے اس کو پکڑ کر اس کو بوسہ دیا اور اپنی گود میں بٹھا لیا پھر اس کی بیٹی آئی تو اس نے اس کو پکڑا اپنے پہلو میں بٹھا دیا آپ ﷺ نے فرمایا:

'فَمَا عَدَلْتَ بَيْنَهُمَا'

''تم نے دونوں کے درمیان عدل نہیں کیا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[الكامل فی ضعفاء الرجال (٤/ ١٥٥٣) حسن]

آپ ﷺ کا اپنی بیٹی سے پیار

آپ ﷺ کی سب سے پیاری صاحبزادی حضرت فاطمہ الزہرا بنت محمد ﷺ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے بطن اطہر سے پیدا ہوئیں۔ آپ ﷺ سب سے زیادہ پیار اپنی اسی بیٹی سے کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فاطمة بضعة منی، فمن أغضبها أغضبنی))

''فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے، جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔''

صحیح بخاری (٣٧١٤) واللفظ له، صحیح مسلم (٢٤٤٩)

آپ ﷺ اپنی بیٹی کا استقبال کرتے

عائشہ بنت طلحہ رضی اللہ عنہا ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں:

((مَارَأَیتَ اَحدًا کَانَ اَشْبَهَ کَلامًا وَ حَدِیْثًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ مِنْ فَاطِمَةَ وَ کَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَیْهِ قَامَ اِلَیْهَا فَقَبَّلَهَا وَرَحَّبَ بِهَا وَکَذَالِكَ کَانَتْ هِیَ تَصْنَعُ))

''میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کلام اور گفتگو میں روسل اللہ ﷺ کے مشابہہ کسی کو نہیں دیکھا، جب فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس جاتی تو آپ اس کی جانب کھڑے ہوتے، اسے بوسہ دیتے اور خوش آمدید کہتے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی ایسے ہی اپنے ابا جان کا استقبال کیا کرتی تھی۔''

ابوداؤد (٥٢١٧) ترمذی (٢٧٧١) مستدرك حاکم (٣/ ١٥٤) حاکم نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور علامہ ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی بیویاں آپ ﷺ کے پاس اکٹھی ہوئیں، ازواج مطہرات میں سے کوئی بھی غائب نہ تھی۔ اتنے میں فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نبی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریم ﷺ کی سی چال چلتے ہوئے آئیں، جب رسول اللہ ﷺ نے انھیں دیکھا تو خوش آمدید کہا اور فرمایا:

((مَرْحَبًا بِابْنَتِی))

''میری بیٹی خوش آمدید''

پھر انھیں اپنی دائیں طرف یا بائیں طرف بٹھالیا اور رازدانہ انداز میں کوئی بات کی تو وہ رو پڑیں، پھر دوبارہ رازدانہ انداز میں بات کی تو وہ ہنس پڑیں۔ جب رسول اللہ ﷺ اٹھ گئے تو میں نے اس سے کہا:

''رسول اللہ ﷺ نے پہلے تجھ سے کوئی خاص بات کی تو رونے لگی، پھر تھوڑی دیر بعد دوسری بات کی تو ہنسنے لگی۔ بیٹی میرا آپ پر حق ہے، آپ مجھے بتائیں کہ روئی اور ہنسی کیوں؟ اس نے جواب دیا: ''میں رسول اللہ ﷺ کے راز کو افشا نہیں کروں گی۔''

جب رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے تو میں نے سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے پھر کہا: ''بیٹی! میرا آپ پر حق ہے، مجھے اپنے رونے اور ہنسنے کی وجہ بتائیں۔'' تو انہوں نے کہا: ''ہاں! اب میں بتاتی ہوں۔ پہلے ابا جان ﷺ نے مجھے یہ بات کہی کہ جبرئیل علیہ السلام ہر سال ایک مرتبہ میرے پاس قرآن مجید کی دوہرائی کیلئے آتے ہیں لیکن اس مرتبہ دو دفعہ میرے پاس آئے ہیں، یہ میری وفات کے قرب کی علامت ہے۔ تم اللہ سے ڈرنا اور صبر کرنا، میں آپ کا بہتر سلف ثابت ہوں گا، میں یہ سن کر رونے لگی۔ جب ابا جان ﷺ نے میری گھبراہٹ کو دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

> ''کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ تو خواتین عالم کی سردار ہوگی، یا یہ فرمایا کہ تو اس امت کی خواتین کی سردار ہوگی، تو یہ سن کر میں ہنس پڑی۔''

بخاری مع فتح الباری (٦/ ٤٦٢) مسلم، فضائل الصحابة (٢٥٠)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیٹی کی شادی میں باپ کا کردار

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہتی ہیں:

جب سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا شادی کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچی تو اس گھر میں ریت بچھی دکھائی دے رہی تھی۔ ایک تکیہ جس میں روئی بھری ہوئی تھی، ایک مٹکا اور ایک کوزہ پڑا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ میں آ رہا ہوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے تو فرمایا: ''بھائی کہاں ہے؟'' اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی والدہ ام ایمن حبشیہ رضی اللہ عنہا وہاں موجود تھیں، انھوں نے کہا: ''یارسول اللہ! کیا یہ آپ کا بھائی ہے؟ جبکہ آپ کی بیٹی اس کی بیوی ہے۔'' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان مواخات کا نظام قائم کر رکھا تھا اور اپنے آپ کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا بھائی قرار دیا تھا، فرمایا: ''اے ام ایمن ایسا ہوسکتا ہے۔'' سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن منگوایا جس میں پانی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر کچھ پڑھ کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے سینے اور چہرے پر پانی ملا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو بلایا۔ وہ چادر میں لپٹی شرماتی اور لڑکھڑاتی ہوئی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ نے ان پر بھی پانی کے چھینٹے مارے، پھر ارشاد فرمایا: ''بیٹا مجھے خاندان میں جس کے ساتھ سب سے زیادہ پیار تھا، میں نے تیری شادی اس کے ساتھ کی ہے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردے کے پیچھے سایہ دیکھا اور پوچھا:

''یہ کون ہے؟''

اس نے کہا: ''اسماء''

آپ نے فرمایا: ''اسماء بنت عمیس؟''

اس نے کہا: ہاں، یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”کیا تم اللہ کے رسول کی عزت واحترام کی خاطر اس کی بیٹی کے پاس آئی ہو؟

اسنے کہا: ”ہاں! یارسول اللہ جب کوئی دوشیزہ شادی کے بعد اپنے خاوند کے گھر جاتی ہے تو اس کے ساتھ کوئی قریبی خاتون ہونی چاہیے، تاکہ اگر نوبیاہتا کو کسی چیز کی ضرورت ہوتو وہ اس اپنی قریبی خاتون سے کہہ سکتی ہے۔“

اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے دعا کی اور میرے لیے سرمایہ حیات ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

”اچھا دونوں میاں بیوی خوش رہو، آباد رہو، دلشاد ہو، پھر آپ گھر باہر نکل گئے اور مسلسل دونوں کیلئے دعائیں کرتے رہے، یہاں تک کہ وہ اپنے حجروں تک پہنچ گئے۔“

مجمع الزوائد الهيثمى (١٥٢١٦)

بیٹی کی اولاد سے محبت

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں اپنی کسی ضرورت کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ (اپنے گھر کے اندر سے) اس حال میں باہر تشریف لائے کہ کسی چیز کو اپنے ساتھ لپیٹے ہوئے تھے اور میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا چیز تھی پھر جب میں اپنی ضرورت عرض کر چکا تو پوچھا:

((مَا هَـذَا الَّـذِى أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ؟ فَكَشَفَهُ فَإِذَا حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ عَـلَـى وَرِكَيْهِ ، فَقَالَ:هَذَان ابْنَاىَ وَابْنَا ابْنَتِى ، اللَّهُمَّ إِنِّى أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا))

یہ کیا چیز آپ ﷺ نے لپیٹ رکھی ہے آپ ﷺ نے اس چیز کو کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ حسن وحسین ہیں جو آپ ﷺ کی دونوں پہلوؤں میں تھے (یعنی آپ ﷺ نے ان دونوں کو گود میں لے کر چادر سے لپیٹ رکھا تھا) اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا دونوں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں اے اللہ! میں ان دونوں کو محبوب رکھتا ہوں ،تو بھی ان کو محبوب بنا لے اور ہر اس شخص کو محبوب بنا لے جو ان دونوں سے محبت کرے۔

ترمذی ، المناقب، باب مناقب أبی محمد الحسن بن علی بن أبی طالب والحسین بن علی بن أبی طالب رضی الله عنهما (۳۷۶۹)حسن

بیٹی سے محبت اور داماد کا احترام

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ:

جب مکہ کے لوگوں نے اپنے قیدی چھڑوانے کے لیے مال بھیجنا شروع کیا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند ابوالعاص بن ربیع کو چھڑوانے کے لیے بھی مال بھیجا۔اس مال میں ان کا ایک ہار بھی تھا۔ یہ ہار وہ تھا کہ جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے بیٹی کو ابوالعاص کی دلہن بنا کر رخصت کیا تھا تو یہ ہار اس کے گلے میں ڈالا تھا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ ہار دیکھا تو آپ موم ہو گئے۔ آنسو چھلک پڑے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے:

''تمہارا خیال ہے کہ اگر تم زینب کا قیدی رہا کر دو اور زینب کا ہار اسے واپس لوٹا دو۔''

صحابہ نے کہا: ''ٹھیک ہے، اے اللہ کے رسول!'' اور پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے ہار واپس لوٹا دیا۔ ابو داؤد میں یہ بھی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالعاص کو رہا کرتے ہوئے یہ وعدہ لے لیا کہ وہ جاتے ہی زینب رضی اللہ عنہا کو روانہ کر دے گا۔ چنانچہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور انصار کے ایک آدمی کو بھیجا اور حکم دیا:

''تم دونوں ''یاجج'' مقام کے دامن میں ٹھہر جانا اور جب زینب رضی اللہ عنہا تمہارے قریب سے گزرے تو تم ساتھ چل پڑنا اور یہاں مدینہ لے آنا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوداؤد (٢٦٩٢)و مستدرك حاكم (٣/ ٢٣) (٤٣٠٦) حسن

ابو العاص قیدی بن کر آئے تھے، رسول کریم ﷺ کے داماد تھے۔ جب آپ ﷺ نے بیٹی زینب رضی اللہ عنہا کا بھیجا ہوا ہار دیکھا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا یاد آ گئیں، وہی خدیجہ رضی اللہ عنہا جو عرب کی مالدار ترین تاجر خاتون تھیں، وہ کہ جنہوں نے اپنا سارا مال اسلام کے لیے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا تھا۔ جی ہاں! آج اسی خدیجہ رضی اللہ عنہا کی یاد آ گئی۔ بیٹی کی رخصتی کا منظر یاد آ گیا۔ باپ جو مدینے کا حکمران، سپریم کمانڈر اور فاتح بدر ہے۔ آپ ﷺ کی آنکھیں چھلک پڑیں، سوچا ہوگا کہ بیٹی نے ماں کی نشانی گلے سے اتار کر باپ کی خدمت میں بھیج دی ہے۔ قربان جاؤں، ایسے حکمران پر! دنیا نے آج تک نہ دیکھا ہوگا کہ وہ حکمران باقی مال تو رکھ لیتا ہے کہ عدل کا یہی تقاضا ہے، صرف ایک ہار واپس بیٹی کو بھیجنے کا کہہ رہا ہے مگر خود کوئی فیصلہ نہیں سنا رہا معاملہ صحابہ کے سپرد کر دیا ہے کہ اگر تم مسلمان اجازت دو تو اپنی بیٹی کے بارے میں ہار کی واپسی کا فیصلہ کر لوں۔ لوگو! یہ دنیا جمہوری نظام کے لیے پھرتی ہے...... عوامی راج کی باتیں ہیں، اللہ کی قسم! عوامی راج کا جو نمونہ مدینہ کے حکمران نے پیش کیا ہے، کوئی ایسا حکمران ہے جو اس کی مثال پیش کر سکا ہو......؟ آج تک کوئی ایک ہی مثال ایسی ہو؟

جس دن اللہ کے رسول ﷺ فاتح بدر ہو کر مدینہ میں داخل ہوئے اسی دن آپ ﷺ کی بیٹی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کو ان کے خاوند حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دفن کر کے فارغ ہوئے تھے۔

مستدرك حاكم (٣/ ٢١٧، ٢١٨) حسن

اور پھر حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا ہار سامنے آ گیا، یوں باپ کا غم کئی گنا بڑھ گیا۔ خوشیوں کے ساتھ غمیاں، غمیوں کے ساتھ خوشیاں، یہ اللہ کا نظام ہے اور اللہ کے محبوب بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہیں۔ ادھر ابو العاص نے وعدہ پورا کر دیا۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا مدینہ میں آ گئیں، بعد میں ابو العاص مسلمان ہو گئے تو اللہ کے رسول ﷺ نے پہلے ہی نکاح پر بیٹی کو ابو العاص رضی اللہ عنہ کے گھر بھیج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیا۔

سیدنا سہل بن سعد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو گھر میں نہ پایا تو آپ نے فرمایا تمہارے چچا کے بیٹے کہاں ہیں۔وہ بولیں کہ میرے اور انکے درمیان کچھ تنازعہ ہو گیا ہے تو وہ مجھ پر ناراض ہو کر چلے گئے اور میرے ہاں نہیں سوئے۔تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کہا کہ دیکھو کہ وہ (علی رضی اللہ عنہ) کہاں ہیں۔وہ دیکھ کر آیا اور اس نے کہا وہ مسجد میں سو رہے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے۔اور وہ لیٹے ہوئے تھے۔انکی چادر انکے پہلو سے ہٹی ہوئی تھی جس کی وجہ سے ان کے جسم پر مٹی لگ چکی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے جسم سے مٹی جھاڑتے جا رہے تھے۔اور یہ فرماتے جا رہے تھے۔''اے ابوتراب اٹھو..!'' (پھر انہیں اٹھا کر گھر لے گئے اور دونوں کی ناراضگی کو رفع کیا)

بخاری ، الصلاۃ ، باب نوم الرجل فی المسجد (٤٤١) (٦٢٠٤)

حضرت حسن بن علی علیہم السلام فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تم تہجد کیوں نہیں پڑھتے۔حضرت علی رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی: یارسول اللہ ہماری جانیں تو اللہ کے اختیار میں ہیں۔جب وہ ہمیں اٹھانا چاہے گا، ہمیں اٹھا دے گا۔جب انہوں نے یہ کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کچھ ناراض سے) واپس چلے گئے اور کوئی جواب نہیں دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جاتے ہوئے اپنی ران پر ہاتھ مارتے جا رہے تھے اور یہ فرماتے جاتے تھے:

﴿وَكَانَ الْإِنسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا﴾

''انسان ہر چیز سے زیادہ جھگڑالو ہے۔''

بخاری ، التہجد ، باب تحریض النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی قیام اللیل...... (١١٢٧)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اکتوبر 665ء

رحلت سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ أَزْوَاجِكَ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ، قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ وَاللَّهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ، وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثاً فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَن بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ أَنبَأَكَ هَذَا قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ ، إِن تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا وَإِن تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ) ، عَسَى رَبُّهُ إِن طَلَّقَكُنَّ أَن يُبْدِلَهُ أَزْوَاجاً خَيْراً مِّنكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُّؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ تَائِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ ثَيِّبَاتٍ وَأَبْكَاراً﴾ [التحریم:۱۔۵]

”اے پیغمبر! جو چیز اللہ نے تمہارے لئے جائز کی ہے تم اس سے کنارہ کشی کیوں کرتے ہو؟ (کیا اس سے) اپنی بیویوں کی خوشنودی چاہتے ہو؟ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ‘اللہ نے تم لوگوں کے لئے تمہاری قسموں کا کفارہ مقرر کر دیا ہے اور اللہ ہی تمہارا کارساز ہے اور وہ دانا (اور) حکمت والا ہے اور (یاد کرو) جب پیغمبر نے اپنی ایک بیوی سے ایک بھید کی بات کہی تو (اس نے دوسری کو بتا دی) جب اس نے اس کو افشا کیا اور اللہ نے اس (حال) سے پیغمبر کو آگاہ کر دیا تو پیغمبر نے (ان بیوی کی وہ بات)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کچھ تو بتائی اور کچھ نہ بتائی تو جب وہ ان کو جتائی تو پوچھنے لگیں کہ آپ کو یہ کس نے بتایا؟ انہوں نے کہا کہ مجھے اس نے بتایا ہے جو جاننے والا خبردار ہے' اگر تم دونوں اللہ کے آگے توبہ کرو (تو بہتر ہے کیونکہ) تمہارے دل کج ہو گئے ہیں اور اگر پیغمبر (کی ایذا) پر باہم اعانت کرو گی تو اللہ اور جبریل اور نیک کردار مسلمان ان کے حامی (اور دوستدار) ہیں اور ان کے علاوہ (اور) فرشتے بھی مددگار ہیں' اگر پیغمبر تم کو طلاق دیدیں تو عجب نہیں ان کا پروردگار تمہارے بدلے ان کو تم سے بہتر بیویاں دیدے مسلمان صاحبِ ایمان فرمانبردار توبہ کرنے ولایاں عبادت گزار روزہ رکھنے والیاں بن شوہر اور کنواریاں''

تمہیدی کلمات:

اکتوبر ۶۶۵ء ۴۱ ہجری ماہ رمضان میں صاحبزادی سیدہ حفصہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا قضائے الٰہی سے وفات پا کر اپنے اللہ کو جا ملیں' اسی مناسبت سے آج ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا ذکر خیر کیا جائے گا۔

نام ونسب اور تعارف

جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور لخت جگر سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا' انکی والدہ کا نام زینب بنت مظعون تھا' آپ کے والدین کا سلسلہ نسب کعب بن لوی پر آ کر آپس میں مل جاتا ہے۔اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی' سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی دونوں خاوندوں سے کوئی اولاد نہ تھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شادی

جب حفصہ رضی اللہ عنہا کے پہلے خاوند خنیس بن حذیفہ سہمی رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اپنی نوجوان بیٹی کے اٹھارہ سال کی عمر میں بیوہ ہونے پر دلی دکھ ہوا۔ جب بھی سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوتے تو طبیعت میں شدید انقباض محسوس کرتے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب اپنی بیٹی کو غمگین دیکھتے تو اداس ہو جاتے۔ طویل غور و فکر کے بعد انھوں نے یہ فیصلہ کیا کہ بیٹی کی شادی کر دی جائے تا کہ اسکا غم قدرے ہلکا ہو سکے۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پہلے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو شادی کی پیشکش کی۔ انھوں نے کوئی جواب نہیں دیا، پھر سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو پیشکش کی انھوں نے کہا میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتا۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دونوں کی بے رخی سے دلی صدمہ ہوا اور غصہ آیا اور اس صورت حال کو دیکھ کر کبیدہ خاطر ہوئے اور اس شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی۔

اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

((يَتَزَوَّجُ حَفْصَةَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْ عُثْمَانَ وَيَتَزَوَّجُ عُثْمَانُ مَنْ هِيَ خَيْرٌ مِنْ حَفْصَةَ))

"حفصہ رضی اللہ عنہا سے وہ شادی کرے گا جو عثمان سے بہتر ہے اور عثمان اس سے شادی کرے گا جو حفصہ سے بہتر ہے۔"

فتح الباری (۹/ ۱۵۲، ۱۵۳) طبقات ابن سعد (۸/ ۸۲)

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے رشتہ طے کر لیا اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا کی شادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی شادی اپنی دوسری بیٹی ام کلثوم سے کر دی۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ غزوہ احد سے پہلے ۳ ہجری میں شادی کی اور انھیں چار سو درہم مہر دیا۔

جب سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی حفصہ رضی اللہ عنہا کی شادی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دی تو سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے: عمر! آپ مجھ سے ناراض نہ ہوں، دراصل بات یہ ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لیے حفصہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں رازدانہ بات کی تھی۔ جب آپ نے مجھے شادی کی پیشکش کی تو میں نے اس لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاموشی اختیار کی کہ کہیں یہ راز فشانہ ہو جائے، اگر آپ ﷺ اس سے شادی نہ کرتے تو میں اس سے شادی کر لیتا۔

فتح الباری(٩/ ١٥٦)

جرائیل علیہ السلام نے آکر سفارش کردی

مستدرک حاکم میں ابوبکر بن ابی خیثمہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی۔آپ ﷺ کے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمانے لگے اے اللہ کے رسول ﷺ!

((طَلَّقْتَ حَفْصَةَ فانَّها صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وانَّها زَوْجَتُكَ فِى الْجَنَّةِ))

"آپ نے حفصہ کو طلاق دے دی ہے حالانکہ وہ تو بڑی روزے دار اور عبادت گزار ہے اور وہ جنت میں آپ کی بیوی ہوگی۔"

آپ نے یہ سنتے ہی رجوع کر لیا۔

مستدرك حاكم(٤/ ١٥)والسمط الثمين(ص/ ١٤٠)والمعجم الكبير(٢٣/ ١٨٨)(٣٠٦)

ایک دوسری روایت میں ہے۔

((عَنْ قَيْسِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ جِبْرِيْلُ رَاجِعْ وَانَّهَا زَوْجَتُكَ فِى الْجَنَّةِ))

اور حضرت قیس بن زید سے مروی روایت میں کہ جبریل علیہ السلام نے کہا:"آپ ﷺ حفصہ رضی اللہ عنہا سے رجوع کریں کیونکہ وہ آپ کی جنت میں بیوی ہیں۔"

المستدرك(٢٤٠٦)السلسلة الصحيحة(٢٠٠٧)

واہ کیا قسمت پائی ہے فاروق اعظم کی صاحبزادی نے کہ جس سے فرشتے اتنا پیار کرتے ہیں کہ اس کی سفارش کرنے آگئے ہیں کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! انہیں اپنی زوجیت سے نہ نکالیں یہ تو پیاری بہت ہے۔عبادت گزار ہے، روزہ دار ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قارئین کرام! آپ ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق کیوں دی...؟ یا نہیں دی تھی صرف کچھ ناراضگی کا اظہار کیا تھا۔ اس سلسلہ میں بہت اختلاف ہے البتہ چند باتیں پیش کی جاتی ہیں۔

۱......آپ ﷺ نے واقعہ تحریم کو راز میں رکھنے کا حکم دیا تھا حضرت حفصہ نے اس کو فاش کر دیا آپ نے اس لیے طلاق دی۔

۲......آپ ﷺ نے طلاق نہیں دی تھی لوگوں کو غلط فہمی ہوتی تھی۔ جیسا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا نہیں میں نے طلاق نہیں دی۔

۳......ازواج مطہرات نے اخراجات میں اضافے کا مطالبہ کیا جس پر آپ کچھ ناراض ہوئے ان دونوں آپ کے پاؤں میں گھوڑے سے گرنے کی وجہ سے کچھ زخم آ گیا تو آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے قریب بالا خانہ میں چند دن رہے اور آپ نے ایک ماہ تک اپنی ازواج سے ویلا (ان کے پاس نہ جانے کی قسم کھالی) کیا تو لوگوں نے سمجھا کہ آپ نے طلاق دے دی ہے حالانکہ ایسا کچھ نہیں تھا۔

جیسا کہ ایک روایت میں آتا ہے' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ جب اپنی ازواج سے علیحدہ ہو گئے اس وقت میں مسجد میں داخل ہوا تو لوگوں کو کنکریاں الٹ پلٹ کرتے ہوئے دیکھا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے یہ انہیں پردے کا حکم دیے جانے سے پہلے کا واقعہ ہے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے کہا میں آج کے حالات ضرور معلوم کروں گا پس میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور کہا اے ابوبکر کی بیٹی تمہارا یہ حال کیا ہے کہ تم رسول اللہ ﷺ سلم کو تکلیف دینے لگی ہو انہوں نے کہا ابن خطاب مجھے تجھ سے اور تجھ کو مجھ سے کیا کام تم پر اپنی گٹھڑی کا خیال رکھنا لازم ہے حفصہ رضی اللہ عنہا کا پھر میں حفصہ بنت عمر کے پاس گیا اور میں نے اسے کہا اے حفصہ رضی اللہ عنہا تمہارا یہ حالکیا ہے کہ تم رسول اللہ ﷺ کو ایذا دینے لگی ہو اور اللہ کی قسم تو جانتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تجھ سے محبت نہیں کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اگر میں نہ ہوتا تو رسول اللہ ﷺ تجھے طلاق دے چکے ہوتے پس وہ روئیں اور خوب روئیں تو میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں تو اس نے کہا وہ اپنے گودام اور بالا خانے اوپر والے کمرے میں ہیں، میں حاضر ہوا تو دیکھا رسول اللہ ﷺ کا غلام رباخ اس بالا خانے کے دروازے پر اپنے پاؤں ایک کھدی ہوئی لکڑی پر لٹکائے جو کہ کھجور دکھائی دے رہی تھے بیٹھا تھا اور رسول اللہ ﷺ اس لکڑی پر سے چڑھتے اور اترتے تھے میں نے آواز دی اے رباخ میرے لئے رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہونے کے لئے اجازت لو رباح نے کمرے کی طرف دیکھا پھر میری طرف دیکھا لیکن کوئی بات نہیں کی پھر میں نے کہا حاضر ہونے کی اجازت لو تو رباح نے بالا خانے کی طرف دیکھا پھر میری طرف دیکھا لیکن کوئی بات نہیں کی پھر میں نے بآواز بلند کہا اے رباح ! میرے لئے رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہونے کی اجازت لو پس میں نے اندازہ لگایا کہ رسول اللہ ﷺ نے گمان کیا کہ میں حفصہ کی وجہ سے حاضر ہوا ہوں حالانکہ اللہ کی قسم اگر رسول اللہ ﷺ مجھے اس کی گردن مار دینے کا حکم دیتے تو میں اس کی گردن مار دیتا اور میں نے اپنی آواز کو بلند کیا تو اس نے اشارہ کیا کہ میں چڑھ آؤں پس میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا:

((وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى حَصِيرٍ فَجَلَسْتُ فَأَدْنَى عَلَيْهِ إِزَارَهُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ وَإِذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهِ فَنَظَرْتُ بِبَصَرِي فِي خِزَانَةِ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فَإِذَا أَنَا بِقَبْضَةٍ مِنْ شَعِيرٍ نَحْوِ الصَّاعِ وَمِثْلِهَا قَرَظًا فِي نَاحِيَةِ الْغُرْفَةِ وَإِذَا أَفِيقٌ مُعَلَّقٌ -قَالَ- فَابْتَدَرَتْ عَيْنَاىَ قَالَ مَا يُبْكِيكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قُلْتُ يَا نَبِىَّ اللَّهِ وَمَا لِي لاَ أَبْكِى وَهَذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِكَ وَهَذِهِ خِزَانَتُكَ لاَ أَرَى فِيهَا إِلاَّ مَا أَرَى وَذَاكَ قَيْصَرُ وَكِسْرَى فِي

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الثِّمَارِ وَالأَنْهَارِ وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم - وَصَفْوَتُهُ وَهَذِهِ خِزَانَتُكَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أَلاَ تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَنَا الآخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا . قُلْتُ بَلَى))

''آپ ﷺ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے میں بیٹھ گیا اور آپ ﷺ نے اپنی چادر اپنے اوپر لے لی اور آپ ﷺ کے پاس اس کے علاوہ کوئی کپڑا نہ تھا اور چٹائی کے نشانات آپ ﷺ کے پہلو (کمر) پر لگے ہوئے تھے پس میں نے رسول اللہ ﷺ کے خزانہ کو بغور دیکھا تو اس میں چند مٹھی جو تھے جو کہ ایک صاع کی مقدار میں ہوں گے اور اس کے برابر سلم کے پتے ایک کونہ میں پڑے ہوئے تھے اور ایک کچا چمڑا جس کی دباغت اچھی طرح نہ ہوئی تھی لٹکا ہوا تھا پس میری آنکھیں بھر آئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا اے ابن خطاب ! تجھے کس چیز نے رلا دیا؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی ! مجھے کیا ہو گیا کہ میں نہ رووں حالانکہ یہ چٹائی کے نشانات آپ ﷺ کے پہلو پر ہیں اور یہ آپ ﷺ کا خزانہ ہے میں نہیں دیکھتا اس میں کچھ مگر وہی جو سامنے ہے اور وہ قیصر و کسری ہیں جو پھلوں اور نہروں میں زندگی گزارتے ہیں حالانکہ آپ ﷺ اللہ کے رسول اور اس کے برگزیدہ بندے ہیں اور یہ آپ ﷺ کا خزانہ ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب! کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ ہمارے لئے آخرت ہے اور ان کے لئے دنیا؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔''

صحیح مسلم ، الطلاق ، باب فی الایلاء ..... (۳۶۹۱)

صاحب علم اور عقل و دانست والی خاتون

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے ۶۰ حدیثیں منقول ہیں جو انہوں نے آنحضرت ﷺ اور حضرت عمرؓ سے سنی تھیں۔ زرقانی (۳/ ۲۷۱۔)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تفقہ فی الدین کے لیے واقعہ ذیل کافی ہے ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے کہا کہ میں امید کرتا ہوں کہ اصحاب بدر و حدیبیہ جہنم میں داخل نہ ہوں گے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے اعتراض کیا کہا خدا تو فرماتا ہے:

﴿وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا﴾

''تم میں ہر شخص وارد جہنم ہوگا آپ نے فرمایا ہاں لیکن یہ بھی تو ہے:

﴿ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْ وَنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا﴾

''پھر ہم پرہیز گاروں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو اس میں زانوؤں پر گرا ہوا چھوڑیں گے''۔

اسی شوق کا اثر تھا کہ آنحضرت ﷺ کو ان کی تعلیم کی فکر رہتی تھی حضرت شفاء رضی اللہ عنہا کو چیونٹی کے کاٹے کا منتر آتا تھا ایک دن وہ گھر میں آئیں تو آنحضرت ﷺ نے کہا تم حفصہ کو منتر سکھلا دو۔ مسند احمد (٦/ ٢٨٥۔ ٢٨١)

وہ روزے دار اور عبادت گزار تھیں

ابونعیم اصفہانی ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں لکھتے ہیں:

((اَلصَّوَّامَةُ، اَلْقَوَّامَةُ، الْمُزْرِئَةُ، بِنَفْسِهَا اَللَّوَّامَةُ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَرَّاثَةُ الصَّحِيْفَةِ الْجَامِعَةُ لِلْكِتَابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا))

''روزے دار، عبادت گزار، اپنے آپ پر عتاب کرنے والی، اپنے آپ کو ملامت کرنے والی، سیدہ حفصہ بنت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما قرآن کی وراثت کا شرف رکھنے والی اور کتاب الٰہی کو جمع کرنے والی رضی اللہ عنہا۔'' حلیة الاولیاء (٢/ ٥٠)

اے حفصہ رض خدا سے ڈرو..!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترمذی میں ہے کہ ایک دفعہ حضرت صفیہؓ رو رہی تھیں، آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور رونے کی وجہ پوچھی، انہوں نے کہا کہ ''مجھ کو حفصہؓ نے کہا ہے کہ تم یہودی کی بیٹی ہو'' آپ نے فرمایا حفصہؓ: خدا سے ڈرو، پھر حضرت صفیہ سے ارشاد ہوا۔ ''تم نبی کی بیٹی ہو۔ تمہارا چچا پیغمبر ہے اور پیغمبر کے نکاح میں ہو، حفصہ رضی اللہ عنہا تم پر کس بات پر فخر کر سکتی ہے''۔

ایک بار حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ ''ہم رسول اللہ ﷺ کے نزدیک تم سے زیادہ معزز ہیں، ہم آپ کی بیوی بھی ہیں اور چچازاد بہن بھی'' حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو ناگوار گزرا، انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اس کی شکایت، آپ نے فرمایا: ''تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ تم مجھ سے زیادہ کیونکر معزز ہو سکتی ہو، میرے شوہر محمد ﷺ، میرے باپ ہارون رضی اللہ عنہما اور میرے چچا موسیٰ رضی اللہ عنہما ہیں''۔

ترمذی، المناقب، باب فضل ازواج النبی ﷺ۔

حضور ﷺ کے گھریلو زندگی میں

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے گھر رسول اللہ ﷺ شہد پیتے تھے اور اس کی خاطر ذرا سی دیر وہاں ٹھہرتے بھی تھے۔ اس پر حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما نے آپس میں مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے ہاں حضور آئیں وہ کہے کہ یا رسول اللہ آج تو آپ ﷺ کے منہ سے گوند کی سی بو آتی ہے شاید آپ نے مغافیر (مغافیر گوند کے مشابہ ایک چیز ہے جو شور گھاس میں پیدا ہوتی ہے اس میں قدرے مٹھاس ہوتی ہے) کھایا ہوگا۔ چنانچہ ہم نے یہی کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں میں نے تو زینب کے گھر شہد پیا ہے۔ اب قسم کھاتا ہوں کہ نہ پیوں گا یہ کسی سے کہنا مت۔

صحیح بخاری، التفسیر، سورۃ التحریم، باب ﴿یا ایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لك﴾ ٤٩١٢۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان الفاظ میں مروی ہے کہ:

''حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مٹھاس اور شہد بہت پسند تھا۔ عصر کی نماز کے بعد اپنی بیویوں کے گھر آتے اور کسی سے نزدیکی کرتے۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور جتنا وہاں رکتے تھے اس سے زیادہ رکے۔ مجھے غیرت سوار ہوئی تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ ان کی قوم کی ایک عورت نے ایک کپی شہد کی انہیں بطور ہدیہ کے بھیجی ہے' انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد کا شربت پلایا اور اتنی دیر روک رکھا۔ میں نے کہا خیر اسے کسی حیلہ سے ٹال دوں گی چنانچہ میں نے حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تمہارے پاس جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم آئیں اور قریب ہوں تو تم کہنا کہ آج کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغافیر کھایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے نہیں' تم کہنا پھر یہ بدبو کیسی آتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے مجھے حفصہ رضی اللہ عنہا نے شہد پلایا تھا' تو تم کہنا کہ شاید شہد کی مکھی نے عرفط نامی خاردار درخت چوسا ہوگا۔ میرے پاس آئیں گے' میں بھی یہی کہوں گی' پھر اے صفیہ جب تمہارے پاس آئیں تو تم بھی یہی کہنا۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر آئے ابھی تو دروازے پر ہی تھے جو میں نے ارادہ کیا کہ تم نے جو مجھ سے کہا ہے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دوں کیونکہ میں تم سے بہت ڈرتی تھی لیکن خیر اس وقت تو خاموش رہی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے میں نے تمہارا تمام کہنا پورا کردیا۔ پھر حضرت میرے پاس آئے میں نے بھی یہی کہا پھر صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو انہوں نے بھی یہی کہا۔ پھر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے شہد کا شربت پلانا چاہا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس کی حاجت نہیں۔ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں ''افسوس! ہم نے اسے حرام کردیا۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

میں نے کہا خاموش رہو۔"

صحیح بخاری، الطلاق، باب ﴿لم تحرم ما احل اللہ لك﴾ ٥٢٦٨۔

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا پیارا بھائی ابن عمر رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب موجود تھے تو جب بھی کوئی شخص کوئی خواب دیکھتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے بیان کرتا، میرے دِل میں بھی یہ تمنا پیدا ہوگئی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھوں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کروں۔ میں ان دنوں کنوارا تھا اور نوعمر بھی تھا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد میں سویا کرتا تھا تو میں نے خواب میں دو فرشتوں کو دیکھا کہ مجھے پکڑ کر دوزخ کی طرف لے گئے۔ میں نے دیکھا کہ وہ بل دار کنویں کی طرح پیچ در پیچ تھی۔ کنویں ہی کی طرح اس کے بھی دو کنارے تھے اور اس کے اندر کچھ ایسے لوگ تھے جنہیں میں پہچانتا تھا۔ میں اسے دیکھتے ہی کہنے لگا، دوزخ سے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، دوزخ سے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ اس کے بعد مجھ سے ایک دوسرے فرشتے کی ملاقات ہوئی، اس نے مجھ سے کہا کہ خوف نہ کھا۔ میں نے اپنا یہ خواب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا خواب بیان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُاللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ))

"عبداللہ بہت اچھا لڑکا ہے، کاش رات میں وہ تہجد کی نماز پڑھا کرتا"۔

سالم نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اس کے بعد رات میں بہت کم سویا کرتے تھے۔

صحیح بخاری، فضائل أصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، باب مناقب عبداللہ بن عمر (٣٧٣٨)

رحلت کا وقت آ گیا

۴۱ ہجری کو ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے محسوس کیا کہ اب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقت قریب آ گیا۔ ۴۱ ہجری ماہ رمضان کے ابھی چند ہی گزرے تھے کہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا قضائے الٰہی سے وفات پا کر اپنے اللہ کو جا ملیں۔ یہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ تھا' مروان نے جو اس وقت مدینہ کا گورنر تھا' نماز جنازہ پڑھائی اور کچھ دور تک جنازہ کو کندھا دیا' اس کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جنازہ کو لے کر قبر تک لے گئے' ان کے بھائی حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور لڑکوں عاصم' سالم' عبداللہ' حمزہ نے قبر میں اتارا۔

طبقات ابن سعد(٨/ ٨٦)وحياةالصحابة(١/ ٤٧٦)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نومبر 632ء

رحلت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

ارشاد باری تعالیٰ کا ہے:

﴿وَقَرْنَ فِی بُیُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْأُولَى وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِینَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللهَ وَرَسُولَهُ إِنَّمَا یُرِیدُ اللهُ لِیُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیرًا وَاذْكُرْنَ مَا یُتْلَى فِی بُیُوتِكُنَّ مِنْ ءَایَاتِ اللهِ وَالْحِكْمَةِ إِنَّ اللهَ كَانَ لَطِیفًا خَبِیرًا﴾

''اور اپنے گھروں میں ٹکی رہو اور پہلی جاہلیت کے زینت ظاہر کرنے کی طرح زینت ظاہر نہ کرو اور نماز قائم کرو اور زکواۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔ اللہ تو یہی چاہتا ہے اے گھر والو! تم سے گندگی دور کردے اور تمہیں پاک کردے خوب پاک کرنا۔'' الاحزاب (۳۳، ۳٤)

تمہیدی کلمات:

سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے چھ ماہ بعد وفات پا گئیں، علامہ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں، کہ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا نے بروز منگل ۳ رمضان المبارک ۱۱ ہجری کو وفات پائی اس وقت اس کی عمر چوبیس سال تھی۔

سیر أعلام النبلاء (۲/ ۱۲۱، ۱۲۲)

اور یہ نومبر کا مہینہ سن ۶۳۲ء تھی اسی مناسبت سے ہم اس ماہ نومبر میں سیدہ فاطمہ بتول رضی اللہ عنہا کا تذکرہ کررہے ہیں۔

تعارف ونام ونسب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فاطمہ بنت محمد بن عبداللہ‘ان کا ایک نام بتول تھا،انہیں زہراءاس لیے لقب ملا کیونکہ یہ خوش شکل تھیں ۔اوراپنے والدگرامی محمد ﷺ کی ہم شکل تھیں ۔مکہ میں آپ ﷺ کے منصب نبوت پر فائز ہونے سے پانچ سال پہلے پیدا ہوئیں اس وقت قریش خانہ کعبہ کو تعمیر کررہے تھے اور رسول اللہ ﷺ کی عمر اس وقت پینتیس (۳۵) سال تھی ۔ (طبقات ابن سعد :۸/ ۲۲)

انکی کی والدہ خدیجہ بن خویلد رضی اللہ عنہا تھیں ۔جنہیں زبان نبوت سے جنت کی بشارت ملی تھی‘

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہتے ہیں کہ:

”جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی:یا رسول اللہ ﷺ یہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا تشریف لا رہی ہیں،انکے ہاتھ میں ایک برتن ہے جس میں سالن،کھانا اور پانی ہے۔جب وہ آپ کے پاس آجائیں تو انھیں انکے رب تعالیٰ اور میری طرف سے سلام کہیں اوراسے یہ خوشخبری دیں کہ اللہ نے ان کیلئے جنت میں جوف دار موتی سے ایک ایسا گھر تعمیر کیا ہے جس کا اندرونی ماحول انتہائی پرسکون ہوگا۔نہ اس میں کوئی شوروغوغا ہوگا نہ ہی تھکن کے آثار ہوں گےاور نہ ہی کسی قسم کی اکتاہٹ کا کوئی شائبہ تک ہوگا۔“

بخاری(۳۸۲۰)ومسلم(۲٤۳۲)

آپ کے بہن بھائی

آپ ﷺ کی بہنیں ....سیدہ زینب،رقیہ،اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہن۔

اور تین بھائی تھے: قاسم،عبداللہ(طیب وطاہر)اورابراہیم رضی اللہ عنہم۔

فضائل ومناقب

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی،پھرآپ عشاء تک (نفل) نماز پڑھتے رہے،پھر جب فارغ ہوکر چلے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تو میں (بھی) آپکے پیچھے چلا، آپ نے میری آواز سن کر فرمایا: یہ کون ہے؟ حذیفہ ہے؟ میں نے کہاں: جی ہاں، آپ نے فرمایا:

((ماحاجتك غفر الله لك و لأمك))

"تجھے کیا ضرورت ہے؟ اللہ تجھے اور تیری ماں کو بخش دے۔ (پھر) آپ نے فرمایا:

((اِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ اَنْ يُّسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِيْ بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ))

"بیشک یہ فرشتہ اس رات سے قبل کبھی زمین پر نہیں آیا، اس نے اپنے رب سے اجازت چاہی کہ وہ مجھے سلام کرے اور مجھے خوشخبری دے کہ بیشک فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہیں اور حسن وحسین رضی اللہ عنہم نو جوانان جنت کے سردار ہیں۔"

جامع ترمذی، المناقب، باب ان الحسن والحسین سیداشباب اھل الجنة(۳۷۸۱)والسلسلة الصحیحة(۷۹۶)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے جب ابوجہل کی بیٹی سے شادی کا پیغام بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فاطمة بضعة منى، فمن أعغضبها أغضبنى))

"فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے، جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔"

صحیح بخاری(۳۷۱٤)واللفظ له، صحیح مسلم(۲٤٤۹)

عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات واطوار، آپ کے اٹھنے بیٹھنے کی پروقار کیفیت اور سیرت میں فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ کوئی نہیں دیکھا، جب وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لاتیں تو آپ ان کیلئے کھڑے ہوجاتے پھر ان کا بوسہ لیکر اپنی جگہ بٹھاتے تھے اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لیجاتے تو وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر آپ کا بوسہ لیتیں اور آپ کو اپنی جگہ بٹھاتی تھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنن الترمذی(۳۸۷۲)وسندہ حسن

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

اللہ کے رسول کریم ﷺ بیت اللہ شریف میں نماز ادا فرما رہے تھے اور ابو جہل اور اس کے ساتھی قریب ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک دن پہلے ہی اونٹوں کی قربانی ہوئی تھی۔ ابو جہل اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا: تم میں سے کون ہے جو اونٹ کی اوجھڑی لائے اور جب محمد (ﷺ) سجدے میں جائے تو وہ ان کے کندھوں پر اوجھڑی رکھ دے؟ ایک بد بخت اٹھا، اونٹ کی اوجھڑی لایا اور جب اللہ کے رسول گرامی ﷺ سجدے میں گئے تو اس نے اوجھڑی کو آپ ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان رکھ دیا۔ اس پر ابو جہل اور اس کے ساتھی ہنسنے اور ایک دوسرے ہنسانے لگے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں کھڑا یہ منظر دیکھ رہا تھا، دل میں کہہ رہا تھا کہ کاش! مجھ میں ہمت ہوتی تو میں اللہ کے رسول ﷺ کی کمر مبارک سے اس اوجھڑی کو ہٹا دیتا۔ اللہ کے رسول ﷺ کی کیفیت یہ تھی کہ آپ ﷺ بدستور سجدے میں پڑے تھے۔ آپ ﷺ اپنا سر نہیں اٹھا رہے تھے حتی کہ ایک شخص جلدی سے گیا اور اس نے جا کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بتلایا۔ اس وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ایک کم عمر بچی تھیں، وہ دوڑتی ہوئی آئیں، انہوں نے آتے ہی اپنے ابو پر سے اوجھڑی کو ہٹایا۔ پھر وہ ابو جہل اور اس کے ساتھیوں کے طرف متوجہ ہو کر ان کو برا بھلا کہنے لگیں، پھر جب اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی نماز پوری کر لی تو آپ ﷺ ابو جہل اور اس کے ساتھیوں کو بددعا دینے لگے۔ آپ ﷺ کی آواز اونچی ہو گئی۔ آپ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب دعا کرتے تو تین بار کرتے اور جب اپنے رب سے مانگتے تو تین بار مانگتے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے تین بار قریش کے لیے کہتے ہوئے بددعا کی:

((اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ))

”اے اللہ! قریش سے نبٹ“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ابوجہل اور اس کے ساتھیوں نے جب رسول کریم ﷺ کی آواز کو سنا تو ان کی ہنسی غائب ہوگئی اور وہ آپ ﷺ کی بددعا سے ڈرنے لگے۔ اب آپ ﷺ نے سب کا نام لے کر بددعا کی:

((اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِاَبِيْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلْفٍ وَعُتْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ))

''اے اللہ! ابوجہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، ابی بن خلف اور عتبہ بن ابی معیط کو ہلاک کر!''

آپ ﷺ نے ساتویں کا بھی نام لیا، وہ نام صحیح بخاری (۵۲۰) میں یوں ہے، اے اللہ عمار بن ولید کو پکڑ! حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس رب کی قسم! جس نے محمد کریم ﷺ کو حق دے کر بھیجا! اللہ کے رسول ﷺ نے جن لوگوں کے نام لیے میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا، وہ بدر کے میدان میں لاشیں بنے پڑے تھے، پھر یہ سب گھسیٹ کر بدر کے کنویں میں، جس کا نام ''قلیب'' تھا پھینک دیے گئے۔

بخاری، الجهاد و السير، باب الدعاء على المشركين ...... الخ (٢٩٣٤، ٢٤٠). طبرانی أوسط: ٢٣٢/١، (٧٦٢) حسن

عائشہ بنت طلحہ رضی اللہ عنہا ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں:

((مَارَأَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَشْبَهَ كَلَامًا وَ حَدِيْثًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ مِنْ فَاطِمَةَ وَ كَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ اِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَرَحَّبَ بِهَا وَ كَذَالِكَ كَانَتْ هِيَ تَصْنَعُ))

''میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کلام اور گفتگو میں روسل اللہ ﷺ کے مشابہ کسی کو نہیں دیکھا، جب فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس جاتی تو آپ اس کی جانب کھڑے ہوتے، اسے بوسہ دیتے اور خوش آمدید کہتے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی ایسے ہی اپنے ابا جان کا استقبال کیا کرتی تھی۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوداؤد(۵۲۱۷)ترمذی(۳۸۷۲)مستدرک حاکم(۳/۱۵۴) حاکم نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور علامہ ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔

۲ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اکٹھی ہوئیں، ازواج مطہرات میں سے کوئی بھی غائب نہ تھی۔ اتنے میں فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سی چال چلتے ہوئے آئیں، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں دیکھا تو خوش آمدید کہا اور فرمایا:

((مَرْحَبًا بِابْنَتِي))

''میری بیٹی خوش آمدید''

پھر انھیں اپنی دائیں طرف یا بائیں طرف بٹھالیا اور رازدانہ انداز میں کوئی بات کی تو وہ رو پڑیں، پھر دوبارہ رازدانہ انداز میں بات کی تو وہ ہنس پڑیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ گئے تو میں نے اس سے کہا:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے تجھ سے کوئی خاص بات کی تو رونے لگی، پھر تھوڑی دیر بعد دوسری بات کی تو ہنسنے لگی۔ بیٹی میرا آپ پر حق ہے، آپ مجھے بتائیں کہ روئی اور ہنسی کیوں؟ اس نے جواب دیا: ''میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو افشا نہیں کروں گی۔''

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے تو میں نے سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے پھر کہا: ''بیٹی! میرا آپ پر حق ہے، مجھے اپنے رونے اور ہنسنے کی وجہ بتائیں۔'' تو انہوں نے کہا: ''ہاں! اب میں بتاتی ہوں۔ پہلے ابا جان صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ بات کہی کہ جبرئیل علیہ السلام ہر سال ایک مرتبہ میرے پاس قرآن مجید کی دوہرائی کیلئے آتے ہیں لیکن اس مرتبہ دو دفعہ میرے پاس آئے ہیں، یہ میری وفات کے قرب کی علامت ہے۔ تم اللہ سے ڈرنا اور صبر کرنا، میں آپ کا بہتر سلف ثابت ہوں گا، میں یہ سن کر رونے لگی۔ جب ابا جان صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گھبراہٹ کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”کیا تجھے یہ پسند نہیں کہ تو خواتین عالم کی سردار ہوگی، یا یہ فرمایا کہ تو اس امت کی خواتین کی سردار ہوگی، تو یہ سن کر میں ہنس پڑی۔“

بخاري مع فتح الباري(٦/ ٦٢٤)مسلم،فضائل الصحابة(٢٥٠)

شادی اور رفاقت علی المرتضٰی

ہجرت کے دوسرے سال غزوہ بدر کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے ساتھ رشتہ ازدواج میں منسلک ہو گئے۔

حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے رشتہ کی بات کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّھَا صَغِیْرَۃٌ))

”فاطمہ ابھی چھوٹی ہیں۔“

اور جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رشتہ طلب کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمایا۔

السنن الكبرٰى للنسائي، الخصائص، باب ذكر ما خص...... الخ:٥/ ١٤٣، (٨٥٠٨)۔

ابن حبان (٦٩٤٨) صحيح

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِی اَنْ اُزَوِّجَ فَاطِمَۃَ مِنْ عَلِیٍّ))

”اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی علی رضی اللہ عنہ سے کر دوں۔“

مجمع الزوائد الهيثمي(١٥٢٠٨)

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اپنے لیے رشتہ مانگا، اس موقع پر اپنی زرہ اور دیگر کچھ سامان بیچا جس سے چار سو اسی درہم حاصل ہوئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان میں سے ایک تہائی رقم کی خوشبو خرید لیں اور دو تہائی رقم کے کپڑے۔ مجمع الزوائد (١٥٠٣٠)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جب میری شادی سیدنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے ہوئی تو ہمارے پاس صرف مینڈھے کی ایک کھال تھی جسے ہم رات کو بستر کے طور پر استعمال کرتے تھے اور دن کو ہم اسے رکھ چھوڑتے تھے، ہمارے پاس کوئی خادم بھی نہ تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لاڈلی بیٹی سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی میرے ساتھ شادی کی تو اس کے ہمراہ ایک چادر ایک تکیہ جس میں روئی بھری ہوئی تھی۔ ایک چکی، ایک مشکیزہ اور دو گھڑے میرے گھر بھیجے۔ چکی چلانے سے سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے ہاتھ پر نشان پڑ گیا تھا۔ مشکیزے سے اس نے پانی ڈھویا جس سے اس کے گلے پر نشان پڑ گیا تھا، اس نے گھر استوار کیا جس سے اسکے کپڑے غبار آلود ہو گئے۔ ہنڈیا تلے وہ آگ جلاتی جس سے اسکے کپڑے میلے ہو جاتے۔''

أحكام النساء، لابن الجوزي (١٢٤)

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہتی ہیں:

جب سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا شادی کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچی تو اس گھر میں ریت بچھی دکھائی دے رہی تھی۔ ایک تکیہ جس میں روئی بھری ہوئی تھی، ایک مٹکا اور ایک کوزہ پڑا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ میں آ رہا ہوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے تو فرمایا: ''بھائی کہاں ہے؟'' اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی والدہ ام ایمن حبشیہ رضی اللہ عنہا وہاں موجود تھیں، انھوں نے کہا: ''یا رسول اللہ! کیا یہ آپ کا بھائی ہے؟ جبکہ آپ کی بیٹی اس کی بیوی ہے۔'' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان مواخات کا نظام قائم کر رکھا تھا اور اپنے آپ کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا بھائی قرار دیا تھا، فرمایا: ''اے ام ایمن ایسا ہو سکتا ہے۔'' سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن منگوایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس میں پانی تھا۔آپ ﷺ نے اس پر کچھ پڑھ کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے سینے اور چہرے پر پانی ملا، پھر آپ ﷺ نے سیدنا فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو بلایا۔وہ چادر میں لپٹی شرماتی اور لڑکھڑاتی ہوئی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔آپ نے ان پر بھی پانی کے چھینٹے مارے، پھر ارشاد فرمایا: ''بیٹا مجھے خاندان میں جس کے ساتھ سب سے زیادہ پیار تھا، میں نے تیری شادی اس کے ساتھ کی ہے۔

پھر آپ ﷺ نے پردے کے پیچھے سایہ دیکھا اور پوچھا:

''یہ کون ہے؟''

اس نے کہا: ''اسماء''

آپ نے فرمایا: ''اسماء بنت عمیس؟''

اس نے کہا: ہاں، یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا:

''کیا تم اللہ کے رسول کی عزت واحترام کی خاطر اس کی بیٹی کے پاس آئی ہو؟

اسنے کہا: ''ہاں! یارسول اللہ جب کوئی دوشیزہ شادی کے بعد اپنے خاوند کے گھر جاتی ہے تو اس کے ساتھ کوئی قریبی خاتون ہونی چاہیے، تاکہ اگر نو بیاہتا کو کسی چیز کی ضرورت ہو تو وہ اس اپنی قریبی خاتون سے کہہ سکتی ہے۔''

اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے دعا کی اور میرے لیے سرمایہ حیات ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''اچھا دونوں میاں بیوی خوش رہو، آباد رہو، دلشاد ہو، پھر آپ گھر باہر نکل گئے اور مسلسل دونوں کیلئے دعائیں کرتے رہے، یہاں تک کہ وہ اپنے حجروں تک پہنچ گئے۔''

مجمع الزوائد الهیثمی (١٥٢١٦)

رسول اللہ ﷺ اپنی لاڈلی بیٹی سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو زیادہ دیر تک اپنے سے دور نہ رکھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکے۔آپ ﷺ نے پختہ ارادہ کرلیا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا گھر بدل کر اسے اپنے پڑوس میں لے آئیں۔آپ ﷺ کے پڑوس میں حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کے گھر تھے، وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے:

”مجھے یہ خبر ملی ہے کہ آپ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کا گھر بدل کر اسے اپنے پڑوس میں لانا چاہتے ہیں، میرے گھر بنونجار کے گھروں میں سب سے زیادہ آپ کے قریب ہیں، میں اور میرا مال اللہ اور اسکے رسول کا ہے۔یارسول اللہ ﷺ! آپ جو میرا مال قبول کرلیتے ہیں وہ مجھے زیادہ پیارا ہوتا ہے اس مال سے جسے آپ چھوڑ دیتے ہیں۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”آپ نے سچ کہا، اللہ تجھے برکت سے نوازے۔“

پھر رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو اپنے پڑوس میں سیدنا حارثہ بن النعمان کے گھر میں رہائش مہیا کردی۔“

صور من حیاۃ الصحابیات (ص:٤٠)

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد:

تین بیٹے: حسن وحسین اور محسن رضی اللہ عنہم (محسن بچپن میں انتقال کرگئے تھے)

اور دو بیٹیاں: زینب' ام کلثوم اور رقیہ رضی اللہ عنہن

سیدنا حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے مختصر فضائل

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَأَنَّ الحَسَنَ وَالحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الجَنَّةِ))

”اور حسن وحسین رضی اللہ عنہما جنت کے جوانوں کے سردار ہوں گے۔“

ترمذی، المناقب (۳۷۸۱) صحیح

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے تو آپ کے ساتھ حضرات حسنین رضی اللہ عنہما بھی تھے ایک کندھے پر ایک اور دوسرے کندھے پر دوسرے تھے۔

((وَهُوَ يَلْثِمُ هَذَا مَرَّةً، وَيَلْثِمُ هَذَا مَرَّةً، حَتَّى انْتَهَى إِلَيْنَا، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ تُحِبُّهُمَا، فَقَالَ مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي))

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ایک کو بوسہ دیتے اور کبھی دوسرے کو اسی طرح چلتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے قریب آ گئے ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں سے بڑی محبت کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ان دونوں سے محبت کرتا ہے گویا وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو ان سے بغض رکھتا ہے وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے۔''

مسند احمد (۹۶۷۳) صحیح، و الحاکم: (٤٧٧٧)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں اپنی کسی ضرورت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے گھر کے اندر سے) اس حال میں باہر تشریف لائے کہ کسی چیز کو اپنے ساتھ لپیٹے ہوئے تھے اور میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا چیز تھی پھر جب میں اپنی ضرورت عرض کر چکا تو پوچھا:

((مَا هَذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ؟ فَكَشَفَهُ فَإِذَا حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ عَلَى وَرِكَيْهِ، فَقَالَ: هَذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِي، اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا))

یہ کیا چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لپیٹ رکھی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز کو کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ حسن و حسین ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں پہلوؤں میں تھے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دونوں کو گود میں لے کر چادر سے لپیٹ رکھا تھا) اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں اے اللہ! میں ان دونوں کو محبوب رکھتا ہوں ،تو بھی ان کو محبوب بنا لے اور ہر اس شخص کو محبوب بنا لے جو ان دونوں سے محبت کرے۔

ترمذی ، المناقب، باب مناقب أبی محمد الحسن بن علی بن أبی طالب والحسین بن علی بن أبی طالب رضی الله عنهما (٣٧٦٩)حسن

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے:

((فَأَقْبَلَ الْحَسَنُ، وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ، عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَعْثُرَانِ وَيَقُومَانِ ، فَنَزَلَ فَأَخَذَهُمَا ، فَصَعِدَ بِهِمَا الْمِنْبَرَ ، ثُمَّ قَالَ:صَدَقَ اللَّهُ(إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ) (التغابن: ١٥)، رَأَيْتُ هَذَيْنِ فَلَمْ أَصْبِرْ ، ثُمَّ أَخَذَ فِي الْخُطْبَةِ))

”اتنے میں حسن اور حسین رضی اللہ عنہما گرتے پڑتے ادھر آ نکلے اس وقت وہ سرخ دھاری والا کرتہ پہنے ہوئے تھے آپ ﷺ ان کو دیکھ کر منبر سے اترے اور ان کو گود میں اٹھا لیا اور پھر منبر پر چڑھ گئے اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ تمہارے مال و اولاد آزمائش ہیں میں نے ان دونوں کو دیکھا تو صبر نہ کر سکا اس کے بعد آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا۔“

ابوداود، الجمعة ،باب الإمام يقطع الخطبة للأمر يحدث(١١٠٩)صحيح

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز عشاء پڑھ رہے تھے:

((فَإِذَا سَجَدَ وَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَى ظَهْرِهِ ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ ، أَخَذَهُمَا بِيَدِهِ مِنْ خَلْفِهِ أَخْذًا رَفِيقًا ، فَيَضَعُهُمَا عَلَى

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الْأَرْضِ، فَإِذَا عَادَ عَادَا، حَتَّى قَضَى صَلَاتَهُ، أَقْعَدَهُمَا عَلَى فَخِذَيْهِ، قَالَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ، أَرُدُّهُمَا، فَبَرَقَتْ بَرْقَةٌ، فَقَالَ لَهُمَا الْحَقَا بِأُمِّكُمَا قَالَ فَمَكَثَ ضَوْؤُهَا حَتَّى دَخَلَا))

''نبی کریم ﷺ جب سجدے میں گئے تو حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کود کر نبی کریم ﷺ کی پشت مبارک پر چڑھ گئے جب نبی کریم ﷺ نے سجدے سے سر اٹھایا تو انہیں اپنا ہاتھ پیچھے کر کے آہستہ سے پکڑ لیا اور انہیں زمین پر اتار دیا اور ساری نماز میں نبی کریم ﷺ جب بھی سجدے میں جاتے تو یہ دنوں ایسا ہی کرتے، یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے اور انہیں اپنی ران پر بٹھا لیا میں کھڑا ہوا اور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں ان دونوں کو چھوڑ آؤں؟ اسی لمحے ایک روشنی کوندی اور نبی کریم ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا اپنی امی کے پاس چلے جاؤ اور وہ روشنی اس وقت تک رہی جب تک وہ اپنے گھر میں داخل نہ ہو گئے''

مسند احمد(١٠٦٥٩)حسن

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ صبح کے وقت اس حال میں نکلے کہ آپ ﷺ اپنے اوپر ایک ایسی چادر اوڑھے ہوئے تھے کہ جس پر کجاووں یا ہانڈیوں کے نقش سیاہ بالوں سے بنے ہوئے تھے:

((فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ (إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا) (الأحزاب:٣٣)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اسی دوران میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ آ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی اس چادر کے اندر کر لیا پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ بھی آ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھی اپنی چادر کے اندر کر لیا پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھی اپنی چادر میں کر لیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھی اپنی چادر میں کر لیا پھر آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ (الاحزاب:۳۳)"

مسلم، فضائل الصحابة رضی الله تعالى عنهم، باب فضائل أهل بيت النبى صلى الله عليه وسلم (٢٤٢٤)

ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بیٹوں میں کپڑے تقسیم کیے ان میں ایسے کپڑے نہ تھے جو سیدین حسنین شریفین کے لائق ہوں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یمن قاصد بھیجا وہاں سے کپڑے منگوائے گئے اور سیدین کو پہنائے گئے تو اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے:

((الآنَ طَابَتْ نَفْسِي))

"اب میرا دل خوش ہوا ہے"

سیر اعلام النبلاء :(٤/ ٣٥١)، تاریخ دمشق:(١٤/ ١٧٧)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دن کے کسی وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا نہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کوئی بات کی اور نہ ہی میں نے آپ سے کوئی بات کی یہاں تک کہ ہم بنی قینقاع کے بازار میں آ گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس ہوئے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَثَمَّ لُكَعُ؟ أَثَمَّ لُكَعُ؟ يَعْنِي حَسَنًا فَظَنَنَّا أَنَّهُ إِنَّمَا تَحْبِسُهُ أُمُّهُ لِأَنْ تُغَسِّلَهُ وَتُلْبِسَهُ سِخَابًا، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ يَسْعَى، حَتَّى اعْتَنَقَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُمَّ إِنِّى أُحِبُّهُ ، فَأَحِبَّهُ وَأَحْبِبْ مَنْ يُحِبُّهُ))

''کیا بچہ ہے؟ کیا بچہ ہے؟ یعنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ۔تو ہم نے خیال کیا کہ ان کی ماں نے ان کو غسل کروانے کے لئے اوران کو خوشبوں کا ہار پہنانے کے لئے روک رکھا ہے لیکن تھوڑی سی دیر کے بعد وہ دوڑتے ہوئے آئے یہاں تک کہ وہ دونوں یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ ایک دوسرے سے گلے ملے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور تو اس سے محبت کر جو اس سے محبت کرے۔''

مسلم ، فضائل الصحابة رضى الله تعالى عنهم ، باب فضائل الحسن والحسين رضى الله عنهما (٢٤٢١)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسامہ کو اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما کو پکڑ کر فرماتے اے اللہ ان دونوں سے محبت فرما کہ میں بھی ان دونوں سے محبت کرتا ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پکڑ کر اپنی ران مبارک پر بٹھاتے اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو دوسری ران مبارک پر بٹھا کر ان دونوں کو ملا کر فرمایا کرتے تھے

((اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّى أَرْحَمُهُمَا))

''اے اللہ ان دونوں پر رحم فرما کہ میں بھی ان پر مہربان ہوں۔''

بخاری ، الأدب ، باب وضع الصبى على الفخذ (٦٠٠٣)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت حسن رضی اللہ عنہ تقریر فرما رہے تھے کہ قبیلہ ازد کا ایک گندم گوں طویل قد کا آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا:

((لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعَهُ فِي حَبْوَتِهِ يَقُولُ مَنْ أَحَبَّنِى فَلْيُحِبَّهُ ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ وَلَوْلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَزْمَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثْتُكُمْ))

"میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اپنی گود میں رکھا ہوا تھا اور فرما رہے تھے کہ جو مجھ سے محبت کرتا ہے اسے چاہیئے کہ اس سے بھی محبت کرے اور حاضرین ان تک یہ پیغام پہنچا دیں جو حاضر نہیں ہیں اور اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید کے ساتھ یہ بات نہ فرمائی ہوتی تو میں تم سے کبھی بیان نہ کرتا۔"

مسند احمد (٢٣١٠٦) صحیح

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیہ رحمۃ اللہ

((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِي))

"جو شخص کسی جنتی کو دیکھنا چاہے تو وہ حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو دیکھ لے۔"

السلسلة الصحيحة (٤٠٠٣)

حضرت سعید بن راشد سے مروی ہے کہ یعلی بن مرۃ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیان کیا کہ وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک دعوت طعام کے لئے نکلے۔ حسین رضی اللہ عنہ گلی میں کھیل رہے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے آگے بڑھے اور اپنے ہاتھ پھیلا دیئے (حضرت حسین) ادھر ادھر بھاگنے لگے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ہنساتے رہے یہاں تک کہ ان کو پکڑ لیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ ٹھوڑی کے نیچے اور دوسرا سر کے اوپر رکھا، بوسہ لیا اور فرمایا:

((حُسَيْنٌ مِنِّي، وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، أَحَبَّ اللَّهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ))

"حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں، اللہ اس سے محبت رکھتا ہے جو حسین سے محبت رکھتا ہے۔ حسین نواسوں میں سے ایک نواسہ ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(یعنی حسین رضی اللہ عنہ میری اولاد سے ہیں اور میں ان کے آباء سے ہوں۔)

ابن ماجة، افتتاح الكتاب فى الإيمان وفضائل الصحابة والعلم فضل الحسن والحسين ابنى على بن أبى طالب رضى الله عنهم (١٤٤)حسن

شہر بن حوشب سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھا۔ میں نے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر سنی تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو بتایا۔ (کہ سیدنا حسین شہید ہو گئے ہیں) انہوں نے فرمایا: ان لوگوں نے یہ کام کر دیا ہے، اللہ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے اور وہ (غم کی شدت سے) بے ہوش ہو گئیں۔

تاريخ دمشق(١٤/ ٢٢٩) حسن

حضرت ابورجاء عطاردی رحمہ اللہ (عمران بن ملحان تیمی بصری) بیان کرتے ہیں کہ:

((لَاتَسُبُّوا عَلِيًّا وَلَا اَحَدًامِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ))

''حضرت علی رضی اللہ عنہ یا اہل بیت میں سے کسی کو بھی برا نہ کہو۔''

کیونکہ ہمارا ایک ہمسایہ ''بلھجیم قبیلہ'' کا آدمی تھا اس نے کہا کیا نعوذ باللہ تم نے حسین بن علی فاسق کو نہیں دیکھا کہ اللہ نے اس کو مارا ھے ابورجاء نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اسکی آنکھوں پر دو ستارے پھینکے اور اسے اندھا کر دیا۔

مجمع الزوائد(٩/ ١٩٦)اولطرانى فى الكبير(٣/ ١١٢)اسناده صحيح اسد الغابه(٢/ ٢٤)الثقات(٣/ ٦٧)الاصابه ت(١٧٢٩)

رحلت اور غسل

معاشرے میں یہ بات عام ہے کہ عورت کی وفات کے بعد اس کا شوہر اس کو نہ چھو سکتا ہے نہ دیکھ سکتا ہے کیوں کہ فوتگی کے ساتھ ہی ان کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے جب کہ یہ ساری باتیں خود ساختہ ہیں شریعت میں اس طرح کا کوئی بھی تصور اور پابندی نہیں۔

بلکہ اسلام نے تو بیوی کی وفات پر سب سے زیادہ غسل دینے کا مستحق اس کے میاں یعنی شوہر کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سمجھا ہے۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے کہ:

((أَحَقُّ النَّاسِ بِغُسْلِ الْمَرْأَةِ وَالصَّلاةِ عَلَيْهَا زَوْجُهَا))

''عورت کو غسل دینے اور اس کی نماز جنازہ پڑھنے کا لوگوں میں سب سے زیادہ مستحق اس کا شوہر ہے۔''

مصنف عبدالرزاق (٦١٦٤)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا تھا:

((لَوْ مُتِّ قَبْلِي لَغَسَّلْتُكِ))

''اگر تو مجھ سے پہلے فوت ہوگئی تو میں تمہیں غسل دوں گا۔''

سنن ابن ماجة، الجنائز، باب ما جاء فی غسل الرجل المرأة۔ وصحیح ابن ماجة (١١٩٧) والدارمی (١/ ٣٧) حسن

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وصیت کی تھی کہ انہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ غسل دیں۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہی انہیں غسل دیا تھا۔

دار قطنی (٢/ ٧٩) والبیهقی (٣/ ٣٩٦) حسن

ایک روایت میں ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے غسل کی وصیت کی تھی کہ مجھے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا اور علی رضی اللہ عنہ غسل دیں ۔(سنن دار قطنی :٧٩/٢)

علاوہ ازیں اگر بیوی مسنون غسل جانتی ہے تو وہ بھی اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے یہاں ہمارا مقصود رخصت ہے فرض نہیں اگر کوئی اور غسل دے دے تو بھی درست ہے لیکن وہ صاحب علم و تقویٰ ہو تو بہتر ہے۔

حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا جو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں انہوں نے اپنے شوہر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو وفات کے بعد غسل دیا۔

مؤطا امام مالك، الجنائز، باب غسل المیت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

((لَـوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا غَسَّلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم نِسَائُہٗ))

''اگر مجھے اپنے اس معاملے کا پہلے علم ہو جاتا کہ جس کا مجھے تاخیر سے علم ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں ہی غسل دیتیں''

سنن أبی داؤد، الجنائز، باب فی ستر المیت عند غسله (٣١٤١) صحیح

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد سب سے پہلے فاطمہ رضی اللہ عنہا فوت ہوئیں۔یعنی آپ کے جانے کے چھ ماہ بعد۔ستائیس سال کی عمر میں ۱۱ھ بروز منگل ماہ رمضان میں۔

بخاری، فرض الخمس (٣٠٩٣)وحاکم (١٦٢/٣)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۵ دسمبر ۳۳۰ء

کرسمس ڈے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَّا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ وَلَا لِآبَائِهِمْ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِن يَقُولُونَ إِلَّا كَذِباً﴾ [الكهف ۱۵/ ۵]

''نہیں ہے ان کو اس کے متعلق کوئی علم اور نہ ہی ان کے باپ دادا کو، بڑی ہی خطرے کی بات ہے جو نکلتی ہے ان کے مونہوں سے، نہیں وہ کہتے مگر جھوٹ ہی۔''

تمہیدی کلمات:

کرسمس (Christmas) دو الفاظ کرائسٹ (Christ) اور ماس (mass) کا مرکب ہے کرائسٹ مسیح کو کہتے ہیں اور ماس اجتماع اکٹھا ہونا ہے۔یعنی مسیح علیہ السلام کے لیے اکٹھا ہونا مسیح اجتماع یا یوم میلاد مسیح علیہ السلام۔ یہ لفظ تقریباً چوتھی صدی کے قریب پایا گیا اس سے پہلے یہ لفظ متعارف نہ تھا۔اس دن کو پول ڈے فیٹوئی (پیدائش کا سال) اورنوائل (پیدائشی یا یوم پیدائش) جسے ناموں سے بھی پکارا جاتا ہے۔(نوائے وقت ۲۷ دسمبر ۲۰۰۵ء) نیز کرسمس ڈے کو بڑا دن بھی کہا جاتا ہے۔

یعنی ۲۵ دسمبر کو عیسائی عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کی خوشی میں عید مناتے ہیں گھروں کو سجایا جاتا ہے نئے کپڑے پہنے جاتے ہے اور سب سے پہلے یہ دن ۲۵ دسمبر ۳۳۰ء کو منایا گیا۔

اس دن کو منانے کے لئے عیسائی ایک دوسرے کو کرسمس کارڈ بھیجتے ہیں اور اس دن کھاتے پکاتے ہیں اور گھروں کی تزین و آرائش کرتے ہوئے کرسمس لڑی (درختوں کو روشنیوں سے سجاتے ہیں) اور اپنے گھر جا گھروں میں جا کر مذہبی گیت گاتے ہیں آجکل یہ عیسائیوں کی عید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بڑے زور شور سے منائی جاتی ہے۔

کیا عیسیٰ علیہ السلام ۲۵ دسمبر کو پیدا ہوئے؟

قرآن کے بیان کے مطابق تو ولادت مسیح کے لیے ۲۵ دسمبر کی تاریخ بالکل ہی نامناسب ہے۔ سورہ مریم میں اس واقعہ کی تفصیل ہمیں اس طرح ملتی ہے:

﴿فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ، فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يٰلَيْتَنِىْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَ كُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ، فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِىْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ، وَ هُزِّىْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ، فَكُلِىْ وَ اشْرَبِىْ وَ قَرِّىْ عَيْنًا﴾ (مریم:۲۲-۲۶)

''تو وہ اس (بچے) کے ساتھ حاملہ ہوگئیں اور اسے لیکر ایک دُور کی جگہ چلی گئیں۔ پھر دردِ زہ ان کو کھجور کے تنے کی طرف لے آیا کہنے لگیں کہ کاش میں اس سے پہلے مر چکی ہوتی اور بھولی بسری ہوگئی ہوتی۔ اس وقت ان کے نیچے کی جانب سے فرشتے نے ان کو آواز دی کہ غمناک نہ ہو تمہارے پروردگار نے تمہارے نیچے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے۔ اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ تم پر تازہ تازہ کھجوریں جھڑ پڑیں گی۔ تو کھاؤ اور پیو اور آنکھیں ٹھنڈی کرو۔''

ان آیات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ کھجوروں کے پکنے کا موسم تھا۔ فلسطین میں کھجوریں جون یا جولائی کے مہینے میں تیار ہوتی ہیں اور لگتا ہے کہ انھیں مہینوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی ہوگی۔

کرسمس ٹری

اس بات پر سب ہی متفق ہیں کہ کرسمس کے موقع پر کرسمس ٹری کی روایت جرمنی سے آئی۔ دنیا کا پہلا کرسمس ٹری ساتویں صدی عیسوی کے اوائل میں کرسمس کا حصہ بنا۔ واقعہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کچھ یوں ہے کہ ایک برطانوی راہب جرمنی میں ایک قصبے کو عیسائیت کی تبلیغ کے لیے درس دے رہا تھا، اسی دوران اس نے شاہ بلوط کے ایک درخت کو یہ ظاہر کرنے کے لیے گرا دیا کہ یہ مقدس نہیں ہے، اس درخت کے برابر میں صنوبر کا ایک درخت تھا، شاہ بلوط کا جب درخت گرا تو اتفاق سے صنوبر کا چھوٹا سا درخت اس سے بچ گیا راہب نے اس اتفاق کو معجزہ قرار دیتے ہوئے اس درخت کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درخت کا نام دے دیا۔ کرسمس کے روز صنوبر کے اس درخت کو تقریب کا حصہ بنا دیا گیا اور پھر ۱۷ ویں صدی عیسوی تک جرمنوں نے کرسمس ٹری کی اس روایت کو پورے یورپ میں پھیلا دیا۔ امریکہ میں ۲۰ دسمبر ۱۸۲۱ء کو درخت کرسمس کا حصہ بنا۔ جرمنی اور ہمسایہ ملک میں لوگ اس درخت کو اپنے گھروں میں نمایاں مقام پر نصب کرتے تھے۔

کرسمس کے دوران ''کرسمس ٹری'' کا تصور بھی جرمنوں ہی کا پیدا کردہ ہے۔ لوگ کرسمس کے دن حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پورا واقعہ نعوذ باللہ ڈرامے کی شکل میں پیش کرتے تھے۔ قبیلے کی کوئی لڑکی حضرت مریم علیہا السلام کا بہروپ بھرتی، کوئی ایک نوجوان حضرت جبرائیل علیہ السلام کا بہروپ بھر کر اس کے پاس آتا اور اسے شادی کے بغیر ایک بچے کی نوید سناتا۔ حضرت مریم علیہا السلام کی بے چینی اور پریشانی دکھائی جاتی، آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کا پورا واقعہ سنایا جاتا اور پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات اور ان کے مصلوب ہونے کا قصہ دکھایا جاتا۔ اس واقعے کے دوران درخت کو حضرت مریم علیہا السلام کا ساتھی بنا کر پیش کیا جاتا وہ اپنی ساری اداسی اور ساری تنہائی ایک درخت کے پاس بیٹھ کر گزار دیتیں۔ یہ درخت بھی اسٹیج پر مصنوعی طریقے سے لگایا جاتا تھا، اس زمانے میں عموماً زیتون کے درخت کی بڑی بڑی شاخیں کاٹ کر لائی جاتی تھی اور پھر انھیں ایسی جگہ گاڑ دیا جاتا تھا جہاں لوگوں کے سامنے ''اداکاروں'' نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا واقعہ دہرانا ہوتا تھا۔ جب یہ کھیل ختم ہو جاتا تو لوگ تبرک کے طور پر وہ شاخیں اکھیڑ کر گھر لے جاتے۔ ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شاخوں کو وہ کسی ایسی جگہ لگا دیتے جہاں ان کی نظریں ان پر اکثر پڑتی رہتیں۔ یہ لوگ ان شاخوں کو مختلف قسم کے دھاگوں سے سجاتے بھی رہتے تھے۔ یہ رسم آہستہ آہستہ ''کرسمس ٹری'' کی شکل اختیار کر گئی۔ اس ارتقائی عمل کے دوران کسی ستم ظریف نے اس پر بچوں کے لیے تحائف بھی لٹکا دیئے، جس پر یہ تحائف بھی کرسمس ٹری کا حصہ بن گئے۔ جبکہ اس کرسمس ٹری اور کرسمس پر حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واقعے کو سوانگ کی شکل دینے کی گنجائش خود عیسائی مذہب میں موجود نہیں لیکن یہ دونوں بدعتیں عیسائی مذہب میں شامل ہو چکی ہیں۔ آج پوری دنیا کے عیسائی کرسمس پر یہ دونوں حرکتیں کرتے ہیں۔

کرسمس ٹری کی بدعت انیسویں صدی تک جرمنی تک محدود رہی۔ ۱۸۴۷ء کو برطانوی ملکہ وکٹوریا کا خاوند جرمن گیا اور اسے کرسمس کا تہوار جرمنی میں منانا پڑا تو اس نے پہلی مرتبہ لوگوں کو کرسمس ٹری بنانے اور سجاتے دیکھا تو اسے یہ حرکت بہت بھلی لگی۔ لہٰذا وہ واپسی پر ایک ٹری ساتھ لے آیا۔ اس نے یہ درخت ملکہ کو دکھایا ملکہ نے بھی اسے پسند کیا یوں ۱۸۴۸ء میں سرکاری سرپرستی میں لندن میں پہلی مرتبہ کرسمس ٹری بنوایا گیا۔ یہ ایک دیوہیکل کرسمس ٹری تھا جو شاہی محل کے باہر آویزاں کیا گیا تھا۔ ۲۵ دسمبر ۱۸۴۸ء کو لاکھوں لوگ یہ درخت دیکھنے لندن آئے اور اُسے دیکھ کر گھنٹوں تالیاں بجاتے رہے۔ اس دن سے لے کر آج تک تقریباً تمام ممالک میں کرسمس ٹری ہر مسیحی گھر میں بنایا جاتا ہے۔

ایک رپورٹ کے مطابق صرف برطانیہ میں ۷۰ لاکھ کرسمس ٹری بنائے جاتے ہیں، جس پر ۱۵۰ بلین پاؤنڈ خرچ آتا ہے۔ ۲۰۰ بلین پاؤنڈ کے بلب اور چھوٹی ٹیوب لائٹس بھی نصب کی جاتی ہیں۔ کرسمس ٹری پر جلائی جانے والی لائٹس تقریباً پورا مہینہ جلائی جاتی ہیں۔ یوں صرف ایک ٹری پر ہزار پاؤنڈ یعنی ۱لاکھ روپے تک کی بجلی جلتی ہے۔ یہ اعداد و شمار صرف برطانوی شہر کے ہیں، باقی آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کرسمس کا آغاز ہوا تو اس کی واحد فضول خرچی موم بتیاں تھیں، لیکن پھر کرسمس ٹری آیا، پھر موسیقی، پھر ڈانس اور آخر میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شراب بھی اس میں شامل ہوگئی۔

کرسمس کارڈ

کرسمس کارڈ کی ابتداء ۱۸۴۳ء میں برطانیہ میں ہوئی جب ان کے معاشرہ میں ریلوے اور ڈاک کے انتظام سے انقلاب آچکا تھا ایک غالب خیال کے مطابق سب سے پہلا کرسمس کارڈ جان کالکوٹ ہورسلے نے ۱۸۴۳ء میں اپنے دوست سر ہینری کول کو بھیجا۔ یہ کارڈ پوسٹ کارڈ کی طرز کا تھا جس میں تین خانے تھے۔ مرکزی خانے میں ایک عام برطانوی خاندان کرسمس ضیافت میں جشن مناتے دکھایا گیا لیکن دوسرے خانوں میں بھلائی اور محبت کے سماجی کاموں کی تصاویر بنائی گئیں اور کارڈ کی پیشانی پر لکھا تھا: ''آپ کو کرسمس اور نیا سال مبارک ہو۔'' اس کارڈ کی ایک ہزار کاپیاں شائع کر کے صرف ایک شلنگ فی کارڈ فروخت ہو گئیں۔ اشاعت اور ڈاک کے نظام میں ترقی کے باعث کرسمس کارڈ کا رواج عام ہو گیا جس میں کرسمس کے متعلق تصاویر شائع ہونے لگیں اور آج تک یہ رسم جاری ہے۔

عیسائیوں کے تہوار کرسمس کے موقع پر چھپنے والے ان کرسمس کارڈوں کی دیکھا دیکھی مسلمانوں میں عید کارڈ چھپنے لگے اور بھیجے جانے لگے۔ اب تو یہ قبیح رسم انگریز کے دورِ غلامی کی یادگار ہے اور اس قدر ترقی کر چکی ہے کہ شاید ہی کوئی مسلمان گھرانہ اس سے محفوظ ہوگا۔ عید کارڈ کا ثبوت نہ تو قرآن و حدیث میں ملتا ہے نہ فقہ میں۔ یہاں تک کہ اسلامی تاریخ بھی اس کے تذکرے سے خالی ہے۔ اب تو یہ بری رسم پوری دنیا میں پھیل گئی ہے انگریز نے یہ رسم کس طرح شروع کی۔ اس کے بنیادی کردار کا اعتراف جرم ملاحظہ فرمائیں۔

اندر کی گواہی

کراچی کے اخبار روزنامہ ''نئی روشنی'' کے مالک و مدیر جی اے چودھری کے والد احمد بخش چودھری کہتے ہیں: ''مجھے اعتراف ہے کہ ایک دور تھا جب میں کسی مجبوری کے تحت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکومت برطانیہ کا آلہ کار تھا۔ میں برصغیر میں انگریزوں کے مفادات کے لیے مختلف کام سرانجام دیتا تھا جس کے عوض مجھے معاشی سہولتوں کے علاوہ دیگر مراعات بھی حاصل تھیں۔ جیسے ہی پہلی جنگ عظیم ختم ہوئی مجھے محکمہ داخلہ کے انگریز سیکرٹری نے عید کارڈ دکھائے جو بطور خاص انگلینڈ سے چھپ کر آئے تھے۔ان پر خانہ کعبہ، مسجد نبوی، کلمہ طیبہ اور براق وغیرہ کی خوبصورت رنگین تصویریں تھیں۔ مجھے کہا گیا کہ یہ تمام عید کارڈ فروخت کیے جائیں گے۔ایک عید کارڈ ایک دھیلے میں فروخت ہوگا۔ بعدازاں حکومت برطانیہ مجھے ہر فروخت شدہ عید کارڈ کے عوض ایک ٹکا (دو پیسے) دے گی، بشرطیکہ میں ۵ ہزار عید کارڈ فروخت کروں۔ مجھے سختی سے تنبیہ کی گئی کہ میں کسی کو کوئی کارڈ بلا قیمت نہ دوں ورنہ میرے حق میں اچھا نہ ہوگا۔حکومت کا خصوصی کارندہ ہونے کی بنا پر مجھے پورے برصغیر میں ٹرین پر مفت سفر کی سہولت حاصل تھی۔میں نے مزید تین افراد کے لیے بھی مفت سفر کی سہولت حاصل کر لی۔ اب مجھے کارڈ فروخت کرنے پر ایک دھیلہ ملنا تھا۔ سفر مفت تھا۔ یعنی ''چوپڑی اور وہ بھی دودو۔''

رمضان المبارک کے دوران میں اور میرے یہ تینوں ساتھی دہلی سے کلکتہ تک سفر کے لیے نکل گئے اور بڑے اسٹیشن پر اتر کر کتابوں اور اسٹیشنری کی دکانوں پر جا کر عید کارڈ فروخت کیے اور ایک ماہ سے بھی کم عرصے میں پانچ ہزار سے کچھ زائد عید کارڈ فروخت کر دیے جن کا گوشوارہ محکمہ داخلہ کو دے کر واجبات وصول کر لیے گئے۔

عیدالاضحیٰ کی آمد سے ایک ماہ پہلے ہم پھر مہم پر نکلے۔اس مرتبہ ہم نے کراچی سے راس کماری تک عید کارڈ فروخت کیے۔اگلے برس محکمہ داخلہ بیس ہزار عید کارڈ دیے۔اس دفعہ مذہبی تصویر کے ساتھ ایسے کارڈ بھی دیے گئے جن پر خوبصورت بچوں، پھلوں اور پھولوں کی تصویریں تھیں۔ان بچوں کو عربی لباس پہنائے گئے تھے، حالانکہ وہ شکل وصورت سے انگریز بچے ہی لگتے تھے یہ بھی باآسانی فروخت ہو گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیسرے برس جو کارڈ ملے ان میں بچوں اور بچیوں کے لباس مختصر اور جدید فیشن کے مطابق کر دیے گئے۔ چوتھے برس ہم نے پچاس ہزار سے زائد کارڈ فروخت کیے۔ یوں ہم نے اچھی خاصی دولت کمائی۔ جب ہم حساب کرنے لگے تو سیکرٹری صاحب نے رقم ادا کرنے کے بعد کہا کہ آئندہ کوئی کارڈ نہیں ملے گا۔ اگر اس سلسلہ کو جاری رکھنا چاہو تو تم خود چھپوالو۔ اگلے رمضان المبارک سے پہلے ہی پورے برصغیر کے کتب فروشوں کے خطوط اور آرڈر موصول ہونے لگے۔ اب ہم مالی لحاظ سے اس قابل ہو گئے تھے کہ اس کاروبار کو خود جاری رکھ سکتے تھے۔ ہم نے مختلف چھاپہ خانوں سے عید کارڈ چھپوائے۔ اگرچہ ان عید کارڈوں کی چھپائی انگلینڈ کے معیار کی نہیں تھی۔ تاہم پھر بھی اچھی خاصی تعداد میں نکاسی ہوگئی۔ اس کے بعد یہ سلسلہ چل نکلا اور بے شمار چھاپہ خانوں نے عید کارڈ چھاپنے شروع کر دیے یوں یہ منافع بخش کاروبار کی طرح پورے ملک میں پھیل گیا۔

چودھری صاحب نے ایک سرد آہ بھر کر کہا: مجھے کافی عرصہ کے بعد: ''مجھے کافی عرصہ کے بعد احساس ہوا کہ سرکار برطانیہ نے ایک بے حد مذموم مقصد کے لیے مجھے آلہ کار بنایا ہے۔ میں نادم ہوں کہ میں نے ایک بری رسم کا آغاز کیا جو سراسر اسراف بے جا ہے۔ آج عید کارڈوں کی وجہ سے کروڑوں مسلمان کئی کروڑ روپے اس قبیح رسم پر ضائع کر دیتے ہیں۔ آج جب میں دیکھتا ہوں کہ عید کارڈوں پر نیم عریاں تصاویر شائع ہو رہی ہیں تو میں شرم سے پانی پانی ہو جاتا ہوں کہ اس فحاشی کا آغاز میرے ہاتھوں ہوا۔ میں نے سرکار برطانیہ کے لیے بڑے بڑے کام کیے لیکن عید کارڈ کی رسم بد سے بڑا اور قوم دشمن کام کوئی نہیں کیا۔ یہ گناہ عظیم ہے۔ آپ سب میری بخشش کے لیے دعا کریں اور یہ بھی کوشش کریں کہ زندگی کے کسی بھی مرحلے پر میری طرح ملت فروشی کے فعل قبیح میں ملوث نہ ہوں۔''

یہ واقعہ چودھری احمد بخش نے اپنے بیٹے کے روزنامہ ''نئی روشنی'' کے اسٹاف کو ۱۹۶۲ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے اواخر میں اس وقت سنایا جس اسٹاف نے ان کے اعزاز میں ایک ٹی پارٹی کا اہتمام کیا تھا۔اس واقعہ کو حارث غازی اسسٹنٹ ایڈیٹر روزنامہ ''نئی روشنی'' نے قلم بند کیا اور آخر میں لکھا کہ میں نے یہ واقعہ سننے کے بعد ۱۹۶۲ء کے بعد سے کسی کو بھی کوئی عید کارڈ نہیں بھیجا۔

غور کا مقام ہے کہ جس انگریز کو ہمارے اکابر نے بڑی قربانیوں کے بعد برصغیر سے نکالا۔ہم آج تک ان کی رسوم بد کو اپنے دل و دماغ سے نہ نکال سکے۔انگریز کی مکاری ملاحظہ کیجیے کہ اس نے اپنے مذموم مقاصد کے حصول کے لیے پانچ سالہ منصوبہ بنایا۔جس کی تکمیل ہم نے صرف چار سال میں کر دی۔آپ یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ اس نے تمام منصوبہ تجارتی غرض سے اپنے عید کارڈ فروخت کرنے کے لیے بنایا۔اگر ایسا ہوتا تو منصوبہ کی تکمیل کے بعد وہ یہ نہ کہتا کہ ''اب عید کارڈ خود چھپوا کر فروخت کرو۔''

اور اب مسلمان بھی......!

افسوسناک اور قابل غور بات یہ ہے کہ کرسمس کا دن مسلمانوں نے بھی عیسائیوں کی طرح ہی جوش و خروش سے منانا شروع کر دیا ہے۔قطع نظر اس بات کے کہ اسلام اس کے متعلق کیا حکم دیتا ہے اور اس کی تاریخی و شرعی حیثیت کیا ہے بس دیکھا دیکھی بعض مسلمان اسے مناتے چلے آرہے ہیں۔ایسے ہی جیسے عیسائی اپنی خوشی کا اہتمام کرتے ہیں بعینہ مسلمان کرتے ہیں اور اس کے لیے اہتمام اس حد تک بڑھ کر ہوتا ہے زندگی موت کا مسئلہ بنا دیا جاتا ہے۔سال ۲۰۰۵ء کے کرسمس پر کئی ایسی خبریں منظر عام پر آئیں جنھوں نے نہ صرف ہوش اڑائے بلکہ مسلمانوں کے لیے سوچ کا مقام بھی پیدا کیا۔خبر یوں تھی کہ لاہور کے علاقے فیروز والا میں ۵ بچوں کی ماں نے کرسمس کے موقع پر نئے کپڑوں کی فرمائش کی جو کہ اس کا خاوند پوری نہ کرسکا تو وہ تیزاب پی کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زندگی سے ہار گئی۔اسی طرح کی دوسری خبر لاہور ہی کے علاقے ریواز گارڈن سے آئی جہاں صائمہ نامی خاتون نے اس مسئلہ پر موت کو گلے لگا لیا۔ (روزنامہ انقلاب لاہور ۲۵ دسمبر ۲۰۰۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیکھا جائے تو یہ دیوانگی کے سوا کچھ نہیں۔ اول تو ایک مسلمان کا کافروں کے تہوار میں یوں شمولیت اختیار کرنا ہی ٹھیک نہیں، ہمارا اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا، یوں اس کے لیے اہتمام کرنا تو ویسے بھی گناہ کو لازم کرنے کی بات ہے اور اس کے لیے اس قدر جہالت، دیوانگی اور خواہش کہ خود کو موت کے حوالے کر دینا بے وقوفی کے سوا کچھ نہیں۔

مسلمان عیسائی مشنری کے ہتھکنڈوں کا کس قدر شکار ہو چکے ہیں اور انھوں نے کرسمس کے تہوار کا بھی خود اہتمام شروع کر دیا ہے۔ اس کے لیے باقاعدہ تقریبات ہونے لگی ہیں۔ افسوس صد افسوس کہ ایسا کرنے والے بھی خود کو اسلام کے نمائندے قرار دیتے ہیں۔

تحریک منہاج القرآن اور مسلم کرسچن ڈائیلاگ فورم کے زیر اہتمام پہلی کرسمس کی تقریب ۱۸ دسمبر ۲۰۰۸ء کو منعقد ہوئی۔

تحریک منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ میں ہونے والی اس تقریب کا آغاز قرآن پاک اور بائبل مقدس کی تلاوت سے ہوا۔ کالج آف شریعہ منہاج یونیورسٹی کے شہزاد برادران نے نعت مبارکہ پڑھی۔ مسیح بینڈ نے کرسمس کے گیت سنائے۔ پروگرام میں کرسمس کیک کاٹا گیا، امن کی شمعیں روشن کی گئیں اور مسلم مسیحی رہنماؤں کے امن عالم کے قیام کے لیے کاوشیں بروئے کار لانے کے لیے اظہار یکجہتی کیا گیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر مرقس فدا نے قائدین کو امن عالم کے قیام پر بہترین کاوشیں برائے کار لانے پر امن ایوارڈ دیا۔

(ماهنامه منهاج القرآن جنوری ۲۰۰۹)

کیا یہی مسلمانی ہے؟

گویا مسلم اور غیر مسلم میں کوئی فرق نہیں رہا۔ حق اور باطل کی تفریق مٹ گئی۔ اسلام سب پر غلبہ رکھنے والا دین ہے بھی غلط ثابت کر دیا گیا۔ بائبل اور قرآن کی اکٹھی تلاوت سے بھی یہ ثابت کر دیا گیا کہ قرآن کے نزول کے بعد دوسری کتابیں بھی لازم وملزوم ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہی عیسائی مشنری چاہتی ہے اوراس کے لیے وہ کوشش کررہے ہیں کہ مسلمان مسلمان نہ رہیں ان کے دل میں عیسائیت سے نفرت کی بجائے محبت کا جذبہ پیدا ہوجائے وہ عیسائیت کو برا جاننے کی بجائے اسے اچھائی تصور کریں۔ان کے تہوار منائیں اور وہ کچھ کریں جن سے اسلام روکتا ہے۔اول تو وہ مسلمان نہ رہیں اوراگر رہوں بھی تو برائے نام۔

ہم کس کے ساتھ ہیں..؟

کرسمس ڈے مسلمان بھی منائیں تو وہ ان کے اس عقیدے کو مضبوط کررہے ہیں جو ان کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہے ان کا عقیدہ ہے کہ ۲۵ دسمبر کو اللہ کا بیٹا عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوا تھا (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کا بھی فرمان ان کے عقیدے کو واضح کرتا ہے۔ارشاد ہوتا ہے۔

﴿وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَنُ وَلَدًا﴾ (مریم :۱۹/۸۸۔۹۱)

کبھی اے نوجوان مسلم! تدبر بھی کیا تو نے
وہ کیا گردوں تھا تو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا
تجھے اس قوم نے پالا ہے آغوشِ محبت میں
کچل ڈالا تھا جس نے پاؤں میں تاجِ سرِ دارا
گنوادی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی
ثُریا سے زمین پر آسمان نے ہم کو دے مارا

کرسمس ڈے مت مناؤ......کیوں؟

کیونکہ یہ ایک غیر اسلامی تہوار ہے خالصا نصاری کا تہوار ہے جسے مسلمانوں کو منانے کی قطعاً اجازت نہیں کیونکہ مسلمانوں کے خوشی کے تہوار خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے ہیں:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو اہل مدینہ سال میں دو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تہواروں میں کھیل کود اور ہنسی مذاق کا اہتمام کیا کرتے تھے آپ ﷺ نے دریافت فرمایا:

"یہ دن کیسے ہیں؟"

لوگوں نے عرض کیا ہم قبل از اسلام ان دو تہواروں میں خوشی منایا کرتے تھے اور کھیلتے کودتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان کے بدلے دو بہترین دن عطا فرمائے ہیں اور وہ یہ ہیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ"۔

سنن النسائی، صلاۃ العیدین، (١٥٥٧)

نیز اس کے علاوہ اس کے ناجائز ہونے کی اور بھی بہت سی وجوہات ہیں۔

کفار سے مشابہت:

کرسمس ڈے منانا اور اس دن مبارک باد دینا کفار سے مشابہت ہے جس کی وعید رسول اللہ ﷺ نے فرمائی ہے:

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ .

اسلام نے یہود و نصاری کی ہر کام میں مخالفت کا حکم دیا ہے حدیث مبارکہ میں ہے:

مثلا سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

((غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ))

"بالوں کی سفیدی کو بدل دو اور یہودیوں کی مشابہت اختیار نہ کرو۔"

الترمذی: ٣٣٣

کفار سے دوستی

غیر اسلامی تہوار کو منانا گویا کفار سے دوستی بڑھانا ہے جس کی ممانعت قرآن وسنت میں بے شمار انداز سے موجود ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا﴾ . (النساء:١٤٤)

''اے اہلِ ایمان! مومنوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بناؤ کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کا صریح الزام لو؟''

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَ مَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾ .

(آل عمران: ١١٨)

''مومنو! کسی غیر (مذہب کے آدمی) کو اپنا رازداں نہ بنانا یہ لوگ تمہاری خرابی (اور فتنہ انگیزی کرنے) میں کسی طرح کی کوتاہی نہیں کرتے اور چاہتے ہیں کہ (جس طرح ہو) تمہیں تکلیف پہنچے، اُن کی زبانوں سے تو دُشمنی ظاہر ہو ہی چکی ہے اور جو (کینے) اُن کے سینوں میں مخفی ہیں وہ کہیں زیادہ ہیں۔ اگر تم عقل رکھتے ہو تو ہم نے تمہیں اپنی آیتیں کھول کھول کر سنا دی ہیں۔''

﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا آبَاءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ .

''جو لوگ اللہ پر اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے خواہ وہ ان کے باپ بیٹے یا بھائی یا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاندان کی ہی لوگ ہوں یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان (پتھر پر لکیر کی طرح) تحریر کردیا ہے اور فیض غیبی سے ان کی مدد کی ہے اور وہ ان کو بہشتوں میں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا ہمیشہ ان میں رہیں گے اللہ ان سے خوش اور وہ اللہ سے خوش یہی گروہ اللہ کا لشکر ہے (اور) سن رکھو کہ اللہ ہی کا لشکر مراد حاصل کرنے والا ہے۔" (المجادلة: ٢٢)

﴿يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ﴾ .

(الممتحنة:١٣)

"مومنو! ان لوگوں سے جن پر اللہ غصے ہوا ہے دوستی نہ کرو (کیونکہ) جس طرح کافروں کو مُردوں (کے جی اٹھنے) کی امید نہیں اسی طرح ان لوگوں کو بھی آخرت (کے آنے) کی امید نہیں۔"

گناہ میں تعاون:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾ . (المائدة:٢)

"اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو کچھ شک نہیں کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "